رامچندر کا اپیل بقدر ترمیم قرار داد جرم مندرجہ بالا منظور کیا جاوے - اور شمبھو دت کا اپیل نامنظور ہے -

دستخط

ڈبلیو - ای - رودزگ مل صاحب
اوفشیل سشن جج
مورخہ ۳ - مارچ ۱۹۰۵ء

اگر بجائے اِس کتاب کے تحریر کرنیکے اور چھپوانے کے ملزم اوسکو ایکہزار مختلف مقامات پر نازل کرتا تو وہ نسبت ایکہزار سپیچ کے مجرم بنتا۔

ہمارا خیال ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اختیار سماعت حاصل تھا۔ مقدمہ میں نسبت رامچندر ملزم کے زیادہ مشکلات نظر آتی ہیں۔ وہ کتاب کا تحریر کنندہ نہیں تھا۔ اور مطلق کوئی شہادت نہیں ہے۔ کہ مابین اِس کے اور تحریر کنندہ کے کوئی سازش نسبت تحریر کرنے رسالہ کی تھی۔ ہاں پر اثبات جُرم بطور اصل مجرم کے ہوا ہے اور ہمارا خیال ہے کہ یہ قائم نہیں رہ سکتا۔ اور سوال مزید یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا وہ معاون خیال کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ جن تمثیل کا حوالہ عدالت ماتحت نے دیا ہے وہ شکل سے اِس معاملہ میں صحیح ہیں۔

چھاپہ خانہ کا ایکٹ مجریہ ۱۸۶۷ء میں مابین کتاب اور رسالہ میعادی کے بڑی تمیز کی گئی ہے اور اس سے انکار نہیں کیا گیا ہے کہ رامچندر اس تصنیف کا شایع کرنے والا ہے۔ اگر اس نے جرم کی اعانت کی تو مقدمہ کی سماعت زیر دفعہ ۱۸۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری اس جگہ ہوسکتی ہے۔ جہانکہ اصل مجرم کی ہوسکتی ہے۔ جرم مُشتمل اِس امر پر ہے کہ الفاظ بذریعہ کتاب کے شایع کئے گئے۔ یہ الفاظ دشنام آمیز اور خراب تھے۔

سوال یہ ہے کہ

آیا رامچندر نے اراد تاً اِس جرم کے ارتکاب کی اعانت کی۔ رامچندر عدالت ماتحت کی تشفی اِس امر کی بابت نہیں کرا سکا کہ وہ نوعیت کتاب سے ناواقف تھا۔ اور ہمارا اتفاق ہے کہ جس مطبع میں زیادہ تر کام ناگری کا ہو نہایت مضبوط شہادت کی ضرورت ہے۔ اِس امر کے ثابت کرنیکو کہ منیجر ایک ناگری کی کتاب کی نوعیت سے جو اس نے شایع کی ناواقف تھا۔

ہمکو زور دینا لازم ہے کہ اس نے اراد تاً ارتکاب جرم میں اعانت کی۔ اور ہم حکم سزا کو بحال رکھتے ہیں۔ محض اِس ترمیم کے ساتھ کہ اثبات جرم زیر دفعہ ۱۵۳/۱۰۹ الف بجائے ۱۵۳ الف کے قرار دیا جائیگا۔

بلحاظ اُن حالات کے جنکا حوالہ عدالت ماتحت نے دیا ہے ہم خیال نہیں کرتے ہیں کہ سزا زیادہ ہے۔

مباحثہ واجبی کو آزادی دینی چاہئیے۔ لیکن مذمت اور دشنام دہی کو سختی سے دبانا چاہئیے

د صفحات ۲۱ - ۳۰ - ۳۲ - ۳۴ - ۳۷ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۵۰ پر لگایا ہے حوالہ دینا ضروری ہے۔

ہمیں ذرا بھی شبہ نہیں ہے کہ جس شخص نے اس رسالہ کو لکھا وہ جانتا تھا کہ وہ جینیوں کو سخت ناراض کریگا۔ اور رنج پہونچاویگا۔ اور دشمنی بھڑکاویگا اور اسوجہ سے اسکا ارادہ ایسا کرنیکا تھا ہمارے روبرو ایک عجیب دلیل پیش کی گئی ہے۔ کہ چونکہ صرف ایک جماعت یعنی جینی لوگ خیالات دشمنی کا رکھتے ہیں اسلئے دفعہ ۱۵۳ الف متعلق نہیں ہے کیونکہ اسمیں ایک سے زیادہ جماعت کا حوالہ ہے۔ یہ دلیل قابل بحث نہیں ہے۔

یہ بھی بحث کی گئی ہے کہ چونکہ مصنف جینیوں کیطرف بالفاظ جین بھائیوں مخاطب ہوا ہے اس لئے اسکی خواہش اُن کے دل دُکھانیکی نہیں ہے بلکہ ترس کھانیکی تھی۔ یہ ممکن ہے کہ ترس کھایا جاوے اور ساتھ ہی ذلیل کیا جاوے۔ ترس کھانا نفرت کرنیکے مشابہ ہے۔

مزید بحث یہ کی گئی ہے کہ کارروائی عدالت ماتحت ناقص ہے کیونکہ مستغیثان کا اظہار بمواجہ ملزمان نہیں ہوا۔ اور دربارہ اسکی کہ اس رسالہ سے خیالات نفرت کے پیدا ہوئے بالکل بیان ہی نہیں لیا گیا۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ یہ سخت نقص ہے لیکن یہ اعتراض عدالت ماتحت کے روبرو نہیں کیا گیا۔ حالانکہ ملزمان کی طرف سے کئی لایق وکیل جوابدہی کرتے تھے۔ اور چونکہ اس کوتاہی سے ملزمان کے ڈفنس کو کچھ نقصان نہیں پہونچا۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ نقص دفعہ ۵۳۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری سے درست ہوسکتا ہے کہ دفعہ کا منشا نہیں سبط ہے۔

اس صورت میں شمبودت اس کتاب کو تحریر کرکے چاہتا تھا کہ یہ جینیوں میں پھیل جاویگی اور درحقیقت وہ انہی کیطرف خطاب کی گئی تھی۔ اور چونکہ وہ اپنے تئیں ایڈیٹیک اور حمایتی اصول آریہ سماج کا جتاتا ہے وہ جانتا تھا کہ نفرت اور دشمنی مابین دو جماعتوں یا فرقوں کے پیدا ہو جاویگی

ہمکو عدالت ماتحت سے اتفاق ہے کہ جہاں جہاں اس نفرت کو ترقی دیگئی جرم کا ارتکاب ہوا۔ چھاپنے سے آدمی کو زیادہ قوت حاصل ہو جاتی ہے لیکن ساتھ ہی اسکی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔ اس سے اسکو یہ قابلیت حاصل ہو جاتی ہے کہ اپنی رائے کو ایک ہی وقت میں بہت سی جگہ پھیلاوے۔ لیکن ساتھ ہی وہ اسکی سزائیں بھی زیادہ ہو جاتی ہیں۔

بنام

بادشاہ قیصر ہند رسپانڈنٹ

اپیل بنا راضی فیصلہ میجر سی جی پارسنز صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی منفصلہ ۶ جنوری ۱۹۱۵ء

الزام زیر دفعہ ۱۵۳ الف مجموعہ تعزیرات ہند

سزا جرمانہ صما یا قید محض ۳ ماہ نسبت ملزم نمبر ۱ و جرمانہ ما ۵ نسبت ملزم نمبر ۲

دوارکا داس منجانب رامچندر — رام بھجدت منجانب شمبھودت

شیو نراین منجانب ہردو

وکیل منجانب شمبھودت اِس مفروض پر بحث کرتا ہے کہ ملزم محض بحوالہ فہرست انتخابات نمبر ۱ مجرم قرار دیا گیا ہے جو منسلکہ عرضی متضمن استدعا منظوری گورنمنٹ تھی۔

یہ غلط مفروض ہے یہ انتخابات محض تمثیل کی غرض سے تھی اور ملزمان پر الزام نسبت کل رسالہ کے لگایا گیا تھا ہم نے اِس رسالہ کے ترجمہ کی بڑی جز کو پڑھا ہے اور اُن میں صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اِس رائے سے کہ جنکا فیصلہ نہایت مکمل اور غور سے اتفاق کرنے میں مطلق تامل نہیں ہے کہ اسمیں جین مذہب اور اسکے پیرو اشخاص کی ذلت کا دریا بہہ رہا ہے کسیطرح بھی حدود مباحثہ جائز اور مناظرہ کے اندر ہونا خیال نہیں کیا جا سکتا۔ فحش ہونیکے سوال پر کارروائی نہیں کی گئی۔ اور اسکا نتیجہ یہ ہے کہ تشریحات کے فحش ہونے پر طول دینا غیر واجب ہے۔ سوائے اس کے کہ جہانتک اسکا تعلق اِس جرم سے ہے۔ جسکی تعریف دفعہ ۱۵۳ الف میں درج ہے۔ اگر مصنف نے اپنے تئیں انتخابات کے نقل کرنے اور میلان کرنے پر محدود کیا ہوتا اِس مقصد سے کہ وہ مذہب جین کے اصولوں کی نوعیت کو ظاہر کرنے بشرطیکہ یہ انتخابات ربط عبارت کو علیحدہ کرکے سالم کا خاصہ مضمون ظاہر کر سکے۔ تو اغلباً اُس نے اپنے حقوں سے تجاوز نہ کیا ہوتا۔ لیکن جہاں کہ وہ انتخابات کی متواتر تشریحات کرتا ہے وہ اپنے حدود سے باہر چلا جاتا ہے بلاشبہ جملہ قدیمی کتابوں میں بہت سے قصہ جات درمیانی ایسے ہیں کہ جو زمانہ حال کے مذاق کو مکروہ معلوم ہوتے ہیں اور یہ ایک معقول بات ہے کہ اس فرقہ پر جس کا کتاب ہا قدیمی میں ایسے درمیانی قصہ درج ہوں۔ اوباش ہونیکا داغ لگایا جاوے۔ یہ بھی بیان کرنا اتنا ہی معقول ہوتا کہ عیسائی۔ شرابی اور اوباش آدمی ہیں۔ کیونکہ انجیل حضرت نوح کی کشتی مخمور اور حضرت داؤد کی تمنا ناجائز کا نسبت زن اور زنا کا مذکور ہے

عدالت ماتحت نے تصنیف کے ترجمہ کے حوالے دئے ہیں۔ ہمکو صرف حصص جن پر ترجمہ میں نشان

توبراہ مہربانی مجھے مطلع کردیں تاکہ میں نے جو کچھ لکھا ہے اُسپر مکرر غور کرسکوں۔

بعدالت صاحب ڈویزنل جج بہادر دہلی

شمبودت ورا جپندر اپیلانٹ بنام سرکار

اپیل بناراضی مقدمہ مسٹر پارسنز صاحب بہادر
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی جسکی روسے شمبودت
جرمانہ ۲۰۰ ؍ راجپندر جرمانہ ۱۵۰ ؍ کا مرتکب ہوا۔
زیر دفعہ ۱۵۳ A

وجوہات اپیل۔

۱۔ مقدمہ ہذا میں کسی مستغیث کا بیان جیسا قانوناً لازمی تھا۔ نہیں ہوا۔ اسواسطے کارروائی قابل منسوخی ہے
۲۔ اپیلانٹ نے کوئی جرم دہلی میں نہیں کیا۔ اسلئے صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی کو اختیار سماعت مقدمہ حاصل نہیں تھا
۳۔ یہ کہ شہادت سے ثابت نہیں ہے کہ ملزمان نے جرم دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند کیا۔
۴۔ عدالت نے محض قیاسات پر خلاف منشا کل کتاب اپیلانٹان کو مرتکب جرم قرار دیکر خلاف قانون عمل کیا
۵۔ شہادت سے ثابت نہیں ہے کہ ملزمان نے کتاب سے کوئی نفرت یا دشمنی کے خیالات بڑھانیکی کوشش کی۔ اور نہ اُس سے ایسے خیالات بڑہ سکتے ہیں۔
۶۔ یہ کہ سزا بلحاظ مقدمہ نہایت سخت ہے اُمید کہ منظوری اپیل و ادرسی فرمائی جاوے اور جرمانہ معاف کیا جاوے

عرض

مورخہ ۱۱۔ فروری ۱۹۰۵ء

فدوی شمبودت۔ راجپندر ملزمان معرفت لالہ شیو نراین وکیل

ترجمہ فیصلہ اپیل

بعدالت اڈیشنل سشن جج بمقام دہلی

صیغہ اپیل فوجداری مقدمہ نمبر ۵۱ ۱۹۰۵ء

ضلع	تاریخ ارجاع عرضی	سائل نے اصالتاً داخل کیا یا وکیل یا مختار نے	اسٹامپ عرضی
دہلی	۱۱۔ فروری ۱۹۰۵ء	شیونراین وکیل	۸ ؍

شمبودت ایڈیٹر آریہ پرتینی ندہی سبھا لاہور اور راجپندر مالک اینگلو سنسکرت پریس لاہور ملزمان اپیلانٹ

تمام باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسطرح جینی تحریریں۔ فسانے اور کہانیاں سائنس کی موجودگی میں شہرت پا رہے ہیں۔ اس باب میں اِسی مضمون کے ساتھ برتاؤ کرتا ہے۔ لیکن آگے چلکر کہتا ہے کہ آتمارام نے روزی کمانے کے ۱۴ طریق بتائے ہیں اور انکی جو فہرست دیگئی ہے اُس سے بحث کرتا ہے کہ یہ صاف ظاہر ہے کہ جین مذہب گوشت کھانیکی اجازت دیتا ہے اور فہرست میں ایسے پیشے درج کئے گئے ہیں جیسے کہ حیوانات بچوں اور مستورات کا فروخت کرنا۔ حصّے کرنا سمیات کا فروخت کرنا اور آتشزنی وغیرہ ہیں۔ پھر قصّے کہانیوں کیجانب متوجہ ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ جینی نوشتے ہی مشہور کرتے ہیں مثلاً ایسی فسانی کہ پنّو لینے والا چیان ہزار ہا میل موٹا ہے اور مگس کے پر جیسا باریک ہو سکتا ہے۔

آخیر میں کہتا ہے کہ یہ کہانیاں اسقدر سائنس کے مخالف ہیں کہ کسی مجذوب کی بڑ معلوم ہوتی ہیں۔

نور دہم۔ دن اور رات کا وقت صرف کرنے کیواسطے ۱۴ قواعد۔ آخری باب ۲۴ گھنٹے صرف کرنیکے متعلق ۱۴ جینی قواعد کے ساتھ برتاؤ کرتا ہے جو اس بیان کے مطابق کھانوں کی تعداد۔ اقسام گوشت۔ شراب وغیرہ قرار دیتے ہیں جو جینیوں کو اس عرصہ میں استعمال کرنی چاہیئں۔ اور پوشاکوں اور زیبائشوں اور ہاروں یا سہروں کی تعداد بتاتا ہے جو انکو پہننے چاہئیں۔ اور غسل کرنے وغیرہ کے متعلق قواعد کی تعمیل کیواسطے کسقدر فاصلہ پیدل طے کرنا چاہیئے۔ لیکن یہ قواعد بیان کرنے سے اسکا مقصد یہ ہے کہ ایسے دو قواعد درج کئے جائیں جو حسب بیان مذکورہ کی مباشرت کو ترتیب کرنے یا اسکی تحریص دلانیکے متعلق ہیں۔ اِس کے بعد یہ بحث کرتا ہے کہ یہ بانیان قواعد ظاہر کرتے ہیں کہ اس بارے میں جینیوں نے جو حد رکھی ہے صرف وہی ہے جو کسی چیز کے استعمال کثیر سے ہو سکتی ہے یعنی اس سے مرض یا خطرناک علامات پیدا ہوں یہ حسب معمول خلاف تہذیب تفصیلوں میں پڑتا ہے اور اس بات پر ختم کرتا ہے کہ چال چلن کے ان قواعد کے مصنف کو شاید صرف یہ مدنظر تھا۔ کہ جینی ان بے اعتدالیوں کیواسطے تیار ہو جائیں جو بھوگ بھومی (سورگ کی عشرت گاہ) میں موجود ہونگی۔

خاتمہ۔ اِس کتاب کا خاتمہ بہت مختصر ہے یہ محض جینی ہموطنوں کو کہتا ہے کہ جینی تیرتھنکاروں کی مذہبی مسائل کو احتیاط سے قبول کریں۔ اور انکو تاکید کرتا ہے کہ صداقت کی تلاش سے مسرت حاصل کریں۔ اور جو کچھ اُس نے لکھا ہے اُس سے ناراض نہوں بلکہ اسکو اپنا خیرخواہ خیال کریں۔ اور ایزاد کرتا ہے کہ اگر جینی کتب کے انتخابات میں کوئی سہو ہوا ہو یا اسکے معنوں میں مبالغہ کیا گیا ہو تو کتاب کے مکرر شایع کرنیکے وقت مسرت سے اس غلطی کی اصلاح کیجائیگی۔ اور اس بیان سے ختم کرتا ہے کہ اے شریف ناظرین اگر کوئی الفاظ آپکے کانوں میں درشت معلوم ہوں

سائنٹفک قانون کے خلاف عمل کیا گیا ہے۔

ایک دوسرے موقع پر مصنف کتاب تذکرہ کرتا ہے کہ آتما رام جینی نے اپنی تصنیف تتوا درش میں لکھا ہے کہ ہیم چندر چاریا جینی نے جو شہاب الدین غوری کا ہمعصر تھا ۵ ۳ لاکھ کتب لکھی تھیں۔ مصنف کتاب دریافت کرتا ہے کہ ایسے کاذبوں کی تصنیفوں کو کسطرح قبولیت عام ہوتی ہے۔ یہ ایزاد کرتا ہے کہ یہ قابل اعتبار بات ہے کہ بکرماجیت کے بعد ملک پر جہالت کی تاریکی چھا گئی۔ تب جینیوں نے پہلی دفعہ اپنی مذہبی دستور کی بنیاد ڈالی۔ اس امر سے انکی نوعیت اور انکا مقبول ہونا واضح ہوتا ہے۔

مصنف کتاب کا بیان ہے کہ کہتے ہیں کہ مہاویر اک واسطے ایک محل تیار کیا گیا تھا جسکی بلندی ۹ میل اور لمبائی ۱۲۰ میل اور سیڑھیاں ۲۰ ہزار تھیں۔

ایسے محل کے تعمیر ہونیکے امکان پر بحث کرتا ہے۔ اور پھر اس داستان پر بحث کی گئی ہے کہ راون نے زمین کے پیٹ میں گھسکر کیلاش پربت کی جڑ کو اکھاڑ دیا اور اسکو گیند کی طرح اچھالتا پھرا۔

سیتا کا قصہ بھی آیا ہے۔ پدم پران کے مطابق یہ جلتی ہوئی آگ میں ڈالی گئی جو پانی میں بدل گئی۔ اور سیتا کنول پھول پر بیٹھی ہوئی نظر آئی۔ پھر پدم پران میں رامچندر کی فوج کا اندازہ بتایا گیا ہے جسمیں ۴۲ لاکھ ہاتھی اور اسی اندازہ سے دیگر سامان تھے۔ اور خیال کرتا ہے کہ ایسی لغویات کو کوئی باور نہیں کرتا۔ اور نہ اس قسم کی بیہودگیوں پر اعتبار کر سکتا ہے۔ جو موجودہ زمانہ کے انسانوں کی نسبت آدمیوں کو ۲۰۰ گنا بالا تر ظاہر کرتے ہیں۔ یا اس بکواس پر کہ پدماوتی دیوی کے ۳۲ بازو تھے۔ (یہاں یہ ان حالات میں نہایت ہی خلاف تہذیب عشقیہ باتوں کا تذکرہ کرتا ہے۔ جو بقول اس کے پابین دیوی اور پارس ناتھ کے ہمیشہ وقوع میں آتی رہیں) گنگا کے قصہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو ایک نہنگ یعنی ایسے سنسار کے منہ سے نکلی جسکی زبان ۶۰ ہزار میل لمبی تھی۔ یہ کہتا ہے کہ جینی تحریروں میں ایسے ایسے مندروں کا ذکر آیا جو لکھوکھا مربع میلوں میں پھیلی ہوئے تھے۔ اور باوجود اس کے ۲۰ ہاتھیوں کے دانتوں پر کھڑے تھے۔ یہ اس بات کے ممکن ہونے پر بحث کرتا ہے یہ کہتا ہے کہ ایک کتاب میں ایسے جینی کا تذکرہ آیا ہے جو ہر روز پانچسو طلائی مہریں منہ سے اُگلا کرتا تھا۔ پھر یہ بیان کرتا ہے کہ کسطرح ایک صحرا نشین جینی نے رائی کے بیجوں سے ۴۵ مسلح آدمی ایک راجہ کی مدد کیواسطے پیدا کئے تھے۔ جو اُسوقت جین مذہب کی ترویج میں لڑائی کرنے میں مصروف تھا۔ یہ کہتا ہے کہ آتما رام اپنی کتاب جین تتوا درش میں لکھتے ہیں کہ پرتھی راج کے پسر جنجن نے ایک جھنڈا بلند کیا تھا جسکی طلائی چوب ۱۲۰ میل لمبی تھی۔ اور اسمیں کوئی جوڑ نہ تھا۔ لین

شانز دہم۔ جینی کتب سے خلاف وضع فطری جرائم کی اجازت۔ اس باب میں پراکرت گاتہا سے یہ دکہانیکے لئے بعینہ ثبوت کا حوالہ دیا گیا ہے کہ جینیوں میں پہلے خلاف وضع فطری جرائم عام تہے

ہفتدہم۔ جینی منطق یا اس بارے میں اُن کی محتاجی۔ یہاں ایک جینی کی لغو کہانی بیان کی گئی ہے جسکو جینی کتب میں اعلیٰ درجہ کا منطق ظاہر کیا گیا ہے اور لکہا گیا ہے کہ اس شخص نے اپنا محل جسمیں اسکی تمام بیویاں موجود تہیں۔ اس بے تکی دلیل سے جلا دیا تہا کہ اس شخص کو انکے اخلاق کی نسبت شبہ ہوا تہا۔

ہشت دہم۔ جینی سائنس۔ اس باب میں پہر کلپا سوتر افسانوں کی داستانیں چہیڑی گئی ہیں۔ اور تمام قسم کے عجائبات اور معجزات پر بحث کی گئی ہے جنکا پرانی جینی کتب میں موجود ہونا بیان کیا گیا ہے۔ بطور مشتی نمونہ از خروارے ایک شخص کی آنکھیں نکالی گئیں۔ اور اسمیں سفوف بہر دیا گیا۔ اور یہ پہر ڈالی گئیں۔ ہاتھی آدمی بنائے گئے۔ ایک شخص جلتی آگ کے گڑہے سے نکل آیا۔ مُردہ لاشوں نے گفتگو کی۔ اور مہاویر کے جسم سے بجائے خون کے دودہ نکلتا تہا۔ وغیرہ وغیرہ

پہر ہندوستان کے جغرافیہ پر بحث کی گئی ہے۔ جیسا کہ یہ کلپا زمانوں میں سے ایک میں ظاہر کیا گیا تہا۔ اس بات سے یہ دکہانا مطلوب ہے کہ جینی پنڈت جغرافیہ کے ابتدائی اصولوں سے بالکل بے بہرہ تہے۔ (دہو گا دنیا کے) کلپا زمانہ کی عجائبات پر بہی طویل بحث کی گئی ہے۔ جس کا پہلے باب چہارم میں بیان ہو چکا ہے۔ یہ نادرات روزگار جیسا کہ پہلے بیان کر چکے ہیں دیو اور پریوں کی کہانیوں کی طرح ہیں۔ اور مصنف کتاب کہتا ہے کہ اس قسم کی گپ شپ کو پڑہنے کے بعد جینی سب ہی ضرور واقف ہو گئے ہونگے۔ کہ انکی تیرتہنکار کیسی نرلی تہی۔ چنانچہ یہی بہاری وجہ ہے کہ جینی اپنی کتب کسیکو نہیں دکہاتے۔

یہ کہتا ہے کہ اگر یہ کتاب بہی شایع کرتے ہیں تو اس قسم کی پرانی زمانہ کی کتب کو اس خیال سے چہوڑ دیتے ہیں کہ اُن میں ناممکن باتیں درج تہیں۔

پہر بار بار دکہاتا ہے کہ کتب مذکور میں جو کچھ وقوع میں آنا بیان کیا گیا ہے یہ سائنس قدرت کے تمام قوانین کے خلاف ہے اور اس قسم کے فسانوں میں قوانین نجوم۔ قوانین کشش اور ہر ایک دیگر

کہ جینیوں کے مذہبی مسائل جینیوں کو صرف اپنے جینی بھائیوں ہی کی عزت کرنا سکھاتے ہیں۔ اور دیگر مذاہب کے اشخاص کی وقعت کرنا نہیں سکھاتے۔ لیکن اس حوالہ کا مدعا ظاہر کرنے میں اُلٹ پھیر کیا گیا ہے کیونکہ جس فقرہ کا حوالہ دیا گیا ہے بظاہر اس کے یہ مراد ظاہر کی گئی ہے کہ جینی کو کسی دیگر مذہب کے شخص کی بوجہ خوف۔ بوجہ سزا یا بوجہ لالچ کے عزت کرنیکو مجبور نہیں کرنا چاہئے۔

دہم۔ جینیوں کی جسمانی صفائی۔ اسمیں بیان کیا گیا ہے کہ جینی پانی کو صفائی کے ذرائع میں شمار نہیں کرتے۔ اور کہتے ہیں کہ دُنیا میں صفائی کے جو دیگر ذرائع مروج ہیں نادانی سی بتائی گئی ہیں

یازدہم۔ سنیاس یا خودکشی کی حالت۔ اس باب کا خلاصہ یہ ہے کہ جس حال میں سنیاس یعنے روح کی مخلصی خوراک سے بالکل پرہیز کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اُس حال میں جس آزادی کی جینی کتب تعریف و توصیف کرتے ہیں یہ بجز خودکشی کے کچھ نہیں۔

دوازدہم۔ مُنکرات مذہب سے سلوک۔ بقول مصنف اس باب میں نہایت ہی سخت سلوک کا تذکرہ کیا گیا ہے جو جینی مذہب سے اُن جینی عابدوں کے ساتھ ہونا چاہئے۔ جو جینی عقائد سے منحرف ہو جائیں۔

سیزدہم۔ بداعمالیوں کا اخفا۔ اس باب میں پہلے یہ بتایا گیا ہے کہ جینی مذہب کا اصول ہے کہ مہنت اس غرض سے اپنی بداعمالیوں کو چھپائیں۔ کہ مہنت ذات کی حرمت پر بالعموم حرف نہ آنے پائے۔ اور پھر اس پارسائی پر اعتراض کرتا ہے اور اس غیر متعلقہ بحث میں پڑتا ہے۔ کہ کسطرح جینیوں کو حاجت رفع کرنیکے بعد کھانا کھانے اور اپنے جسموں کو مصفا کرنیکا حکم دیا گیا ہے امور زیر بحث باب کے مدعا سے بالکل غیر متعلقہ ہیں - اور بظاہر محض اسلئے درج کئے گئے ہیں کہ یہ نفرت انگیز ہیں۔

چہاردہم۔ جینی شادی کرنیکے مخالف ہیں۔ اس باب میں ظاہر کیا گیا ہے کہ جینیوں کی مذہبی تعلیم شادی کرنیکے مخالف ہے۔ جسکا ضروری نتیجہ ناظرین پر چھوڑا گیا ہے۔ کہ جینیوں نے زناکاری اور رنڈی بازی کو پھیلایا ہے۔

پانزدہم۔ جین مت کے مطابق قابل لعنت اشخاص۔ اس باب میں مصنف بیان کرتا ہے کہ یہ غیر معمولی امر ہے کہ جین مذہب سے ایسے خیراتی کام جیسا کہ فائدہ عام کیواسطے چاہ وغیرہ لگوانا ہے نہایت ہی قابل پھٹکار سمجھے جاتے ہیں۔

تو صرف گوشت کہانا - شراب پینا اور زناکاری کرنا اور زین قبیل دیگر ممنوع اعمال ہی ہیں جو جینیوں کے نزدیک جنت کو جانیکا یقینی راستہ ہیں - پھر مصنف یہ ثابت کرنیکے لئے کہ جینی گذشتہ زمانہ میں حیوانوں کی قربانی کو روا رکھتے تھے - تمام قسم کے تفصیلی حالات کا حوالہ دینے کے بعد مثلاً جینی چمڑے چوریاں (بیل کی دم) وغیرہ استعمال کیا کرتے تھے - کہتا ہے کہ ان باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ جینی صرف ظاہری طور پر جان کی قدر کرتے ہیں - مگر اندرونی طور پر اسپر عمل نہیں کرتے جسکا عام طور پر وعظ کرتے ہیں - اسطرح وکہاتا ہے کہ انکا عقیدہ بیخ و بن سے غلط ہے جس سے کوئی روح امن یا برکت کا یقین نہیں پا سکتی - لہذا اس کے تمام جینی ہموطنوں کو یہ اچھی طرح سمجھنا چاہیے اور سچے عقیدہ میں آنا چاہئیے -

ہفتم - جینی مذہب میں سچ گناہ اور کذب نیکی ہے - یہاں دو تین فسانے یہ ظاہر کرنے کے لئے درج کئے گئے ہیں کہ جینی عام موقعوں پر بلا کسی الزام کے جھوٹ بول سکتا ہے - اور بالخصوص اسکو عدالت قانون میں ایسا کرنا چاہئیے - بشرطیکہ یہ اپنے جینی برادر کو ایسا کرنے سے نئے نئے فائدے پہنچا سکتا ہو -

ہشتم - جین مت کے مطابق والدین کی تعظیم و تکریم - یہاں پھر تیرتہنکار مہاویر کیجانب توجہ کی گئی ہے اور اسکا ایک بطن سے دوسرے بطن میں جانا بظاہر اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ اس کے دل میں محبت اور تعظیم کا خیال نہیں تہا - اور پھر ایک بڑے جینی اجت شترو کا قصہ بیان کرتا ہے جس نے اپنے باپ کو غار میں رکھا اور اسکو قتل کیا - پھر مہاویر کے ایک چیلے کا قصہ ہے کہ اس نے کسطرح اپنے باپ کو تمام عذابوں کا مورد کیا - اور آخر میں کلہاڑے کے ساتھہ اسکی ٹانگ کاٹ دی اور جب اسکا باپ مارے درد کے پیچ و تاب میں تہا تو اس سے پوچھا کہ اے بدذات کیوں تو اسقدر جلد بیحس و حرکت رہنے کی حالت کو کہوتا ہے - (جینی مصنفوں کے خیال کے مطابق بظاہر اس فسانہ سے یہ وکہانا مرکوز خاطر ہے کہ سچا جینی یا تیرتہنکار کسی دکھ درد سے بیخبر رہیگا)

پھر اس بات کا مقابلہ کیا گیا ہے کہ ویدوں کی تعلیم و تلقین میں ویوا جیسے وجود موسومہ تیرتہا (یعنی باپ) کی کسقدر تعظیم و تکریم کی گئی ہے اور جین مذہب کے مطابق والدین کی کیسی مٹی پلید کیجاتی ہے جیسا کہ مذکورہ بالا فسانوں میں بیان کیا گیا ہے -

نہم - جینیوں کی چھنچھاری - اس باب میں یہ دکھانیکے لئے دو تین حوالے دئے گئے ہیں

رہے ہیں۔ پھر یہ کہتا ہے کہ جینی گرو اس قسم کے گناہوں کو جائز رکھتے ہیں اور انکی اجازت دیتے ہیں
پھر یہ اُن ایام کی طرف متوجہ ہوتا ہے جبکہ مسلمان بادشاہ حتی الامکان ہندوستان میں دین اسلام
پھیلا رہے تھے اور کہتا ہے کہ یہ صرف حریص اور طامع جینی ہی تھے۔ جو اُسوقت منحرف ہو گئے تھے
اس بات کو مصنف کے پیش نظر مضمون سے کچھ تعلق نہیں۔ جو "جینی سورگ" کا ہے
تاہم یہ عقیدہ سے منحرف ہونیکا راگ الاپتا ہے اور ریمارک کرتا ہے کہ کسطرح حقیقت رائے اور دیگر
ہندو راجگان نے اپنا مذہب تبدیل کرنے سے انکار کیا تھا۔ اور یہ صرف جینی ہی تھے۔ جو نیکی
بدی اور مذہب اور لامذہب میں تمیز نہیں کر سکتے تھے۔
بیان کرتا ہے کہ تاہم جینیوں اور مسلمانوں کا اس بارے میں اتفاق ہے کہ دیگر عقائد
کے لوگوں کو دُکھ درد پہنچانا کوئی گناہ یا جرم نہیں۔ اور یہ دکھانے کی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ
جسطرح جینیوں میں گناہ کا کفارہ ہو سکتا ہے اُسے تمام دُنیا کے مقابلہ پر گناہ اور جرائم کرنیکا حوصلہ
پیدا ہو جاتا ہے اور وہ بات جسکو کفارہ کہتے ہیں اگر مطلوب بھی ہو تو یہ مسلمانوں کی توبہ کی
طرح ہے اور جب یہ دیندار کے کان میں پھونک دیجائے تو اوسکو تمام دُنیاوی بدوضعیوں سے
نجات ملجاتی ہے۔
باب کو اس بیان سے ختم کرتا ہے کہ جین مت میں چار سنگا ہیں۔ اِن میں سے
ایک دیوی سنگا ملیک کنیز کی بیٹی تھی۔ گویا یہ ایسی سنگا ہے جو فاحشہ کے بطن سے پیدا ہوئی
اور جینیوں کو بہترین سمجھنی چاہئیے۔

ششم۔ گوشت خوری کی نسبت جینیوں کے مذہبی احکام۔

یہ باب اس مباحثہ طلب سوال کے ساتھ برتاؤ کرتا ہے۔ کہ آیا ویدک برہمن حیوان کھاتے
تھے اور اُن کی قربانیاں کرتے تھے۔ اور جمع کئے ہوئے فقروں سے ثابت کرنا چاہتا ہے۔ کہ
گو جینی حیوانی زندگی پر ہر طرح سے رحم کرنیکا دعویٰ کرتے ہیں۔ تاہم اُن کی تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے
کہ برہمن نہیں بلکہ جینی حیوانات کا گوشت بطور خوراک کے استعمال کرتے ہیں۔ اور راقم کتاب
یہاں تک کہتا ہے کہ پُرانے جینی "آدمی کا گوشت بھی نہیں چھوڑتے تھے"۔ اور ایک جینی شہونا نہ
نام کا حوالہ دیتا ہے جسکی نسبت روائیتیں چلی آتی ہیں۔ کہ اس نے ایک لاکھ بچے کھائے تھے۔
لیکن یہ اس خاص مضمون پر ہی بس نہیں کرتا۔ کیونکہ سرسری طور پر ریمارک کر گیا ہے کہ اگر سچ پوچھو

ہو گیا تہا۔ اور ایک دوسری کہانی مسات سُندری کی ہے جو ایک جینی عابد کے دام محبت میں مبتلا ہو گئی تھی۔ اِس داستان سے بالتخصیص بعض فحش سوالات کا کام لیا گیا ہے۔
اِس کے بعد جینی بادشاہ کا تذکرہ آیا ہے جو ایک چمار کی لڑکی کی محبت میں پھنس گیا تہا۔ یہ باب جو بالخصوص فحش ہے اِس نتیجہ سے ختم ہوتا ہے کہ جینی حیوانی اور نفسانی لذائذ سے بدرجہ غایت مسرور ہوتے ہیں۔ اور خاص بات یہ ہے کہ دُنیا کے تمام دیگر مذاہب تو نفسانی لذائذ کو مذموم قرار دیتے ہیں مگر جینی مذہب بدکرداریوں اور گناہوں کو اعمال نیک قرار دیتا ہے۔ اِس نظر سے کہ اِس باب سے جینی کتب کے مطابق برہمنوں کے آغاز پر بحث کرنا مقصود تہا۔
مصنف اپنے اصل مضمون سے بہت دور بھاگ گیا ہے۔ کیونکہ اِس باب کے بڑے حصے میں نہایت ہی فحش قصے کہانیاں جمع کرکے مغلظ تفصیلوں کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔
مصنف یہ کہتا ہے کہ بازاری رنڈیوں کے پیشہ کا آغاز جینیوں ہی کے طفیل ہوا ہے۔ اور بیان کرتا ہے کہ ایک راجہ جسکا نام دیواسنگھ تہا اور پارسا جینی تہا۔ عورتوں کے لباس میں جینی تیرتہنکار کے سامنے رقص کیا کرتا تہا۔ اور بحث کرتا ہے کہ جینی نوشتوں سے خلاف وضع فطری جرائم مستند طور پر روا رکھی گئی ہیں۔
اِس مضمون کے متعلق اور چند ریمارک کرنیکے بعد مصنف کہتا ہے کہ خلاف فطرت اعمال کا جین مت کی مذہبی کتب سے حوصلہ دلایا گیا ہے۔
یہ کہتا ہے کہ جینی برہمن کا ملنا فال بد اور رنڈی کا ملنا فال نیک خیال کرتے ہیں۔ اِس کے خیال میں اسکی وجہ یہ ہے کہ موخرالذکر منموہنی صورت ہوتی ہے۔ جس کے طفیل جینیوں کو اعلیٰ منزلت حاصل ہوتی ہے۔
ایک ایسے جینی عابد کے قصے پر اسکو ختم کیا گیا ہے جس نے دلکشش سے ایک عورت کو اُس کے خاوند کے بستر سے بُلوالیا تہا۔ مصنف کا بیان ہے کہ جینی دیوتے اول درجہ کے قلتباں ہونگے جو عابد کے حکم کو اسطرح تعمیل کرتے تہے۔
پنجم۔ جینی سورگ کی مسرتیں ۔ یہ باب حوروں کی طویل داستان سے شروع ہوتا ہے۔ مصنف کہتا ہے کہ جینیوں کے سورگ میں اُنکو موجود رہنے کا وعدہ کیا گیا ہے اور قابل رحم مخلوق یعنی جینی اِس ہوکہا وہ فریفتگی سے اندھے ہو کر اپنی نہایت ہی حرکین اور قابل رحم عقیدہ پر جمے

حملہ کرنیکے واسطے پلٹا کہا تا ہے - اور بیان کرتا ہے کہ تیرتہنکار آدی ناتہہ مردوں اور عورتوں کو زنانہ اعمال سکہایا کرتا تہا -

آدی ناتہہ کے پسر بہارت نام کی ایک لاکہ ساٹھ ہزار بیویاں تہیں - ایک کتاب میں یہہ بہی لکہا ہے کہ ایکہزار سال گنگا کے ساتھ مباشرت کرتا رہا - یہاں ایک دو فسانے یہ ریمارک کرنیکے لئے مغلط طور پر درج کئے گئے ہیں - کہ جین مذہب کی رو سے انسان جسقدر زیادہ حرامکار ہو - اسیقدر زیادہ اسکی عزت و توقیر کیجاتی ہے -

یہاں ریمارک کیا گیا ہے کہ جینی راون کو اس لئے نیک بخت اور بڑا آدمی خیال کرتے ہیں کہ یہ ایسا ہی شرابی - گوشت خوار اور اوباش تہا - جیسے کہ یہ خود ہیں -

پھر راقم کتاب کہتا ہے کہ جینی مذہب میں اعلی منزلت کثرتِ مباشرت سے حاصل ہوتی ہے جو رنڈوں کو بہت ہی مرغوب ہے - پھر جینی بزرگوں یا تیرتہنکاروں کے عشقیہ اشغال کا تذکرہ کیا گیا ہے اور انکی فحش تفصیل دیگئی ہے - نیز یہ وہ تعلقاتِ زناکاری بھی بالتفصیل بیان کرتا ہے - جنکی بقول اس کے جین مت سے اجازت دیگئی ہے - اور یہ خیال ظاہر کرتا ہے کہ جین مذہب کی رو سے کوئی رشتہ داری مباشرت کرنے کی مانع نہیں - خواہ یہ قریبی رشتہ داروں میں وقوع میں آئے یا نہ آئے - پھر اس قصہ سے تمسخر کرتا ہے کہ جینی زاہد تہوک سے "جہوکر" امراض کا علاج کرنیکے قابل خیال کئے جاتے ہیں - پھر مباشرت کے مضمون کیجانب متوجہ ہو کر ایک جینی عابد کا ذکر کرتا ہے - جو ایک رسن باز رقاصہ پر عاشق ہو گیا تہا -

اسی قسم کی مباشرت کا قصہ ایک جینی گرو دیو اسارا نام کا بیان کیا گیا ہے - اور تیرتہنکار مہاویرا کی بابت فسانہ ہے کہ اس نے کسطرح بادشاہ کی بیٹی سوجیشٹا کو تابع کیا تہا - اور بہانہ کیا تہا کہ یہ عورت ایک کس سے حاملہ ہوئی - اور ایک دوسرا قصہ سلاسا کا ہے جو مہاویرا کی سردار خادمہ تہی - اور اس نے ویراس کے تعلق سے ایک حمل میں ۳۲ پسر جنے تہے -

اس کے بعد مصنف بیان کرتا ہے کہ یہ تیرتہنکار مہاویرا نام مفصل ریکارڈ چھوڑ گیا ہے - جسکی تفصیل نہایت فحش ہے - جن سے بخوبی عیاں ہوتا ہے کہ یہ کسقدر زانی تہا -

مہاویرا کے مزید حالات اپنی چیلیوں کے ساتھ راز و نیاز کے ہیں اور پھر ایک جینی کے قصے ہیں جو ایک بازیگر کی بیوی پر عاشق ہو گیا تہا - اور ایک جینی عابد کا حال لکہا ہے جو نفس پرست

سوم جینیوں کا رحم۔ اِس حصہ میں جینی تحریروں سے قصّے قیاساً یہ دکھانیکے لئے بیان کئے گئے ہیں کہ جینی اپنے مذہب میں یہانتک پکّے ہیں کہ جبتک غربا و مساکین جینی مذہب اختیار نکریں اونکو روٹی تک نہیں دیتے۔ اِلّا کہ انہوں نے کبھی سنگدلی سے برہمنوں کا استیصال کرنیکے واسطے کوشش کی۔ گو یہ فسانہ مضمون زیرِ بحث سے متعلق نہیں۔ تاہم یہ اُس طریق کے اظہار کیواسطے بیان کیا گیا ہے جو جینی تیرتھنکار مہاویر انام نے برہمنوں کے ساتھ عداوت کرنیکے واسطے اختیار کیا ہوا تہا۔ یعنے یہ اپنی بالاتر قوتِ آخذہ سے پہلے برہمنی کے پیٹ میں داخل ہوا۔ اور پھر بدنامی کے خوف سے وہاں سے نکلکر کھترانی کے پیٹ میں جا گھسا۔ راقم کا بیان ہے کہ یہ کہانی برہمنوں کی ہیچر مِتی کرنیکے واسطے اختراع کیگئی ہے یہ اسکو ناقابل اعتبار اور سڑی سمجھتا ہے۔ لیکن اسکے خیال میں بعض جینی اسپر اعتبار رکھتے ہیں

چہارم۔ برہمنوں کا مذہب جینی کتب کے مطابق۔ راقم کے خیال میں جینیوں کو یہ دعویٰ کرنے سے نادم ہونا چاہئے۔ کہ یہ برہمنی ذات کے خود بانی ہوئے ہیں اور پھر اپنے سلسلۂ مضمون سے بہت دور جا کر دُنیا یا کہ خیالی دُنیا یعنی بھوگا دُنیا کے ابتدائی زمانوں کی کہانیوں طولانی بحث میں پڑ جاتا ہے جو بظاہر جینی دیومالا میں درج ہیں۔ یہ کہانیاں پریوں کی داستانوں کیطرح ہیں۔ اور جب یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اسکو جین مت کے مطابق برہمنوں کا آغاز بیان کرنا مقصود ہے تو راقم کا اس بحث سے مدعا عیاں نہیں ہوتا۔ تاہم یہ اِس زمانہ کی داستانیں بیان کرتا ہے جبکہ انسانوں کے قد ۲ میل لمبے تھے۔ اور درختوں کی بلندی صدہا میل ہوگی اور یہ دریافت کرتا ہے کہ اِس زمانہ میں یہ لوگ کسطرح رقیق ہوا سانس لیتے ہونگے۔ یا سطحِ زمین سے سات میل اوپر ملتی ہونگی؟

اور کہتا ہے کہ ہاتھی اور اونٹ تو ضروری ۲۵ میل بلند ہونگے۔ اور اُن پر تحقیر سے کہتا ہے کہ جینی کُتب اپنی موجودہ ہیئت میں اِس قابل نہیں کہ پڑہی جائیں۔ اور پھر کہتا ہے کہ یہی وجہ ہے کہ جینی اونکو چھپاتے ہیں۔ اور عوام الناس کو نہیں دیتے۔

پھر یہ جینیوں کے ڈیگمبری فرقہ کے اتہاس پر بحث کرتا ہے کہ ایک ایسا وقت تہا جبکہ انسانوں کی روحوں کے اجسام تحلیل ہوتے تہے۔ اور کافور کی طرح آکاس میں اُڑ جاتے تہے۔ یہ پوچھتا ہے کہ کیوں اِندنوں لاشوں کی یہ حالت نہیں ہوتی۔ پھر یہ دفعتہً جینی تیرتھنکاروں کے اخلاق پر

پڑہواتے اور راجہ کے حضور میں اسکو اِس غرض مخمور کرنے سے دربار سے مردود کرایا تہا کہ یہ نظمیں پڑہنے کے قابل نہ رہے۔

راقم پکار کر کہتا ہے کہ ایسے بدکردار لوگوں کی موجودگی میں کون سے ضرر وقوع میں نہیں آ سکتے ؟ اور آگے چلکر کہتا ہے کہ جینیوں نے ویدوں کی تحریروں کی اِسقدر غلط تعبیر اور غلط بیانی کی ہے۔ "جینا پدما پرانا" میں یہاں تک بیان کیا گیا ہے کہ جب رامچندر معہ سیتا اور لچھمن کے بنباس میں تہے تو انہوں نے ایک برہمن کے گہر میں مداخلت بیجا کی۔ اور جب اونکو وہاں سے چلے جانیکو کہا گیا تو انہوں نے اپنے کانوں کو ہرگز آشنا نہ کیا۔ یہاں مصنف ریاکاری کے مضمون پر سیاق عبارت کو چہوڑکر جینیوں کا برہمنوں سے عناد ثابت کرنیکے واسطے مختلف فقروں میں سرگرداں ہوتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ کہیں یہ تذکرہ کیا گیا ہے کہ جینی برہمن کے ملنے سے مہتر کے ملنے کو زیادہ تر فال نیک خیال کرتا ہے۔ پہر ایک برہمن زاہد کا مغلط فسانہ بیان کرتا ہے جو برہمن ایک ریگستانی جزیرہ میں بالکل پاک صاف مقام تلاش کرنے گیا تہا۔ اِس فسانہ کو ریاکاری کے سوال سے مطلق تعلق نہیں۔ اور بظاہر یہ دکہانے کے لئے اسکا تذکرہ کیا گیا ہے کہ جینی تحریروں نے اِسطرح برہمنی دیومالا کو تبدیل کر دیا ہے۔

اِسیطرح یہ اعتراض کرتا ہے کہ ان تحریروں سے محض جہوٹہہ (یا راقم کے خیال کے مطابق ریاکاری سے) ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ رامچندر اور لچھمن عورتوں کے بھیس میں بادشاہ کے سامنے رقص کیا کرتے تہے۔ اور اِسطرح حرامکاری کرنا اُن کا شیوہ ہوگیا تہا۔ اسکی تردید میں راقم نے بالمیکی رامائن کے حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ رامچندر پاک و مقدس زندگی بسر کرتے تہے۔ حالانکہ جینی تیرتہنکار بھیس بدلکر ایسی زنانہ رقص کیا کرتے تہے۔

مصنف کا بیان ہے کہ جینیوں کے نزدیک ویدک راجاؤں اور برہمنوں کے چلن پر دہبہ لگانا قابلیت میں داخل ہے۔ پہر ایک جینی وتیا نام کا قصہ بیان کیا گیا ہے جس نے ایک برہمن کو معہ اسکی بیوی اور دو پسروں کے ہلاک کیا۔ اور اسکی گائے کے تکے اڑائے۔ اور باوجود اسکی گیانی کا درجہ پایا (یعنے کامل علم حاصل کیا) اسکا یہ دکہانیکے لئے حوالہ دیا گیا ہے کہ ایسے ایسے پاپ کرنے والے جو معمولی مذاہب کے مطابق نرک کو جانے چاہئیں۔ جین مذہب سے اعلیٰ مدارج پر پہنچ سکتے ہیں۔ اِسپر ریاکاری کے حصہ کا عملی طور پر خاتمہ ہوتا ہے۔

مذہبی مباحثہ کیواسطے مقرر کریں - اور اسکا فیصلہ منتخب سرپنچوں پر چھوڑیں -
پھر اہل ہند کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ سوامی دیانند کے پیراؤ ہو جاؤ - اور صداقت کو اختیار کرو - یہ کہتا ہے کہ جینی ہمیشہ مذہبی مباحثہ سے یکسو رہے ہیں اور ویدوں پر نادانی سے علمی حملات پر اکتفا کرتے رہے ہیں - ویدوں کی صرف سوامی دیانند ہی مناسب طور پر تعبیر کر سکتے ہیں اور جو لوگ ویدوں کے یہ معنی لیتے ہیں کہ اِن سے حیوانات کی قربانی کرنا یا حیوان ذبح کرنیکی اجازت دیگئی ہے - غلطی کرتے ہیں -
اس کے بعد مہا بھارت منو اور دیگر کتب کا حوالہ دینے سے ثابت کرتا ہے کہ آخری تعبیر مذکور غلط ہے اور اس بیان سے ختم کرتا ہے کہ منو کے مجموعہ سے گوشت - منشی اشیاء حرامکاری اور دیگر اعمال بد کی اجازت نہیں دیگئی - اور پھر اپنے دیباچہ کو ختم کرتا ہے - جو جز اس حصہ کے جسپر اوپر حرف A کا نشان کیا گیا ہے اور یہ حملہ سے مملو ہے ایسے پیرایہ میں ہے جسکی نسبت اعتراض نہیں ہو سکتا - اور یہ بخوبی بے ثمر خیال کیا گیا ہے -
پھر کتاب حصص میں تقسیم کی گئی ہے (جنکے ضمن بھی ہیں) اور انکا ریویو کیساتھ ساتھ نمبر دینے میں آسانی ہوگی :-

اوّل

ویدوں کی نسبت جینی تحریروں کی شہادت - حصہ اول میں مضمون مندرجہ حاشیہ پر بحث کی گئی ہے - بلکہ صرف اسی پر بحث کرنیکا دعویٰ کیا گیا ہے - کیونکہ یہ حصہ اس قصہ کے بیان کرنے پر محدود کیا گیا ہے کہ ایک جینی کے اشارہ سے زمین پھٹ گئی - اور راجہ داسو کو اسکی تمام نسل سمیت نگل گئی - پھر یہ دریافت کیا گیا ہے (مگر بہت بصراحت نہیں) کہ اگر اسطرح پر غرق ہونا فرض کر لیا جائے تو کسقدر دکھ اور عذاب اُن کے حصے آئیگا - جو کہتے ہیں - کہ ویدوں سے اِنسانی قربانی کی اجازت دیگئی ہے -
جینی ریاکاری جسکا جینی تحریروں سے پتہ ملتا ہے - پھر کتاب میں اُن نیکیوں کا عدم اور بدیوں کا وجود دکھایا گیا ہے - جو جینی تحریروں سے ظاہر ہوتی ہیں - اور جین مذہب کے بانیوں اور پیراؤں سے منسوب کی گئی ہیں - اس حصہ میں انکی ریاکاری کا تذکرہ کیا گیا ہے - اور ایک برہمن شاعو در وچی نام کا قصہ بیان کیا گیا ہے - جسکو اُنہوں نے اپنی چٹھیوں سے زیادہ ترطیں

فیصلہ کا ضمیمہ

کتاب کا ریویو

کتاب کا دیباچہ اس بیان سے شروع ہوتا ہے کہ اس اَمر نے کہ جینیوں نے سوامی دیانند کے جین مذہب کو بودھ مذہب کے وغیرہ کے زمرہ میں لانیکی جوان پر اعتراض کیا تھا۔ راقم کو جین مذہب کی کتب پڑھنے کی ترغیب و تحریص دلائی اور ایسا کرنیکے بعد صرف سوامی صاحب کے قول کو ہی درست نہ پایا بلکہ یہ بھی معلوم کیا ہے کہ دنیا کی تمام بداعمالیاں اسی عقیدہ کے پیرؤں نے پھیلائیں۔ مثلاً بُت پرستی۔ منشی اشیا کا استعمال۔ گوشت خوری شہوت پرستی وغیرہ کو ان لوگوں کے طفیل ہی فروغ ہوا ہے اسقدر بیان کر چکنے کے بعد راقم جینی اصحاب سے محبت رکھتا ہے کہ ناراض نہوں بلکہ سالم کتاب کو پڑھیں۔ اور معلوم کریں کہ آیا بیانات مندرجہ جین کتب کے فقرات منتخبہ پر مبنی ہیں یا نہیں۔

اِس کے بعد دیباچہ میں درج ہے کہ ہندو بالعموم اپنے سچے ویدک عقیدہ سے منحرف ہو گئے اور موجودہ بدیوں کا صرف یہی علاج بتایا گیا ہے کہ پھر اپنے اُسی عقیدہ کی جانب متوجہ ہونا۔ اور اِس کتاب کا مدعا یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ منحرف لوگوں کو پھر راہ راست پر آنیکا حوصلہ دلایا جائے۔ اور انکو جینی مذہب کے تاریک چاہ میں گرنے سے بچایا جائے۔ جو تمام برائیوں کا منبع اور سرچشمہ ظاہر کیا گیا ہے۔

دیباچہ میں جین مذہب کو بودھ مذہب کے ساتھ ملایا گیا ہے۔ اور قرار دیا گیا ہے کہ یہ دونوں ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں اور ایک دوسرے سے جُدا خیال نہیں کئے جا سکتے۔ لہذا راقم کی سمجھ میں نہیں آتا کہ کیوں جینی اس بات سے ناراض ہوتے ہیں کہ سوامی صاحب نے ان مذاہب کو ایک ہی بیان کیا ہے۔ راقم کتاب پھر اُن طعن و تشنیع کی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جن کی مختلف اشاعتوں میں سوامی صاحب پر بوچھاڑ کی گئی ہے۔ اور جینیوں کو کہتا ہے کہ ستیارتھ پرکاش (سوامی صاحب کی کتاب) کو دیکھتے ہی مشتعل نہو جایا کریں بلکہ اسکو صبر سے پڑھیں۔ اور پھر جینیوں کو کہتا ہے کہ اپنے قائم مقام آریہ سماجیوں کے ساتھ

شاخیں اِن اشاعتوں کی بہاری ذمہ دار ہیں۔ اور شمبودت کو جو سزا ملیگی۔ یہ اسکو اپنی سماج کی جانب سے برداشت کرنی پڑیگی۔

ہم شمبودت کو پانچسو روپیہ جرمانہ کرتے ہیں یا تین ماہ قید محض برداشت کرے۔ اور ایسا کرتے ہیں زیر دفعہ ۳۸۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری وارنٹ جاری کرنیکا حکم دینے کیساتھ سزائے قید ملتوی کرتے ہیں۔ اور حکم دیتے ہیں کہ شمبودت دو ضامنوں کے ساتھ مچلکہ تحریر کرنے پر اِس شرط سے رہا کیا جائے کہ اس روز عدالت میں حاضر ہوگا۔ جو وارنٹ میں تعین کی گئی ہے اور یہ ۲۰۔ ماہ حال ہے۔

ہم راجپند کو زیر دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند مجرم قرار دیتے ہیں اور اسکو ڈہائی سو روپیہ جُرمانہ کرتے ہیں۔ اور وارنٹ جاری کرنے اور سزا کو ملتوی کرنیکی نسبت وہی حکم دیتے ہیں۔

ہم رام کرشن کو زیر دفعہ ۱۵۳ الف و ۱۰۹ مجرم قرار دیتے ہیں لیکن اسکی چھوٹی عمر کو خیال کرنے سے اور نیز اِس خیال سے کہ یہ کتاب کو چھاپنے اور فروخت کرنیکے واسطے دوسروں کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی تھا۔ ہم حکم دیتے ہیں کہ زیر دفعہ ۵۶۲ دو ضامنوں کے ساتھ اِس امر کا مچلکہ تحریر کرنے پر رہا کیا جائے کہ اگر یا جب کبھی اِس تاریخ سے ایک سال کے اندر حاضر ہونے یا سزا برداشت کرنیکے واسطے طلب کیا جائے تو حاضر ہوگا۔ اور اس اثنا میں امن رکھیگا اور نیک چلن رہیگا۔

(مترجمہ جے گوپال)

خواہ کچھ ہی ہو اُسکی بابت اُسپر حرف نہیں آتا۔ کیونکہ یہ کہتا ہے کہ چھاپنے کیوقت یہ اُنکے مضمون سے ناواقف تہا۔ اور نیز بیان کرتا ہے کہ اس کے مطبع میں ناگری کی چھپائی کا جو کام ہوتا ہے اس کے پروف پڑہنے والا مطبع میں کوئی شخص موجود نہیں ہے۔ لیکن تمام مصنف جو ناگری حروف میں کتب چھپواتے ہیں خود ہی پروف دیکھنے کا انتظام کرتے ہیں۔ اِس بیان کا صحیح ہونا مشتبہ امر ہے۔

(گواہ ۷ ڈی) جو مطبع کا ہیڈ کمپوزیٹر ہے بہت بہاری ٹال مٹول کے بعد جرح میں تسلیم کرنے کو مجبور کیا گیا تہا۔ کہ مطبع میں چھپائی کا جو کام ہوتا ہے اُسکا بڑا حصہ ناگری حروف میں ہوتا ہے جیساکہ ظاہر ہوتا ہے مطبع میں جو کچھ دیگر حروف میں چہپتا ہو اُس کے پروفوں کی تو پڑہائی ہو اور حیرت کی بات ہے کہ ناگری مضمون کے پروفوں کی پڑہائی نہوتی ہو۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ مطبع آریہ سماج کا کام کرتا ہے اور ایک اخبار آریہ سیوک بھی یہیں چہپتا ہے۔ ڈیفنس کیجانب سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ راجپندر ناگری نہیں پڑہ سکتا۔ اور اس کے مطبع میں چھپائی کا جو کام ہوتا ہے اسکی خود نگرانی نہیں کرتا۔ لیکن جبکہ اس امر کے متعلق شک کرنیکی بہت عمدہ وجہ موجود ہو کہ آیا یہ اِس کتاب کی نوعیت سے اسقدر ناواقف ہے جسقدر کہ یہ ظاہر کرتا ہے تو یہ امر باقی رہتا ہے کہ مالک کو اِن اشاعتوں کا ذمہ وار ہونا چاہئے۔ جو اِس کے مطبع میں چھپیں۔ لہذا اِسکو اپنی منفعت کیواسطے قابل اعتراض مضامین چہپنے کی انسداد کا انتظام کرنا لازم ہے اور اگر قابل اعتراض مضمون شایع ہو تو یہ اسکی بابت ذمہ دار نہونیکا عذر پیش نہیں کرسکتا۔

ہم شمبودت کو زیر دفعہ ۱۵۳ الف مجرم قرار دیتے ہیں۔ اور سزا پر غور کرنے میں اِس اعتبار کا ہمارے دل پر بہت اثر ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ یہ اِس معاملہ میں تہوڑا بہت کفارہ کا بکرا بنایا گیا ہو۔ استغاثہ کو اعتبار تہا کہ دہلی کے جمناداس نے یہ کتاب لکھی۔ اور مختلف وجوہات سے شمبودت کا نام ظاہر کرکے اُس کے نام سے اسکو شایع کرایا۔ اِس امر کی بہت شہادتیں موجود ہیں کہ اسکا اصل مصنف جمناداس تہا لیکن جب شمبودت نے خود اسکو تصنیف کرنے کا عملی طور پر اقبال کیا تو ہم نے اس امر کا کافی طور پر پایہ ثبوت کو پہنچنا خیال نہ کیا۔ کہ یہ جمناداس نے لکھی تہی۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ آریہ سماج کی مختلف

سے ظاہر ہوتی ہے اسمیں دو ججوں نے اگرچہ مسٹر سپٹا صاحب نے اختلاف رائے کیا۔ تجویز کیا تہا کہ ہتک آمیز چٹھی کا لاہور سے بذریعہ ڈاک بھیجنا بعد اس کے کہ حضور لفٹننٹ گورنر نے اس کو تحقیقات کے واسطے امرتسر روانہ کیا۔ امرتسر میں شایع کرنا بسبب اُن اشخاص کے جنہوں نے وہ سل لائبل ڈاک میں ڈالا۔

لیکن ہماری رائے میں کتاب کی جلدوں کا محض دہلی میں آنا ہے (خواہ یہ کسی ذریعہ سے وہاں پہنچیں) دہلی میں اشاعت کے مساوی ہے۔ لہذا خیالات دہلی میں پیدا کئے گئے تہے۔ جیسا کہ پچھلے مقدمہ میں مسٹر جسٹس بارکلی صاحب نے بیان کیا تہا۔ کہ اگر کوئی شخص ہتک آمیز چٹھی اخبار کے ایڈیٹر کے پاس شایع کرنیکے واسطے بھیجے تو اس بات کا تصفیہ کرنا ایڈیٹر کا کام ہوتا ہے کہ آیا یہ اخبار میں شایع کیجائے یا کہ نہ کیجائے۔ اور اگر یہ اسکو چہاپنا مناسب خیال کرے تو اسکا ہر جگہ شایع ہونا سمجہا جائیگا جہاں کہیں مطبع سے اخبار جاتا ہو۔ اور صرف مالک اور ایڈیٹر ہی نہیں بلکہ اس چٹھی کا فرستندہ بھی کسی مقام مذکور میں اس ہتک کی بابت ماخوذ ہوسکتا ہے جو اسمیں درج ہو۔

اسیطرح اگر مشتعل کرنیوالی کتاب کا مصنف اپنی دستی لکھی ہوئی کتاب لاہور کے مطبع میں چہاپنے کیواسطے ایجنٹ کے حوالہ کرے اور مالک مطبع اسکو چہاپے تو ظاہر ہوتا ہے کہ جہاں یہ کتاب جائیگی وہیں اسکی اشاعت سمجہی جائیگی۔ اور صرف مالک مطبع ہی نہیں بلکہ کتاب کا مصنف اور نیز ایجنٹ جس نے چہاپی اور شایع کی ہو۔ ہر مقام میں ہر ایسی بات کے لئے قابل مواخذہ ہوگا۔ جو چٹھی مذکور میں درج ہو۔

شمبو دت اس کتاب کا مسلمہ طور پر مصنف ہے اور رام کرشن مسلمہ طور پر وہ شخص ہے جس نے اسکی ایکہزار جلدیں چہاپیں اور انکی فروخت کا اہتمام لیا۔ اور اس بات کا شمبو دت کی ذمہ داری یا رام کرشن کی ذمہ داری میں مخل ہونا مطلق ظاہر نہیں ہوتا۔ جو جلدیں عدالت میں پیش کی گئی ہیں وہی ہیں جنکی بابت رام کشن نے فروخت کرنیکا لاہور میں معاہدہ مکمل کیا تہا۔ اس فروخت سے دہلی میں انکی اشاعت ہوئی۔ اور ہماری دانست میں دہلی میں انکی اشاعت کی بابت انکا مصنف۔ پرنٹر اور بائع قابل مواخذہ ہیں۔

اینگلو سنسکرت پریس کے مالک کی جانب سے یہ عذر پیش کیا گیا ہے کہ کتاب کا مضمون

سمجھا جا رہا ہے بڑھکر کسی شخص نے ہندوستانی مذاہب کی تحقیقات نہیں کی اور نہ ایسا کرنے میں اُن سے بڑھکر صاف گوئی سے کام لیا ہے لیکن اُنکی تصنیف کے پڑھنے والوں کے خیالات اخلاقی بحث میں دلچسپی پیدا کرنے والے ہیں - جو ناظرین بخوبی جانتے ہیں کہ مصنف کو پیدا کرنے مدنظر ہونی چاہئیں - لیکن جین مت سمکشا کا پڑھنے والا اِس بات سے خوب واقف ہو جاتا ہے - کہ اِس کتاب سے کسی جماعت کے خلاف خیالات تنفر پیدا کرنے مدنظر ہیں - یہ سوال کہ آیا جین مذہب بودہ کے منطبق ہے یا نہیں - آیا پہلے پہل جینی پُرانے عقیدہ سے اِسوجہ سے علیحدہ ہو گئے تھے کہ ویدک برہمنوں نے حیوانات کو ذبح کرنا شروع کر دیا تھا - اور تمام سوال جو جائز بحث کی حدود کے اندر آتے ہیں - بدزبانی کی زمین میں غائب اور مستغرق ہو گئے ہیں جسکی جینی مذہب کے پیراؤں پر بوچھاڑ کی گئی ہے

ڈیفنس کی جانب سے تنازع کیا گیا ہے کہ اگر اِس اِس قسم کے خیالات کی ترقی ہوئی ہے جو دفعہ ۱۵۳ الف سے مدنظر ہے تو یہ دہلی میں وقوع پذیر نہیں ہوئی - لہذا مقدمہ دہلی میں زیر تجویز نہیں ہو سکتا تھا - یہ اسلئے تنازع کیا جاتا ہے کہ استغاثہ کی جانب سے یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ کتاب کی جو کاپیاں دہلی میں آئی ہیں اُنمیں بجز اُن کے کوئی کاپی نہیں تھی - جو دہلی کے جینیوں نے منگائیں - اور رام کرشن نے بذریعہ قیمت طلب ان کے پاس بھیجیں -

اِس بارے میں ہماری توجہ ۲۷ مدارس صفحہ ۳۵۵ کی جانب معطوف کی گئی ہے تب مقام معاہدہ کی قبولیت کے سوال کے متعلق مقدمہ میں قرار پایا تھا - کہ جہاں ایجاب اور قبول بذریعہ چٹھیات ہو معاہدہ اُسوقت ہوتا ہے جبکہ اور جس مقام سے قبولیت کی چٹھی بذریعہ ڈاک روانہ کیجائے - اِسطرح تنازع کیا جاتا ہے کہ چونکہ رام کرشن نے لاہور سے سائلوں کو کتب بذریعہ ڈاک بھیجنے سے معاہدہ کی تکمیل کی - (جنہوں نے قیمت طلب پارسلوں کی طلبقیں عدالت میں داخل کیں) تو خیالات پیدا کرنیکا فعل اگر سرزد ہوا تو لاہور میں ایسا ہوا - اس کے متعلق ہمیں پنجاب ریکارڈ ۹۶ء ۱۹۰۶ء (دیوانی) کیجانب بھی توجہ دلائی گئی ہے جو اسی قسم کے معاہدہ کے متعلق فیصلہ ہے اِس تنازع کی نسبت ہم خیال کرتے ہیں کہ گو خریدا اور فروخت کرنیکا معاہدہ لاہور میں مکمل ہوا - تاہم خیالات پیدا کرنیکا فعل لاہور سے بھیجنے کے فعل جیسا نہیں - خیالات پیدا کرنیکا فعل محض دہلی میں شروع ہوا وکیل استغاثہ نے یہ بتایا ہے کہ اِس خیال کی تائید کے واسطے پنجاب ریکارڈ ۴۴ ۱۸۸۵ء (فوجداری)

وشنو فرقوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ وشنو کے آثار کرشنا یا خود وشنو کی پرستش کرتے ہیں۔ اور یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایسا کرنے میں بھٹاچاریا ایسی پرستش کی بابت لکھتے ہیں کہ قریباً ہندوستان کے ہر ایک حصہ میں تبدریج تمام عقائد کی جگہ پر آ رہی ہے۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ کرشنا جو ہندوستان کے سب سے بڑے اور نایاب آدمیوں میں سے تھا۔ انسانی پرستش کا مدعا گذرا ہے اور یہ پرستش رفتہ رفتہ مکروہ حالت پر پہنچ گئی۔ یہ کہتے ہیں کہ مہا بھارت میں خالص انسانی پرستش پائی جاتی ہے اور صاف ظاہر ہے کہ وشنو پران اور ہری ونسا میں کرشنا کا بڑا نام انسانی اخلاق کو بگاڑنے کے واسطے استعمال کرنے کی جانب میلان ہے۔ مگر یہ کچھ نہ کچھ تہذیب کے پردہ میں کیا گیا ہے۔ لیکن بھاگوت اور برہما ویوارتا نے ہر قسم کے پردے ایک طرف پھینکدئے ہیں۔ اور طرح طرح کی حرامکاری کو نہایت ہی بے شرمی سے متبرک قرار دینے کی کوشش کی ہے۔ تاکہ پوجاریوں کی جماعت اپنی نفسانی لذائذ کو پورا کر سکے۔

پھر سادھنیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ بڑے ہندو قانون وضع کرنیوالے (منو جیسے) شخص نے مستورات کو ایسے مردوں کے ساتھ بھی بے تکلف ملنے کی سخت ممانعت کی ہوئی تھی۔ جو بہت قریبی رشتہ دار ہوں (لیکن اس فرقہ کے بانیوں نے اور بودھ نے زیادہ تر) انکی احکام کو بالکل مسترد کر دیا ہے۔ اور رارجکاون کو اپنے استھلوں میں داخل ہونیکی اجازت دیدی ہے اور اسکا جو کچھ نتیجہ ہو رہا ہے۔ اظہر من الشمس ہے۔

زبان مذکور سخت ہے۔ لیکن مذہبی تحقیقات کرنے میں جائز طور پر استعمال کی گئی ہے اگر جین مت سمکشا کے مصنف کا راست یا غلط یہ یقین تھا کہ جینی کتب کا میلان ایسا ہی خلاف تہذیب ہے۔ جیسا کہ بھاگوت اور برہما ویوارتا کا اور وہ اپنا یہ خیال ظاہر کرتا۔ اور اسی زبان میں تو کسی شخص کو اسکی نسبت اعتراض نہوتا۔ اور کسی قسم کا جوش بھی۔ لیکن اس نے ہرگز یہ ڈھنگ اختیار نہیں کیا۔ اس نے مغلظا لبواب لکھے ہیں۔ اور جینیوں پر گندے اتہام عائد کئے ہیں۔ استھلوں میں ارجکاون کے داخل ہونیکے طریق کی نسبت اس نے جو نہایت ہی نرم الفاظ استعمال کی ہے وہ یہ ہے کہ جینی عابدوں کا ہر ایک الخ (خواہ یہ مرد یا عورت ہوں) نفس پرستی اور شہوت پرستی سے مملو ہے اور یہ لوگ انکو بڑی نیکوکاری سمجھتے ہیں۔

دیکھو کتاب کا باب چہارم۔

نے بودھ مذہب سے بڑھکر جین مت کی قدامت ظاہر کی ہے۔ اور ان کے خیال میں اس بلے میں یہ ممکن ہے کہ بودھ پہلے ایک آخری جینی تیرتھنکار مہاویرانام کا چیلا ہو۔ یہ شخص جہانتک معلوم ہوا ہے قریباً چھہ سو برس قبل از حضرت عیسیٰ مسیح گذرا ہے۔

ان کے خیال میں جینی غالباً نیگر نتھیون جیسے بہت پرانے زمانہ کے لوگ ہیں۔ (جنکے پاس کوئی مقدس کتاب نہیں تھی) اور یہ اس زمانہ کے عقیدہ سے علیحدہ ہو گئے تھے۔ کیونکہ ویدک برہمن حیوانی خوراک کہانے اور منشی اشیاء استعمال کرنے اور دیگر عشرتوں میں پڑ گئے تھے۔ اور یہ معترض ہر ایک قسم کی حیوانی زندگی کے دیا کرتے تھے۔

بودھ نے ایک درمیانی طریقہ جاری کیا۔ جسکی رو سے اپنے پیرؤں کو گوشت کہانیکی تو اجازت دی۔ لیکن انکو ذبح کرنے سے منع کیا۔

یہ خیال کرنا ہے کہ جیساکہ اس فرقہ کے اصلی نام سے ظاہر ہوتا ہے انکی کوئی مقدس کتاب نہیں تھی۔ لیکن پیچھے بودھ مذہب والوں کو دیکھکر بودھ کی طرح مذہبی رسالے اور کتب تالیف و تصنیف کر لیں۔ جن میں ان کے فسانے اور مذہبی عقائد درج ہیں۔

لہذا جین مت سمکشا کے مصنف نے جن مذہبی نوشتوں کو اپنے حملہ کا آماجگاہ بنایا ہے ان کی نسبت قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ قریباً ۲۴ صدیوں سے پرانے ہیں۔ اور جو ۲۴ دیوتا کرکے مانے گئے تھے۔ اور ان کے نام (جینیاس) یا تیرتھنکر ہیں۔ ان کے فسانے ان نوشتوں میں درج کئے گئے ہیں۔ جو اس کے پہلے گذر چکے تھے۔

یہ سچ ہے کہ جین مت سمکشا کے مصنف نے اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ کہ بحیثیت مجموعی جینی کتب تک عوام الناس کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ لہذا اسکا نتیجہ یہ ہے کہ جن کتب سے اس نے حوالے دئے ہیں انکو ان کتب کی متاخرین تفسیریں کہہ سکتے ہیں۔ تاہم یہ بالکل ممکن ہے کہ پارسناتھ اور مہاویر کے متعلق فسانے (جو دیوتاؤں میں سے آخری تھے۔ اور جین مت سمکشا کے مصنف نے انکا بارہا تذکرہ کیا ہے) واقعی نوشتوں میں بہت کچھ درج ہیں۔ اور کئی فسانوں کی بد اخلاقی کے باعث ان پر تمسخر یا اعتراض کرنیکی گنجائش ہے۔ اور اگر مصنف مہذب حدود کے اندر رہنا پسند کرتا تو اسکی جانب متوجہ کرنے سے اپنے حقوق کے دائرہ کے اندر رہتا مثلاً بیٹھا جا رہا جنکو کوئی سلیم العقل آدمی قابل اعتراض کتاب تحریر کرنیکا اہتمام نہیں کر سکتا۔ متاخرین

مکروہ تہا۔ اور اسمیں مذموم قسم کی پرستش تھی یہی تو اس کتاب کا مصنف اس سے زیادہ تر
طعن وتشنیع نہیں کرسکتا تہا جو گنندرو ناتہہ بہٹا چاریا ایم او ڈی۔ایل نے اپنی کتاب موسومہ
ہندو اقوام اور فرقوں میں ہندوستان کے تمام موجودہ مذاہب کا تذکرہ کیا ہے۔ اور ایسا
کرنے میں تمام مذاہب اسطرح تقسیم کئے ہیں
(۱) راکشش یا نیچر کی پرستش۔ (۲) انسان کی پرستش۔ (۳) خیالات کی پرستش (۴) مکروہ
اشیاء کی پرستش (۵) مرکب مذاہب۔ اس نادر تصنیف میں جو مذہبی طریق کا بخوبی نمونہ قرار
دیجا سکتی ہے مصنف نے مکروہ عبادت پر روشنی ڈالی ہے۔ اور اُس کے ممبروں کو رذیل فرقوں
میں شمار کیا ہے جنمیں سے شاید اگھوری سب سے زیادہ وحشت انگیز ہیں۔ یہ فرقہ انسانیوں کی
قربانیاں کیا کرتا تہا۔ اور انسان کا گوشت کہاتا تہا۔ حتیٰ کہ اس کے ممبر اب بھی مُردہ لاشوں کے
کہانے والے یاد کئے جاتے ہیں۔ جین مت سمکشا میں اگھوری مُردار خور بیان کئے گئے ہیں۔
اور اُن کے نام اور اطوار کو جینیوں کے اطوار کے ساتھ ملانے سے اس کتاب کے مصنف کی نیت
ظاہر ہوتی ہے۔ یعنے یہ جینیوں کو حتی الامکان قابل تنفر ظاہر کرنیکی کوشش کرتا ہے۔ لیکن جو کچھ
بہٹا چاریا نے انکی بابت بیان کیا ہے وہ سب کچھ یہ ہے کہ جین مت ہندوؤں کے بہت بڑے فرقوں
میں سے ایک ہے اس کے کم سے کم دس لاکھ پیرو ہیں۔ اور ان میں سے بعض ہندو قوم کے
سب سے متمول اور سب سے شُستہ اشخاص کے زمرہ میں آتے ہیں۔ اُن کے مذہبی عقیدہ کی نسبت
وہ لکھتے ہیں کہ جینی ویدوں کو سند سے منکر ہیں۔ اور برہمنوں کی روحانی فضیلت کو نہیں مانتے
لیکن یہ عملی اغراض سے بڑھکر خیالی طور پر زیادہ تر ایسا کرتے ہیں (تاہم) یہ برہمنوں سے
بڑھکر اپنے یاتیوں یا مہنتوں کی تعظیم کرتے ہیں۔ جو انکی مذہبی رسوم ادا کرنے والے ہوتے ہیں
جینی دنیا دار سراوک یا سراؤگی کہلاتے ہیں۔ اس لفظ کے معنے سننے والے کے ہیں کیونکہ یاتیوں
کے اُپدیش اور تقریریں سننا گرہستیوں کا عین فرض ہے۔ جینیوں کی روزانہ بھگتی کا طریق نہ تو
لمبا اور نہ ہی پیچیدہ ہے × × دسراوک کا فرض ہے کہ مندر میں جا کر وہاں مورتیاں موجود ہوں
انکا تین دفعہ طواف یا پرکرمان کرے۔ اور مورتیوں کے آگے چڑھاوا رکھکر نمسکار کرے۔ اور حسب ذیل منتر پڑھے
ارہنتوں کو نمسکار۔ اُن سنتوں کو نمسکار جنہوں نے اپنی مذہبی زندگی میں اعلیٰ مدعا حاصل
کئے۔ دانشمندوں کو نمسکار۔ مذہبی اتالیقوں کو نمسکار اور دُنیا کے تمام عابدوں کو نمسکار۔ بہٹا چاریا

آپکو یہ بات مدنظر ہے کہ کل سوال اُن آرٹیکلوں کے شائع کرنے میں ملزم کی نیت کا ہے۔ اسپر غور کرنے میں آپ اپنے آپ سے دریافت کریں کہ ان آرٹیکلوں کے پڑھنے سے ناظرین کے دلوں پر کیا اثر ہوگا۔ کیا اُس سے خیال بدخواہی پیدا ہوگا یا کہ اسپر بحث کرنے میں دلچسپی ہوگی؟ اگر آپ سمجھیں کہ جو خیال ناظرین کے دلوں میں پیدا ہونگے۔ یہ اخلاقی بحث میں دلچسپی کے خیالات ہونگے۔ تب آپ قیاس کرسکتے ہیں کہ سب کچھ یہی تھا جو ملزم کو پھیلانا مدنظر تھا۔ اگر آپ سمجھیں کہ ناظرین اخبار کے دلوں میں خیالات عناد پیدا ہونگے۔ تب آپکا یہ قیاس کرنا ٹھیک ہوگا کہ ملزم کو خیالاتِ عناد پیدا کرنی مدنظر ہے۔ چونکہ قیاس کیا جاتا ہے کہ عام عقل کے آدمی کو اپنے فعل کے قدرتی اور معمولی نتائج مدنظر ہوتے ہیں تو عام بول چال میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ "گو یہ زبان خیالاتِ بدخواہی پھیلانے میں معمولی اور قدرتی تاثیر پیدا کریگی۔ تاہم جب میں نے اسکو شائع کیا تھا۔ میری نیت نہیں تھی کہ یہ ایسا کرے"۔

ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ریمارک مذکور یہاں تک اس مقدمہ کے موزوں خیال کئے جاسکتے ہیں کہ اگر بجائے بدخواہی کے لفظ تنفر لایا جائے تو بھی اتنی ہی حاوی ہوتے ہیں۔ لفظ تنفر کی مراد میں کراہت مغائرت رکھیں۔ تخالف یا ناپسندیدگی آتے ہیں۔ تلک کے مقدمہ میں صاحب جج نے لفظ "بدخواہی" کی مرادوں میں ایک مراد "تنفر" بھی لی تھی۔ اور اس مطابقت سے یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ تنفر کی مراد وسیع مفہوم میں لینی چاہئے۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ اس کتاب سے جین مذہب کے پیراؤں کے خلاف خیالات کراہت۔ مغائرت اور گھن پھیلانی مدنظر تھی۔ اور یہ ہز مجیسٹی کی رعایا کی مختلف جماعات کے مابین خیالاتِ عناد یا تنفر پھیلانیکی کوشش کرنیکے مساوی تھا۔

یہ خیال کرنا کہ اس کتاب میں مضامین اخلاقی یا الہیات کا مباحثہ درج ہے۔ ناممکن ہے۔ اگر کتاب میں صرف ابتدائی جین کتب کی دیومالا پر تمسخر کا انبار کرنا یا پرانوں کی دیوتوں کے مہمات عاشقانہ کی تذلیل کرنے پر بس کیا جاتا تو یہ خیال کیا جاسکتا تھا۔ کہ اسمیں اس قسم کی بحث کی گئی ہے لیکن وہ ان برائیوں کے مسمار کرنے میں جنکو وہ کہتا ہے کہ مذہبی کتب سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ان سے یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ یہ جینی فرقہ پر بالعموم حاوی ہوتی ہیں۔ اسکا مصنف بحث کی جائز حدود سے بہت دور تجاوز کرگیا ہے۔ یہ کتاب مباحثہ کی نہیں بلکہ بدگوئی کی ہے۔ اگر جینی مذہب نہایت

کے انتظام کے واسطے ہم اُنیم کا مقرر کرنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ انکا مذہب متوقع ہے اور جینی لذائذ پرستی میں بجز اس کے کوئی حدود تسلیم نہیں کرتے کہ جو خطرناک علامات یا مرض کے خوف سے لاحق ہوتی ہیں۔ اور قیاس کرتا ہے کہ ان نیموں کے تحریر کرنے والے کا سائز پینٹ نہا کہ جینیوں کو اُن بیجا اور بیجد لذائذ کے واسطے تیار کرے۔ کہ جو اُنکو اونکی سُرگ میں ملینگے۔ یہ ناممکن ہے کہ کتاب کا حوالہ بغیر نقل کرنے بہت سے مضمون کے جو محض قابل ذکر ہے کیا جاوے۔ لیکن بہت سا مضمون ایسا ہے کہ بیان کرنیکے بھی لایق نہیں ہے۔

چنانچہ یہ بیان کرنیکے بعد کہ بازاری رنڈیوں کے پیشہ کا جینیوں سے آغاز ہوا ہے۔ مصنف نے راجہ دلیر سنگہ کے چال چلن کی بابت کچھ قصہ بیان کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ خلاف وضع فطری اعمال بھی اُسی تقویت سے پیدا ہوئے ہیں جو جین کتب سے دیگئی ہے اِس مضمون کے متعلق بھی ایک خاص باب میں (باب ۱۶) یہ ثابت کرنیکے لئے رکھا گیا ہے کہ اِس قسم کے اعمال کو انکی مذہبی تحریروں سے اجازت دیگئی ہے۔ بقول اس کے کہ جینی مذہب کے اتالیق نیکی و بدی۔ مذہب یا لامذہب کے فرق کے بارے میں اندھے ہیں۔ زناکاری کے پیدا ہونیکا دہبہ جینی مذہب پر عائد ہوتا ہے۔ اور فی الواقعہ (جیسا کہ مصنف نے بیان کیا ہے) بعض جگہ جینی مذہب ہی تمام برائیوں کا منبع ہوا ہے۔

سوال یہ ہے کہ آیا اسی قسم کی کتاب دیگر ہندوؤں کی جانب سے جینیوں کی نسبت خیالات عناد یا تنفر پیدا کرنے یا پیدا کرنے کی کوشش کرنیوالی ہے یا نہیں۔ اِس کے متعلق ہر دو جانب کے وکلا نے ہماری توجہ تلک کے مقدمہ مجوزہ مذکور کے نظیر کی جانب معطوف کی ہے ہم نے اِس نظیر کو پڑہا ہے اور ہمیں بالتخصیص اِس بات سے حیرت ہوئی ہے کہ جو کچھ صاحب فاضل جج (مسٹر جسٹس سٹریچی صاحب) نے دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند کی توضیح کرتے ہوئے اہل جوری کو سمجھایا تہا۔ کیونکہ دفعہ ۱۲۴ الف اور ۱۵۳ الف میں کچھ مطابقت ہے۔ صاحب فاضل جج نے فرمایا تہا کہ تشریح (متعلقہ دفعہ ۱۲۴ الف جیسے کہ اُسوقت اسکی صورت تہی) کا مدعا یہ تہا۔ کہ سرکاری تدابیر اور سر رشتوں کے متعلق اخبارات میں جو کچھ دیانت داری سے لکہا جائے اور اُسپر نیک نیتی سے نکتہ چینی کیجائے۔ اسکو اِس غرض سے ماموں و محفوظ رکہنا مد نظر ہے۔ کہ اِس امر کو ترقی ہو۔ اور ..... لوگوں میں بدخواہی پھیلانیکی کوشش کرنے میں تمیز کیجائے

بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص راجہ واسوپروت کے جھوٹے مت کی جنبہ داری کرنیکے واسطے مع
اپنی اولاد کے زمین میں غرق ہو گیا تھا۔ یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ پروت جین مذہب کے آغاز میں
جھوٹا دعوی کرنیوالا گذرا ہے۔ اور اُسکا جو قول یا فعل خیال کیا گیا ہے اُسسے صرف یہی ثابت
کرنیکا کچھ کام نکل سکتا ہے کہ جینی کتب میں جو فسانے ملتے ہیں۔ اُن سے جین مت سمکشا کے مصنف
نے اپنی مدعا برآری کی ہے۔ یہ کہنا کہ پروت کی بابت فسانہ سے ثابت ہوتا ہے کہ جینیوں کی
مذہبی کتب میں حرام کاری کی اجازت دیگئی ہے گویا اس فسانہ کے حالات کو بالکل تبدیل کرنا ہے

اُس روشنی کی مدد سے جو اس ڈھنگ پر پڑتی ہے۔ جسمیں مصنف جینیوں کی مذہبی کتب
سے اقتباس کئے ہوئے سامان کو بگاڑ سکتا ہے اب یہ غور کرنا بہتر ہوگا کہ بقول اسکے وہ کونسی
دلائل ہیں جو لوگوں کو جین مذہب سے تنفر دلائینگی۔ یہ دلائل جو اس نے جزوی بیان کی ہیں۔ یہ ہیں کہ
جینی مقدس کتب زناکاری۔ ظلم۔ نفس پرستی۔ حرامکاری کی اجازت اور تلقین دیتی ہیں۔
اور مذہبانہ لذائذ نفسانی والے بہشت کی خواہش پیدا کرتی ہیں۔ دروغ گوئی والدین کی تعظیم و تکریم نکرنا
اور اُن پر تشدد کرنا۔ دینی تعصب۔ مناسب جسمانی صفائی کا نہونا۔ اخلاقی خودکشی۔ اور منکرین دین کے
ساتھ بیرحمی سے سلوک کرنا۔ مکاری سے قصوروں کو چھپانا۔ قوانین شادی کی تحقیر کرنا۔ مجبوروں
سے نفرت۔ خلاف وضع فطری جرائم کا عمل۔ بیحد شہوت پرستی سکھاتی ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ
یہ تمام باتیں اُس کے ہموطنوں کو بیحد مسائل قبول کرنے سے پس وپیش کرانے کے واسطے کافی ہونگی
کوئی بھی ایسا باب نہیں جسمیں جینیوں کو ان کے مذہب کے طفیل کوسنے یا اُن پر یا اسپر تمسخر کرنے کی
کوشش نہ کی گئی ہو۔ یہ سچ ہے کہ اسکا حملہ زیادہ تر جینی مقدس نوشتوں یا مذہبی کتب پر ہے
لیکن ہمیشہ یہی نتیجہ نکالا ہے کہ جو لوگ اس قسم کی مذہبی کتب کو قبول کرتے ہیں یا انکی وقعت کرتے
ہیں یہ خود بھی بیحرمت ہیں۔ یہ کہتا ہے کہ جین تیرتھنکر نے بظاہر زیادہ تر شہوت پرستی سے
بالاتر منزلت حاصل کی تھی۔ جو حالت بقول اس کے شہوت پرستوں کو بہت ہی مرغوب ہے
اس نے جینی دیوتوں کے اسلحہ اور اُن کی ہر طرح کی فحش زینت کے مبینہ فسانوں کا حوالہ دیا ہے
اور ریمارک کیا ہے کہ جینی لذائذ نفسانی اور حواس خمسہ سے بدرجہ غایت مسرور ہوتے ہیں۔
یہ عجیب بات ہے کہ جب دیگر مذاہب ان لذات کو مذموم قرار دیتے ہیں " انکا مذہب بدکاروں اور
گنہگاروں کو نیکوکار سمجھتا ہے اور سورگ میں بیحد لذات کی اُمید دلاتا ہے۔ یہ کہتا ہے کہ ہم گھنٹوں

برباکر دیا۔ اور جین مت سمکشا انہیں سے کسی ایک یا بہتوں سے بدتر نہیں۔ ڈیفنس کا گواہ نمبر ۸
(پیتو مل) عدالت میں کتابوں کا ایک انبار لایا۔ (دیکھو فہرست جو اسکی شہادت میں دیگئی ہے)
اور بیان کیا کہ اُن میں آریہ سماج اور برہمنوں کے خلاف بہت بھاری زہر اگلا ہوا ہے۔ اِسی طرح
جین مت سمکشا میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اُس کے انتقام میں اسکو قابل درگذر کرانیکی کوشش کی۔
اور کہا کہ ان کتب میں (جو زیادہ تر جینیوں کی لکھی ہوئی ہیں) ایسے فقرات درج ہیں جو جین مت
سمکشا کے کئی فقروں کو حیطہ اعتراض سے نکالتے ہیں۔ کیونکہ موخر الذکر محض اول الذکر کی تجدید ہیں
لہذا ملزموں نے ڈیفنس کی تین لین اختیار کی ہیں۔ یعنے (الف) کتاب سے بدخواہی پیدا
کرنا مدنظر نہیں تھا۔ اور نہ ہی یہ پیدا کر سکتی تھی۔ (ب) اگر ایسا کرتی تھی تو یہ اُن کتب سے
بدتر نہیں۔ جو خود جینی مصنفوں نے لکھی ہیں۔ (ج) یہ کتاب جین مذہب کا لائبل نہیں کرتی
کیونکہ اُس کے مصنف نے اپنی ہستند کیواسطے اُس کے وہی فقرات لئے ہیں۔ جو خود جین مذہب
کی کتب میں درج ہیں۔ جو کتب عدالت میں داخل کی گئی ہیں۔ اُن کی دیکھ بھال کرنے کے لئے
یا جین مذہب کی کتب کی اس نیت سے دیکھ بھال کرنیکے لئے بہت کچھ علم اور مطالعہ درکار ہے
کہ جین مت سمکشا کے مصنف نے اِس مصالحہ کو کہاں تک تبدیل کیا ہے یا نہیں کیا ہے جو اُس نے
موخر الذکر سے فراہم کیا ہے۔ مگر ہماری دانست میں کسی ایسی عام چھان بین کی ضرورت نہیں۔ تاہم
پیتومل کی شہادت میں تذکرہ آیا تھا کہ اس بیان کی بنیاد جین "سنتوادرش" میں ملیگی۔ کہ تعلقات
حرامکاری کی جین مت کی مذہبی کتب سے اجازت دیگئی ہے۔ جب سے یہ بیان ہوا ہے ہم نے
جین مت سمکشا میں اُس چھان بین کو دو تین دفعہ دیکھا ہے۔ جو جین سنتوادرش کے صفحہ مذکور کی
کی گئی ہے۔ اور معلوم کیا ہے کہ فقرہ زیر بحث میں مذہبی تلقین کا تذکرہ ہے جو پروت نے راجہ کو دی۔
اِس تقریر میں جیسا کہ آپ دیکھینگے (دیکھو صفحہ ۵۲۱ سنتوادرش) پروت پر بدروح سوار تھی۔
اُس نے یقیناً راجہ کو کہا کہ مذہبی رسم موسومہ گوساوا گیا کے ادا کرنے میں کوئی رشتہ داری مباشرت
کرنے کی مانع نہیں ہونی چاہئے۔ لیکن یہ کہیں بیان نہیں کیا گیا کہ پروت صرف گنہگاری
کے مسائل کا ہی وعظ کیا کرتا تھا۔ جن پر عمل کرنے سے راجہ "دوزخ میں گیا"۔
اِس کتاب میں اور جینا یوگ شاستر میں (جسکی طرف جین مت سمکشا کے باب اول میں اشارہ کیا
گیا ہے) پروت کے متعلق "معصیت" اور "جھوٹ"۔ قصے بیان کئے گئے ہیں۔ موخر الذکر میں

پیدا نہیں کراتے - لہذا اگر اسکا اصلی مفہوم سمجھنا ہو تو اونکو اکثر جداگانہ پڑہنا چاہیئے - کتاب کا مدعا خاص دیباچہ والے باب میں بیان کیا گیا ہے -

مصنف کہتا ہے کہ اسکا مدعا یہ ہے کہ جین نوشتوں کی اس کیفیت کو پڑہنے سے اس کے ہندو برادر جین مذہب کے تاریک گڑہے میں گرنے سے بچیں - جو تمام بدیوں کا سرچشمہ ہے - جو بقول اس کے ثابت کرتا ہے کہ تمام دنیا میں جسقدر بداعمالیاں موجود ہیں - انکی اس عقیدہ کے پیراؤ تعلیم و تلقین کرتے ہیں - اور انکا بودہ فرقہ میں شامل ہونا اسیقدر مذموم ہے جبکہ اس واقعہ کے ساتھ مقابلہ کیا جاتا ہے کہ بت پرستی اور منشی اشیاء کا استعمال - گوشت خوری - شہوت پرستی - اور زینت قبیل - دیگر اعمال مثلاً ہاتھ آنکھ سے اشارہ کرنا - سسکی بھرنا - بازاری مستورات کے بھیس میں ناچنا - تال بجانا - بیرحمی جو سنگدل سے سنگدل آدمی بھی پسند نہیں کرتا - یہ سب کچھ جین مذہب کی بدولت رائج ہوئے ہیں - پہر لکھتا ہے کہ میں کہانتک لکھوں - جبکہ جینیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ نیکی دوزخ کی جانب لیجاتی ہے اور بدی سے جنت نصیب ہوتا ہے"۔

اس کتاب سے انتخاب مذکور بلا لحاظ سیاق عبارت کے نہیں لیا گیا - بلکہ مصنف نے دیباچہ میں اپنی کتاب کا یہی مدعا بیان کیا ہے - وہ یہ ثابت کرنے پر تلا ہوا ہے کہ جین مذہب جیسا کہ اُس کے نوشتوں سے ظاہر ہوتا ہے اِسقدر زشت ہے کہ تمام ہندوؤں کو اُسکے رسوخ سے بچنا چاہیئے - حالانکہ اُس کے جینی ہموطنوں کو (جیسا کہ اُس نے اپنی کتاب کے خاتمہ پر ظاہر کی ہے) اِسکو تیاگ دینا چاہیئے - مصنف آریہ سماج کے اصول کی منادی کرنے والا ہے - جس کی بنیاد ویدوں کے واعظ سوامی دیانند نے ڈالی ہے - جس نے نسبتاً حال ہی میں بت پرستی اور اور ہندوستان کے بیشمار مختلف مذاہب کی جگہ پر ویدوں کی پرانی تعلیم کو لانے کے واسطے سرگرمی سے کوشش کی - لہذا یہانتک مصنف کا مدعا صاف عیاں ہے کیونکہ صاف ظاہر ہے کہ یہ ہندوستان کے مختلف مذاہب میں سے کسی ایک کی نسبت لوگوں کا عقیدہ تڑوانے سے بڑے آریہ معلم کے کام کو فروغ دینا چاہتا ہے اس کے ساتھ ہی یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ یہ کتاب اُن کی کتب میں سے ایک ہے جو سوامی دیانند کی تصنیف موسومہ "ستیارتھ پرکاش" کی تتبع میں چلی آتی ہیں - جسمیں اُنہوں نے بظاہر جین اور بودہ مذاہب کے مابین تعلق پر بحث کی ہے - مولفین کیجانب سے یہ عذر پیش کیا گیا ہے کہ سوامی صاحب کی کتاب نے آریوں کے خلاف کتابوں کا طوفان

۱۶-جین مقدس نوشتوں سے خلاف وضع فطری جرائم کی اجازت دیگئی ہے۔
۱۷-جین نوشتوں میں منطق کے نہونیکا افشا۔
۱۸-ان میں سائنس کے علم کے نہونیکا افشا۔
۱۹-جینیوں کے قواعد زندگی۔

فہرست مذکور سے ابواب کے عنوان کا خلاصہ معلوم ہوتا ہے لیکن مصنف بعض دفعہ اپنے ابواب کی سیاق عبارت سے یہاں تک دور چلا جاتا ہے کہ عنوانوں کی فہرست سے کتاب کے مضامین کا بخوبی پتہ نہیں ملتا۔ یہ صورت باب چہارم میں خصوصیت سے نمایاں ہے جس کے عنوان کو دیکھنے سے برہمنوں کی پیدائش کے متعلق جین نوشتوں کے خیالات معلوم کرنے کی توقع پیدا ہوتی ہے۔ تاہم اس باب میں جین مقدس کتب کی عجیب و غریب ہوگا دنیا کے ساتھ برتاؤ کیا گیا ہے۔ اور اس کے بعد نہایت ہی فحش خلاف تہذیب حرام کاری کا بکھان آگیا ہے۔ جو بقول مصنف جین اوتاروں اور بزرگوں کا خاص وصف ہے۔ جسکی بقول مصنف جین کتب میں بہت تعریف و توصیف کی گئی ہے کتاب کا یہ باب چہارم بنظر استناثتہ سب سے بسیط اور قابل اعتراض ہے اور اس کے عنوان سے اس کے مضامین کی نسبت دہوکہا ہوتا ہے۔ اسیطرح باب پنجم جو ابتدا میں بظاہر یہ دکہاتا ہے۔ کہ جین مذہب نے جنت کو کیسا نفسانی خواہشات کیواسطے پسند کیا ہے۔ مگر یہ اپنے سیاق عبارت سے بہت دور چلا گیا ہے۔ اور مسلمانوں کے عہد میں جینیوں پر کفر کا اتہام عاید کرتا ہے۔ اور اس بیان سے ختم ہوتا ہے کہ جین مذہب میں کسی جرم کیواسطے مختصر توبہ سے بآسانی نجات ملسکتی ہے باب ۱۸ ایک دوسرا لمبا باب ہے اور گو یہ زیادہ تر اپنی سیاق عبارت پر محدود رہتا ہے اور جین نوشتوں کے مصنفوں کی سائنس سے ناواقفیت یا ایسے نابلد ہونے پر تمسخر کرتا ہے۔ باوصف اس کے یہ مصنف کے خیالات کے مطابق جین مذہب کی حرام کاری کا تازہ بکھان ہے۔ (اسمیں بالتخصیص بعض خلاف تہذیب فقرات داخل کئے گئے ہیں) اور نیز اس میں روزی کمانے کے ۱۴ طریقوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جو بقول مصنف آتما رام جینی نے موزوں بیان کئے ہیں۔ پھر آخری باب میں ۲۴ گھنٹے صرف کرنے کے ۱۴ قواعد پر (جو جین مذہب نے قرار دئے ہیں) بہت کچھ بحث نہیں کیگئی مصنف نے اونکو محض جینیوں پر نفس پرستی کا اتہام لگانیکے واسطے مستند تحریر میں ظاہر کیا ہے۔ یہاں تک یہ بات ثابت کرنیکے لئے بیان کیا گیا ہے۔ کہ ابواب کے عنوان کتاب کا بہترین آئینا

ترجمہ سے تیار کیا گیا ہے۔ جو ترجمہ استغاثہ کی جانب سے داخل کیا گیا ہے یہ گوری شنکر بی اے اور سی سی چٹرجی صاحبان نے کیا تھا۔ اور ڈیفنس کیجانب سے تنازع نہیں کیا گیا کہ یہ کافی طور پر صحیح اور بے لاگ ترجمہ نہیں ہے (کتاب فی نفسہ دیوناگری حروف میں چھپی ہوئی ہے جسکا ترجمہ کرنے کے واسطے سنسکرت زبان سے کچھ واقفیت ہونی ضروری ہے۔ یہ اینگلو سنسکرت جینا والیا پریس لاہور میں چھپی ہے) اور یہ کتاب بہت طول طویل ہے اور اسکے ساتھ کسی قسم کا خلاصہ شامل نہیں ہے لہذا اسکے عام مفہوم اور نیت کو مثل پر لانا آسان نہیں ہے البتہ اسکا مختصر دیباچہ اور خلاصہ مطالب ہے اور ۹ ابواب یا حصوں میں منقسم ہے جنکے علیحدہ علیحدہ عنوان ہیں۔ اور مختلف ابواب کے عنوان مطالب ذیل سے برتاؤ کرتے ہیں (یا بعض حالتوں میں صرف بظاہر ایسا کرتے ہیں۔ کیونکہ انمیں کئی غیر متعلقہ باتیں اور مضامین خارج از بحث بھی شامل ہیں۔

۱۔ وید کے متعلق جین نوشتوں کی شہادت۔

۲۔ جین مت کی ریا کاری جسطرح جینی نوشتوں سے ظاہر ہوتی ہے۔

۳۔ جینیوں میں رحم (کی ضرورت)

۴۔ جین مت کے مطابق برہمنوں کی پیدائش۔

۵۔ جینی سورگ کی مسرتیں۔

۶۔ گوشت کے استعمال کے متعلق جینیوں کے مسائل۔

۷۔ جینیوں کا کذب۔

۸۔ جینیوں میں والدین کی تعظیم و تکریم کا ہونا۔

۹۔ جینیوں کی جنبہ داری (یا مذہبی پاس)

۱۰۔ جینیوں کی جسمانی صفائی۔

۱۱۔ سنیاس۔ خودکشی کا مجرمانہ طریق۔

۱۲۔ جینیوں کا منکران مذہب کے ساتھ سخت سلوک۔

۱۳۔ جینی اعلیٰ مت اشخاص کی بداعمالیوں کو مخفی کرنا جینیوں کے نزدیک قابل تعریف ہے۔

۱۴۔ ازدواج کی مخالفت اور یہ کہ جینیوں کے نزدیک مذموم ہے۔

۱۵۔ مخیر شخص جینیوں کی نظر میں بد ہے۔

مفہوم پر غور کیا جائے تو ممکن نہیں کہ کتاب پر دفعہ ۱۵۳ الف حاوی ہونیوالی قرار پائے۔ اس امر کی جانب توجہ دلائی گئی ہے کہ سالم مفہوم پر اور نہ کہ محض انتخابات پر غور کرنیکا اصول ۸ بمبئی کے صفحہ ۵۸۷ پر قرار پایا تھا۔ اس مقدمہ میں ۱۹۰۳ء میں ایک شاعر کا مبنی نام ایک نظم تحریر کرنیکے واسطے ماخوذ کیا گیا تھا۔ اور حکام نے اس کو بمبئی میں بلوؤں کے پھیلانے والی خیال کیا تھا۔ اس موقعہ پر پولس نے اس نظم کی بعض سطروں کا حوالہ دیا تھا۔ اور ان پر اپنے استغاثہ کو مبنی کیا تھا۔ اور صاحب مجسٹریٹ نے جنہوں نے پہلے مقدمہ کو تجویز کیا تھا اسکو اسی بنا پر زیر دفعات ۱۵۳ اور ۱۱۷ تعزیرات ہند مجرم قرار دیا۔ لیکن ہائی کورٹ نے اثبات جرم کو منسوخ کر کے ملزم کو رہا کیا۔ کیونکہ فاضل ججوں نے تمام نظم پر غور کرنے اور اس کے ہر ایک حصہ کو مناسب وزن دینے کے بعد خیال کیا تھا۔ کہ کوئی مقدمہ قائم نہیں ہوتا۔ اور انہوں نے قرار دیا کہ ان مقدمات میں اصل خیالات یا نیت کو معلوم کرنیکے لئے اشاعت کے سالم مضامین کو احتیاط سے دیکھنا ضروری ہوتا ہے۔ یہ اصول ۲۲ بمبئی صفحہ ۱۱۷ پر زیادہ تر واضح کیا گیا تھا۔ جبکہ فاضل مسٹر جسٹس سٹریچی صاحب نے زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند بال گنگادھر تلک کے مقدمہ استغاثہ میں اہل جوری کو مخاطب کیا تھا۔ اور صاحب فاضل جج نے اپنی تقریر کے دوران میں بیان کیا تھا۔ کہ "مصنف یا پبلشر کی نیت کا اندازہ کرنیکے واسطے سالم آرٹیکلوں کو دیکھنا اور ان کے ہر حصہ کو مناسب وزن دینا لازم ہوتا ہے۔

اور سیاق عبارت کو دیکھنے کے بغیر جدا جدا فقرات یا سرسری بیانات سے نیت کا اندازہ کرنا مناسب نہیں۔ آپکو ہر ایک فقرہ کو بہ دیگر فقرات کے ساتھ ملا کر رسالہ کے عام مدعا کو مدنظر رکھکر غور کرنا چاہیئے"۔ ڈیفنس کے وکیل نے ان باتوں کی جانب اسوجہ سے توجہ دلائی تھی کہ جب استغاثہ دائر کرنیکی بابت گورنمنٹ کی اجازت کیواسطے درخواست کی گئی تھی۔ تو فریق ثانی نے اس کتاب سے انتخابات کا ایک مجموعہ درخواست کے ساتھ منسلک کیا تھا۔ جسے یہ ظاہر کرنا مطلوب تھا کہ کتاب مذکور کس قسم کی ہے۔ وکیل ملزمان چاہتا تھا کہ عدالت ان نظائر سے ہدایت حاصل کرنے سے ان (فقرات منتخبہ) پر ناواجب زور نہ دے۔ ہم نے ان نظائر کی ہدایت پر یہاں تک پورا عمل کیا ہے کہ انتخابات مذکور کو بالکل ایک جانب رکھدیا ہے۔ اور سالم کتاب کے ابواب کی یکے بعد دیگرے نظر ثانی کی ہے اسکا ریویو ایک ضمیمہ میں دیا گیا ہے جو اس فیصلہ کا حصہ ہے۔ اور یہ اسوجہ سے علیحدہ ضمیمہ کیا گیا ہے کہ یہ اسقدر طویل ہے کہ فیصلہ کے حجم میں اسکو لینے کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ یہ ریویو کتاب کے انگریزی

کہ اس تاریخ پر عدالت میں حاضر ہوگا۔ جو وارنٹ کی واپسی کے لئے تعین کی گئی ہے اور یہ تاریخ ۲۰۔ ماہ حال ہے۔

ہم راجندر کو زیر دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند مجرم قرار دیکر مالعہ ۵ جرمانہ کرتے ہیں۔ وارنٹ جاری کرنے اور سزا کو ملتوی کرنے کی نسبت وہی حکم دیا جاتا ہے۔

ہم رام کشن کو زیر دفعہ ۱۵۳ الف مجرم قرار دیتے ہیں اور بخیال اسکی چھوٹی عمر اور اس بات کے کہ یہ کتاب کو چھاپنے اور فروخت کرنے کیواسطے دوسروں کے ہاتھوں میں محض کٹھ پتلی تھا۔ حکم دیتے ہیں کہ یہ شخص زیر دفعہ ۵۶۲ بدیں شرط کہ ضامنوں کے ساتھ مچلکہ تحریر کرنے پر رہا کیا جائے۔ داگر یہ کسی وقت آج کی تاریخ سے ایک سال کے اندر سزا پانیکے واسطے طلب کیا جائے۔ تو حاضر ہوگا۔ اور اس اثنا میں امن رکھیگا۔ اور نیک چلن رہیگا۔

فیصلہ

شمبھو دت ۔ راجندر را اور رام کرشن ملزم ہیں۔ یہ ایک کتاب موسومہ جین مت سمکشا یعنی جین مذہب کا ریویو شایع کرنیکے واسطے ماخوذ کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کے شایع ہونے پر جینیوں نے دہلی میں بذریعہ بابو پیارےلعل کمیٹی منعقد کر کے زیر دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند استغاثہ دائر کرنیکی نسبت گورنمنٹ کی منظوری کے واسطے استدعا کی۔ گورنمنٹ نے منظوری دیدی۔ صورت استغاثہ یہ ہے کہ یہ کتاب جینیوں کے خلاف خیالات عناد یا تنفر پھیلانے والی ہے اور یہ کہ شمبھو دت اسکا مصنف ہے جسکا نام سرورق پر چھپا ہوا ہے۔ اور راجندر مالک مطبع ہے جہاں یہ چھپی ہے اور رام کرشن جس نے یہ چھاپی ہے زیر دفعات مذکور قابل مواخذہ ہیں۔

شمبھو دت اسکا تصنیف کرنا مانتا ہے اور راجندر اُسکا اپنے مطبع میں شایع ہونا قبول کرتا ہے۔ اور رام کرشن اس کا چھپوانا تسلیم کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اس نے شمبھو دت کے کہنے سے ایسا کیا تھا۔ یہاں یہ ریمارک کیا جاسکتا ہے کہ رام کرشن محض نوعمر ہے جو امتحانات کے واسطے لاہور جاتا ہے۔ شمبھو دت اور راجندر پر زیر دفعہ ۱۵۳ الف اور رام کرشن پر زیر دفعہ ۱۵۳ الف جرم عاید کیا گیا ہے۔

بڑی تنقیح کی بابت ڈیفنس کیجانب سے عذر کیا گیا ہے کہ اس کتاب کی اشاعت سے دشمنی پھیلانا مدنظر یا ممکن نہ تھا۔ آریہ سماج کو (شمبھو دت جسکا ایدیٹر ہے) اہل ہنود میں اتفاق پیدا کرنا مدنظر ہے نہ کہ نفاق۔ اگر مغلطات کیواسطے بجائے کتاب کے خاص خاص فقرات کو منتخب کرنیکی اسکی سالم مدعا اور

پڑہی ہے اس کتاب سے کوئی دشمنی یا نفرت پیدا پڑہنے سے نہیں ہو سکتی ہے - یہ کتاب عام طور پر جینیوں کی کتاب سے مطابق ہے - (جرح مستغیث)

میں نے انٹرنس پاس کیا ہے ۱۹۰۰ء میں پاس کیا ہے میں نے کل کتابیں نہیں پڑہی ہیں بلکہ وہ فقرات جو کہ جین مت سمکشا میں درج ہیں پڑہے ہیں - اگیان نوہا شک کے مصنف کو نہیں جانتا - جین تتوادرش کے دو سو تین سو صفحہ میں نے خود بھی پڑہے ہیں - معہ ان حوالجات کے جو جین مت سمکشا میں ہیں ایک ہفتہ ہوا جب پڑہی تھی - مجھے جین کے فرقے نہیں معلوم ہیں - دیانند سرستی مکھ چپیٹکا کا صرف صفحہ عنوان کا میں نے پڑہا ہے - دیانند چھل کپٹ درپن کے شروع کے پچاس ساٹھ صفحہ پڑہے ہیں - یہہ کتاب دیانند کے خلاف ہے اور یہ کتاب ان کی سوانح عمری کے طور پر لکھی ہوئی ہے - مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ آیا ڈہونڈیہ مت سمکشا ڈہونڈیوں کے برخلاف لکھی گئی ہے یا نہیں - میں نے اس کتاب کو نہیں پڑہا ہے - جین تتوکتہا کوش کے کسی حصے کو پورا نہیں پڑہا ہے - یہ کتاب مارواڑ کی زبان میں معلوم ہوتی ہے - مگر میں اسکا تہوڑا بہت مطلب سمجھ لیتا ہوں جین مت سمکشا کا حوالجات میں نے پڑہے ہیں - جین لوگ شاستر بھی اسیطرح سے پڑہا ہے - بعد وصول سمن کے میں نے یہ تیاری کی ہے سکار خانہ ولایتی پانی کا میرا ہے - میں اسمیں حصہ دار ہوں ابھی ایک ماہ سے جاری ہوا ہے - اس سے پہلے متہرا میڈیکل ہال میں تہا - دستخط رتھو مل

دستخط میجر سی - جی - پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی

ترجمہ فیصلہ عدالت ابتدائی فوجداری

بعدالت میجر سی - جی - پارسنز صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی

مقدمہ فوجداری نمبر ۱۳ - ۲ سنہ ۱۹۰۴ء پیارے لعل الیسری پرشاد ساکنان دہلی مستغیثان

بنام (۱) چمنا داس (۲) شمبودت (۳) رامچند (۴) رام کشن ملزمان

ملزم نمبر ایک رہا کیا گیا دیکھو حکم مورخہ ۱۹ - نومبر سنہ ۱۹۰۳ء ملزم نمبر ۲ زیر دفعہ ۱۵۳ الف ملزم نمبر ۳ زیر دفعہ ۱۵۳ الف - اور ملزم نمبر ۴ زیر دفعہ ۱۵۳ ۱۰۹ الف تعزیرات ہند -

تاریخ متدائرہ عدالت ۶ - مئی سنہ ۱۹۰۴ء

آخری حکم :- شمبودت کو پانچسو روپیہ جرمانہ کیا گیا - یا بصورت عدم ادائے جرمانہ تین ماہ قید محض سے اور ایسا کرتے ہیں زیر دفعہ ۵۶۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری وارنٹ جاری کرنیکا حکم دیتے ہوئے قید کی سزا کا حکم ملتوی کرکے حکم دیا کہ شمبودت دو ضامنوں کے ساتھ بدیں شرط مچلکہ تحریر کرنے پر رہا کیا جائے

دستخط میجر سی - جی - پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی - دستخط انگریزی جوالا داس

بیان بہاری لال گواہ صفائی باقرار صالح

قوم برہمن ولد - سکونت گجرات پیشہ امیدوار انجینرنگ گجرات عمر - بیہ ہے کہ
مجھے گجرات گئے ہوئے چار ماہ ہوئے اُس سے پیشتر لاہور میں تہا - میں نے رامچندر کے پریس میں کلرک کا کام کیا ہے تین سال تک کام کیا ہے - پریس میں دیوناگری کا کوئی پروف ریڈر نہیں تہا - زیادہ گورمکھی اور انگریزی کا کام ہوتا ہے میں نے نقشہ کام کا تیار کیا ہے - ۱۶ فیصدی دیوناگری کا کام ہے باقی انگریزی اور گورمکھی کا ہے -
(جرح) دس بیس روز ہوئے جب میں نے کتابوں کو دیکہا تہا - دو تین یوم دیکھی تہیں - پانچ روپیہ اُجرت اور آنے جانیکا خرچ آیا تہا - میں آریہ سماج کے اصولوں کا عموماً پابند نہیں ہوں - پریس میں ایک گھنٹہ روز کام کیا کرتا تہا - پانچ روپیہ ماہوار مجکو ملا کرتا تہا -
جرح مکرر - باقی وقت میں پڑہا کرتا تہا - دستخط انگریزی بہاری لال

دستخط میجر سی - جی - پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی

بیان رٹہول گواہ صفائی باقرار صالح قوم اگروال ویش

میں منیجر ایریٹیڈ واٹر کمپنی کرنال کا ہوں - میں نے جین مت کی کتابوں کو وہاں تک پڑہا ہے جہانتک اُن کا حوالہ جین مت سمکشا میں دیا ہوا ہے - جین تتوادرش میں نے پڑہا ہے صفحہ ۱۲۵ سے کچھ ترجمہ دیگر دوستوں کی مدد سے کچھ فقرات کا کیا ہے - ان فقرات میں جنپر میں نے نشان دیدیا ہے - برہمنوں کے اور دیگر مذاہب کے برخلاف لکہا ہوا ہے - اگیان نوبہاشکر پیش کرتا ہوں اور دیانند مکہہ چپیٹکا کا حصہ اول پیش کرتا ہوں - جو کہ آریہ سماج کے برخلاف ہے ٹہاکر داس مولراج سراؤگیان کی بنائی ہوئی ہے - جو سنہ ۱۸۸۲ء میں بمبئی میں مرتب ہوئی ہے - کتاب دیانند چپل کپیٹ درپن حصہ اول جو کہ جیالال جینی نے لکہی ہے - اور جو ضلع گوڑگانوہ میں سمت ۱۹۵۱ میں شائع ہوئی جسکا سنہ ۱۸۹۴ء کے قریب ہوتا ہے -
کتاب سری جین کتہا رتن کوش حصہ سوم - یہہ کتاب سراوک بہیم سنگہ نے سنہ ۱۸۹۰ء میں چہپوائی ہے صفحہ ۱۳۹ اور اسی کتاب حصہ ششم صفحہ ۹۷
کتاب ڈہونڈک مت سمکشا - جو کہ آتما رام انند جی جینی نے سنہ ۱۸۹۰ء میں چہپوائی صفحہ ۵۷ کتاب یہی یوگ شاستر صفحہ ساٹھ جسکو پنڈت ہیرالال سراؤگی نے سنہ ۱۸۹۹ء میں چہپوایا تہا - کتاب جین پدم پران جو کہ گیان چند جینی لاہور نے سنہ ۱۹۰۱ء میں چہپوائی صفحہ ۵۷ و ۵۰ و صفحہ ۵۷۶ - میں نے کتاب جین مت سمکشا

سردار مہر سنگھ چاولہ گواہ صفائی باقرار صالح

ولد — قوم — عمر — پیشہ ٹھیکیدار ساکن لاہور — بیان یہ ہے کہ

میں لاہور میں رہتا ہوں — میونسپل کمشنر ہوں — ایکسو چار روپیہ انکم ٹیکس دیتا ہوں — میں سنگھ سبھا کا پریذیڈنٹ ہوں — اور میں راجپندر اور اینگلو سنسکرت پریس کو جانتا ہوں — میں نے گورمکھی کی کتابیں اسمیں چھپوائی ہیں — تین دفعہ گرنتھ صاحب اور متفرق چالیس پچاس کتابیں چھپوائی ہیں — دس بارہ سال تک اِس چھاپہ خانہ میں کام ہوتا رہا ہے اس عرصہ میں میں پریس میں جاتا تھا — گورمکھی کے حروف میں خود یا میرا مقررہ آدمی پڑھتا تھا — دیوناگری کے بھی دو ورکیٹ چھپوائے ہیں — اُن کے پروف میں خود پڑھتا تھا — یا کسی سے پڑھوالیتا تھا — پریس میں ان کے پڑھنے کا کوئی انتظام نہیں تھا — راجپندر میرے کوئی پروف نہیں پڑھتے تھے — راجپندر دوکان پر زیادہ کام کرتے ہیں — دو سال سے پیشتر جب میں چھپواتا تھا تو گورمکھی کا کام زیادہ ہوتا تھا

جرح وکیل مستغیث — میں کتابیں خود چھپوا کر فروخت کرتا تھا — سبب وائن یعنی شراب کتاب میں چھپوایا کرتا تھا لاہور میں ممکن ہے کہ بعد گلاب سنگھ کے چھاپہ خانہ کے اور بھی اچھے کارخانہ ہوں — اور یہ پریس بھی ہو — کبھی اتفاقیہ میں پریس میں جاتا تھا — چھپائی کی شرح راجپندر سے مقرر کرتا تھا — راجپندر کسیقدر ناگری جانتے ہیں —

دستخط — مہر سنگھ چاولہ —

دستخط میجر سی — جی — پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی

جوالا داس گواہ صفائی باقرار صالح

ولد — قوم — سکونت — پیشہ پروف پڑھنا — اینگلو سنسکرت پریس — یہ ہے کہ

میں پروف ریڈر انگریزی راجپندر کے پریس میں ہوں — پریس میں ہندی کا کوئی پروف ریڈر نہیں ہے — نورمین گورمکھی پروف پڑھتا ہے دیوناگری کے پروف خود چھپوانے والا پڑھتا ہے — راجپندر زیادہ تر دکان پر کام کرتے ہیں — راجپندر ہندی کے پروف کبھی نہیں پڑھتے — زیادہ تر پریس میں کام گورمکھی اور انگریزی کا ہوتا ہے —

(جرح) مجھے جسقدر کام کرتا ہوں اجرت ملجاتی ہے — کبھی دس پندرہ روپیہ ہوا اور کبھی زیادہ — مجھے ناگری نہیں آتی — نورمین دو تین چند ہیں — میں نے دو تین چند کو ہندی پڑھتے نہیں دیکھا — گورمکھی کے پروف پیشتر دو تین چند پڑھ لیتے ہیں — پھر مصنف کے پاس بھیجے جاتے ہیں — دیوناگری کے پروف پریس میں کوئی نہیں پڑھتا — مجھے معلوم نہیں ہے کہ چھپائی کی شرح کون مقرر کرتا ہے

جرح کرر — میں چیف کورٹ میں [illegible] ہوں [illegible] چیف کورٹ سے ۵۰ روپیہ ماہوار مجکو ملتی ہے —

حکم
وکیل ازجانب ملزمان بیان کرتا ہے کہ وہ فہرست گواہان کل تک داخل کریگا سلائٹ ڈیفنس کی یہ ہے
الف۔ کتاب قابل اعتراض نہیں ہے۔
ب۔ مالک پریس کو مضمون کتاب کا کچھ علم نہیں تھا۔
مورخہ ۳ ماہ حال کو پیش ہو۔ ملزمان بدستور اسی ضمانت پر رہا۔

دستخط۔ صاحب مجسٹریٹ

پنڈت دیودت گواہ صفائی باقرار صالح۔
ولد۔ قوم۔ عمر۔ پیشہ۔ کتب لکھنا و چھپوانا۔ ساکن حال لاہور قدیم ریاست پٹیالہ۔ بیان یہ ہے کہ اینگلو سنسکرت پریس میں چار کتابیں دو سال سے چھپوا رہا ہوں۔ یہ کتب سنسکرت و دیوناگری میں ہیں پریس میں کوئی دیوناگری کا پروف پڑھنے والا نہیں ہے جو کتاب چھپواتا ہے وہ خود پروف پڑھتا ہے یا انتظام کرتا ہے۔ راجپندر دیوناگری کم جانتے ہیں اور پروف نہیں پڑھتے۔ اس پریس میں گورمکھی کا کام زیادہ رہتا ہے۔ ایک انگریزی اخبار بھی نکلتا ہے۔ راجپندر کی ایک دوکان کتب فروشی کی بھی ہے جہانتک مجھکو معلوم ہے میں راجپندر کو پریس میں کم دیکھتا ہوں۔ (جرح وکیل مستغیث) میری زمین پٹیالہ میں ہے اگر بارش نہووے تو میری چھ یا سات سو روپیہ سالانہ ہے۔ اگر بارش ہووے تو ایک ہزار یا ڈیڑھ ہزار۔ میں آریہ ہوں۔ لاہور کی آریہ سماج کا ممبر ہوں۔ اُس سماج سے میرا کچھ تعلق نہیں ہے جسمیں راجپندر ہے میں مہاتما سماج کا ممبر ہوں۔ کالج سماج کا ممبر نہیں ہوں۔ راجپندر کالج سماج کا ممبر ہے میں اکثر لاہور میں رہتا ہوں جب میں اپنی کتابیں چھپواتا تھا تو تقریباً ہر روز پریس میں جاتا تھا ایک کتاب اول ہی اول اکتوبر ۱۹۰۳ء میں دی ہے وہ مذہبی کتابیں آریہ سماج کے اصول پر ہیں۔ میں پریس میں کبھی ایک گھنٹہ کبھی دو گھنٹہ کبھی تمام دن ٹھہرتا ہوں۔ راجپندر بھی پریس میں ہوتے تھے۔ پنڈت گنیش دت و غیرہم نے اپنی دیوناگری کے پروف خود دیکھے ہیں۔ پنڈت راجہ رام نے و کاشی ناتھ وید نے خود اپنے پروف میرے سامنے دیکھے ہیں۔ پریس کیطرف سے انگریزی کے پروف ریڈر موجود ہیں۔ لاہور میں میری کتابیں میرے پاس سے فروخت ہوتی تھیں۔ دستخط ناگری

دستخط۔ میجر۔ سی۔ جی۔ پارسنز صاحب بہادر
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی

والہ جس سے میری ملاقات ہے مع جمنا داس میری دکان کے آگے سے گذرے۔ سلطان سنگھ میری دوکان پر ٹھیرے۔ میں نے اُن سے جمنا داس کا حال پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ جمنا داس ساکن پہاڑی دھیرج ہیں پھر میں نے دریافت کیا کہ یہ ہی جین مت سمکشا کے مصنف ہیں۔ تو خود جمنا داس نے کہا کہ ہاں۔ اور میں نے اور بھی بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ چنانچہ جین مت سمکشا کے اور چار حصّے چھپنے باقی ہیں۔

جرح وکیل ملزمان:۔ میں پیارے لعل وکیل کا رشتہ دار نہیں ہوں۔ اور ایسری پرشاد کے رشتہ دار میرے شریک ہیں۔ میں ڈگری جینی ہوں۔ رتن کرنڈ شراد کا چار یہ ہمارے دہرم کی پستک ہے۔ جو اس کتاب میں لکھا ہے وہ ہم ٹھیک مانتے ہیں۔ میں نے اس کتاب کو خوب پڑھا ہے اس کتاب کے صفحہ ۲۹ پر یہ لکھا ہے کہ کنیا دان۔ کودان ہے۔ کنیا دان کو دہرم نہیں مانتا۔ ہمارے آدنا تہہ تیتھنکر لینے رکھب دیو تھے۔ اسکا باپ سری ناتہہ راجہ تہا۔ انہوں نے اُسکی شادی مرو دیوی کیساتھ کی تھی اُسکا سری ناتہہ سے کچھ رشتہ نہیں تہا۔ سری ناتہہ نے کسی عورت سے شادی نہیں کی۔ جو اسکے اولاد پیدا ہوتی۔ صفحہ ۱۵ پر تحریر ہے کہ اگر سادہو کا من چل جائے یعنی وہ مغلوب الشہوت ہو جاوے تو سراوک یعنی سراوگی اپنی عورت کو دیکر سادہو کا غلبہ مٹاوے اور گنگا دیوی سے ۵۵ ہزار برس تک کام بھوگ بھرت چکری نے کیا۔ بھرت چکری پہلے بھگرات دیو کی بیٹی تھی مجھے معلوم نہیں کہ گنگا دیوی کون تھیں۔ گواہ بیان کرتا ہے کہ یہ اصول مذہب کے نہیں ہیں۔ بلکہ یہ بیان کیا ہوا دیگر مذہب والوں کا ہے۔ صفحہ ۱۵ پر تحریر ہے کہ گھرستی کنیادان کرتے ہیں۔ دستخط جینیسر داس

دستخط میجر سی۔ جی۔ پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی

بخدمت میجر سی۔ جی۔ پارسنز ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر دہلی۔

پیارے لعل ساکن دہلی مستغیث بنام جمنا داس۔ شمبودت۔ رامچند۔ رام کرشن ملزمان۔

استغاثہ زیر دفعہ ۱۵۳ الف/۲۹۲ تعزیرات ہند

حکم عدالت

(اول) تین ملزمان شمبودت۔ رام کرشن۔ رامچند پر فرد قرارداد جرم زیر دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند اور دفعہ ۲۹۲ الف علی الترتیب لگائی گئی۔ لیکن کوئی فرد قرارداد جرم خلاف اُن کے زیر دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند نہیں لگائی گئی۔ (دوم) فرد قرارداد جرم خلاف جمنا داس نہیں لگائی گئی۔ جو بری کیا گیا۔

مورخہ ۱۶۔ نومبر سنہ ۱۹۰۴ء دستخط۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر دہلی۔

بیان متصدی لال گواہ استغاثہ باقرار صالح

ولد - قوم - مہاجن - عمر - پیشہ - ساکن پہاڑی دہیرج صدر بازار بیان یہ ہے -
میں شمبودت ملزم کو جانتا ہوں - وہ مُرتہل تحصیل سونی پت کا رہنے والا ہے - میں مرتہل گیا تہا اوسکے گھر کو دیکہا تہا - جمنا داس کو بہی جانتا ہوں - میری دوکان اوس کے دوکان کے سامنے ہے - میں نے شمبودت کو مرتہل میں اور جمنا داس کی دوکان پر بہی دیکہا تہا - شمبودت جمنا کی دوکان پر کتابیں اولٹا پلٹا کرتا تہا - اور جمنا داس اوسکو پڑہ کر سنایا کرتا تہا - اور شمبودت اور جمنا داس کچہہ لکہا بہی کرتے تھے - جرح مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ ہر دو شخص کیا لکہا کرتے تھے مگر وہ مذہبی باتیں معلوم ہوتی تہیں - میں سرا ؤگی نہیں ہوں اور نہیں وشنو ہوں - جین مت کو مانتا ہوں - امراؤ سنگہہ گواہ میرا حقیقی بہائی ہے -

دستخط بحروف - سی - جی - پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی

بیان سمپت رائے گواہ استغاثہ باقرار صالح

ولد - قوم - عمر - پیشہ - ساکن - بیان یہ ہے -
میرا بیان پیشتر ہو چکا ہے - مجھے جمنا داس نے رام کرشن کو خط لکہوایا تہا کہ میں جین مت سمکت شاست فروخت کر دیہاں پر بہت شہرت ہو رہی ہے - یہ خط رام کرشن کو لکہا تہا - جمنا داس نے مجھے کہا تہا کہ میری اسوقت طبیعت اچہی نہیں ہے - تم خط لکہدو - جرح وکیل ملزمان - جمنا داس اردو لکہنا جانتا ہے میں نے خط ناگری میں لکہا تہا - معلوم نہیں کہ جمنا داس ناگری لکہتا ہے یا نہیں - ستیل پرشاد میرا دادا ہے وہ جین سبہا کا پریسیڈنٹ ہے میں بہی جین سبہا کا ممبر ہوں - مدن لال میرا چچا جین سبہا کا خزانچی ہے - پیشتر جمنا داس نے کبہی مجھسے چٹہی نہیں لکہوائی مجھے معلوم نہیں کہ ہماری رشتہ داری لالہ پیارے لال سے ہے یا نہیں - بروقت چٹہی لکہنے کے ایک اور آدمی بیٹہا ہوا تہا - جمنا داس نے کوئی دستخط چٹہی پر نہیں کئے تھے - جین ست سمکشا اوس سے پیشتر دہلی میں نکلی تہی میں نے بہی کتاب کی شہرت شہر میں سنی تہی -

دستخط بحروف سی - جی پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی

بیان جنیسر داس گواہ استغاثہ باقرار صالح

ولد - قوم جینی - عمر - پیشہ کلاہ فروشی ساکن دہلی چاہ رہٹ بیان یہ ہے -
میں شاعری کرتا ہوں ایک روز اپنی دوکان پر بیٹہا ہوا جین ست سمکشا پڑہ رہا تہا کہ سلطان سنگہہ

رام کرشن ملزم میرا ایک ہیڈ ایگزمینٹ ۵(دہ) سنگہ بیان کرتا ہوں کہ یہ چٹھی میں نے اپنے ایڈیٹر کے پاس بذریعہ ڈاک کے بھیجی تھی۔ جو کچھ میں نے سنا تھا وہ لکھدیا تھا۔ میں آریہ سماج سے کوئی تعلق نہیں رکھتا ہوں جو کچھ جینیات مسٹر رام کرشن میرے پاس تھی وہ میں لے آیا ہوں۔ دہلی میں دو تہوک جینیوں کی ہیں ایک آریاؤں کا مددگار ہے اور دوسرا قدیم ہندوؤں کا ہے میں پہلی تہوک کا ممبر ہوں۔ جرح وکیل ملزمان۔ رام کرشن فروری و مارچ ۱۹۰۲ء میں بی۔ اے کے امتحان کی طیاری کر رہا تھا۔ اور مارچ میں امتحان دیکر واپس آگیا تھا۔ یہ تہوک آنازدواج کی ہوا تھا۔ یہ شادی جینیوں میں ہوئی تھی یہ بات کہ جمنا داس کی بنائی کتاب ہے میں نے کرنال کے خزانچی کے پاس کھڑے ہوئے سنی تھی۔ خزانچی مہاجن جینی دہلی کے ہیں میں نے اس بات کو کوئی تحقیقات نہیں کی۔ میں اردو نہیں پڑھ سکتا ہوں۔

دستخط میجر سی۔ جی۔ پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی۔

بیان کوڑے سنگہہ عرف کوڑا مل استغاثہ باقرار صالح

ولد جمنا داس قوم اہیر ساکن دہلی پہاڑی دھیرج عمر ۲۸ سال پیشہ عطاری بیہ ہے کہ۔ میں جمنا داس ملزم کو جانتا ہوں۔ جمنا داس کی پرانی گری کی دوکان ہے۔ ملزم آریہ سماج میں آتا جاتا ہے میں بہی آریہ سماج میں آتا جاتا ہوں۔ جین مت سمکشا۔ جمنا داس اپنی دکان پر بیٹھے ہوئے لکھا کرتے تھے۔ میں اوسکی دوکان پر آیا جایا کرتا تھا۔ ملزم مجھکو سنایا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ یہ جینیوں کی پول نکالی ہے۔ چھپی ہوئی کتاب میں سے بعض جگہ سے جمنا داس نے پڑھ کر سنایا تھا۔ پیشتر کا مطلب اور بعد کے سنانے کا مطلب ایک ہی تھا۔

جرح وکیل ملزمان۔ میں جین مت سمکشا کے اصولوں کو نہیں مانتا میں جین مت کی کتھائیں سنتا ہوں اور نہ کی کتھائیں بھی سنتا ہوں یعنی عیسائیوں وغیرہ کی بھی مین پٹی باندہ کر سماکہ نہیں کرتا۔ رات کو کھانا کھالیتا ہوں۔ میں نے کوئی جین شاستر یا اور کوئی شاستر نہیں پڑہا مجھے کسی مت سے واقفیت نہیں۔ جمنا داس اردو زبان میں کتاب لکھا کرتا ہے میں اردو نہیں پڑھ سکتا مجھے یاد ہے کہ جمنا داس کہا کرتے تھے کہ جین مت والے چار کوس کا جسم مانتے ہیں دیگر وہ یہ کہا کرتے تھے کہ جین سادھو گوشت کھاتے تھے۔ میری دوستی خاص کسی جینی شخص سے نہیں ہے میں نے سلسلہ کے موقعہ تاریخ چار شہر کے اشخاص سے دریافت کیا تھا کہ کیا تمہارے شاستر میں ہے۔ دستخط میجر سی۔ جی۔ پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی

ایک قطعہ پوسٹ کارڈ از جانب پوتی رام دولت چند مورخہ ۷ر فروری ۱۹۱۰ء نشان دستاویز حرف ڈی یو)

ایک قطعہ پوسٹ کارڈ از جانب شمبھودت بنام رام کرشن مورخہ ۲ر فروری ۱۹۰۷ء نشان دستاویز حرف آر

ایک قطعہ پوسٹ کارڈ مورخہ ۱۹ر اگست ۱۹۰۳ء از جانب شمبھودت بنام رام کرشن نشان ڈی ایس

ایک قطعہ اشتہار شہرمہ۔ نشان ڈی ٹی)

حکم بعدالت - ان دستاویزات پر نشانی بطریق مندرجہ حاشیہ لگائی جاویں اور وہ نقل دستاویزات پر رکھی جاوے۔ دستخط سی۔ جی پارسنز

ثبوت - دستاویزات (ڈاو) وکیل استغاثہ نے پڑھکر سنائی یہ چٹھی عام مضمون کی از جانب ٹیکو مل (مسلمہ باپ) اور سادھو رام (مسلمہ چچا رام کرشن) کی جانب سے ہے اسمیں صرف ایک فقرہ متعلق مقدمہ ہذا ہے یہ چٹھی رام کرشن کو دکہائی گئی اور اوس سے دریافت کیا گیا کہ آیا یہ خط اوس کے پاس اوس کے باپ نے بہیجا۔ وہ تسلیم کرتا ہے۔ بہیجا گیا فقرہ زیر سوال کی عبارت یہ ہے اور آپ چٹھیوں کی طرف کا بالکل اندیشہ نکریں وہ تمہارا کچھہ نہیں کر سکتے اگر کریں تو شوق سے کرنے دو اور پنڈت شمبھودت کے **تحریریں سب آتی ہیں** - سنبھال کر رکھئے اور کرنال کے ضلع میں یہ بات بہی کھل گئی ہے کہ یہ کتاب جمنا داس دہلی والہ کی بنائی ہوئی ہے اپنا نام پنڈت شمبھودت نے اپنی دنیا کے لئے لکھوا دیا ہے۔ دستخط۔ سی۔ جی۔ پارسنز

بیان سادھو رام گواہ استغاثہ۔

ولد جمنا داس قوم بقال عمر پیشہ لین دین ساکن بونڈری یہ ہے کہ۔

میں رام کرشن ملزم کا چچا ہوں۔ ایگزیبیٹ نمبر ۵ دیکھہ کر بیان کرتا ہوں کہ یہ چٹھی میں نے رام کرشن کے پاس نہیں بہیجی ماکو مل جو کہ رام کرشن کا باپ ہے بہیجی ہوگی اور اوس نے میرا نام بہی لکہدیا ہوگا - کوئی جرح نہیں کی گئی۔

دستخط بمہر سی۔ جی پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی۔

بیان ماکو مل گواہ استغاثہ باقرار صالح

قوم بقال ساکن بونڈری یہ ہے کہ۔

اصلی کاغذ لکہکر دیا تہا اور میں نے چہپوایا ہے اور ہزار جلدیں مجہے ملی ہیں جس نے نگرانی میں غدر واد
کردی مگر میں نے خود کسی کے پاس نہیں بہیجی ہیں - میں آریہ سماجی ہوں انگریزی ہیٹ ۔ دیکہکر کہتا ہوں کہ
یہ میرا بہیجا ہوا ہے باقی F.O.K کے بابت نہیں کہ سکتا کہ میں نے بہیجی یا نہیں -
دستخط بیجری سی - جی پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی -

(مقدمہ فوجداری نمبر ۱۳۲)

(تاریخ از قائم استغاثہ ۶ مئی ۱۹۰۷ع)

(مقدمہ پکارا گیا)

(ہر چہار ملزمان حاضر ہیں ہر دو فریق حاضر ہیں)

(**ثبوت**) سمن بنام لاجپت رائے جو واسطے حاضری یا پیش کرنے کاغذات کے تہا دیسا کہ وہ پسند کرے، بلا تعمیل واپس آیا - رپورٹ تعمیل کنندہ پشت سمن پر یہ ہے کہ لاجپت رائے نے لینے سے انکار کیا - جب تک کہ مبلغ آٹہہ روپیہ جسکی رسید سمن کے ساتہہ بہیجا درج تہا وہ روانہ کئے جاویں - اس سمن کے متعلق بابو دوارکا داس وکیل ملزم نمبر ۳ و ۴ بعض کاغذات حوالہ کرتا ہے - اور بیان کرتا ہے کہ لالہ لاجپت رائے نے اوس کے پاس واسطے پیش کرنے کے بہیجے ہیں - اور وہ شخص اون دستاویزات میں سے ہیں جنکی نسبت سمن جاری کیا گیا تہا - معائنہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہ چٹہیات اور پوسٹ کارڈ ہیں کہ جن کا ذکر سارجنٹ محفوظ علی گواہ نمبر ۲۳ استغاثہ کی شہادت میں درج ہے وکیل صاحب استغاثہ تسلیم کرتے ہیں کہ صرف یہ ہی ضروری کاغذات ہیں جو لاجپت رائے کے پاس تہے اور جو ایک امر کے ثابت کرنیکے واسطے ضروری ہیں - یعنی جمنا داس ملزم نمبر ۱ کا تعلق کتاب جین ست سمکشا کی طیاری میں اور وہ کاغذات حسب تفصیل ہیں -

چٹہی مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۰۷ء از جانب ڈیکول جاہورام بنام رام کرشن نشانی دستاویزات حرف (او) -

ایک چٹہی بغیر دستخطی مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۷ء بنام رام کرشن (از جانب شبہودت) نشان دستاویزات (پی)

خود پیش کر دی تہیں - کوئی جرح اہیں سے -

دستخط مجبر سی - جی پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی -

بیان ساگرچند باقرار صالح - باپ کا نام تلسی رام قوم اگروال جینی سراوگی سکونت نائی واڑہ پیشہ سادہ کاری عمر ۲۳ سال یہ ہے کہ میں نے جین مت سمکشا لاہور سے رامچندر سے منگائی تہیں سو بیوپی ایبل آئی تہیں - پانچ کتابیں تہیں ایکزیبٹ پارسل کا لفافہ موجود ہے آویں یہ کتابیں آئیں تہیں (جرح لالہ دوارکا داس) اپنے اور اپنے دوستان جینی کے واسطے منگائی تہیں - کتابیں اون کو دیدیں اپنے مذہب کے خلاف سمجہکر منگائی تہیں جنکے واسطے منگائی تہیں اونمیں سے ایک باہر کا تہا باقی دہلی کے تہے میں نے اپنے مذہب کی کتاب پڑہی ہیں میں نے پدم پران پڑہا ہے اور کتابوں کا نام جو میں نے پڑہا ہے نہیں جانتا ردی سنا اچاریہ نے پدم پران بنایا ہے - ساری رامچندر کی کتہا ہے ہمارے ہاں رامچندر کو جینی کہتے ہیں یہ وہی رامچندر جو پیپر سرتہ ہیں - وہ کتاب میں نے بعد میں پڑہی تہی میں نے کبہی کوئی جین کتب نہیں خریدی جین مت سمکشا میں نے پڑہی ہے - مجہے یاد نہیں ہے کہ پدم پران کے حوالے جین مت سمکشا میں ہیں یا نہیں میں نے حوالہ جات مندرجہ جین مت سمکشا کی تصدیق نہیں کی مجہے خبر نہیں کہ وہ صحیح ہیں یا غلط - دستخط مجبر سی - جی پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی -

بیان بہولا ناتہہ باقرار صالح گواہ استغاثہ باقرار صالح -

باپ کا نام - قوم - سکونت - پیشہ - عمر - یہ ہے کہ میں نے جین مت سمکشا رام کرشن اگروال لاہور سے چہہ کتابیں منگوائی تہی - منوہر لال اپنے باپ کے نام سے منگوائی تہی - بازار میں شہرت ہو رہی تہی اسلئے منگوائی تہی - (جرح وکیل ملزم) منگانے سے پیشتر جین مت سمکشا نہیں دیکہی تہی اور دوستوں کے لئے بہی منگائی تہی جسمیں جینی بہی ہیں اور لوگ بہی ہیں میں نے کتاب خود پڑہی - باقی پانچ اشخاص کو جن کے واسطے منگائی تہی دیدی - حوالہ جات میں ہمارے شاستروں اور دیگر مذہب والوں کے جو ہیں حوالہ کا چہپائے مذہب کی تہی مقابلہ نہیں کیا - اگر وہ غلط ہیں اور کتاب بہی ہیں نے اپنے مذہب کی پڑہی ہیں پدم پران میں نے پڑہا ہے [illegible]

دستخط مجبر سی جی پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی -

بیان رام کرشن ملزم بلا حلف یہہ ہے کہ مجہے پنڈت شمبہو دت نے یہ کتاب چہپوائی کو دی

موجودہ عدالت میرے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے یہ ممبران کی حاضری ہفتہ وار کا رجسٹر ہے جگناداس موجود
ملزم آج کل وائس پریسیڈنٹ ہے اب دو سال سے وائس پریسیڈنٹ ہیں پہلے پریسیڈنٹ
تھے مجھ سے پیشتر سے جگناداس ممبر ہیں میں چھ سال سے ممبر ہوں - صدر بازار کے آریہ سماج کے بانی پنڈت
بالی رام رائے بہادر کرداس تھے - شمبھودت ملزم عموماً نہیں آتے ہیں میں نے صرف ایک دفعہ دیکھا
تھا میں نے سنا ہے کہ شمبھودت مرتھل کے رہنے والے ہیں - ایک شمبھو دیال حلوائی بھی
ممبر ہے - وہ ممبر ۱۹۰۳ء سے پیشتر کا ہے جین مت سمکشا کے آنے کا حال مجھے معلوم نہیں -
کوئی جرح نہیں - دستخط بمجر سی جی پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی

بیان محفوظ علی سارجنٹ پولس باقرار صالح گواہ استغاثہ - باپ کا نام - قوم - سکونت
- پیشہ - عمر - یہ ہے کہ - میں وارنٹ تلاشی کو لیکر گیا تھا - ایک مدرسہ اور ایک چھاپہ خانہ
رامچندر کی تلاشی لی گئی تھی اوس کا نام بورڈنگ سکول اگروال آشرم لاہور - پہلے جسونت
رائے کے کمرہ کی تلاشی لی گئی وہ جوڑا مل وکیل کا لڑکا ہے اوسمیں سے ۴۳ کتابیں نکلی تھیں
یعنی جین مت سمکشا کی ہیں اوس کے بعد کمرہ تاراچند طالب علم کی تلاشی لی گئی اوسکے کمرہ
میں سے ایک سوا ایک کتاب جین مت سمکشا کی ملی اور رام کشن کے صندوق میں سے چار کتاب
مجلد اور ۲۳ غیر مجلد ملی تھی اور ایک خط بانکے مل وسا و مورام سوسومہ رام کشن از بوندری
مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۰۴ء ملا تھا - اور خط مورخہ ۳ جنوری ۱۹۰۴ء سوسومہ رام کشن تھا اور ایک
پوسٹ کارڈ منجانب بھوگی رام و دولت چند سوسومہ رام کشن مورخہ ۲/۲ ملا تھا اور ایک
اور ایک خط شمبھودت مورخہ ۲/۲ ۴ کا تھا اور دوسرا ۸/۳ ۱۸ کا بنام رام کشن تھے اور رسید آت
ویلیوپی ایبل ۴ عدد شنکرداس وغیرہ کے نام کے تھیں دس اشتہار تھے اور ۲۴ پوسٹکارڈ
واسطے منگانے کتاب کے تھے اور ایک خط معہ چٹھی انگریزی برائے طلب کتاب اور کمرہ تاراچند
تھے ۳۲ ورق پر حروف ناگری کے زرد اور سفید کاغذوں پر اور ۴۴ ورق دیگر پر حروف چھوٹی
تختے کی اور ایک یادداشت بابت فروختگی کتاب برآمد ہوا تھا میں نے پرچہ اور پہ دف لے لیں
اور باقی چیزیں لاجپت رائے کے پاس رہیں وہ کاغذ دستخط کر کے اور فہرست بنا کر دی
گئی ہیں اون پر گنگارام انسپکٹر لاہور کے دستخط ہیں - چھاپہ خانہ سے ایک رسید بک جسمیں
رسید ۶۹ بعد ۱۰۰ کا اندراج ہے اور ایک کتاب روزنامچہ اور کئی ایک خود رامچندر نے

میرے پاس سے صرف پیسہ منگوائے گئے تھے میں نے پارسل نہیں دیکھا نہ یہ معلوم کس کے نام آیا تھا آریہ سماج کا چپراسی مان سنگھہ آیا تھا یہ کتابیں میں نے سماج میں دیکھی ہیں - پارسل بھی دیکھا تھا - چپراسی نے مجھے کہا تھا کہ شمبھو دت نے بھیجا ہے اور کتابوں کے ہمراہ کیت مالی مذکور بھی رکھدی گئیں کاتک بدی تردوشی سمت ۱۹۵۸ کو ایک کتاب میں پدم پران بھاشا میں آئی - ۵ روپیہ اوس کے واسطے دئے گئے یہہ تاریخ مطابق ۴ نومبر ۱۹۰۱ء ہے مجھے معلوم نہیں ہے جمنا داس ملزم اوسوقت یعنی ۱۹۰۱ء میں ممبر سماج تھا یا نہیں - میں شمبھو دت ملزم کو نہیں جانتا جمنا داس کو میں اپنے بچپن سے جانتا ہوں میں سمت ۱۹۵۶ میں آریہ سماج میں داخل ہوا ہوں - مجھے معلوم نہیں کہ اوسوقت جمنا داس ملزم آریہ سماج میں شامل تھا یا نہیں - میں نے خزانچی گیری کا چارج بیساکہ بدی اکاوشی سمت ۱۹۵۸ کو جو مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۰۱ء موجودگی جمنا داس و بوٹا سنگھہ لیا تھا - جمنا داس یہی ملزم موجودہ عدالت ہے - اساڑہ سدی اشٹمی سمت ۱۹۶۰ = ۲ کو دو آنہ ۹ پائی خوراک پنڈت شمبھو ناتھہ تحریر ہیں میں نہیں جانتا کہ کون شمبھو ناتھہ ہیں - سمت ۱۹۵۸ سے کتاب میرے ہاتھہ کی ہے (جسم جمنا داس ملزم) چپراسی نے یہ کہا تھا کہ پارسل آئے ہوئے کو سماج میں پڑے ہوئے مہینوں ہوگئے -

دستخط میجر سی جی پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی

بیان بہاگیرت لال باقرار صالح گواہ استغاثہ - باپ کا نام —— قومیت کہتری سکونت کٹرہ نیل دہلی میں ملازمت مدرس عمر ۳۲ سال یہ ہے کہ میں دہلی کے آریہ سماج چاوڑی کا ممبر ہوں میں سکریٹری تھا ایک سال سے زیادہ عرصہ ہوا کہ میں نے چھوڑ دی ہے اب پنڈت تربینی سہائے سکریٹری ہیں وہ یہاں موجود ہیں - دستخط انگریزی بہاگیرت لال

دستخط میجر سی - جی پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی -

بیان تربینی سہائے باقرار صالح گواہ استغاثہ - باپ کا نام سوہن لال قوم برہمن سکونت جدید پیشہ - عمر ۲۲ سال - جین مت تماشا ہمارے آریہ سماج میں نہیں آئی - مگر وکیل کے پاس یعنے اپنے وکیل لالہ شیو نراین کے پاس دیکھی ہے عرصہ ۳ یا ۴ ماہ کو ہوا ہوگا -

دستخط میجر سی - جی پارسنز صاحب بہادر مجسٹریٹ دہلی -

بیان نولکشور باقرار صالح گواہ استغاثہ - باپ کا نام —— قوم کہتری سکونت گندی گلی پیشہ دوائی فروشی عمر ۳۰ سال یہ ہے کہ میں آریہ سماج صدر بازار کا سکریٹری ہوں یہ رجسٹر

نہیں ہے ۲۷ کو میں نے منیجر سے روپیہ خرچ کو لئے تھے - ۲۰ کو رامچندر لاہور میں تھے - کتابوں کی رسید رام کشن سے لے گئے ہیں وہ یہاں پر نہیں ہیں بسوال عدالت بیان کہا کہ پروف جو مالک کے پاس بھیجے جاتے ہیں - کوئی پریس کا آدمی دستخط نہیں کرتا -

دستخط ہیجر سی جی پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی - دونی چند

بیان برہمانند گواہ استغاثہ باقرار صالح - ولد رام غلام سنگھ کالیستھ سکونت اجمیر پیشہ منیجر ویدک پریس عمر ۴۲ سال یہہ ہے کہ ۱۱ کو میں منیجر ویدک پریس اجمیر کا ہوا تھا اس سے پیشتر میرا پریس سے کچھ تعلق نہ تھا - یہہ پریس آریہ سماج سے تعلق رکھتا ہے اور میں بھی آریہ سماجی ہوں کتاب سوم ایڈیشن ہی جو کہ ایگزیبٹ - ح - موجودہ عدالت ہے جس وقت یہ کتاب چھپی ہے اُس وقت میں منیجر نہ تھا یہ کتاب سمت ۱۹۵۹ میں جو اپریل ۱۹۰۲ء میں شروع ہوا تھا چھپی ہے یہ کتاب جمنا داس گپت ملزم موجودہ نے چھپوائی تھی - گپت اس کا تخلص ہے - دوبارہ اسکی اشاعت نہیں چھپی - (جرح بو دوارکا داس) پریس کے مالک سوامی دیانند سرسوتی تھے وہ مرتے دفعہ اس چھاپہ خانہ کو پراوپکارنی سبھا کو دے گئے - پراوپکارنی سبھا اب بھی مالک ہے مگر انتظام کمیٹی استطاعیہ منیجر آریہ سماج کرتی ہے مجھے اندازاً معلوم ہوتا ہے کہ اوس کا انتظام منجانب پراوپکارنی سبھا کی طرف سے ہے پربندھک کمیٹی آریہ سماج اجمیر کے اگر کسی بابت رائے دیگر آریہ سماج کے لینا چاہئے تو وہ لیتی ہے ولیشوں کا عام تخلص گپت ہے - ولیش بنیوں کو کہتے ہیں - (جرح مکرر) پراوپکارنی سبھا کا کام سوامی دیانند کے اصولوں کی اشاعت کرتا ہے اور یتیموں کی حفاظت کرتا ہے - سوامی دیانند سرسوتی آریہ سماج کے ریفورمر ہیں - مجکو زیادہ نہیں ہے کہ کسی اور اشاعت میں کسی ویشیہ صاحب نے گپت تخلص کیا ہو -

دستخط ہیجر سی - جی پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی

بیان سہولا ناتھہ باقرار صالح - ولدیت - قومیت بقال سکونت صدر بازار پیشہ آڑت عمر ۳۲ سال یہہ ہے کہ میں آریہ سماج صدر دہلی کا خزانچی ہوں میں خود بھی آریہ سماجی ہوں - حساب میرے ہاتھہ کا لکھا ہوا ہے بوہ سدی تر ودشی سمت ۱۹۶۰ کو دو کتابیں - جیون ست سمکشا لاہور سے آئی تھی بذریعہ ویلیو پی ایبل آئی تھی - جو مطابق یکم جنوری ۱۹۰۴ء کے تھی یہ اندراج رجسٹر آمدنی کا ہے اندراج میری بوہ سدی ترودشی مان سنگھ نے گیا چپراسی لالہ جمنا داس سے منگوائی پشتک دو شمس ودت بھیجے جیون ست سمکشا،

بیان ودلی چند گواہ استغاثہ باقرار صالح ولد دہرم چند قوم بقال سکونت لاہور بپیشہ پریس مین
لالہ رامچندر ہیڈ کمپوزیٹر عمر ۳۰ سال بیہ ہے کہ۔ آریہ سماج کا اکثر کام چھاپہ کا ہمارے
چھاپہ خانہ میں آتا ہے۔ آریہ مسنجر اخبار بہی ہمارے چھاپہ خانہ سے جاری ہوتا ہے۔ چھوٹا چھپائی کا کام
میرے پاس آتا ہے بڑا کام مینیجر کے پاس جاتا ہے۔ اور ڈر کا اندراج کتاب کے اندر نہیں ہوتا ہے
وہ فائل میں رکہا جاتا ہے۔ جب چہپ جاتا ہے جب کتاب میں درج ہوتا ہے۔ اصل کتاب جیسپت
سمشارام کرشن ملزم موجودہ عدالت چھاپہ خانہ میں لیکر آیا تہا۔ وہ کتاب پریس میں آکر مجھکو
دی گئی تہی یعنی چھاپنے کے واسطے دیگئی تہی۔ میں نے وہ رامچندر ملزم مینیجر و مالک چھاپہ خانہ کو
دیدی۔ مینیجر نے چھاپنے کے واسطے اجازت دیدی۔ کتاب ناگری زبان میں تہی۔ مینیجر اور میں
ناگری پڑھ سکتا ہوں۔ یعنی بہاشا بخط ناگری میں پڑھ سکتا ہوں۔ پروف سولہ۔ سولہ صفحہ
کے بہیجے جاتے ہیں۔ یعنی برائے درستی بہیجے جاتے ہیں۔ پروف رام کرشن کے پاس برائے
درستی بہیجے گئے تہے۔ اصل رام کرشن اپنے پاس رکھہ لیتے تہے اور پروف بعد درستی واپس آجاتے
تہے کل ایک ہزار کتب چھاپی گئی، تہیں رام کرشن اجرت ادا کی تہی پروف جو درست ہو کر آئے
تہے پیش کرتا ہوں۔ رام کرشن کا خط پہچان سکتا ہیں ہوں۔ کچھہ پہچان سکتا ہوں اگزیبٹ D
ہمارے چھاپہ خانہ کی چہپی ہے۔ یہ میں نہیں تبلا سکتا کہ اُردو خط کس کا ہے۔ اردو درام
کرشن کے ہاتہ کی نہیں ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ پرچین کہاں لکھی گئی تہی دستخط رامچندر کے
اوس پر ہیں (جرح بابو ڈوارکا پرشاد) کوئی پروف رامچندر مینیجر کتاب کا نہیں دیکھا۔ نہ کبھی
اوس کتاب کو پڑہا۔ ہندی کے پروف کے بابت مالک سے اقرار کرلیا جاتا ہے کہ پروف اوس
کو دیکھنے ہونگے چنانچہ وہی دیکھتا ہے۔ اس کتاب کے مضمون کے رامچندر کو کچھہ خبر نہیں ہے
جب یہ کتاب طیار ہوئی ہے تو وہ لکھنو ریلوے کانفرنس میں گئے ہوئے تہے کتاب انکی
عدم موجودگی میں تیار ہوئی ہے دے گئے تہے۔ رام کرشن کو میں نے کبھی لکھتے ہوئے نہیں
دیکھا پروف پر دستخط رام کرشن کے ہوئے تہے میں نے اس کتاب کو کبھی نہیں پڑہا مجھے
اوس کے مضمون کی خبر نہیں ہے۔
جسبح مکرر چھاپہ خانہ میں زیادہ تر کام ناگری کا ہوتا ہے ۲۸ ۱۲ کو ٹائیٹل پیج چہپا۔ ۲۷ ۱۲
کو آخر صفحہ چہپا اور شروع کا ورق ۲ ۱۲ کو چہپا ہے کوئی یادداشت بابت روانگی مینیجر درج

انہون نے اسبارہ مین محض ڈاکخانہ کا کام دیا ہے - اورگو یہ سائلون کو کہہ سکتے تہے کہ اپنا مقدمہ خود گورنمنٹ کے پیش کرین - تاہم بغیر کسی نکتہ چینی کے اسکو حکام بالاتر کے پیش کرنیمین اونسے کوئی ایسا امر وقوع مین نہین آیا جس سے معقول طور پر تعصب کا ظہور مین آنا خیال کرسکین - اسمین کوئی شک نہین کہ صاحب مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۵۲۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری درخواست کی نسبت غلط کارروائی کی ہے انکو فوراً حکم صادر کرنا لازم تھا کہ ملزمون کو اپنا ڈیفنس پیش کرنے سے پہلے مقدمہ کو منتقل کرانیکی تحریک کرنیکا موقع دیا جائے - لیکن یہ محض ایک سہو ہے - صاحب مجسٹریٹ نے صرف اختیار سماعت کے سوال کیطرف متوجہ ہونے سے درخواست کے متعلق غلط فہمی کی ہے - اور اپیل ہی مناسب چارہ جوئی قرار دیا ہے - اس غلطی کی اس عدالت نے صحت کردی ہے - اور اسبارہ مین ملزمون کو کوئی نقصان نہین پہنچا - اور اس حکم مین ہمین کوئی ایسی بات نظر نہین آتی جسے کوئی معقول شخص صاحب مجسٹریٹ کیجانب سے تعصبانہ کارروائی ہونیکا اندیشہ کرسکے - اور تاوقتیکہ بے لاگ تجویز نہونیکی نسبت احتمال کیواسطے معقول وجوہات نہون ہم مقدمہ کو منتقل کرنیکے واسطے حکم دینا صحیح خیال نہین کرتے (دیکھو پنجاب ریکارڈ نمبر ۸ سنہ ۱۹۰۳ع) - اس مقدمہ مین ہم یہ شک کرنیکی طرف مائل ہین کہ آیا اس قسم کا خوف واقعی لاحق ہے - دیگر وجوہات مین سے جنپر انتقال کیواسطے استدعا کیگئی ہے کوئی بھی درخواست کی تائید مین نہین - ہماری دانست مین سہولت کا پلہ مقدمہ کو منتقل کرنیکی جانب ہلکا ہے -

اختیار سماعت کے سوال کی نسبت ہم فی الحال بحث نہین کرسکتے - کیونکہ اسکا تصفیہ فی نفسہ تجویز مین واقعات کے پایۂ ثبوت کو پہنچنے یا نہ پہنچنے پر موقوف ہے لہذا درخواست نامنظور ہے -

(دستخط) ایف ملے - رابرٹسن صاحب

مورخہ ۱۷ اگست سنہ ۱۹۰۴ع

(دستخط) پی سی چٹرجی صاحب

ججان

بعدالت چیف کورٹ پنجاب - ترجمہ حکم عدالت چیف کورٹ پنجاب مشعر
ناظوری درخواست انتقال

متفرق فوجداری

نمبر ۲۸ سنہ ۱۹۰۴ع

باجلاس { اونریبل مسٹر پی - سی - چٹرجی صاحب سی - آئی - ای
اونریبل مسٹر ایف - اے - رابرٹسن صاحب } ججان

رائچند وغیرہ سائلان -

بنام

سرکار معرفت لالہ پیارےلعل ویک کس دیگر مستغیثان - رسپانڈنٹ

جرم زیر دفعہ ۱۵۳ الف و دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند -

درخواست زیر دفعہ ۵۲۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری مقدمہ کو صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
دہلی کی عدالت سے لاہور کی کسی عدالت کو منتقل کرنے کے واسطے -

لالہ لعل چند صاحب رائے بہادر - و لالہ دوارکا داس صاحب وکلا از جانب سائلان

مسٹر پٹمین صاحب اسسٹنٹ لیگل ریممبرنسر منجانب سرکار -

اونریبل مسٹر شادی لعل صاحبان ایڈوکیٹان منجانب مستغیثان -

حکم

ہم نہین سمجھتے کہ انتقال کیواسطے کافی مقدمہ قائم کیا گیا ہے - ابتدائی کارروایون کا یہ حال ہے کہ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی کارروائی ہمین کسی طرح ایسی نظر نہین آتی جس سے تعصبانہ کارروائی ہونیکا معقول اندیشہ ہو بلکہ برعکس اسکے یہ تعصب سے نہایت ہی احتیاط کے ساتھہ پاک وصاف رکھی گئی ہے - اونھون نے بجز اسکے کچھہ نہیں کیا کہ بعض عرضداشتین جو انسے کی گئی تھین گورنمنٹ کے پیش کین - اور کسی وقت اپنیرا ظہار رائے نہین کیا - انکی کارروائیا بلاشبہ معقول آدمی کے دلمین انکے نہایت ہی سبے لاگ ہونیکا اعلی وثوق پیدا کرنیوالی ہین - ہم یہانتک کہہ سکتے ہین کہ گویا

(۸) میں حلفاً بیان کرتا ہوں کہ شمبودت اگرچہ اپدیشک آریہ پرتنی ندھی سبھا کا ہے - لیکن وہ رہنے والا موضع مرتھل تحصیل سونی پت ضلع دہلی کا ہے بہرکیف مقام صدر پر جہاں بڑے بڑے لائق ممبر آریہ سماج کے ہیں وہ اپدیشک نہیں دیتا بلکہ بیرونجات میں گھومتا رہتا ہے اور اسکی جانب سے بیان کیا گیا ہے کہ اسپر اسیوجہ سے تعمیل وارنٹ نہیں ہو سکتی

آفس میمورنڈم - نمبر ۲۱۴۰ ایس

بنام بابو پیارے لعل وکیل سکریٹری جینی کمیٹی دہلی

ہوم جوڈیشل مقام شملہ تاریخ ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء

بجواب عرضداشت معروضہ ۵ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء جو تم نے جینیان دہلی کی جانب سے بدیں استدعا پیش کی کہ جو منظوری بذریعہ چٹھی دفتر ہذا نمبری ۳۸۳ مورخہ ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۰۴ء واسطے ارجاع استغاثہ بنام بعض اشخاص بوجہ شرکت بیان کردہ نسبت اشاعت کتاب موسومہ جین مت سمکشا عطا ہوئی ہے اسکا جاری ہونا نسبت رام کرشن اگروال کے ایزاد کیا جاوے - راقم کو ہدایت اطلاعدہی کی ہوئی ہے کہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر زیر دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری اپنی طبیعت خاطر سے اختیار عطا کرتے ہیں - اور اسکی ذریعہ سے چنانچہ اختیار عطا کیا جاتا ہے کہ بابو پیارے لعل وکیل دہلی استغاثہ بنام رام کرشن اگروال نسبت شایع کرنے کتاب پر سوال بابت اس جرم کے جو زیر دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند قابل سزا ہے دائر کرے - (۲) سائلان کو مزید اطلاعدیجاتی ہے کہ جناب ممدوح اس امر پر تیار نہیں ہیں کہ رام کرشن اگروال مذکورہ بالا پر زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند استغاثہ دائر کرنیکی اجازت دیجاوے -

حسب الحکم - دستخط - ای - ایچ ڈانک صاحب بہادر چیف سکریٹری گورنمنٹ پنجاب

بعدالت صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی

الیسری پرشاد و پیارے لعل بنام جمنا داس و شمبودت و رلاچند ملزمان -

استغاثہ فوجداری زیر دفعہ ۱۵۳ الف و ۲۹۲ تعزیرات ہند

مستغیثان عرض پرداز ہیں کہ مقدمہ مذکورہ بالا عدالت حضور میں زیر تجویز ہے اور ۲۹ تاریخ واسطے سماعت کے مقرر ہے اور ۳ ملزمان کے خلاف جنکا نام اوپر درج ہے زیر دفعات ۱۵۳ الف و ۲۹۲ تعزیرات ہند چل رہا ہے نمبر ۱ و ۲ پر الزام بحیثیت مصنف و ملزم نمبر ۳ پر الزام چھاپنے کتاب موسومہ جین مت سمکشا کا تحت منظوری لوکل گورنمنٹ ہے اور اب وہ منظوری رام کرشن اگروال فروخت کنندہ کتاب مذکور پر بھی جاری ہوگئی ہے اسلئے مستغیث اجازت چاہتے ہیں کہ رام کرشن اگروال ساکن پونڈری ضلع کرنال پر الزام زیر دفعات ۱۵۳ الف و ۲۹۲ تعزیرات ہند لگایا جاوے اور اس کے خلاف بھی حکمنامہ جاری کیا جاوے - مورخہ ۲۶ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء

دستخط الیسری پرشاد - پیارے لعل دستخط تریر سنگھ وکیل

حکم عدالت - گواہان بااخذ طلبانہ جاری ہوں - مکرر یہ کہ سمن بنام ملزم جاری کیا جاوے - ۲۶ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء دستخط صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع دہلی

ملزمان کی جانب سے اسکا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔
(۳) میں حلفاً بیان کرتا ہوں کہ سوال اختیار سماعت معمولی سوال قانونی ہے اور ہر صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اسکو باسانی فیصلہ کر سکتے ہیں۔ اور نہ یہ ظاہر نہیں کیا گیا۔ کہ لاہور میں انتقال ہونے سے اس سوال کا فیصلہ کسطرح بہتر ہوگا۔
(۴) میں حلفاً بیان کرتا ہوں کہ صاحب مجسٹریٹ نے جبکہ شہادت مستغیث نسبت اس امر کے کہ راجچند ملزم منیجر اور مالک مطبع ہے پیش ہو رہی تھی اس امر کو پیش کیا کہ اگر ملزم ان امورات سے انکاری نہو تو بہتر ہے کہ یہ شہادت غیر ضروری پیش نہ کیجاوے۔ ملزمان کے وکیل نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اور سوالات جو کئے وہ ضروری تھے اور چونکہ ملزمان کے نام سرورق کتاب پر بطور مصنف اور چھاپنے والے کے درج تھا۔ اس لئے یہ سوالات بیجا تھے۔
(۵) میں حلفاً بیان کرتا ہوں کہ یہ امر غلط ہے کہ ملزمان سے یہ سوالات جرح کئے گئے۔ اور یہ اعتراض کہ مستغیثان میں سے کسیکا اظہار نہیں ہوا۔ بیکار ہے۔ کسی مستغیث کو ذاتی واقفیت نسبت امورات استغاثہ نہیں ہے۔ اور اگر ملزمان کو اس قسم کا عذر تھا تو صاحب مجسٹریٹ کے روبرو کرنا چاہیئے تھا۔ لیکن انہوں نے ایسا عذر نہیں کیا۔
(۶) میں حلفاً بیان کرتا ہوں کہ یہ امر غلط ہے کہ استغاثہ کے زیادہ تر گواہ سکنا لاہور ہیں۔ اکثر گواہان دہلی کے ہیں اور صرف تین گواہ لاہور سے طلب کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک رام کشن ہے جو سرورق پر شایع کرنے والا درج ہے اور وہ یہی بوندری ضلع کرنال کا رہنے والا ہے۔ اسکو دہلی میں حاضر ہونے میں آسانی ہے۔ چنانچہ وہ بروقت تعمیل سمن اور نیز وقت تلاشی لاہور میں نہیں رہتا تھا۔ اور غالباً بوندری میں تھا۔ اور دوسرا گواہ پرنٹر اور فورمین ہیں جنکو مستغیث نے علیحدہ علیحدہ خیال کیا تھا۔ لیکن در اصل ایک ہی شخص ہے۔ تیسرا گواہ محرر ڈاکخانہ ہے گواہان دہلی زیادہ کثرت سے ہیں اور جو گواہان ہردوار۔ اجمیر اور بوندری سے طلب کئے گئے ہیں انکو لاہور میں جانے میں بہ نسبت دہلی تکلیف ہے۔
(۷) یہ امر یقینی ہے کہ بیان ملزمان ثبوت اور راجچند سے ظاہر ہے کہ انکی شہادت صفائی میں بہت کم شہادت پیش ہو سکتی ہے جبکہ انہوں نے اپنی ذمہ داری کو تسلیم کر لیا ہے۔ جمنا داس ملزم رہنے والا دہلی کا ہے اور اسکی ساری شہادت دہلی کی ہوگی۔

بعدالت عالیہ چیف کورٹ پنجاب لاہور

بابو پیارے لعل وکیل و لالا ایسری پرشاد مستغیثان بنام
جمنا داس۔ شمبوت۔ رامچند ملزمان

بیان حلفی گوروہنداس ولد دہرم داس ذات سرائگی۔ ساکن کوچہ سیٹھ مختار مستغیثان

(۱) میں حلفاً بیان کرتا ہوں کہ یہ مقدمہ اول ۱۱ مئی سنہ ۱۹۰۸ء واسطے حاضری جملہ ملزمان مقرر تھی اُس روز رامچند ملزم حاضر نہیں ہوا۔ اور نہ وارنٹ تعمیل ہوکر واپس آئے۔ اِس لئے ۱۸ مئی تک مہلت حاضری مقدمہ دی گئی۔ اور ۱۸ مئی کو صرف رامچند ملزم حاضر ہوا۔ اور انکی جانب سے بابو دوارکا داس وکیل انبالہ حاضر ہوئے۔ لیکن شمبوت حاضر نہیں تہا۔ اور بابو دوارکا داس وکیل نے عدالت سے آئندہ تاریخ کے لئے شمبوت کو پیش کرنیکا وعدہ کیا۔ اور مقدمہ ۳۱ مئی و یکم جون کیلئے ملتوی کیا گیا۔ نوٹس زیر دفعہ ۵۲۶ ضابطہ فوجداری رامچند ملزم کو ۱۸ مئی کو دینا چاہئیے تہا۔ اور اس اثناء میں جو مہلت عدالت نے دی تہی۔ کافی موقعہ واسطے انتقال مقدمہ کی درخواست دینے کیلئے تہا بلکہ ۳۱ مئی کو ہی اول عذر اختیار سماعت کا اٹھایا گیا۔ اور اسکی نامنظوری پر اس امر کی استدعا کی گئی حسب دفعہ ۵۲۶ فقرہ ۸ عدالت کو التوا اسطور سے کرنا ضروری ہے کہ پیشتر صفائی کی شہادت شروع ہونے سے کافی مہلت واسطے دینے درخواست ملجائے۔ چنانچہ عدالت نے یکم جون کو مقدمہ ۱۴ جون کے لئے ملتوی کردیا۔ اور اسطرح سے موقعہ کافی دیدیا۔ اور اسوجہ سے ظاہر ہے۔ کہ کوئی منشاء عدالت کا خلاف ملزمان نہیں تہا۔ ملزمان نے عمداً تعمیل وارنٹ سے گریز کی۔ لیکن تاہم باوجود اس کے عدالت نے اونکو موقعہ بلا اجرا کسی حکمنامہ کے دیتی رہی۔ اور جسوقت وہ حاضر ہوئے انکو خفیف ضمانت پر چھوڑے رکہا۔ حالانکہ جرم ناقابل ضمانت تہا۔

(۲) میں حلفاً بیان کرتا ہوں کہ عدالت نے کوئی سفارش گورنمنٹ کو بروقت بہیجنے درخواست واسطے اجازت نہیں کی۔ بلکہ اُس درخواست کو معمولی طور پر فورورڈ کردیا۔ جیسا کہ انکا فرض تہا۔ اور چونکہ انہوں نے نہ سفارش کی اور نہ کوئی رائے قائم کی۔ اس لئے اُس نے فقرہ نمبر ۲ مندرجہ حلف نامہ رامچند ملزم کافی نہیں ہے علاوہ اس کے یکم جون کو صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حسب درخواست زبانی دوارکا داس وکیل کے یہ کل مثل انکو دکہادی تہی۔ اور یہ بہی کہدیا تہا کہ اگر تم اِس عذر پر درخواست انتقال دینا چاہتے ہو تو میں دوسرے مجسٹریٹ کے پاس مقدمہ بہیجنے پر تیار ہوں۔ لیکن

اگرانکی جانب سے کوئی شہادت گذری تو یہ بہت ہی مختصر ہوگی۔
جمنا داس دہلی کا رہنے والا ہے۔ اور اسکی تمام شہادت دہلی سے گذریگی۔
۸۔گو شمبودت شرما آریہ پرتینی ندہی سبھا لاہور کا ایڈیٹر ہے تاہم اُس کے واسطے لاہور میں رہائش رکہنا ضروری نہیں ہے۔ جہاں آریہ سماج کے فائق ترممبروں کی بڑی تعداد ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ لہذا اسکو مفصلات میں جابجا پہرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ سمنوں کی تعمیل نہونے کی یہی بڑی وجہ اسکی جانب سے پیش کی گئی تہی۔ یہ موضع مرتہل تحصیل سونی پت ضلع دہلی کا باشندہ ہے۔
۹۔کتاب کے چہاپنے اور شایع کرنے کی نسبت اب کوئی تنازع نہیں رہا۔ یہ مسلمہ امور ہیں پس عدالت دہلی کو اختیار سماعت حاصل ہے۔ حالانکہ جمنا داس کی نسبت عدالت لاہور کو اختیار سماعت کا حاصل ہونا مشتبہ امر ہے۔ بہر حال اس سوال کا اس درخواست پر فیصلہ نہیں ہوسکتا اور یہ غیر متعلقہ ہے۔
۱۰۔مقدمہ کی سماعت کے اوقات ملزموں کے وکلا کی آسائش کے لحاظ سے تعین ہوتے رہے ہیں۔ ۱۷۔ تاریخ کو دفتر سے رپورٹ گذری کہ راجپند اور شمبودت شرما پر وارنٹ کی تعمیل نہیں ہوئی اور مقدمہ ملتوی کرنیکے واسطے باضابطہ طلب کیا گیا۔ اُس روز جمنا داس کے وکلا بابو جگلکشور اور شیو نراین کی درخواست پر ۳۱ تاریخ کو ۲ بجے کے بعد کا وقت مقرر کیا گیا تہا۔ تاکہ یہ صاحب ڈسٹرکٹ جج کی اجلاس میں ایک دوسرا مقدمہ ختم کرسکیں۔ لہذا ۳۱۔ مئی کیواسطے ۲½ بجے کا وقت مقرر کیا گیا تہا۔ پہر اسیطرح ۳۱۔ مئی کو فریقین کے وکلا کے مشورہ سے یکم جون کیواسطے ۱۲ بجے کا وقت مقرر کیا گیا تہا۔
۱۱۔تلاشی کا وارنٹ عمدہ وجوہات اور خاص دستاویزات کیواسطے جاری کیا گیا تہا۔ اور یہ دستاویزات مقدمہ کیواسطے ضروری تہیں۔ اور انکا بنوع دیگر پیش ہونا ناممکن تہا۔
۱۲۔صاحب مجسٹریٹ کی عدالت میں کارروائیاں صبر و احتیاط سے کی گئی ہیں۔ اور گواہوں پر جرح ملزموں کے وکلا نے خود محفوظ رکہی ہے۔
۱۳۔انتقال کیواسطے درخواست بنظر انصاف نہیں گذری۔ کیونکہ ملزم بخوبی جانتے ہیں کہ لاہور میں پیروی کرنے سے مستغیثوں کو مشکلات پیش آئینگی۔ حالانکہ یہ مقام آریہ سماج کا صدر مقام ہے لہذا ملزموں کے واسطے ہر طرح سے سہولت ہوگی۔

لالہ دوارکا داس کو اُن کی زبانی درخواست پر دکہا ئے۔ اور یہ بھی کہا کہ اگر انتقال کی یہی وجہ ہے تو وہ بڑی خوشی سے مقدمہ کو کسی دیگر مجسٹریٹ کے پاس بھیج دینگے۔ مگر اس تحریک کا انکو کوئی جواب نہ ملا۔

۳۔ اختیار سماعت کا سوال حسب معمول قانون اور واقعہ کا ملا جلا سوال ہے جسکو کوئی صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بآسانی حل کر سکتے ہیں۔ اور انتقال مقدمہ کے واسطے درخواست سے ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ مقدمہ کو لاہور منتقل کرنے سے کسطرح اسکا بہتر طور پر فیصلہ ہو سکتا ہے۔

۴۔ جب راجپنڈر کو اینگلو سنسکرت پریس کا مالک اور منیجر ثابت کرنیکے واسطے شہادتِ استغاثہ گذر رہی تھی۔ تو صاحب مجسٹریٹ نے مطلع کیا تہا کہ اگر ملزمان جنکے نام کتاب کے سرورق پر بطور مصنف اور پرنٹر کے درج ہیں۔ ان امور کی نسبت انکار نکریں تو اس بارے میں شہادت کا بڑا حصّہ غیر ضروری ہو جاتا ہے اس لئے انہوں نے دو ملزموں کا اظہار لینے کی تحریک کی۔ اور جب ملزموں کے وکلاء نے اس امر کی نسبت کوئی اعتراض نہ کیا تو ایسے محض ہی حاصل کئے گئے۔ تو سرورق کی توضیح کے واسطے ضروری تہے۔

۵۔ یہ غلط ہے کہ مجرموں پر سوالات جرح کئے گئے۔ اور ان کے روبرو مستغیثوں کا اظہار نہ لینے کی صورت یہ ہے کہ اُن میں سے کسی کو امور زیر تنقیح کا ذاتی علم نہ تہا۔ بہرحال یہ اعتراض صاحب مجسٹریٹ کے علم میں لانا ضروری تہا۔

۶۔ یہ امر واقع نہیں کہ زیادہ تر گواہ لاہور کے ہیں۔ گواہان استغاثہ بجز تین کے جو لاہور سے طلب کئے گئے ہیں سب دہلی کے ہیں۔ اُن میں سے ایک رام کشن جو سرورق پر کتاب کا پبلشر درج ہے۔ پونڈری ضلع کرنال کا رہنے والا ہے۔ اور لاہور کی نسبت دہلی کی عدالت میں زیادہ تر سہولیت سے پیش ہو سکتا ہے۔ یہ سمن کی اور تلاشی کے وارنٹ کی تعمیل ہونے کے وقت لاہور میں رہائش نہیں رکہتا تہا۔ بلکہ غالباً پونڈری میں رہتا تہا۔ مستغیثوں کا خیال تہا کہ دو اشخاص یا لانفرادیہ فرائض ادا کرتے ہونگے۔ مگر بہ صرف ایک ہی شخص ثابت ہوا ہے۔ تیسرا گواہ ڈاکخانہ لاہور کا کلرک ہے۔ پس گواہ زیادہ تر دہلی کے ہیں۔ اور جو ہردوار۔ اجمیر اور پونڈری سے طلب کر لئے گئے ہیں۔ اونکو لاہور میں حاضر ہونے سے زیادہ تر تکلیف ہو گی۔

۷۔ بلحاظ اس امر کے کہ ان دو ملزموں نے اپنے بیانات میں اپنی ذمہ داری کو قبول کر لیا ہے

ترجمہ عرضی مستغیثان بعدالت چیف کورٹ بمقدمہ انتقال

بعدالت چیف کورٹ پنجاب

راجچند سائل بنام لالہ پیارے لعل وغیرہ رسپانڈنٹ

درخواست مشعر انتقال فوجداری مقدمہ

التماس ہے

مستغیثوں نے یہ مقدمہ زیر دفعات ۱۵۳ الف و ۲۹۲ تعزیرات ہند بعدالت صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی دائر کیا۔ اور ۱۱ - مئی ۱۹۰۴ء ملزموں کی حاضری کے واسطے مقرر ہوئی۔ ۱۱ - مئی ۱۹۰۴ء کو جمنا داس ملزم جس کے نام سمن جاری ہوا تھا۔ حاضر ہوا۔ مگر راجچند ملزم جو سائل ہے حاضر نہوا - اور نہ اسپر وارنٹ کی تعمیل ہوئی۔ راجچند ملزم اور شمبو دت شریک ملزم کو ۱۸ - مئی ۱۹۰۴ء تک حاضر ہونیکے لئے مہلت دی گئی۔ اس تاریخ کو راجچند اپنے وکیل لالہ دوارکا داس پلیڈر انبالہ کے ساتھ حاضر ہوا۔ لیکن چونکہ شمبو دت ابھی غیر حاضر تھا - اور لالہ دوارکا داس نے اسکی حاضری کے لئے دس یوم کی مہلت حاصل کی اس لئے مقدمہ ۳۱ - مئی ۱۹۰۴ء تک ملتوی کیا گیا۔ ان حالات میں راجچند کو مقدمہ کے انتقال کی درخواست کے بارے میں ۱۸ - مئی ۱۹۰۴ء کو نوٹس دینا لازم تھا - اور اسکو پورے ۱۲ یوم کا وقفہ ملگیا تھا جن میں یہ آنریبل عدالت سے زیر دفعہ ۵۲۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری درخواست کرسکتا تھا۔ اور اسکو یہ کرنی لازم تھی درصورتیکہ یہ اس دفعہ سے مستفید ہونا چاہتا تھا۔ ۳۱ - مئی کو اس کے وکیل نے اختیار سماعت کا عذر اٹھایا۔ اور جب یہ نامنظور ہوا تو زیر دفعہ ۵۲۶ فقرہ ۸ انتقال مقدمہ کی بابت نوٹس دیا۔ چونکہ صاحب مجسٹریٹ اس غرض سے مقدمہ کو ملتوی کرنیکے پابند تھے کہ ملزم کو اپنا ڈیفنس پیش کرنے سے پہلے مقدمہ کو منتقل کرانیکے واسطے درخواست کرنیکا موقعہ ملسکے۔ لہذا ایسا کیا گیا اور مقدمہ ۱۳ - جون تک ملتوی ہوا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ صاحب مجسٹریٹ ملزموں کے خلاف متعصب نہ تھے۔ اور باوجودیکہ یہ وارنٹ کی تعمیل کو ٹالتے رہے - تاہم اُن کے خلاف کوئی جبریکاروائی کرنیکے بغیر اونکو حاضری کے واسطے موقعہ دیتے رہے۔ اور جب یہ حاضر ہوئے تو اونکو ناقابل ضمانت مقدمہ میں خفیف ضمانت پر کھلے بدون رہنے دیا گیا۔

۲ - صاحب مجسٹریٹ نے نہ تو گورنمنٹ سے کوئی سفارش ہی کی اور صرف کاغذات اُس کے پاس بھیجدیئے - اور نہ اس بارے میں خود کوئی رائے قائم کی - یکم جون کو صاحب مجسٹریٹ نے یہ کاغذات

ترجمہ حکم درمیانی عدالت چیف کورٹ

بعدالت عالیہ چیف کورٹ پنجاب

فوجداری متفرق نمبر ۲۸ سنہ ۱۹۰۴ء

لالہ پیارے لعل و لالہ الیسری پرشاد ساکنان دہلی مستغیثان بنام

(۱) جمناداس ساکن دہلی (۲) شمبو دت ساکن لاہور (۳) رامچند ساکن لاہور ۔ ملزمان

جرم زیر دفعہ ۱۵۳ / ۲۹۲ الف تعزیرات ہند

درخواست زیر دفعہ ۵۲۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری

مقدمہ مندرجہ عنوان میں سائل (ملزم نمبر ۲) کی استدعا ہے کہ یہ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی کی عدالت سے جہاں یہ اسوقت دائر ہے اور ۱۳ و ۱۴ جون سنہ ۱۹۰۴ء اسکی سماعت کے واسطے مقرر ہیں ۔ لاہور کی کسی عدالت کو منتقل کیا جائے ۔

حکم

مسٹر ایشرداس و مسٹر لعل چند از جانب سائلان حاضر ہیں ۔

مقدمہ عذر کے واسطے بنچ کے پاس جائے ۔ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جینیوں کی درخواست پر کچھ کارروائیاں کی ہیں ۔ لیکن یہ بظاہر اس مدعا سے کی گئی تھیں کہ کاغذات گورنمنٹ کی منظوری کے واسطے بھیجے جائیں ۔ کسی بات سے ظاہر نہیں ہوتا کہ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مقدمہ مسموع کرنے سے پہلے ہی تجویز کرلیا تھا ۔ لیکن ملزم امکاناً معقول طور پر خیال کرسکتے ہیں ۔ کہ اُن کے خیالات اسی قسم کے ہو گئے ہونگے ۔ کیونکہ انہوں نے یہ کارروائیاں یکطرفہ کی تہیں ۔ دیگر وجوہات بھی ہیں جو بظاہر قابل غور ہیں ۔ لہٰذا ہم خیال کرتے ہیں کہ اِس درخواست کو بنچ مسموع کرکے اسکا فیصلہ کرے ۔ ہم اِس کے مطابق حکم دیتے ہیں اور آئندہ جسقدر جلد تاریخ کے واسطے بآرام انتظام ہو سکے ۔ اسکی بابت نوٹس جاری کیا جائے ۔

۲۳ ۔ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء

دستخط پی ۔ سی ۔ چٹرجی صاحب جج

عدالت کو منتقل فرمایا جاوے۔

حکم

مسٹر ایشر داس۔

مثلیں ملاحظہ کے واسطے طلب کی جائیں۔ اور کارروائیاں ملتوی کرائی جائیں۔ صاحب ڈپٹی کمشنر کو لکھا جائے کہ آیا وہ درخواست کو وجہ دویم کے متعلق کوئی ریمارک کرنا چاہتے ہیں۔

۷۔ جون ۱۹۰۴ء دستخط۔ پی۔ سی۔ چٹر جی صاحب جج

ترجمہ چٹھی صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع دہلی

نقل چٹھی نمبر ۳۳ مورخہ ۱۱۔ جون ۱۹۰۴ء منجانب میجر سی۔ جی۔ پارسنز صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع دہلی بخدمت جناب ڈپٹی رجسٹرار صاحب چیف کورٹ پنجاب لاہور۔

بجواب آپکی چٹھی نمبری ۱۳۹۱ جی کے جسکی رو سے حکم مورخہ ۷۔ جون ۱۹۰۴ء صادرہ فاضل مسٹر جسٹس پی۔ سی۔ چٹر جی صاحب میرے علم میں لایا گیا ہے۔ اور (۱) مقدمہ مندرجہ حاشیہ میں کارروائیاں ملتوی کی گئی ہیں (۲) مثلیں طلب فرمائی گئی ہیں اور (۳) دریافت کیا گیا ہے کہ آیا میں اس درخواست کی وجہ دویم کے متعلق کوئی ریمارک کرنا چاہتا ہوں جو صاحب فاضل جج مسموع کرنے والے ہیں۔

[حاشیہ: [illegible] مستغیث بنام [illegible] ملزمان]

میں مثلہ جات مذکور آپکی خدمت میں بھیجتا ہوں جنمیں

(الف) اُن ابتدائی کارروائیوں کا ریکارڈ ہے جنکی رو سے استغاثہ کی نسبت منظوری حاصل کرنے کے لئے گورنمنٹ کی خدمت میں درخواست بھیجی گئی تھی۔ اور

(ب) اُن جوڈیشل کارروائیوں کا ریکارڈ ہے جو اب تک ہو چکی ہیں۔

۲۔ استغاثہ کی نسبت گورنمنٹ کو منظوری کے واسطے درخواست کے ساتھ یعنے جو چٹھی بھیجی تھی۔ اُس سے صاحب فاضل جج بہترین طور پر رائے قائم کر سکینگے۔ کہ آیا درخواست کی وجہ دویم جسکے [illegible] یہ برتاؤ کرنا چاہتے ہیں قابل توجہ ہے یا نہیں۔ اُس کے متعلق میں اپنی جانب سے [illegible] ریمارک کرنا نہیں چاہتا۔

(۱۱) صاحب مجسٹریٹ نے سائل کے چھاپہ خانہ کی جو لاہور میں ہے اور اگروال آشرم واقعہ لاہور کی تلاشی لینے کیواسطے کافی وجوہات کے بغیر وارنٹ تلاشی جاری کیا تھا۔

(۱۲) صاحب مجسٹریٹ کارروائیوں میں کسی حد تک بے صبری اور عجلت سے کام لے چکے ہیں۔ حالانکہ ابھی گواہوں پر سوالات جرح بھی نہیں کی گئی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ اس تجویز میں جسکا لمبا اور مشکل ثابت ہونا قرین قیاس ہے۔ ضروری تحمل اور صبر سے برتاؤ نہیں کر سکینگے کتاب ہندی زبان میں ہے اس لئے جو الفاظ اس میں استعمال کئے گئے ہیں انکی توضیع اور معنوں پر بہت کچھ منحصر ہے۔ جس کے واسطے گواہوں پر لمبی چوڑی جرح کرنی پڑیگی۔

(۱۳) بوجوہات مذکور سائل کو یقین واثق ہے۔ کہ دہلی میں منصفانہ اور بے لاگ تحقیقات یا تجویز ہونی ناممکن ہے۔ لہذا زیر دفعہ مذکور حکم صادر کرنے سے فریقین اور گواہوں کو بالعموم آرام ہوگا۔ اور بنظر انصاف اسکا صادر ہونا قرین مصلحت ہے۔

سائل ملتمس ہے کہ اس درخواست کی بابت تحریری نوٹس معہ اسکی نقل کے صاحب پبلک پراسیکیوٹر کے پاس بھیجا گیا ہے۔

دستخط۔ ایشر داس پلیڈر از جانب رامچند سائل

لاہور۔ ۶۔ جون ۱۹۱۴ء

استدعا ہے کہ جبتک اس درخواست پر ناطق احکام صادر نہوں۔ عدالت ماتحت میں کارروایاں ملتوی کرائی جائیں۔

دستخط۔ ایشر داس از جانب سائل

ترجمہ حکم عدالت چیف کورٹ پنجاب

بعدالت چیف کورٹ پنجاب

لالہ پیارے لال و لالہ ایسری پرشاد مستغیثاں بنام

جمنا داس ساکن دہلی۔ شمبو دت ساکن لاہور۔ رامچند ساکن لاہور۔ ملزمان

جرم زیر دفعہ ۱۵۳ / ۲۹۲ الف تعزیرات ہند

درخواست زیر دفعہ ۵۲۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری

مقدمہ مندرجہ عنوان میں سائل (ملزم نمبر ۳) مستدعی ہے کہ مقدمہ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی کے اجلاس سے جہاں یہ اب دائر ہے اور ۱۳ و ۱۴ جون اسکی سماعت کیواسطے مقرر ہیں۔ لاہور کی کسی

مقدمہ میں غیر معمولی اوق سوالات کا برپا ہونا قرین قیاس ہے۔ مثلاً اُن اشخاص کو ورخواست پر جنہوں نے اپنی فرمائش اور خرچ پر اسکو بذریعہ قیمت طلب پارسل لاہور سے منگایا۔ سائل (رپرنٹر) کے خلاف استغاثہ مضمون کرنیکے اختیار سماعت کا سوال پیدا ہوگا۔ حالانکہ سائل کو دہلی یا کسی دیگر مقام میں کتاب کی اشاعت کے ساتھ مطلق سروکار نہ تہا۔

(۴) ملزموں کا محض اس غرض سے لبیط اظہار نہیں لیا گیا کہ جو امور گواہان استغاثہ نے اُن کے خلاف شہادت میں ظاہر کئے ہیں۔ وہ واضح کئے جاویں بلکہ زیادہ تر اس خیال سے لیا گیا ہے کہ اُن سے ایسے جواب لئے جاویں جو اُن کے لئے باعث تکلیف ہوں۔

(۵) دراں حالیکہ ملزموں کا اسطرح پر اظہار لیا گیا ہے اور اُن پر جرح کی گئی ہے مستغیثوں کا بیان جنہیں کر ایک لالہ پیارے لعل دہلی کا برگزیدہ وکلاء میں سے ہیں۔ اور دوسرے لالہ ایسری پرشاد ضلع کے خزانچی ہیں۔ اور دونوں دہلی میں بہت ہی بارسوخ صاحب ہیں۔ ملزموں کے روبرو قلمبند نہیں کیا گیا۔ حالانکہ قانون اِس بات کا متقاضی تہا۔

(۶) دہلی میں اشاعت ثابت کرنے والے چند باضابطہ گواہوں کے سوا تمام دیگر گواہ جنکی شہادت پر مدو مدار کا حصر ہے۔ لاہور کے رہنے والے ہیں۔

(۷) ڈیفنیس کے سب گواہ ضرور ہی لاہور کے رہنے والے ہونگے۔

(۸) کتاب کا مصنف آریہ پریتی ندہی سبھا پنجاب کا اپدیشک ہے جسکا ہیڈ آفس لاہور میں ہے اور کتاب سنسکرت پریس میں چہپی ہے جو لاہور میں واقعہ ہے۔ اور صرف ایک ملزم جمنا داس جو دہلی کا رہنے والا ہے اسکو کتاب کے لکھنے چہاپنے یا شایع کرنے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

(۹) چونکہ بہرکیف عدالت دہلی کو اختیار سماعت حاصل ہونا مشتبہ امر ہے۔ لہذا لاہور کی عدالت کو اختیار سماعت ہونے میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا۔

(۱۰) صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دن کا بڑا حصہ گذر جانے کے بعد مقدمہ کی کارروائی شروع کرتے ہیں جس کے باعث ملزموں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ کیونکہ انکو وکلاء باہر سے لانے پڑتے ہیں۔ چنانچہ ۱۸۔ مئی کو ۳ بجکر ۴ منٹ گذرنے پر اور ۳۱۔ مئی کو ۲ بجکر ۴۵ منٹ گذرنے پر اور ریکم جون کو ایک بجے بعد دوپہر کارروائی شروع کی گئی تھی۔ جسکی ایک وجہ یہ ہے کہ صاحب مجسٹریٹ بہت دیر سے عدالت میں آتے ہیں۔

میں اقرار صالح کرتا ہوں کہ بیان میرا صحیح ہے اسمیں کوئی امر پوشیدہ نہیں رکھا گیا۔ اسکا کوئی جزو جھوٹا نہیں ہے

العبــــــــــــــــــــــــــــد

راجچند دستخط ہندی

مہر عرضی نویس ہلر سنگھ نمبر رجسٹر اجرت عللہ

ترجمہ درخواست انتقال

بعدالت چیف کورٹ پنجاب

لالہ پیارے لال و لالہ ایسری پرشاد سکناء دہلی مستغیثان بنام

جمناداس ساکن دہلی۔ شمبودت ساکن لاہور۔ راجچند ساکن لاہور۔ ملزمان

جرم زیر دفعات ۱۵۳-الف / ۲۹۲ تعزیرات ہند

درخواست زیر دفعہ ۵۲۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری

مقدمہ مندرجہ عنوان میں ملزم نمبر ۳ کی استدعا ہے کہ یہ صاحب مجسٹریٹ دہلی کی عدالت سے جہاں یہ اب دائر ہے اور ۱۳ و ۱۴ جون ۱۹۱۰ء سماعت کیواسطے مقرر ہیں۔ بوجوہات ذیل لاہور کی کسی عدالت کو منتقل کیا جائے:-

۱- ۳۱ مئی ۱۹۱۰ء کو زیر دفعہ ۵۲۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو درخواست دی گئی جس میں یہ استدعا کی گئی تھی۔ کہ مقدمہ کی کارروائیاں اس غرض سے ملتوی فرمائی جائیں کہ سائل مقدمہ کو منتقل کرانے کے واسطے چیف کورٹ سے درخواست کر سکے۔ مگر عدالت نے درخواست مذکور نامنظور کی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت نے قانون کی قدیم اغراض کو محض اسوجہ سے نظر انداز کیا۔ کہ یہ ملزموں کی نسبت تعصبانہ رائے قائم کر چکی تھی۔

۲- صاحب مجسٹریٹ نے اپنے ڈپٹی کمشنری کے منصب میں گورنمنٹ کے استغاثہ کی منظوری دلانے میں حصہ لیا۔ اور اُسوقت اُن تحریروں کی نسبت اپنے خیالات ضرور قائم کئے ہونگے۔ جن پر یہ مقدمہ مبنی کیا گیا ہے لہذا اب اُمید نہیں کہ مقدمہ کے ساتھ بحیثیت جج برتاؤ کرتے ہوئے اپنی اُس رائے کو یکسو رکھیں جو یہ اپنے اگزیکٹو منصب میں قائم کر چکے ہیں۔ اور صاف اِس سے وہ رائے قائم کریں جو بموجب روئداد مقدمہ کے بے لاگ فیصلہ کے واسطے ضروری اور لازمی ہے۔

گواہاں استغاثہ سے اون کے برخلاف ظاہر ہوتے ہوں۔

(۵) میں حلفاً بیان کرتا ہوں کہ حالانکہ ملزمان کے اظہارات طول لئے گئے اور اُن پر جرح کی گئی۔ بیانات مستغیثان کے جن میں سے ایک لالہ پیارے لال جو وکلا دہلی ہیں۔ اعلیٰ درجہ کا وکیل ہے اور دیگر لالہ ایسری پرشاد جو ضلع کا خزانچی ہے اور ہر دو اشخاص بڑے بارعب ہیں ملزمان کے روبرو نہیں لیا گیا اگرچہ قانوناً ایسا کرنا چاہیئے تھا

(۶) میں حلفاً بیان کرتا ہوں کہ سوائے چند باضابطہ گواہان کے جنہوں نے پبلشر ہونا کتاب کا دہلی میں ثابت کرنا ہے دیگر کل گواہان استغاثہ جنکی گواہی پر روئداد پر فیصلہ ہونا ہے باشندگان لاہور ہیں۔

(۷) میں حلفاً بیان کرتا ہوں کہ گواہان صفائی ضرور ہے لاہور سے ہونگے۔

(۸) تصنیف کنندہ کتاب اپدیشک آریہ سماج پرتی ندی سبھا پنجاب کا ہے جسکا اعلیٰ دفتر لاہور میں ہے۔ اور کتاب اینگلو سنسکرت پریس میں شایع کی گئی۔ وہ لاہور میں ہے۔ صرف ملزم جمنا داس جو دہلی میں ہی رہتا ہے اس کا کوئی تعلق چھاپنے شایع کرنے تحریر کرنے کتاب میں نہیں ہے۔

(۹) میں حلفاً بیان کرتا ہوں کہ دہلی کی عدالت اختیار سماعت کی بابت شبہ ہے لاہور کی عدالت میں اختیار سماعت کا کوئی شک نہیں ہے۔

(۱۰) میں حلفاً بیان کرتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مقدمہ کی سماعت دن میں بڑی دیر سے کرتا ہے اس وجہ سے ملزمان کو بڑی تکلیف ہوتی ہے کیونکہ اونکو وکیل باہر سے لیجانا پڑتا ہے مقدمہ کی سماعت ۱۳۔ مئی ۱۹۱۰ء ۲ بجے ۴۵ منٹ ہوئی اور یکم جون ۱۹۱۰ء ایک بجے دوپہر کے پیش کیا۔ ایک وجہ یہ ہے کہ مجسٹریٹ عدالت میں دیر سے آتا ہے۔

(۱۱) میں حلفاً بیان کرتا ہوں کہ مجسٹریٹ نے وارنٹ تلاشی بنا بر تلاشی پریس جو لاہور میں ہے اور اگروال آشرم کے لئے بلا وجہ کافی کے جاری کیا۔

(۱۲) میں حلفاً بیان کرتا ہوں کہ مجسٹریٹ نے نہایت درجہ کی بے صبری اور زود بازی کارروائی مقدمہ میں کی۔ حالانکہ کوئی جرح کے سوالات گواہان استغاثہ پر نہیں ہوئے۔ اِس سے ظاہر ہے کہ مجسٹریٹ مقدمہ میں کارروائی صبر سے اور آرام سے نہیں کریگا۔ حالانکہ آرام سے کارروائی کرنی چاہئے۔ کیونکہ مقدمہ بڑا مشکل اور لمبا معلوم ہوتا ہے۔ کتاب ہندی میں ہے اور بہت سے الفاظ اور معنوں کی تعبیر ہوتی ہے جس سے گواہان پر جرح کے سوالات بڑے لمبے ہونے چاہئیں۔

(۱۳) میں حلفاً بیان کرتا ہوں کہ کارروائی مقدمہ کی دہلی میں بلا رو رعایت نہ ہوگی۔

یہ نقل بیان حلفی   چیف کورٹ پنجاب سے بلا اسٹامپ ڈیگی بصورت ادخال کسی عدالت کو حسب ضابطہ کورٹ فیس لگایا جاوے۔

لالہ پیارے لال و لالہ ایسری پرشاد ساکنان دہلی مستغیثان   بنام

جمنا داس ساکن دہلی شمبھو دت و رام چند ساکنان لاہور ملزمان۔

جرم زیر دفعہ ۲۹۲ (الف) تعزیرات ہند

بیان حلفی نام سرا رام چند باپ کا نام شمبھو داس ذات اروڑہ مالک پریس اینگلو سنسکرت لاہور۔

(۱) میں حلفاً بیان کرتا ہوں کہ ایک درخواست زیر دفعہ ۵۲۶ ضابطہ فوجداری مجھ مظہر نے ۱۳ اسی کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی کی عدالت میں دی کہ مجھ مظہر کو مہلت دی جاوے انفصال مقدمہ کی درخواست چیف کورٹ میں گزرانی اور کارروائی ملتوی کی جاوے لیکن وہ درخواست ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نامنظور کی۔ اس سے ظاہر ہے کہ عدالت مذکور ظاہراً قانون کو فراموش کر رہی ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عدالت نے اپنی رائے اول ہی سے برخلاف سائل حق تلفی سائل کے لئے قائم کی ہے۔

(۲) میں حلفاً بیان کرتا ہوں کہ مجسٹریٹ نے بحیثیت ڈپٹی کمشنر کے استغاثہ کی دائری کیلئے گورنمنٹ کو اجازت دینے کے لئے تحریک کیا۔ ایسا کرنے میں مجسٹریٹ موصوف ان تحریرات پر جنپر مقدمہ چلایا گیا ہے۔ اپنی ضروری رائے قایم کی ہوگی۔ اب یہ امید نہیں ہو سکتی کہ اب وہ بطور جج کے مقدمہ کا فیصلہ کرتے ہوئے اپنی سابقہ رائے کو جو اس نے بحیثیت انتظامی افسر کے قایم کی ہے بدل دے اور درست طور سے فیصلہ مقدمہ بغیر تعصب کے کرے۔

(۳) میں حلفاً بیان کرتا ہوں کہ قانونی سوالات غیر معمولی مشکلات کے اغلباً مقدمہ میں پیدا ہونگے جیسا کہ عدالت دہلی کے اختیار سماعت کی بابت کہ آیا وہ مقدمہ کی سماعت کر سکتا ہے یا نہیں یعنے اُن اشخاص کی درخواست پر جنہوں نے اپنی درخواست پر اور اپنے اخراجات پر کتابیں لاہور سے بذریعہ ویلیو پی ایبل منگوائیں یعنی برخلاف پرنٹر کے جس کا کوئی تعلق کتابوں کے چھاپنے میں دہلی یا دیگر جگہ میں نہیں ہے۔

(۴) میں حلفاً بیان کرتا ہوں کہ ملزمان کے اظہارات بہت دیر تک صرف اس وجہ سے ہوتے رہے کہ اُن کے حوالوں سے اُن کو ملزم بنایا جاوے نہ کہ صرف اس وجہ سے کہ ایسے امورات کی تشریح کی جاوے جو

اور اُن مکانات کی جو بطور رہائش یا چھاپہ خانہ کے استعمال ہوتے ہیں حاصل ہوجاوینگے۔یعنی (۱) رام کشن اگروال (۲) راجپند چھاپہ خانہ والہ

(۲) سائلان یقین کرتے ہیں کہ سوائے اس کے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے کہ جس سے اصلی مسودہ کتاب اور شہادت دستاویزی واسطے انکشاف اس امر کے کہ کس کس ملزم نے کس کس موقعہ پر اور کس قدر دخل اس معاملہ میں دیا ہے حاصل ہوسکے۔

(۳) سائلان کی درخواست ہے وارنٹ تلاشی نسبت مقامات مقبوضہ اشخاص مندرجہ بالا اور چھاپہ خانہ کے صادر کیا جاوے۔

۱۔ پرنٹر یعنے چھاپہ والے کے پروف (۲)۔ حساب فروختگی کتاب زیر بحث (۳) حساب اینگلو سنسکرت پریس از ابتدائے ستمبر ۱۹۰۳ء لغایت فروری ۱۹۰۵ء جسمیں حساب وصولی اُجرت چھپائی درج ہو (۴) خطوط از جانب جمنا داس بنام رام کشن مورخہ قریب ۲۱۔ دسمبر ۱۹۰۳ء (۵) کل خطوط از جانب جمنا داس شمبووت ملزمان بنام رام کشن مابین ستمبر، اکتوبر، نومبر، دسمبر ۱۹۰۳ء (۶) خطوط یا فرمائش بنام راجپند ملزم یا مالک چھاپہ خانہ اینگلو سنسکرت پریس واسطے چھاپنے کتاب زیر تنازعہ۔

تلاشی اگروال آشرم واقعہ لاہور کے واسطے نمبر ۱، ۲ و ۴ و ۵ اور اصل مسودہ کے لیجاوے۔ تلاشی چھاپہ خانہ کے واسطے نمبر ۳، ۶، ۲ کے لیجاوے۔ دستخط میجر سی جی پارسنز

حکم عدالت

سرکار بنام جمنا داس و دیگر دو کساں

حکم۔ بعد پڑھنے عرضی وارنٹ تلاشی پیش کردہ مسٹر کلارنس کرک پیٹرک صاحب ازجانب مستغیثان حکم دیا جاتا ہے کہ وارنٹ تلاشی جاری کیا جاوے۔ مکان اگروال آشرم کی بابت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ مشہور بورڈنگ ہوس انارکلی میں واقعہ ہے۔ چھاپہ خانہ کا مکان جسکی تلاشی کی درخواست اینگلو سنسکرت پریس متصل لوہاری منڈی ہے۔ وارنٹ فورم ہائے منسلکہ پر جاری ہوگا۔

۳۔ جون ۱۹۰۵ء دستخط۔ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی

بیان شمبوونت ملزم۔
سوال۔ تم نے کل بیان کیا تھا کہ تم نے اصل مسودہ کتاب جین مت سکشا کا تحریر کیا۔ تمہارا تعلق چھپوانے
اور شایع کرنے سے تہا۔
جواب۔ میرا تعلق چھاپنے یا شایع کرنے یعنی فروخت کرنے سے نہیں تہا۔
مسٹر کرک پیٹرک۔ باقی گواہان استغاثہ کی لسٹ پیش کرتے ہیں۔ اور بیان کرتے ہیں کہ انکی شہادت
کے بعد شہادت استغاثہ ختم ہو جاوے۔

نام گواہان۔
۱۔ پوسٹ ماسٹر یا کلرک ڈاک خانہ لاہور۔
۲۔ رام کشن
۳۔ روبی چند
۴۔ گوبند رام
۵۔ منگول
۶۔ چھاپنے والہ اینگلو سنسکرت پریس
۷۔ فورمین چھاپہ خانہ

حکم

ساتوں گواہان کا نام سمن معہ سمن واسطے پیش کرنے و شہادات کیواسطے سوموار تاریخ ۱۳۔ کے جاری ہوں۔ مقدمہ اُس تاریخ کو ۱۲ بجے پیش ہوگا۔ اور تاریخ آئندہ پر اگر ضرورت ہو۔ اگر ملزمان پر فرد جرم لگائی جاویگی تو ساتوں گواہان مندرجہ بالا پر جرح کیجاویگی۔ اور اُس کے بعد وہ رخصت کردیئے جاوینگے۔

یکم جون ۱۹۰۴ء　　دستخط میجر سی جی پارسنز صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع دہلی

ترجمہ درخواست انگریزی واسطے وارنٹ تلاشی

بعدالت صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع دہلی

الیسری پرشاد دپیارے لال مستغیث بنام　　جنا داس و شمبووت و راجچند ملزمان

الزام زیر دفعہ ۱۵۳ الف و ۲۹۲ مجموعہ تعزیرات ہند۔ درخواست زیر دفعہ ۹۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری۔
گذارش ہے کہ (۱) مقدمہ ہذا کی کارروائی کے اغراض بذریعہ عام تلاشی و محاسرہ مکانات مقبوضہ اشخاص ذیل

اُجرت پر مباحثہ ہوا۔ یعنے وہ کاپی اُردو میں تھی اور جابجا سے کٹی ہوئی تھی۔ اسلئے میں نے اوس کو ناگری میں نقل نہیں کی۔ پھر میں نے ایک کتاب ستیل پرشاد حکیم کے مکان پر دیکھی تھی۔ اُسوقت میں نے کہا تھا کہ یہ کتاب تو جمنا داس نے بنائی ہے۔ شمبھودت کا نام کتاب پر کیوں کھڑا ہے۔ اُس اردو کی کاپی میں جو جمنا داس نے مجھے دکھائی تھی جین مت کی مذمت تحریر تھی میں نے جمنا داس سے کہا تھا۔ کہ تم نے ایشور کی تعریف نہیں لکھی ہے اُس نے کہا کہ یہ ایک حصہ ہے ابھی اور حصہ چھپیں گے۔ اُجرت نہ طے ہونیکی وجہ سے میں نے نقل ناگری میں نہیں کی تھی۔ میں نے شروع کے چار پانچ صفحے دیکھے تھے بدیں غرض کہ آیا میں شاستری میں نقل کرسکتا ہوں یا نہیں اور اجرت کیا لینی چاہئے۔ جین مت سمیکشا کی کتاب میں نے حکیم ستیل پرشاد کے مکان پر دیکھی تھی۔

جرح محفوظ رکھی گئی۔ دستخط میجر سی جی پارسنز صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر دہلی

بیان واقف الرحمٰن کلرک ڈاک خانہ باقرار صالح۔ یہ ہے کہ

مفصلہ ذیل کیفیت بابت چھٹی رجسٹری معلوم کری ہے جسکے نمبر وغیرہ کل مجکو دئے تھے۔ یہ چھٹی رجسٹری تھی میں پوسٹ اوفس میں ڈیلیوری کلرک ہوں۔ میں جنرل رجسٹر صدر بازار کا پیش کرتا ہوں۔ اُس کتاب میں نمبر ۱۳۱ پر ایک رجسٹری چھٹی درج ہے تاریخ ۲۱۔ دسمبر ۱۹۰۲ء کی ہے وہ رام کرشن اگروال لاہور کے پاس بھیجی گئی ہے۔ بھیجنے والے کا نام تحریر نہیں ہے۔

میں ویلیو پی ایبل کے رجسٹر پیش کرتا ہوں۔ جو کہ صدر دفتر میں میں اُن سے معلوم ہوتا ہے۔

(۱) نمبر ویلیو پی ایبل نمبر ۱۵ لاہور سے آیا تھا قیمت ۱۲ ہے نمبر وٹانیج منی آرڈر کی یہ ہے نمبر ۱۱۔ محصول ۱۲ ہے جو کہ رام کرشن کے نام گیا۔

(۲) نمبر پارسل ۵۰۳ انارکلی سے آیا قیمت ۱۲ اور منی آرڈر گیا۔ نمبر بی اور تھا جو کہ گوبند رام کو بھیجا گیا۔

(۳) نمبر پارسل ۶۵۵ لاہور سے منڈی لاہور سے آیا رقم ۱۲ تھا۔ منی آرڈر نمبر ۹۴ کو روانہ ہوا منی آرڈر رام کرشن کے پاس بھیجا گیا۔

(۴) پارسل نمبر ۶۵۳ لوہاری منڈی لاہور سے آیا تھا نمبر منی آرڈر تھا۔ منی آرڈر گوبند رام کے پاس بتاریخ ۲۔ فروری ۱۹۰۳ء کو بھیجا گیا۔

ویلیو پی ایبل پارسل کا روپیہ بذریعہ منی آرڈر کے بھیجا جاتا ہے۔

جرح محفوظ رکھی گئی دستخط میجر سی جی پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع دہلی

ایگزیبٹ (پی) جمنا داس کے ہاتھ کا ہے۔ دوسرا خط یعنے ایگزیبٹ (H) کتاب ایسور ستری میں نے پیشتر دیکھی ہے یہ کتاب جمنا داس گپتا کی بنائی ہوئی ہے جو کہ پردھان (پریسیڈینٹ) آریہ سماج دہلی ہے۔ کتاب پر تحریر ہے کہ بلا اجازت کے نقشہ کرنا کے کوئی نہ چھاپے۔

جرح محفوظ کی گئی۔ دستخط میجر سی جی پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع دہلی

بیان گوسائیں سری لعل گواہ استغاثہ باقرار صالح۔ یہ ہے کہ۔

میں ہندی کا شاعر ہوں اگر شعر میں شاعر کا تخلص ہوگا تو میں معلوم کر سکتا ہوں۔ میں جین مت سمیکشا کی شروع کے دوہے کا آخیر حصہ پڑھکر کہہ سکتا ہوں کہ تحریر کنندہ کا نام گیت سے ظاہر کیا گیا ہے۔ لفظ گیت شاعر کا تخلص ہے اور تمام اقبال گیت کے تحت میں آئے ہیں اسواسطے لفظ گپت کسی خاص شاعر کا نام نہیں بتلاتا ہے۔ ایگزیبٹ (ح) کی اول غزل کو سنکر کہہ سکتا ہوں کہ غزل اول میں لفظ گیت آخیر سطر میں تحریر کنندہ کو بتلاتا ہے میں خیال کرتا ہوں اور کہہ سکتا ہوں دوہے جات مندرجہ کتاب جین مت سمیکشا و ایگزیبٹ ہی میں سکت الفاظ استعمال کئے ہیں اور میں خیال کر سکتا ہوں کہ ہر دوہے کا تحریر کنندہ ایک ہے ایگزیبٹ G کی دوسری غزل سنکر کہہ سکتا ہوں کہ یہ غزل گپتا کی بنائی ہے تیسری غزل میں بھی گپت شاعر کا تخلص ہے۔

جرح محفوظ رکھی گئی۔ دستخط میجر سی جی پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع دہلی

بیان پنڈت کاشی ناتھ باقرار صالح۔ قوم برہمن یہ ہے کہ

میں نے پنجاب یونیورسٹی کے ہرسہ امتحان لمرگ۔ وساد رتھہ وشاستری پاس کئے ہیں پنجاب میں علم سنسکرت میں اس سے کوئی اونچا امتحان نہیں ہے۔ جین مت سمیکشا کے دوہے دیکھکر بیان کر سکتا ہوں کہ گپت نے یہ دوہے لکھے ہیں۔ گپت شاعر کا تخلص ہے۔ کوئی لفظ ندائیہ دوہے میں نہیں استعمال کیا گیا ہے مگر وہ اس میں محذوف ہے۔ لفظ گیت سے صرف یہ پتہ ملتا ہے کہ ان اشعار کا بنانیوالا کوئی بنیہ ہے لفظ گیت کے معنے حفاظت کیا گیا۔ ڈھکا گیا ہے۔

جرح محفوظ رکھی گئی دستخط میجر سی۔ جی پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی

بیان پنالال گواہ استغاثہ باقرار صالح قوم نقال۔ یہ ہے کہ

میں ناگری کی اُجرت پر نقل کرتا ہوں اور اُجرت پر شاستری کی نقل کر دیتا ہوں۔ جمنا داس ملزم کو جانتا ہوں عرصہ ماہ کا ہوا کہ جمنا داس ملزم نے مجھسے ایک اردو کی کاپی دیکر کہا تہا کہ اسکی ناگری میں نقل کر دو میں اسکا

ایک چینی صاحب مجھسے لیگئے ہیں - وہ بابو پیارے لعل کے واسطے لیگئے ہیں -

جرح محفوظ کی گئی — دستخط میجر سی - جی پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی

بیان سہاگ چند گواہ استغاثہ باقرار صالح - یہ ہے کہ

میں نے کتاب جین مت سمیکشا لاہور سے رام کشن سے بذریعہ ڈاک منگائی تھی - قیمت بذریعہ ویلیو پی ایبل دی تھیں - چپراسی ڈاک لایا تہا - اُس میں پانچ کتابیں تھیں - لفافہ ویلیو پی ایبل وہی ہے جو مجکو دکھایا جاتا ہے -

جرح محفوظ رکھی گئی — دستخط میجر سی جی پارسنز صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر دہلی

بیان بھولانا تھہ گواہ استغاثہ باقرار صالح یہ ہے کہ

میں فارسی خواں ہوں - لفافہ موجودہ عدالت ویلیو پی ایبل کا ہے جو میرے باپ کے نام سے آیا تہا - وہ میں نے رام کرشن اگروال لاہور سے منگوایا تہا - میں نے بازار میں بہت افواہ اُڑ رہا تہا وہاں سُنا تہا - میں نے چھہ کتاب منگوائی تھیں -

جرح محفوظ کی گئی — دستخط میجر سی جی پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی

پنڈت بانکے رائے باقرار صالح گواہ استغاثہ - یہ ہے کہ

کتاب کے شروع کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دوہے جات گپت نے بنائے ہیں - میں آخیر کی دوسطریں جو شروع میں تحریر ہیں پڑہتا ہوں - اور اُس میں سے گپت تخلص تحریر کنندہ کا نکلتا ہے - میں اردو خواں ہوں - جو اشعار کہ مجکو اردو کے سُنائے گئے ہیں وہ بھی گپت ہی نے بنائے ہیں پہلے بھجن میں تو گپت کے کچھ معنے بھی نکلتے ہیں - مگر موجودہ بھجن میں کچھ معنے نہیں ہیں -

جرح محفوظ رکھی گئی — دستخط میجر سی جی پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع دہلی

حکم - چونکہ اب وقت پونے چھہ بجے شام کا ہو گیا ہے - مقدمہ ملتوی ہو اور کل ۱۲ بجے پیش ہو -

۳۱ - مئی ۱۹۰۴ء — دستخط - سی جی پارسنز صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع دہلی

بیان مدن لال گواہ استغاثہ باقرار صالح - قوم اقبال - یہ ہے کہ

میں جمنا داس ملزم کو جانتا ہوں - میرا ملزم سے بہت دن سے واسطہ ہے لین دین ہے میں اسکا خط پہچان سکتا ہوں - ملزم کے خط میرے پاس آیا کرتے اور وہ میرے یہاں تحریر کا کام بھی کیا کرتا تھا -

اپنے نام سے کتاب مانگی تھی اوسنے کہا تھا کہ کتاب لیجاؤ اور ہر ایک شخص کو دیکھا دو
اور کچھہ کتاب کی بابت ذکر نہین ہوا تہا - مین کتاب ملزم سے لے آیا تھا - مین نے
کتاب سیتل پرشاد کو جو میرا رشتہ مین دادا ہے دیدی تھی - مین جینی ہون - ضلعے
جرح محفوظ رکہی گئی (دستخط) میجر سی - جی پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

بیان شمبھو دیال گواہ استغاثہ باقرار صالح بقال ساکن صدر بازار جلوای - یہہ ہے کہ -
میرے پاس ایک کتاب جین مت سمیکشا آئی تہی - مین نے کتاب منگوائی - دو کتاب
منگوائی تھی مین نے کتاب کے اوپر نام لکھے ہوئے - چھاپہ خانہ سے منگایا تھا - وہ ویلیو
پے ایبل آئی تھی - مین اریہ سماج کا ممبر ہون - تمہاری سماج صدر بازار کا اوسوقت
سکرٹری کون تھا - مجھے یاد نہین ہے - مین جہنا داس کو جانتا ہون مجھے پتہ نہین ہے
کہ اوسکا سماج سے کچھہ تعلق تھا یا نہین -
جرح محفوظ رکھی گئی - (دستخط) میجر سی جی پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلعے

بیان لوپا کہی مل گواہ استغاثہ باقرار صالح - قوم بقال - یہہ ہے کہ -
فروری گذشتہ مین جین مت سمیکشا مین نے منگوائی تہین - مین نے بازار مین سنا
تہا کہ ایک کتاب جینین کے مذہب کے کہنڈن مین ہی ہے - مین نے کتاب منگوالی
رام کشن اگروال سے مین نے کتاب منگوائی تہی - مین نے بازار مین سنا تھا کہ رام کشن
اگروال نے چھاپی ہے - پانچ جلد میرے پاس آئی - ایک کتاب مین نے خود پڑہی
تہی - اور دوسری اور لوگون کو دیدی تہین -
جرح محفوظ رکہی گئی - (دستخط) میجر سی - جی پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلعے

بیان مین سکھہ داس گواہ استغاثہ باقرار صالح - یہہ ہے کہ -
مین نے سنا تہا کہ جینیون کی ہجو مین کوئی کتاب چھپی ہے - مین نے پوسٹ کارڈ
رام کشن اگروال کے پاس اینگلو پریس مین بہیجا تہا - وان سے پانچ کتاب آگئی تہین -
بذریعہ ویلیو پے ایبل آئی تہین - کتابون کو مین نے پڑہا تہا اور دو اب بھی میرے پاس
مین - تین کتاب ہا اور دوستون کو دیدی تہین - مین فارسی خوان نہین ہون لفافہ مین سے

جواب - ہان - میرے ماتحت ایک پرنٹر - ایک فورمین اور ایک ریڈر ہے -
جو فی الواقعہ دستی کام کرتے ہین -

س - کیا یہ کتاب جو استغاثہ کے ساتھ داخل کیگئی ہے تمہارے پریس مین چھپی تھی
جواب - ہان چھپی تھی - ایکہزار جلدین چھاپی گئی تہین -

س - اسکی جلدین کس کے پاس رہی تھین ؟ -
جواب - لالہ رام کشن جسنے یہہ کتاب چھپوائی تھی کل ایکہزار جلدین لیگیا تہا -

س - کسنے جلدین فروخت کی تہین ؟
جواب مجھے معلوم نہین - مین خیال کرتا ہون کہ جس شخص نے کتاب چھپوائی تھی -

س - لالہ رامکشن کون ہے اور کیا کام کرتا ہے - ؟
جواب - یہ نوجوان ہے - جو کتاب چھپوانے کے وقت ابھی پڑہتا تہا مین خیال کرتا
ہون کہ یہ بی - اے - امتحان مین ناکامیاب ہوا تہا -

سوالات اور جوابات مذکور ٹھیک وہی سوال ہین جو ہمنے کئے - اور اونکے جواب
ہمنے بذات خود ملزم سے لئے ہین - دیکھو اُردو مثل مین سارٹیفکٹ ا

(دستخط) سی - پارسنز -

بیان ہمت رام گواہ استغاثہ باقرار صالح
قوم بقال جینی -

- یہہ ہے کہ -

میرے باپ کی پارچہ فروشی کی دوکان ہے اوسمین مین بھی کام کرتا ہون - مین جنداس
ملزم کو عرصہ سے جانتا ہون کبھی کبھی اوسکے پاس آیا جایا کرتا تھا - جنداس کے واسطے
مین نے ایک خط لکھا تھا - اوسوقت پوہ گذشتہ تھا - وہ چٹھی رامکشن لاہور
والہ کے نام تحریر کرائی تھی - وہ چٹھی رجسٹری بھیجی گئی تھی - کتاب مین نے دیکھی تھی جنداس
مجکو بلاکر لے گیا تہا - کہ کتاب لاہور سے آئی ہے - دیکھہ لو - مین اوسکے پیچھے گیا تہا
اوسنے مجکو کتاب دکھائی تھی اور جنداس نے کتاب پڑہکر سنائی تھی - مین نے

سکتا ہے - مین صرف رامچندر ملزم کے دستخط پہچانتا ہون - مین دیوناگری پڑہ -
سکتا ہون - مگر گورمکہی نہین پڑہ سکتا ہون - دستخط گورمکہی مین ہین - پوسٹ کارڈ
پربھی جومجکو دکہایا جاتا ہے ملزم کے دستخط ہین - جوکہ اوسی خط مین ہین - مین ولیشنو ہون
مرح محفوظ رکہی گئی -

(دستخط) میجر سی - جی پارسنز صاحب بہادر
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع دہلی -

شمبہودت ملزم کا بیان - ملزم کو کتاب مدخلہ کا سرورق پڑہنے کو کہا گیا - اور
یہ پڑہتا ہے -

دریافت کیا گیا کہ سرورق پر شمبہودت کا مشارٌ الیہ کون ہے کہتا ہے کہ مین ہون

سوآل - کیا تمنے اِس کتاب کا مضمون تیار کیا تہا -

جوآب - ہان -

سوآل - تب کیا یہ کتاب تمہارے دستی لکہے ہوئے مسودہ سی چہاپی گئی ہے -

جوآب - یہ صحیح ہے -

سوآل - تب تم اسکے ذمہ واری قبول کرتے ہو ؟ -

جوآب - ہان - مین ایسا کرتا ہون -

سوالات مذکور ہمنے خود ملزم سے کئے - اور اسکے جواب ہمنے خود قلمبند کئے
ہین - اور جو کچہہ ملزم نے بیان کیا ٹہیک وہی لکہا گیا ہے -

(دستخط) سی پارسنز صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

رامچندر ملزم کا بیان -

س - کیا لاہور مین تمہارا انگلو سنسکرت یا نتارلیا پریس جاری ہے - ؟

جواب - ہان

س - کیا تم اسکے مالک ہو ؟ -

جواب - ہان -

س - کیا تم مینجر بہی ہو ؟ -

بیان تمنو لال گواہ استغاثہ باقرار صالح
پیشہ دوکانداری بقال -

- یہہ ہے کہ -

مین کاغذی ہون - رامچندر ملزم سے واقف ہون - اوسکا لاہور مین چھاپخانہ ہے وہ چھاپہ خانہ کا مالک ہے - اور مہتمم بھی - ملزم مجھہ سے کاغذ خریدتا ہے - میرے بہی کھاتہ مین اسکے لین دین کا ذکر ہے - پتہ نمبر ۱۳۶ پر ملزم کے لین دین کا ذکر ہے جو سمت ۱۹۶۰ کا ہے - اسوقت (؏ ۵۰) بقایا تھا - یعنی ؏ ۱۵ اب ملزم سے لینا ہے - میرا ملزم سے ۲ یا ۳ برس سے لین دین ہے - مین ملزم کا خط پہچانتا ہون - میرے ملزم سے خط وکتابت ہے - مین پوسٹ کارڈ مرسلہ رامچندر ملزم داخل کرتا ہون - میری دوکان کا نام - امر سنگہ دہومی مل ہے - خط میرا منشی پڑہتا ہے - میرا مذہب جین ہے -

جرح محفوظ رکھی گئی - (دستخط) میجر سی جی پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع دہلی -

بیان بشیسر ناتھہ گواہ استغاثہ باقرار صالح
قوم بقال

- یہہ ہے کہ -

مین ہترا داس پربھودیال کاغذی کا ملازم ہون دہلی ولاہور مین کام کرتے ہین - مین رامچندر ملزم سے واقف ہون - اوسکا نام رامچندر مانک ٹالا ہے - ملزم کتاب فروشی کرتا ہے - اور اوسکے یہان چھاپہ خانہ بھی ہے - اوسکے چھاپہ خانہ کا نام اینگلو سنسکرت پریس ہے - مین سات سال تک لاہور مین کاغذ فروشی کیلئے رہا ہون - میرا ملزم سے لین دین رہا ہے - میری ملزم سے حال مین کوئی خط وکتابت نہین ہوئی - پیشتر تھی - مین ملزم کی تحریر پہچانتا ہون - خط پر جو مجھے دکھایا جاتا ہے رامچندر ملزم کے دستخط ہین - مین ہندی پڑہ نہین سکتا ہون - ملزم اردو نہین لکھہ

وہ میرے پاس یہہ کہنے آیا تھا۔ کہ ایک استغاثہ فوجداری دائر ہونے والا ہے اسمین میری پیروی کرنا۔ میرے پاس جمنا داس ملزم بطور موکل کے آیا تھا۔

جرح محفوظ رکہی گئی۔ (دستخط) میجر سی۔ جی۔ پارسنز صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر ضلع دہلی۔

بیان بابو چارو چندر چیٹرجی گواہ استغاثہ باقرار صالح

یہہ ہے کہ۔

لالہ پیارے لال مستغیث نے جو کتاب ترجمہ کروائی تھی جسکا نام جین مت سبکشا ہے مین نے نصف کتاب آخر کا ترجمہ کیا ہے۔ باقی نصف کا ترجمہ ایک شخص ڈگری یافتہ اسی گوری شنکر نے کیا تھا۔ ترجمہ مین داخل کرتا ہون جسمین گوری شنکر کا بھی ترجمہ شامل ہے۔ جہان تک مین خیال کرسکتا ہون مین نے ترجمہ درست اور دیانت داری سے کیا ہے۔ کتاب ہندی مین بحروف سنسکرت تحریر ہے۔ لالہ پیارے لعل مستغیث کے ایما سے مین نے بقایا نصف اول حصہ کا بھی ترجمہ دیکھا تھا اور اوسکو درست کیا تھا۔ وہ بھی ترجمہ درست ہے۔ لالہ پیارے لعل نے اوسکو ٹائپ مین چھپوایا تھا۔ اور مین نے اوسکو درست کیا تھا۔ مین نے بہت سی غلطیان چھپی ہوی تھین اور جس صفحہ مین بہت سی غلطیان تھین اوسکو بالکل بدل دیا تھا۔ مین ٹائپ کو دیکھکر کہتا ہون کہ یہہ وہ ہی ہے۔ جو مینے درست کیا ہے۔ مین نے کئی نقول درست کی تھین۔ مین جمنا داس ملزم کو جانتا تہا۔ وہ کبھی کوئی کاغذ میرے پاس نہین لایا۔

جرح محفوظ رکہی گئی۔ (دستخط) میجر سی۔ جی پارسنز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع دہلی۔

حکم نمبر ۲ - اعتراض پر

درخواست مذکور کے مفہوم مین یہ بھی پایا جاتا ہے کہ اگر اختیار سماعت کی نسبت اعتراض خارج کیا گیا تو رامچندر کے وکیل کا زیر دفعہ ۵۲۶ چیف کورٹ سے درخواست کرنیکا ارادہ ہے - لہذا یہ اسغرض کے واسطے مقدمہ کو ملتوی کرانا چاہتا ہے - اس استدعا کی نسبت ہم نوٹ کرتے ہین کہ دفعہ ۵۲۶ (۱) فقرات (الف) (ب) (ج) (د) اور (ہ) مین سے کوئی بھی اختیار سماعت سے متعلق نہین - لہذا ہم خیال کرتے ہین کہ وکیل کے واسطے مناسب طریق یہ ہے کہ اعتراض مذکور کے متعلق ہمارے حکم نمبر ۱ کا اپیل کرے -
اگر یہ چاہے تو اسکو اختیار ہے کہ نگرانی کیواسطے ایسا اپیل یا درخواست کرے لیکن یہ ہماری رائے مین زیر دفعہ ۵۲۶ محض اسوجہ سے درخواست نہین کر سکتا کہ یہ اختیار سماعت کی نسبت اپنے اعتراض مین کامیاب نہین ہوسکتا یا نہین ہوا - ہم اس دفعہ کی رو سے مقدمہ کو ملتوی کرنے سے انکار کرتے ہین -

(دستخط) سی - پارسنز صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
۱۳ مئی سنہ ۱۹۰۷ء

بیان بابو دینا دیال گواہ استغاثہ باقرار صالح
مختار عدالت
یہ ہے کہ

مین آریہ سماج صدر بازار کا پریسیڈنٹ تھا - مین جسناداس ملزم کو جانتا ہون - کرمہ آریہ سماج صدر بازار کا سکرٹری تھا - مین صرف آٹھ ماہ رہا تھا - چار سال سے مین نے سماج کو چھوڑ دیا ہے - اُن ایام مین جیارام کوئی تحریر خلاف جین مت نہین لایا - مجھکو ذاتی علم بابت کتاب کچھ نہین ہے - بروقت تذکرہ دائرہ استغاثہ اوسکو مین نے یعنی کتاب کو دیکھا تھا مینے جسناداس ملزم سے کہا تھا کہ ایک کتاب بھیجدینا -

ایسا سرزد نہین ہوا ہے کہ جو جرم کی تعریف مین آوے۔

(۲) یہہ بھی اطلاعاً عرض ہے کہ عدالت عالیہ چیف کورٹ پنجاب مین مستغاث علیہم کی جانب سے درخواست بحث دفعہ ۵۲۶ ضابطہ فوجداری بنابر انتقال مقدمہ دینے کی منتظر ہے۔

اسلئے استدعا ہے کہ کارروائی مقدمہ ایسے عرصہ کے لئے ملتوی فرمائی جاوے کہ جس عرصہ مین عدالت عالیہ چیف کورٹ پنجاب مین درخواست دیکر حکم حاصل کیا جاوے

عرض
فدوی ایجنٹ منیجر انگلو سنسکرت پریس لاہور
دستخط انگریزی
مورخہ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۰۲ع

حکم نمبرا مشعر اعتراض مذکور

ہم یہ اعتراض لینے سے انکار کرتے ہین۔ کتاب کے سرورق سے ظاہر ہے کہ یہ ایکہزار جلد ان کی طبع اول ہے جو فی جلد ۴ر کو فروخت کیجاتی ہے۔ ان حالات مین پرنٹر اسکی اشاعت کا معین معلوم ہوتا ہے۔ خواہ یہ کہین ہی قوع مین آوے اور زیر دفعہ ۱۵۳ (الف) اور دفعہ ۲۹۲ ملزموں مین شامل کئے جانیکے واسطے کافی ہے۔

۲۱ مئی سنہ ۱۹۰۲ع (دستخط) سی پارسنز صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

جاری کیا جائے۔ اس اثنا میں ایک ضامن (امراؤ سنگھ) کے ساتھ ۳۱ ماہ حال کو
اور اسکے بعد تا اختتام مقدمہ حاضر ہونے کے واسطے رامچند سے پانچسو روپیہ کی
ضمانت لیجائے۔

۱۸ مئی سنہ ۱۹۱۲ء (دستخط) سی پارسنز صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

مقدمہ ۳۱ مئی سنہ ۱۹۱۲ء کو پیش ہوا۔

ملزمان ۱ جمناداس - ۲ شمبھو دت - ۳ رامچند حاضر ہین

لالہ دوارکا داس وکیل انبالہ ملزم نمبر ۳ کیجانب سے لالہ رام بھج دت وکیل لاہور ملزم نمبر ۲
اور لالہ جگل کشور وکیل دہلی ملزم نمبر ۱ کیجانب سے پیش ہین

لالہ دوارکا داس اپنے موکل رامچند پرنٹر کیجانب سے یہ ریمارک کرنیکی اجازت
چاہتے ہیں کہ یہ اختیار سماعت نہونے کے باعث دہلی مین اسکی تجویز کے بارہ مین
اعتراض کرتے ہیں۔ اگر دہلی میں اسکی اشاعت ثابت بھی ہوجائے۔ تاہم اسکا اثر
کتاب کے پرنٹر پر نہیں پڑتا۔ کیونکہ اسنے کتاب کی اشاعت مین کوئی حصہ
نہین لیا۔ انہوں نے ایک تحریری اعتراض پیش کیا ہے۔

بعدالت صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر ضلع دہلی۔

لالہ ایسری پرشاد و بابو پیارے لعل مستغیث۔ بنام لالہ جمنا داس و پنڈت شمبھو دت و لالہ رامچند
مستغاث علیہم

استغاثہ زیر دفعہ ۱۵۳-الف / ۲۹۲ تعزیرات ہند

جنابعالے

بہ ادب گذارش ہے

(۱) اس عدالت کو مقدمہ مندرجہ عنوان کی سماعت کا اختیار نہین ہے کہ ملزم کی
جانب سے علاقہ حدود ارضی اختیار سماعت اس عدالت کے اندر کوئی فعل

حکم - چونکہ رپورٹ گذری ہے کہ رامچند اور شمبودت کے وارنٹ بلا تعمیل واپس کیے گئے ہین - (اور کل موصول ہوئے ہین) مسٹر فلپ مورٹن کے نام اطلاعنامہ جاری کیا جائے کہ کل پیش ہو کر بیان کرین کہ کیون زیر دفعات ۸۷ اور ۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری انکے موکلان کے نام علی الترتیب اعلان جاری نہ کیا جائے اور انکی جائداد قرق نہ کیجائے -

۷ مئی سنہ ۱۹۰۴ء (دستخط) سی پارسنز صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

مقدمہ پیش ہوا

جمنا داس حاضر

شمبودت غیر حاضر

رامچند حاضر

رامچندر کا بیان -

مین کل لاہور سے دہلی آیا مینے ۱۱ - ماہ حال کو لاہور مین سنا تھا کہ میرے نام دہلی سے وارنٹ جاری ہوا ہے - لہذا مین دہلی آیا - اور ۱۲ تاریخ کی صبح کو یہان پہنچا - پھر مینے سنا کہ مقدمہ مین ۱۸ ماہ حال مقرر ہے - پس مین یہان حاضر ہون معلوم نہین شمبودت کہان ہے - اسکا پتہ پرمتی نہاہی سبہا آریہ سماج کو چہ وچہو والی لاہور سے ملسکتا ہے -

بابو دوارکا داس (ساکن انبالہ) رامچندر کیجانب سے پیش ہین - نیز یہہ ذمہ لیتے ہیں کہ شمبودت ملزم کو (دس یوم کے عرصہ مین) حاضر کرین گے -

(دستخط) سی - پارسنز صاحب

حکم - مقدمہ ۲۱ ماہ حال تک ملتوی کیا جاتا ہے - اگر اُس تاریخ کو شمبودت حاضر ہو تو یہ ۲ بجکر ۳۰ منٹ گزرنے پر مسموع کیا جائیگا - اور بشرط ضرورت دوسرے روز بھی دہلی کے (تخمیناً) آٹھ گواہوں کی اشاعت وغیرہ کی متعلق شہادت لیجائیگی اگر ۲۱ ماہ حال کو شمبودت حاضر نہ ہو تو زیر دفعہ ۸۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری اسکے اعلان

انتخابات کا ترجمہ اور کتاب کے سرورق کا ترجمہ دیکھنے بعد (جو استغاثہ کے ساتھ
داخل کیا گیا ہے) اور لو سپردو ملزمون کے نام بطور مؤلفوں کے اور چھاپہ خانہ کا نام۔
انگلو سنسکرت نیتارالیا پریس چھپا ہوا ہے۔ ہم زیر دفعات ۱۵۳ الف اور ۲۹۴ تعزیرات
ہند دونو ملزمون اور پریس مذکور کے مینجر (جو لالہ رامچند بیان کیا گیا ہے) کے نام وارنٹ
جاری کرنیکی درخواست منظور کرتے ہین۔

لہذا وارنٹ تعمیل کیواسطے صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے نام جاری
کئے جائیں۔ اور ملزم نمبر ا کے نام سمن بھی جاری کیا جائے۔

۶ رمئی سنہ ۱۹۰۴ء (دستخط) سی پارسنز صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

حکم۔ اگر ملزم ۱۱ تاریخ کو حاضر ہوں تو مقدمہ اس روز مسموع ہوگا۔ لہذا استغیثوں
کے وکیل کو اطلاع دیجائے تاکہ تمام مقامی شہادت پیش کرسکیں۔

۶ رمئی سنہ ۱۹۰۴ء (دستخط) سی پارسنز

مقدمہ پیش ہوا

کورٹ انسپکٹر رپورٹ کرتا ہے کہ جو وارنٹ ۶ مئی سنہ ۱۹۰۴ء کو
جاری کئے گئے تھے۔ یہ تعمیل ہوکر واپس نہیں آئے

مسٹر فلپ مورٹن ملزمون کیجانب سے پیش ہین۔

جمنا داس (جسکے نام سمن جاری کیا گیا تھا) حاضر ہے۔ مسٹر کرک پیٹرک صاحب نے
استغاثہ کی جانب سے بیان کیا کہ جمنا داس کو نسبت شہادت کے لینے مین
تکلیف ہوگی۔ کیونکہ یہ سب شہادت دیگر ملزموں کے حاضر ہونے پر پھر لینی
پڑے گی۔

(دستخط) سی۔ پارسنز صاحب

حکم۔ مقدمہ ۱۸ ماہ حال تک ملتوی کیا جاتا ہے۔ استغاثہ کے گواہان دہلی اس
تاریخ کو حاضر ہون۔

۱۱ مئی سنہ ۱۹۰۴ء

(دستخط) سی پارسنز صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

مقدمہ فوجداری

بعدالت میجر سی - جی - پارسنز صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی

مقدمہ فوجداری نمبر ۱۳/۲ سنہ ۱۹۲۷ء

تاریخ ارجاع بعدالت ۲ مئی سنہ ۱۹۲۷ء

(۱) لالہ ایشری پرشاد ساکن دہلی } مستغیثان
(۲) بابو پیارے لال وکیل ساکن دہلی }

بنام

۱- جمنا داس - ۲- شمبھودت اور ۳- راجندر ملزمان

جرم زیر دفعات ۱۵۳/۲۹۲ الف تعزیرات ہند -

ایسری پرشاد و بابو پیارے لال وکیل کیجانب سے لالہ جمنا داس ۲ کس و دیگران پر استغاثہ دائر ہونے پر کارروائی -

پیارے لعل پلیڈر با قرار صالح

مین ثابت کرسکتا ہوں کہ کتاب بحث دہلی میں حسب طرل مشتہر کی گئی تھی -
ہمارے پاس قیمت طلب پارسلوں کے لفافہ موجود ہیں - جنمین یہ کتب بند کرکے مختلف مشتریوں کے نام اونکی فرمائش پر دہلی بھیجی گئی تھیں - ہم ان خریداروں کو پیش کرینگے -
یہ طلبقین اس مقدمہ کی ابتدای انگریزی کارروائیوں مین داخل کیگئی ہین -
یہ اشخاص ثابت کرینگے کہ کتب مذکوران ملزمون کے ایجنٹ راکش اگروال نے انکی پاس بھیجی تھیں - جو فی جلد ہر کو پیش کرتا اور بیچتا تھا - ہم ثابت کرین گے کہ راکش ملزمون کا کارندہ تھا - کیونکہ اسکا نام کتاب کے سرورق پر چھپا ہوا ہے اور نیز اس بارہ مین علیحدہ شہادت بھی پیش کرین گے

دستخط سی پارسنز

حکم - گورنمنٹ کی چٹھی کو پڑھنے کے بعد جس سے مستغیثوں کو یہ استغاثہ دائر کرنیکی اجازت دیگئی ہے اور اوسکی نقل استغاثہ کے ساتھ داخل کیگئی ہے - اور کتاب کے

سے بیتاب ہوکر سوچنے لگی کہ اس عورت نے بڑا بھاری تپ کیا ہے کہ جو پانچ
خاوندوں سے مجامعت کرنا حاصل ہے ان بھگوان کی مہربانی سے ایسا دن مجھے
جلد ملے۔
سمیکشک حظ مباشرت تو جین سادھو اور سادھویوں کے رنگ رونگ میں چھایا
ہوا ہے انہوں نے اسکو بڑی عزت مانی ہے ۔

صفحہ ۶۳ سطر ۱۱
۷۔اب یہہ بھی ظاہر ہوا ہے کہ پہلے جینیوں کے ہاں وقت مباشرت مرد نیچے اور
عورت اوپر رہتی ہوگی کیونکہ تنکا نکالنے کا بہانہ تو ایسا ہی سبق دے رہا ہے
کرناٹک دیش میں جہاں سے جین دہرم جاری ہوا سنتے ہیں اب بھی عورت
مرد کی طرح خاوند پر سوار ہوتی ہے

صفحہ ۶۵ سطر ۱۶
۸۔ایک جینی سدھ نے خواہش مباشرت رفع کرنیکے لئے ایک عورت کو بلالیا
یہہ تو جین عورتوں کے حالت تھی اور سدھ کی استتی تو کارمنتر کے ذریعہ سے کی ہے
شمیکشک۔ناظرین۔کیوں۔استتی کرنیکے لایق وہ ہی شخص دین گرنتھ کے
مطابق ہے کہ جو اپنی طاقت کے ذریعہ دوسرے کی عورت کو بولا دے اور
جین دیوتا ہی کٹن بنا کرتے تھے جو سوئی عورت سدھ جی کو لاوے ۔

صفحہ ۹۱ سطر ۱۳
جین مت میں مردوں کے ساتھ عورت کی طرح اغلام کی ترکیب
۹۔بڑے بڑے جینی راجہ عورت کا بھیس کرکے ناچتے تھے ایک بڑا پرتاپی
جینی جو بچوں کے ساتھ اغلام کیا کرتا تھا اسبات کو دیکھکر اسکے باپ نے اسکی
مباشرت کے لئے ۳۲ عورتیں مقرر کیں کیونکہ یہہ کام انکے بہشت کا دینے والا ہے

ہنسی کے ساتھ کہنے لگے بچہ تو میرا بھائی - بیٹا - دیور - بھتیجہ - چاچا بیٹی کا بیٹا ہے تیرا باپ میرا بھائی - پتا - دادا - بیٹا اور سسر بھی ہے تیری والدہ - میری ماں - دادی - بہائی کی بہو - ساسو - سوک یہہ میرے تیرے اٹھارہ تعلق ہین -
صفحہ ۵۶ سطر ۱۷

۴ - دیوسوری جین آچاریہ پہلے تو ۱۰ - ۱۵ سال کی دو عورتین اپنی مباشرت کے لئے رکہتا تھا کامی اتنا تھا کہ کہین کو جاتا تو دونوکو کندہے پر چڑھا لیتا تھا - (کیونکہ اسکو یہہ ڈر تھا کہ میرے پیچھے اِن جوان عورتوں پر کوئی دوسرا جوان مرد یا جین سادہو کبھی ہاتھ نہ ڈالدے) جب کوئی اونسے پوچھتا کہ منی جی مہاراج یہہ کون ہین تو جواب دیتے تھے کہ جین مت کی طاقت سے مجھے دو رِدّہی اور سدّھی حاصل ہوئی ہین - لیکن ان دونون سے جب عضو تناسل کی تسکین نہوی تو ۶ کو اور بڑہا کر ۸ اکہٹی کین -
صفحہ ۵۸ سطر ۲۰

۵ عورتون کی یونی تین قسم کی لکھی ہے
(۱) کورمونتا یعنی کچھوے کی مانند اونچی
(۲) سنکہاورتا یعنی سنکہ کی مانند -
(۳) بنس پتر کا بانس کے پتے کی مانند چپٹی -
بیشک معلوم ہوا واقع مین مذکورہ منی جی بڑے شہوت پرست اور مباشرت کرنے والے تھے کیونکہ یونی پریکشا اوسی کو ہو سکتی ہے کہ جو اس کام مین ہمیشہ مشغول رہتا ہے
صفحہ ۹۰ سطر ۱۱ -

۶ - ایک جین سادھوی (جسکو سارے جینی بڑی افضل اور پاک عصمت مانتے ہین) سکھاتی ہے وہ علیحدگی مین تپ کر رہی تھی وہاں ایک عورت نے اکر پانچ شخصون سے جماع کرایا اوسوقت مذکورہ بالا ستی جی اس کرتوت کو دیکھہ کر خود غلبہ شہوت

ہونا جینیوں ہی کے ہاں پایا جاتا تھا اوروں کے ہاں وہ بھی پیدا نہیں ہوئے۔

فہرست نمبر ۲ منسلکہ عرضی استغاثہ

صفحہ ۱۵ سطر ۳

۱-ایک سادھو کسی شراوکا سے ہم صحبت ہوتے وقت لڈو کھاتے ہوئی کو کیول گیان ہو گیا- اس سادھو کو تو جینیوں نے اس لئے کیول گیانی لکھا ہوگا کہ اسنے اتنا بیتر وان نہیں دیا کہ جتنے میٹھے میٹھے لڈو کھاتا گیا بڑا عقلمند تھا۔

صفحہ ۵۲ سطر ۳-

۲-عیاشوں کو یہہ مذہب بہتر معلوم ہوتا ہوگا کیونکہ زیادہ مباشرت کرنے والوں ہی کی اسمین زیادہ عزت ہے جیسے کہ اندر کے (۸۸۰۰۴،۱۴۳۸۵۰۰۴۴۵۰۰۴۸۴۸) عورات اور چکرورت ۹۶ یا ۶۴ ہزار عورات اور نارایں کے ۱۶ ہزار عورات اسیطرح پرلی تاراین کی صرف ۸ ہزار ہی عورات ہوتی ہین مباشرت کے وقت ہر ایک قسم کی چار چار ہزار اقسام کی شبیہات بنا کر نئے نئے طرز سے دلوا ستریان جماع کراتی ہین ایک ایک جماع کا وقت ۲۰۰۰ سال ہے۔

سمیکشنک جینی اندر وغیرہ اتنی اتنی عورتوں سے بھی ہم صحبت ہو کر بھوکے رہتے تھے جب چار چار ہزار ہنر مند نوجوان عورات نئی نئی شکلین بناتی تھیں اور امساک مینی میں اتنی ہوشیار تھیں کہ ہر ایک جماع دو ہزار سال مین ہوتا تھا تب انکی سمجھہ مین آتا تھا لیکن ان سبھوں کو یہہ نصیحت اونانتھ تیرتھنکر نے دی ہوگی کیونکہ اسبات مین جینی اونکو بڑا ہوشیار رکھتے ہین۔

صفحہ ۵۲ سطر ۲۱

۳-ایک جینی نے اپنی والدہ اور اپنی بہین کو اپنی زوجہ بنایا اور اپنی والدہ سے ایک بیٹا پیدا کیا ایسا ہی بام مارگی بھی مانتے ہیں یعنے والدہ کو بھی جماع کرنے سے نہ چھوڑا ایک دن اوسکی دوسری عورت یعنی بہین اوس لڑکے کو کھلاتے وقت

صفحہ ۲۸ سطر ۲۱

۴۔ جینیوں نے برہمنوں اور وید کے مطابق چلنے والے راجاؤں کی عزت ہتک اور بدنام کرنے کو ہی اپنی اقبال مندی مانی ہے۔

صفحہ ۳۰ سطر ۱۱

۵۔ ماکڑی پور مین دتیا نام جینی نے ایک برہمن کے گھر مین گھسکر برہمن کو قتل کرڈالا۔ اور اسکے ہان جو گائے تھی۔ اسکے بھی ٹکڑے ٹکڑے کئے۔ اسوقت اس برہمن کے چھوٹے چھوٹے دو بیٹون نے ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہوا ہی جان بخشی کی التجا کی۔ تو بھی انکی گردنین کاٹین۔ برہمنی حاملہ تھی۔ اسکے پیٹ مین چھرا گھسا دیا۔ بچہ پیٹ سے نکلکر زمین پر گرکر تڑپنے لگا۔ اسکو بھی پیرون سے کچل دیا۔

صفحہ ۳۳ سطر ۹

۶۔ اُتراد مین کی نر یو کیتی مین لشنو کمار جین منی نے نیچ مہابل چکر ورتی راجہ کو دہوکہ دیکر مارڈالا۔ کیونکہ مہابل برہمن تھا۔

صفحہ ۳۵ سطر ۱۶

۷۔ دیکھیئے جینیون نے برہمنون کو وید کے پیرو جانکر ہر ایک طرح سے تنگ کر تکلیف دی یہان تک کہ برہمنون کے خاندان برباد کرنے مین کسی طرح سے کمی نہین رکھی۔

یتیم بچوں پر تو قصابوں کا ہی ہاتھ نہیں اُٹھتا جین مہامنوں نے اونہین اسپنے سامنے مروایا اور اونکے مویشی اور عورت وغیرہ کو قتل کرایا جب جینیوں کے یہ فعل ہین تو اونسے خلاف چلنے والہ جینی جو دنیا دار ہین وہ بڑے بھاری بدافعال ٹھیرین گے۔ مہابیر تیتھنکر نے بھی کہ جبسے جین مذہب قایم ہے برہمنوں سے اسطرح دشمنی کا برتاؤ کیا ہے۔

صفحہ ۱۰۸ سطر ۵۔

۸۔ مہابیر کے زمانہ میں تمام دنیا بستی تھی۔ چین۔ یونان۔ جاپان۔ برہما سیلون روس۔ روم۔ اور خاصکر جین کے دشمن برہمن وغیرہ۔ لیکن پورب دہاریوں کا پہیلا

صفحہ ۲۱ سطر ۱۵

جینیون کی دغابازی جین کتابون کے مطابق

۲ - ایک برچی نام برہمن بڑا عالم تھا - وہ ایک نئی نظم بناکر کسی راجہ کے پاس لیگیا لیکن اس راجہ کے منتری وغیرہ کارندے سب جینی تھے - اس لئے انہون نے اسکی وہان دال نہین گلنے دی

صفحہ ۲۳ سطر ۸

پیارے ناظرین کتاب کچھہ وقت گذرنے پر ایک دن پھر ان دغاباز جینیوں نے برچی کو پانی کے دہوکہ مین خشبودار چیزین ملاکر شراب پلادی - جو بڑی منشی تھی اور وہ وقت برچی کا راج دربار مین آنے کا تھا - برچی جیون دربار مین آیا - تو منتری نے برچی کے گلے مین ایک ایسی مالا پھولون کی ڈالی - کہ جسکے سونگھنے سے قے ہوجائے برچی کو قے ہوی - تو پیٹ سے شراب گر پڑی - تب ان مکارون نے راجہ سے کہا - کہ دیکھیے مہاراج آپ جسکی تعریف کرتے تھے - اس برہمن کی کیا حالت ہے - سبحان اللہ - اب دیکھیے - جہان ایسے ایسے دشمن ہون - وہان کیا کیا ظلم نہین ہوسکتے سوا ویدون کو چھوڑکر کوئی شاستر ایسا نچھوڑا - کہ جسمین کچھہ نہ کچھہ ملاوٹ نہ کی ہو - اور انہون نے برہمنون کو ہر ایک جگہہ پر بُرے لفظون سے بیان کیا ہے -

صفحہ ۲۴ سطر ۲۱

۳ - جب برہمن رام لچھمن کو مارنے دوڑا - تو سیتا جی نے سمجھایا - کہ مہاراج اسکے گھر رہنا مناسب نہین بھلا جو رام چندر جی والد کے ذرا حکم پاتے ہی تمام حشمت و حکومت کو چھوڑکر جنگل کو چل دیئے تھے - تو وہ پرائے مکان مین مالک مکان کی اجازت بغیر کس طرح گہس جاتے اور پھر کہنے سے بھی باہر نہین نکلتے - اس لئے برہمنوں اور ویدہ کے ماننے والے راجاؤن کو بدتہذیب ٹھیرانے کی غرض سے انہون نے یہ کہانیان اپنی کتابون مین گھڑی ہین -

کے مابین پیدا کرنیکا اقدام ہے۔

منجملہ دیگر فقرات۔ فقرات مندرجہ فہرست نمبر ایک منسلکہ عرضی ہذا ایسے ہین کہ جنکو ایسے ارادہ اور اقدام کے ثابت کرنے کی عرض سے بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہین

۷۔ مستغیثان عرض پرداز ہین کہ ہر سہ ملزمان مرتکب جرم زیر دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند ہین اور اس جرم کے استغاثہ کے واسطہ انکو لوکل گورنمنٹ سے حسب ضابطہ اجازت ہوی ہے اصل جسکے ہمراہ درخواست ہذا نسب ہے

۸۔ کتاب مذکور مین نہایت ہی فحش اور خلاف تہذیب عبارت جو خیال مین آسکتی ہے درج ہے۔ اور مستغیثان عرض پرداز ہین کہ یہ کتاب حسب منشار دفعہ ۲۹۲۔ تعزیرات ہند رسالہ فحش امیز ہے اور منجملہ بہت سے فقرات کے فقرات مندرجہ فہرست نمبر ۲ منسلکہ عرضی ہذا ایسے ہیں جو اس فحش اور خلاف تہذیب کتاب کے بطور نمونہ ثابت کرنیکی غرض سے پیش کئے جاتے ہیں۔

۹۔ مستغیثان عرض کرتے ہیں کہ ملزم نمبر ۳ مرتکب جرم زیر دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند کے ہوا ہے اور ملزمان نے جرم مذکور کی اعانت کی ہے

۱۰۔ مستغیثان خواستگار ہیں کہ ملزمان کے نام وارنٹ گرفتاری حسب ضابطہ جاری ہووے اور حسب قانون تدارک کیا جاوے۔ ۵ مئی سنہ ۱۹۰۴ء

دستخط مسٹر کلارنس کرک پیٹرک صاحب بیرسٹر

دستخط ایشری پرشاد   دستخط پیارے لعل وکیل

فہرست نمبر ا منسلکہ عرضی استغاثہ

صفحہ ۱۲ سطر ۱۰

ا۔ جو بھی دہرو غیرہ جینی ہوتے کنتو برہمن ہوتے۔ تو برہمنوں کا بلی دان یا ایسا ترجمہ کبھی بھی نہین کرتے اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ویدک دہرم کے پورے دشمن تھے۔ دغا سے اپنی اصلی شکل کو چھپا کر ویدک دہرم کو غارت کرنا چاہا تھا۔

بعدالت صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر دہلی
ایسری پرشاد ولد لالہ سالگ رام خزانچی قسمت دہلی بنام جمنا داس وائس پریذیڈنٹ آریہ سماج بازار سیتا رام صدر بازار
پیارے لعل وکیل دہلی ۲ پنڈت شمبھودت شرما اوپدیشک لاہور
۳ رام چند مینجر اینگلو سنسکرت پریس لاہور

استغاثہ زیر دفعہ ۱۵۳ الف و ۲۹۲ تعزیرات ہند۔

جنابعالی

مستغیثان حسب ذیل گذارش کرتے ہین۔

۱۔ ملزمان نے ایک کتاب موسومہ "جین مت سمکشا" چھاپی جسکی ایک کاپی معہ ترجمہ انگریزی ہمراہ ہے
۲۔ مستغیثان یقین کرتے ہین کہ ملزمان نمبر ا و ۲ نے مشترکًا اس کتاب کو تصنیف کیا ہے اور حسب درخواست انکی ملزم نمبر ۳ نے جو اینگلو سنسکرت پریس کا مینجر ہے اس کتاب کو چھاپا ہے یا چھپوایا ہے
۳۔ ہر سہ ملزمان کا منشا ء تہا کہ اس کتاب کی اشاعت کیجاوے۔ چنانچہ اس کتاب کے اگر کل آریہ سماج واقعہ پنجاب کو نہین تو بہت سے آریہ سماج ہائے کے پاس بہیجا گیا اور نیز اس کتاب کو اون اشخاص کے ہاتھ جنہونے خریدنا چاہا ہین فروخت کیا گیا۔
۴۔ اس ارادہ کے پورے کرنے کی غرض کیلئے اونہون نے لالہ رام کشن اگروال کو جو ایک نو عمر اور طالب علم لاہور مین ہے مقرر کیا اور اوسکو بہت سی تعداد ان کتابون کی اس غرض کے لیئے بہم پہنچائی۔
۵۔ اس ارادہ اور غرض کے پورا کرنے کی سلسلہ مین لالہ رام کشن مذکور نے مختلف کاپی ہائی کتاب مذکور کی بذریعہ ویلیو پے ایبل مختلف اشخاص کے نام دہلی بہیجین
۶۔ کتاب مذکور کے بنانے کا منشا یہ ہے کہ اس سے خیالات دشمنی و نفرت کے مابین عام قوم ہنود اور آریہ سماج اور فرقہ جینی مذھب کے پیدا ہون اور اونکو ترقی ہو یہہ فعل ایسے خیالات مابین فرقہ ہائے مذکور شہنشاہ قیصر ہند کی رعایا ہندوستانی

ترجمہ چٹھی انگریزی جو از طرف جناب لفٹنٹ گورنر پنجاب سے بنام بابو پیارے لعل وکیل آئی

نمبر ۳۸۳ آفس میمو

کون فیڈن شیل (صیغہ راز داری)

بنام بابو پیارے لعل وکیل سکرٹری جین کمیٹی دہلی مورخہ مقام لاہور ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۰۴ء
بجواب درخواست جینیان دہلی جو خدمت میں چیف سکرٹری گورنمنٹ بتاریخ ۸ فروری سنہ ۱۹۰۴ء
بدین استدعا پیش کی گئی ہے کہ خلاف ان اشخاص کے جو کتاب جین مت سمکشا کے شایع
کرنیمین دخیل تھے کارروائی فوجداری زیر دفعہ ۲۹۲ و ۱۵۳ الف مجموعہ تعزیرات ہند کیجاوے
راقم کو ہدایت ہوئی ہے کہ سائلان کو اطلاع دیجاوے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر
کی خوشی ہے کہ زیر دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری بابو پیارے لعل وکیل دہلی کو اجازت دیجاوے
اور چنانچہ اجازت دیجاتی ہے کہ وہ تصنیف یا تالیف کرنیوالون شایع کرنیوالون اور چھاپنے
والون کتاب مذکورہ بالا پر یا انمین سے ایک پر یا زیادہ پر نسبت شایع کرنے کتاب مذکور
کے بطور جرم قابل سزا زیر دفعہ ۱۵۳ الف مجموعہ تعزیرات ہند استغاثہ دائر کرے یعنی

(۱) جنداس ساکن دہلی جسکو تالیف کرنیوالہ کتاب کا بیان کیا گیا ہے۔
(۲) پنڈت تمبھودت شرما ساکن لاہور جسکو تالیف کرنیوالا کتاب مذکور کا بیان کیا گیا ہے
(۳) مہتمم اینگلو سنسکرت پریس لاہور جسمین کتاب کا چھپنا بیان کیا گیا ہے۔
(۴) سائلان کو یہ بھی مزید اطلاع دیجاتی ہے کہ اُن کے اختیار مین ہے کہ وہ استغاثہ زیر دفعہ
۲۹۱ مجموعہ تعزیرات ہند بلا خاص منظوری از جانب گورنمنٹ دائر کرین اور یہ بھی کہ
مقدمہ ایسا ہے کہ جسمین یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ کارروائی اسکی کے ایک یا زیادہ شخص
فرقہ جینی کی جانب سے رجوع کیجاوے بہ نسبت اسکے گورنمنٹ خود مجوز ہو نیز استغاثہ دائر کرے

حسب الحکم - دستخط - ای - ایچ ڈایک صاحب چیف سکریٹری گورنمنٹ پنجاب -

کتاب سے جو جوش دلایا گیا ہے وہ اسلئے بہت بھاری ہے کہ اونہون نے اسکیواسطے کوی وجہ پیدا نہین کی تھی

حضور کے سائلون نے اس خیال سے کہ انکی کمیونٹی مین جو خیالات جوش پہلے ہی پیدا ہو چکے ہین یہ زیادہ تر نہون بلکہ کہین ان مین خلل واقعہ نہو جائے موجودہ اشاعت کا بھی اسیطرح جواب دینے سے اجتناب کیا جسطرح کہ انکی کمیونٹی نے پہلے "الیشر سدہی" محولہ مذکورہ کے شایع ہونے کے وقت کوئی کارروائی کرنے سے درگذر کیا تھا۔ اونہون نے حضور کے ظل حفاظت کیواسطے اپیل کرنا ہی اپنے لئے بہترین طریق خیال کیا ہے اور اس بات کے متوقع ہین کہ حضور بشرط ضرورت کتاب کی نسبت قانونی افسرون کی رائے لینے کے بعد ملزمون پر زیر دفعات ۲۹۲ اور ۱۵۳ الف تعزیرات ہند جسطرح انکی ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۹۸ء سے ترمیم کی گئی ہے استغاثہ کرنیکی (جو دہلی مین ہو) اجازت فرمائینگے۔

حضور کے سائل اس توجہ خسروانہ کیواسطے ہمیشہ تہ دل سے دعاگو رہینگے۔

واجب و لازم تعظیم و تکریم کے ساتھہ

ہم ہین حضور کے وفادار اور امن پسند رعایا

جینیان دہلی۔

(دستخط) ایشری پرشاد

" سلطان سنگھ

" جگل کشور

" جوہری مل

" مولچند

(دستخط) گردہر لعل

" موتی ساگر وکیل

" میوارام

" مہرچند

" جوہری مل ریئس والہ

(دستخط) پیارے لعل وکیل دہلی

سکریٹری جینی کمیٹی

ایکہزار ہے - اور یہ دہلی کے مشتریون کو بذریعہ قیمت طلب پارسل بشرح چار آنہ فی جلد بہم پہنچائی گئی ہے -

یہ کتاب نہایت فحش اور خلاف تہذیب ہے جسمین جینیون کے اونکے مذھب اور انکے بزرگون کی بہت بھاری مذمت کی گئی ہے - جو اُن فقرات سے عیان ہوگا جنہیہ کتاب متسلکہ کے انگریزی ترجمہ مین سُرخ نشان کیا گیا ہے -

مصنف نے جینی تحریرون سے جو نتایج نکالے ہیں یہ سب ضد یہ استدلال ہین اور تحریرات مذکور پہ اسکی نکتہ چینیون کا ایک یہ مدعا معلوم ہوتا ہے کہ جینیون اور ہندوٗن کے مابین بالعموم اور آریہ سماجیون کے بالخصوص خیالات عناد و تنفر پیدا کئے جائین اور پھیلائے جائین -

علاوہ اسکے مصنف کی یہ اس قسم کی پہلی اور آخری تالیف نہین - کیونکہ اسنے "جین مت سمکشا" سے پہلے اسی قسم کی ایک دوسری کتاب موسومہ "الیشر سدہی" شایع کی تہی جسکے متعلق جینیون نے اس خیال سے کوئی کارروائی نہین کی تہی - کہ یہ شخص خود ہی غور اور خوض کرنے سے اپنی غلطی سے واقف ہو جائیگا لیکن حضور کے سائل افسوس سے دیکھتے ہین کہ جینیون کے سکوت نے مصنف کو بجائے دلجمعی سے غور اور خوض کرانیکی یہ نیا حملہ کرنیکا حوصلہ دلایا ہے - جسکے عالم شہود مین آنے سے معلوم ہوا ہے کہ ابھی اس قسم کی اور تین کتب شایع ہونیوالی ہین -

اس حالمین جینی ابادی مین بہت جوش پیدا ہوگیا ہے - لہذا حضور کے سائل نہایت ادب سے ملتجی ہین کہ یہ بدرجہ غایت خطرناک بات ہے کہ آریہ سماج کے بے اندیش متعصب ممبر اپنے زیادہ تر بارسوخ بھائیون کی امداد کے بھروسہ پر جسکا بلاشبہ انہین گھمنڈ ہے صرف قواعد تہذیب اور عمدہ سٹیزن شپ ہی کو خلاف ورزی نہ کرین بلکہ ملک کے قوانین فوجداری کے خلاف بھی مرتکب ہون - جینی لوگ اپنے ملک کے تمام عقائد والون کے ساتھ صلح پسند چلے آئے ہین اور اب بھی ویسے ہی ہین - اور کسی کے ساتھ مذہبی تنازع کرنے سے گریز کرتے رہے ہین - لہذا انکو اس

۴- لالہ جوہری مل مالک کوٹھی ساہوکارہ موسومہ جوہری مل سنے لعل خزانچی نیشنل بنک دہلی
۵- لالہ گردہر لعل مالک کاروبار موسومہ گردہر لعل گوپال رائے جوہریان دہلی -
۶- لالہ مولچند مالک کوٹھی پارچہ موسومہ مولچند متصدی لعل ممبر دہلی پیس گڈس ایسوسی ایشن -
۷- لالہ جوہری مل سوداگر ریشم دہلی -
۸- لالہ مہرچند ٹھیکہ دار دہلی -
۹- لالہ موتی ساگر بی-اے- ایل-ایل بی وکیل چیف کورٹ دہلی
۱۰- لالہ مواارام مالک کوٹھی ساہوکارہ موسومہ امولک چند پنمیشر یداس غورجہ ضلع میرٹھ
۱۱- لالہ پیارے لعل وکیل چیف کورٹ سکرٹری دہلی -

اتفاق رائے سے یہ ریزولیوشن پاس ہوا

ریزولیوشن نمبر۲- پنڈت فتح چند نے تجویز پیش کی اور پنڈت ساگرچند نے تائید کی اور کثرت رائے سے پاس ہوئی کہ چندہ کی فہرست دہلی مین کھولی جاوے اور سوائے دہلی والون کے اور دیگر شہر والون سے چندہ نہ لیا جاوے چنانچہ فہرست کھولی گئی فقط -

ترجمہ مموریل از طرف جینیان بخدمت جناب لفٹنٹ گورنر پنجاب

بحضور ہزاونر سرچارلیس منٹگمری ریوز صاحب - کے - سی - ایس - آئی - لفٹنٹ گورنر پنجاب -

دہلی کے جینیون کی عاجزانہ درخواست -

نہایت عجز وانکسار سے ملتمس ہین :-

ایک کتاب موسومہ "جین مت سیکاشا" - لالہ جینا داس گپتا والس پریسیڈنٹ آریہ سماج صدر بازار دہلی نے "تالیف کی ہے - اور اسکو پنڈت شمبھودت شرما اپدیشک آریہ سماج پرتھی ندہی سبھا لاہور نے شایع کیا ہے -

یہ کتاب اینگلو سنسکرت یا نئیر الیا پریس لاہور میں چھاپی گئی ہے اسکی جلدون کی تعدا

نقل کارروائی پنچایت سراوگیان دہلی بمقام صدر مندر واقع دہرم پورہ بتاریخ یکم جنوری سنہ ۱۹۱۴ء جسمین سراوگیان اگروال شہر دہلی و صدر بازار و کنہیڈیل وال شامل تھے

بابو پیارے لعل وکیل نے تحریک کی۔ اور لالہ سلطان سنگہ رئیس دہلی نے تائید کی۔ لالہ ایسری پرشاد رئیس دہلی اس جلسہ کے پریزیڈنٹ مقرر کیئے جاوین۔

لالہ اجیت پرشاد۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل لکھنؤ نے تجویز پیش کی لالہ جنیسر داس نے تائید کی کہ اس پنچایت کی راے مین کتاب موسومہ جین مت پرکاشا کہ جسکا بنانے والہ جمنا داس ساکن دہلی۔ اور مشتہر کرنے والہ پنڈت شمبودت شرما بیان کئے جاتے ہین۔ جینیون کی اور اونکے دہرم کی اور اونکے دیوتاؤن کی مذمت سے پر ہے اور اُس سے درمیان جینیون اور ہندون کے عموماً اور آریہ سماجیون کے خاصکر عداوت پیدا ہونے کا سخت اندیشہ ہے اس کتاب سے جینیون کو ملک کے ہر حصہ مین سخت رنج پہونچا ہے

یہ ریزولیوشن باتفاق راے پاس ہوا۔

ریزولیوشن دوم۔ لالہ گردہر لعل جوہری نے تجویز پیش کی اور لالہ جوہری مل خزانچی نے تائید کی کہ ایک کمیٹی گیارہ اشخاص کی کہ جنکے نام ذیل مین درج ہین اس غرض سے بنائی جاوے کہ وہ اس معاملہ پر حکام کی توجہ دلا دین اور جو اور جدید کارروائی ضروری اور مناسب ہو وہ کرین۔

۱۔ لالہ ایسری پرشاد مالک کوٹھی ساہوکارہ موسومہ گلاب راے مہرچند آنریری مجسٹریٹ و خزانچی سرکار دولتمدار پریزیڈنٹ۔

۲۔ لالہ سلطان سنگہ مالک کوٹھی ساہوکارہ موسومہ شیو سنگہ راے نہالچند میونسپل کمشنر

۳۔ لالہ جنگل کشور خلف راے بہادر پیارے لعل کسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشن یافتہ

گھنٹہ بجنے پر کل پوجاری اشلوک پڑھکر وید کا انوواد کرتے ہین - پھر انمین سے ایک پوجاری آئینہ ہاتھہ مین لیکر اونچا کرتا ہے جس سے شاید یہ غرض ہے کہ عکس دیوتا کا اُس مین آجاوے دوسرا پوجاری پانی کا برتن اُٹھاتا ہے اور تیسرا زمین کی پرکرما یعنی گرد پھرا کرتا ہے اور اسی طرح اور لوگ دیگر اشیا اُٹھاتے ہین - اس اثنا مین آواز گانے والون و گھنٹہ و ڈھول و دیگر باجون کی بلند ہوتی ہے اور تمام مندر خوشبو و دھوپ وغیرہ سے بھر جاتا ہے - پوجاری برتن سے پانی جسمین زعفران و شکر ملی ہوی ہے آئینہ پر چند بار ڈالتا ہے اور دوسرا شخص ریشم کے انگوچھے سے اُسکو صاف کرتا ہے - پانی آئینہ پر سے بہتی ہوئی موتی پر گر کر نیچے ایک رکابی مین جمع ہوتا ہے تب وہ پانی ایک دوسرے برتن مین لیکر ایک ایک بوند ہر ایک پوجاری کے ہاتھہ مین دیجاتی ہے -

طریقہ لامہ جسمین سر منڈے ہوے پوجاری و گھنٹہ و مالا و مورتی و چرنامرت و ڈھیلی نیچی پوشاک و گانے والون کی دوہری منڈلی و رسومات مذہبی و آرتی وغیرہ مین جہان کہ دنیادار بطور تماشائی علیحدہ رہتے ہین - اور مہنت و پوجاری و سادہو و ست و رات پیرو اور پرستش دیوتاؤن و سدہون کی اور برت و عہد و جاے حصول نجات و مورتی و تصویرات - مکان استہل و عالیشان مندر و انتظام سنگت وغیرہ بظاہر قریب قریب مطابق طریقہ عیسایان روم کے ہے گو تلقین اصول ہر دو طریق مین بڑا فرق ہے -

خاتمہ

زیادہ چپٹے۔

حال دہرم لاسہ بہت دلچسپ ہے کہ جس سے وجہ تسمیہ سواۃ و حکومت پیشوایان دہرم کی معلوم ہوتی ہے مگر یہان پر اُس کا کہنا فضول ہوگا۔ مندرجہ ذیل خلاصہ سے یہ معلوم ہوگا کہ مندر لہاسہ مین بڑی پوجا اب کس درجہ کو پہونچ گئی ہے۔

شہر مذکور مین جو خاص مندر ہے اُس کا راستہ ایک کلان مکان مین ہو کر ہے کہ جسمین چار مورتی دیوتاؤن کی ہین۔ یہان چرن امرت پرشاد وغیرہ فروخت ہوتا ہے۔ دیوارون پر تصویرات مختلف حالات بدھ کی ہین اور چھ مجسم ستونون پر چھت قایم ہے کہ جنپر عمدہ نقش کاری ہو رہی ہے مگر زنگت کرکے خراب کردی گئی ہے۔ دالان مندر کا قطار ستونون و پردہ اے زری دوزسے چند حصون مین منقسم ہے۔ درمیانی حصہ مین چودہ[۱۴] سنگاسن اور انتہا پر خاص استہان ہے یہان جواہر نگار چودہ[۱۴] تختیان رکھی ہین کہ جنپر علامت سنگ سارہ وغیرہ دیوتاؤن کی ہین اور اُس سے آگے ایک طاق مین گوتم بدھ کی مورتی ہے اسکی جانب چپ دلی لامہ اور جانب راست پنتشین لامہ کا آسن ہے اور پہر دونون طرف بلندی و آرایش مین درجہ بدرجہ کم چنگکس دہہنت و اشہارہ پوجاریون کی نشست ہین۔ مورتی کے سامنے ایک اونچا چبوترہ ہے جسپر نذر چڑہای جاتی ہے۔ اسکے بالای حصہ مین تصویرات دیوتا سونے و چاندی و مٹی کی ہین اور زیرین حصہ مین گہنٹہ و چراغ و دہوپ وغیرہ دیگر سامان ہے جو پوجا مین مطلوب ہوتی ہین۔ نرسنگہ یا سنکہ کی آواز پر پوجاری چوغہ و ٹوپی پہنکر درمیانی مکان مین جمع ہوتے ہین اور پہر تیسری مرتبہ سنکہ کی آواز ہونے پر مع پوجاریان جنکا پیشرو دلی لامہ ہے مندر کے اندر جاتے ہین۔ جبکہ وہ اپنے آسن پر بیٹھ گیا تو ہر ایک پوجاری تین مرتبہ ڈنڈوت کرکے اپنی اپنی جگہہ پر پلتہی لگا کر بیٹھ جاتے ہین۔ اور پہر گہنٹہ بجاکر تین سرن و دس عہد (جو صفحہ ۹۸ و ۱۰۱ پر بیان ہوے ہین) و دیگر اشلوک اپنی زبان سے کہتے ہین اور جب خاموش ہوے تو گہنٹہ پہر بجایا جاتا ہے اور تب پوجاری کتب مقدس سے پڑہ و اشلوک باواز خوش پڑہتے ہین۔ اگر ضیافت کا دن ہے تو پوجا بڑہکر ہوتی ہے۔

ترقی ہو رہی تہی۔

اگر کل پر نظر کیجاوے تو ہیون تہسنگ کے وقت مین بہ نسبت فاہین کے وقت کے بودہ دہرم کم ہو گیا تہا۔ اور صرف کشمیر و بالاے حصہ پنجاب و مگدہ و گجرات مین عوام اس دہرم کے پیرو تہے اور جہان کہین کہ بادشاہ وقت حامی تہا تو وہان ہم پلہ دہرم برہمنان کے تہا۔

جبکہ ہیون تہسنگ ہندوستان سے چلا گیا تو کہتے ہین کہ اس سے تہوڑے عرصہ بعد بودہ والون پر (خاص کر بہ تحریک برہمن پنڈتان کماریلا بہٹ اور بعدہ شنکر اچارج کے) ہندوانے ظلم و زیادتی کی۔ مگر تفصیل اسکی نابود ہو جانے کی معلوم نہین ہے گیارہوین صدی عیسوی مین ہرش دیو راجہ کشمیر و استہرپال راجہ اوڈیسہ دہرم گوتم کے معتقد اور حامی تہے۔ روایت اس جور و زیادتی کی بیشک بے بنیاد نہین ہے مگر یہ بہی ہے کہ دہرم بودہ آٹہوین و نوین صدی مین ایسا خراب ہو گیا تہا کہ لوگون کی رغبت اس طرف نہ رہی تہی اور جبکہ راجاؤن نے مدد سے کنارہ کشی کی تو پہر بمقابلہ برہمنون کے قایم رہنے کی اسمین قدرت نہ رہی۔ بارہوین صدی عیسوی مین جبکہ مسلمانون نے کشمیر فتح کیا تو کوئی بودہ ہندوستان مین باقی نہ رہا تہا الا چند مردمان بودہ خلاف دہرم ہو کر چین والون کے شریک اور رسومات وغیرہ ہندوان کی اختیار کرکے بسر اوقات کرتے تہے۔

اب دربارہ دہرم لامہ ہاے تبت کے چند فقرہ لکہنے کی ضرورت ہے یہ ایک ملک ہے کہ جسمین سنگت بودہ حکمران ہے۔ اس جگہہ مثل بعض اور ملکون کے بودہ دہرم باعث تعلیم و تربیت مردمان کا ہوا۔ یہ ٹہیک معلوم نہین ہے کہ یہان ابتدا مین کب بودہ دہرم کے پنڈت آئے لیکن چہٹی صدی عیسوی مین ملک نیپال بودہ ہونے لگا تہا اور ۶۳۲ عیسوی مین راجہ تبت نے کتب ہاے مقدس ہندوستان سے منگائی۔ ایک سو برس بعد ایک راجہ نے جو پیروان پرستش بہوت پریت والون مین سے تہا بودہ کے استیصال کرادی اور کتب مقدس جلادی لیکن اس خونریزی سے بودہ دہرم کا تخم پیدا ہوا اور بعد انتقال ظالم کے اسکو پہر ترقی اور قدر منزلت کی

بہار کلان بنایا ہوا راجہ کنشک کا ویران تہا۔ لیکن مردمان تب ہی بودھ تہے اور طریقہ کلان یعنی قدیم کے پیرو تہے کشمیر مین راجہ ورما یکے بودھ تہے اور ہیون تہسنگ نے ۱۰۰ بہار و ۵۰۰۰ بودھ مت کے سادھو پاے۔ سندھ مین طریقہ خورد (یعنی حال) مروج تہا قنوج مین اُس وقت راجہ سیلادت حکمران تہا کہ جو تمام ہندوستان مین بڑا طاقتور اور پکا بودھ اور کتب مقدس مین بڑا پنڈت تہا۔ لیکن اُس کے شہر مین ایکسو مندر ہندوان اور اسی قدر استہل بودھ والونکی تہے جبکہ ہیون تہسنگ اس ملک مین آیا تہا مجمع کلانِ قنوج زیر نگرانی راجہ سیلادت ۶۳۴ء مین تہا جسمین کہ خورد مسترد کیا گیا۔

اُس وقت سراوستی و کپلاوستو بالکل ویرانہ تہے اور جو دو چار درویش باقی تہے وہ طریقہ خورد کے پیرو تہے۔ برہمنان خوش حال و مخالفان بکثرت تہے اور بنارس مین بمقابلہ ۱۰۰ شوالون کے صرف چار استہل بودھ والون کے تہے لیکن مگدھ و ویسالی دیس مین اصلی دہرم خوب سرسبز تہا اور مگدھ مین ۵۰ استہل کہ جنہین ایکہزار سادہوان رہتے تہے۔ تعلیم کی خاص جگہہ نالندہ تہی کہ جو راجگڑہ سے شرق کی جانب واقع تہا۔ یہان پر طالب علم تمام ہندوستان اور بلکہ سیلون تک کے آتے تہے ہیون تہسنگ نام خاص خاص اُستادون کا تحریر کرتا ہے اور اونے خود بہی سالہا سال وہان تحصیل علم کی۔ اُس نے مفصل حال بہت سی جاے متبرک و دیگر اشیاء کا لکہا ہے یعنی جن سے کہ دہرم بہوم بودھ والون کی بہری ہوی تہی۔ وہان پر جدید و قدیم دونون طریق کی قدر ہوتی تہی اور نالندہ مین کل کتب مقدس ہر دو طریق کی پڑہائی اور سمجہائی جاتی تہی۔

آگے چلکر کنارہ دریاے گنگ کے ملک اوڈیسہ مین بودھ دہرم بحال تہا اور پچہم کی طرف یعنی گجرات و خاندیس و نصف راجپوتانہ پر جسمین بودھ لوگ رہتے تہے راجہ دہروسین حکمران تہا۔ تاہم یہی جبکہ اُس وقت کوشلا کہتے تہے بودھ تہا لیکن کلنگ دیس جسکی جنوبی حد دریاے گوداوری ندی تہی اور نیز تلنگو مین نہ ور شہرت تہا۔ سعید دیش جو آگے دکہن مین تہا بودھ دہرم

کشمیر اسی فرقہ کے معتقد ہین۔ ملک کوچین اور آوا اور جزایر جاوہ سوماترا اور منگولیا نے غالباً جو چوتہی و پانچوین صدی مین ملک چین سے لیا۔ اس سے پیشتر یہ مذہب جانب غرب و شمال کے کابل سے بلخ اور بخارا تک اور براہ جنگاریا و گوبدہ کے پہر چین تک جاملا تہا۔ بارہوین صدی عیسوی مین اسلام نے بودہ کو غربی حد چین و ہندوستان سے نکالدیا لیکن دراصل وہ پیشتر سے کم زور خراب ہوگیا تہا۔

خود ہندوستان مین شروع سنہ عیسوی سے برہمنان اور بودہ مین متواتر فساد رہا۔ دہرم بودہ کنارہ دریاے گنگ اور وسط ہند مین پانچوین صدی عیسوی تک اور جنوبی ہندوستان مین کچہ عرصہ زائد تک مستقل رہا۔ جو کچہ کہ اُسکا حال معلوم ہے وہ تحریرات سیاحان چین فاہین سن [illegible] ء و سنگین سنہ ۵۱۸ ء و ہیون تہسنگ سنہ ۶۲۹-۴۵ ء سے لیا گیا ہے۔ چنکہ انکی تحریرات ہندوستان سے ٹہیک معلوم نہین ہوتا ہے۔

یہان اسقدر گنجایش نہین ہے کہ سیاحان چین کے حالات کو مفصل طور سے مقابلہ کیا جاوے فاہین نے ہر دو طریقہ کے پنڈت اور استہل و ٹوالبا وغیرہ کابل سے گدہ تک بکثرت دیکہی۔ اور قوم برہمنان او ہندوؤن کے مندر بہی کم نہ تہے بلکہ راجہا ے و رعایا بودہ و برہمنان دونون کی یکسان تعظیم کرتے تہے۔

سیاح سنگین کا حال بہت مختصر ہے وہ معمولی طور سے آیا اور کہتا ہے کہ شاہ ختن کا بودہ نہین تہا مگر پنڈتان ہندوستان کی اُسکے ملک مین آتے جاتے تہے بلخ بودہ تہا لیکن دریای سندہ سے غرب کی جانب ملک کافرستان مین ایک راجہ ملیچہ بودہ والون کو تنگ کرتا تہا۔ دریاے سندہ سے شرق کی طرف کل بودہ تہے۔ سنگین پشاور سے آگے نہین بڑہا۔

ہیون تہسنگ نے راجہ بودہ کپیسا کو دس صوبہاے افغانستان مین سلطنت کرتے ہوے پایا لیکن بہت سے بہار یعنی استہل جو اُس نے دیکہے بوجہ متواتر لڑائی اور چلے جانے باشندگان کے ویران تہے۔ ملک قندہار کا بہی یہی حال تہا اور قدیم دارالسلطنت پشاور مین

یہ کہتے ہین کہ یہ تینون کتب راجہ کنشکہ نے تانبے کے پتر پر کندہ کرا کر اور ایک پتھر کے صندوق مین بند کرکے بحفاظت رکھے اور انپر ایک ستوپا تعمیر کیا۔ اگر یہ روایت صحیح ہی تو غالباً وے اب تک وہان دفن ہون گے۔

بعد انتقال راجہ کنشکہ کے جبکہ سلطنت پارہ پارہ ہوگی تو اگلے راجاؤن نے پھر برہمنی دہرم کی طرفداری کی۔ اسکے بعد میگہ باہن کشمیر کا راجہ بودہ ہوا (سنہ ۱۴۴ عیسوی) جسکی عملداری ملک کلنگ واوڑیسہ تک تہی۔

بودہ دہرم اس وقت سے بہت پیشتر براہ شرقی ترکستان ملک چین مین پہونچگیا تہا اور سنہ عیسوی سے دو سال پہلے ایک قاصد جو کہ شاید بھیجا ہوا راجہ ہوشکہ کا تہا کتب ہای بودہ مت کے پاس شہنشاہ چین کے لیگیا تہا۔ بعدہ شہنشاہ نے سنہ ۶۲ عیسوی مین ایک خواب دیکھکر ملک تاتار و ہندوستان سے کتب ہاے بودہ کی چین مین منگاہی۔ اُس وقت سے بودہ مت نے وہان بہت فروغ پکڑا۔ پنڈت لوگ ممالک متوسط و شمالی غربی حصہ ہندوستان سے اکثر ملک چین کو جاتے تہے اور چین والون نے خود بہت سے سفیر ممالک بودہ مین بھیجے کہ تحریرات مقدس کو فراہم کرین۔ ان کو انہون نے بڑی ہوشیاری سے زبان چین مین ترجمہ کیا تہا۔ چوتہی صدی مین بودہ دہرم شاہی دہرم ہوا۔ وہان پر پنڈت ہر فرقہ شمالی بودہ کی تہی اور اب بہی ہین مگر کوی جدید فرقہ پیدا نہین ہوا۔

ملک کوریا مین بودہ دہرم سنہ ۳۷۲ عیسوی مین چین سے پہونچا اور وہان سے ملک جاپان مین سنہ ۵۵۲ عیسوی مین آیا۔ قدیم مذہب جاپان کا پرستش نیچر (یعنی مخلوقات تہی) کہ ایک کتاب مین ایک جاپان کی عورت نے سنہ ۷۱۲ عیسوی مین اسکی کچہ تشریح لکہی ہے۔ اور تیرہوین صدی مین ایک پادری نے (سنہ ۱۲۶۲ عیسوی مین انتقال کرگیا) ایک فرقہ جدید قایم کیا کہ جسمین بہت سی قدیم عقائد شامل کئے گئے۔ پادری لوگ معمولی لباس پہرتے اور شادی بہی کرتے تہے۔ اور انہین سے اکثر لوگ معزز اور شاہی خاندان مین رشتہ رکہتے تہے۔ کل جاپان کے بودہ یعنی مجمع

مختلف مقامات کو بھیجے گئے تھے وہ ضرور کامیاب ہوئے ہوں گے۔ ملک برہما و سیام نے سیلون سے دہرم بودہ لیا تھا برہما نے تقریباً سنہ ۴۵۰ء عیسوی مین جبکہ بدہ گھوش سیلون سے وہان گیا اور سیام نے سنہ ۶۳۸ء مین بودہ مت قبول کیا تہا۔ ملک جاوا مین یہ دہرم براہ ملک کلنگ سنہ ۱ء عیسوی مین پہونچا مگر وقت ٹہیک تحقیق نہین ہے۔ یہ تحقیق ہے کہ تیرہوین صدی عیسوی مین جبکہ کلان مندر بورو بدور تعمیر ہو رہا تہا تو وہان بودہ دہرم رائج تہا۔ ایسے وقت مین بودہ دہرم جزیرہ ہاے قرب وجوار بلی و سماترا مین پہونچگیا تہا مگر سماترا مین کبہی استقلال نہین پکڑا۔

حال کامیابی بودہ دہرم کا اوتر کی طرف کسی قدر زیادہ معلوم ہے سکہ ہاے راجہ ہوشکہ و کنشکہ سے واضح ہے کہ شمالی و غربی حصہ ہندوستان مین سنہ عیسوی کے شروع مین بودہ شاہی دہرم تہا یعنی جسکو راجہ لوگ مانتے تھے۔ ہوشکہ کابل مین راج کرتا تہا اور جبکہ وہان سے نکالا گیا تو جدید سلطنت کشمیر مین قایم کی اور بعدہ گرد نواح کے ملک فتح کرتا ہوا متہرا تک پہونچا جہان کہ اس نے ایک عبادتگاہ تعمیر کی تہی۔ بعد اسکے ہشکہ گدی نشین ہوا اور اس نے بہی ایک بہار یعنی عبادتگاہ تیار کی۔ اسکے بعد کنشکہ یعنی تیسرا بہائی جو قریب سنہ ۱ء عیسوی کے راجہ ہوا تہا پکا بودہ تہا۔

کنشکہ کی سلطنت کابل سے ہندوکش پہاڑ تک اوپار قندوز و کوکن و کشمیر و بلخ و ہمالت پہاڑ اور میان دواب گنگا و جمنا مین آگرہ تک اور راجپوتانہ و گجرات و سندہ و کل پنجاب پر تہی یعنی ایسی عظیم سلطنت جو راجہ اسوکہ سے بادشاہان مغلیہ کے وقت تک نہین ہوئی۔ گرو کی ہدایت کرنے سے راجہ کنشکہ نے ایک سنگتی ۵۰۰ ہوشیار پنڈتان کے پیروی وسو بندہو کے فراہم کی۔ اس مجمع نے صرف تین شرح تیار کی۔

(۱) اوپدیسہ شرح سوتر پٹک۔ (۲) ونایو وبہاشا شاستر شرح ونایہ۔ (۳) ابہیدہرم وبہاشا شاستر کہ جنمین سے ہر ایک مین ایک لاکہ پد تھے۔

مندرجہ ذیل شرح پالی زبان کی ہین جواب موجود ہین۔

سمنتاپاسدکا	شرح	ونایہ
کنکہاوترنی	״	پاتی موکہا
سومنگلا بلاسنی	״	دیرگہہ نکایہ
پپکاسودنی	״	مجہمہ نکایہ
سارارتہہ پرکاسنی	״	سمیتا نکایہ
منورتہہ پورنی	״	انگترا نکایہ
پرمارتہہ جوتکا	״	کہرگا پاتہہ وسوتہ نپاتہ
دہرم پدارتہہ کتہا	״	دہرم پد
پرمارتہہ دیپنی	״	اودانہ۔ ومانہ وتہو پریت وتہو وتہراگاتہا وتہری گاتہہ
ابہی دہرارتہہ دیپنی	״	اتی وتکہ
جاتکارتہہ کتہا	״	جاتکہ
سدہرما پرکاسنی	״	پت سمبہدا
وسدہجن ولاسنی	״	اپدانہ
مدہرارتہہ بلاسنی	״	بدہ ونسا
کریا پتکارتہہ کتہا	״	اکشر یا پتکہ
ارتہہ سالنی	״	دہرم سنگنی
سموہاونودنی	״	وبہنگا
ونچی پرکرنارتہہ کتہا		آخر کی پانچ کتب ابہی دہرم پتکا کی

سنگرہ ہین اشوکہ کے بعد جو دیگر پنڈت بہیجے گئے تہے انکا بہت کم حال معلوم ہے کہ جو ہندوستان

اصول جو بزبان یاد کی گئی ہین روز روز وردہی نہین کئے جاتے ہین بلکہ بذریعہ تشریحات کے ہر ایک لفظ کی صحت ہوتی رہتی ہے - جب تک آستاد و شاگرد کے بعد دیگرے قابل ہوتی ہی تو یہ دلیل غلط نہین ہے - مگر جبکہ دشمنون سے اندیشہ پایمالی ملک کا ہو تو اُنکا قلمبند ہونا ضروری ہے -

مہندا اگر چاہتا تو اُن کو تحریر کرا دیتا - ہم جانتے ہین کہ جو کور الفاظ کی الف بے جو راجہ آسوکہ نے اپنی تحریرات مین استعمال کی ہے سیلون مین رائج تہی اُسکے تحریر کرنے سے یہ شبہ نہین ہونا چاہیے کہ اصلی پتکہ ا سے اور اُن مین جو مہندا سیلون کو لیگیا تہا کچہ تفاوت ہوگا - گمان غالب یہ ہے کہ اصلی پتکہ ا سے ابتدا آمد مہندا سے تا بوقت قلمبند ہونے کے (اس عرصہ ۱۶۰ سال مین) صحیح رہین - بعد تحریر ہونے کے پہر بحفاظت رکہی گئی ہین کہ جنکے صحیح ہونے مین شبہ نہین ہے -

یہ بیان کرنا دلچسپ ہوگا کہ بڑے ذی علم پنڈتون کا مجمع واسطے نظرثانی کتب کے بمقام رتنا پور شتہ؁ مین جمع ہوا تہا جسکا سرپنچ پوجاری سومنگلا تہا اور تمام پتکہ ا سے بغور دیکہے گئے -

تاریخ بودہ دہرم سیلون مین صرف ایک اور حال یعنی بدہ گہوشا کا لائق تحریر ہے یہ مشہور پنڈت بدہ گیا مین متصل بانسو تہا درخت کے پیدا ہوا تہا اور قریب سنہ ۴۳۰ عیسوی کے سیلون مین آیا - وہان اُس نے کتاب وسدہی مارگ یعنی راہ راست جسین کل مسئلہ بودہ دہرم کے درج تہے بنا کر اپنے آپ کو بڑا اوستاد دہرم بودہ کا ثابت کیا - سنگت سیلون کی پیشرو نے اُس کو حکم دیا کہ تشریحات جو اب تک سنگہالی زبان مین تہی پالی زبان مین تحریر کرے - کل شرح جو اب موجود ہین اُسی کے نام سے نامزد ہین اُسکی کتاب ایسی مکمل تہی کہ سنگہالی زبان کی کتب بالکل غیر استعمال ہوکر معدوم ہوگئی اور اب کسو پتا نہین چلتا ہے -

کیا ہے دستیاب ہو۔

دیواتم پیہ تسہ بعد کرنے سلطنت ۴۰ سال کے رو برو مہندا کے انتقال کر گیا اور اسکے مرتے ہی تامل قوم نے سیلون پر قبضہ کیا اور ۶۰ سال تک تخت و شمالی صوبہ اس ملک کے اپنے ہاتھ مین رکھے۔ قریب ۱۶۴ سال سنہ عیسوی سے پیشتر راجہ دشت گامنی نے جو راجہ تسہ کے بھائی کا پوتا اور صوبہ ہائے دکن مین پناہ گزین تھا قوم تامیل کو نکال دیا۔ یہ راجہ بھی بودھ کا بڑا حامی تھا۔ اُس نے دو کلان واگبا انورادھا پور مین تعمیر کی۔ ایک مرسوتی ۱۵۰ فٹ بلند اور دوسرا مہا تھوپا ۲۰۰ فٹ بلند اور نیز ایک عظیم دھرم سالہ جسکی ۱۶۰۰ استون باہم احاطہ درخت استوتہا سے اب تک موجود ہین۔

اُس کے انتقال سے ۴۳ سال بعد تامل لوگون نے پھر اُس جزیرہ کو فتح کیا۔ قریب ۵۰ سال پیشتر سنہ عیسوی سے راجہ وتا گامنی بھتیجہ راجہ دشت گامنی نے اُن کو پھر نکالدیا اُس نے سب سے بڑا واگبا موسوم بہ ابھیہ گیری واگبا ۲۵۰ فٹ بلند سیلون مین تعمیر کیا۔ اور نیز اُسی کے راج مین (لو مہج پٹنا سے قریب ۱۶۰ سال بعد اور قریب ۳۳۰ سال بعد انتقال بودھ کے ہر سہ پٹکہ ہائے اول ہی مرتبہ قلم بند ہوئے۔ کتاب مہاونسا مین بحوالہ دیپ ونسا کے یہ فقرہ لکھا ہے۔

پنڈتان سابقہ نے ہر سہ پٹکہ ہائے اصلی و اونکی تشریح کو آجتک بزبان رکھا ہے۔ پنڈتان حال نے جمع ہوکر اور انسان کو فانی سمجھ کر بغرض قدامت دھرم کے کتب مذکور تحریر کر دی ہین۔

یورپ کے لوگ خیال کرتے ہین کہ کتب بلا تحریر کے قائم نہین رہ سکتی ہین۔ ہندوستانیون کی رائے اسکے خلاف ہے۔ اس وقت بھی اگر کل چھپی ہوئی کاپی بیدون کی ضائع کردی جاوین تاہم بزبان ہر پنڈتان کی موجود رہین گی۔ پنڈتان بہ نسبت تحریری کتب کے زبانی کو زیادہ معتبر سمجھتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ تحریر مین ضرور غلطی واقع ہوگی۔ لیکن

سنگھمتی ایک شاخ اسوتہا درخت کی گیا سے اپنی ہمراہ لائے تھے کہ جو درخت اُس وقت سرسبز تھا یعنی وہ کہ جسکے نیچے بدہ نے بدہ پد کو پایا تھا وہ بیش قیمت نشانی انورادہاپور مین متصل رون ولی واگبا کی لگائی گئی تہی۔ اور عجب بات ہے کہ وہ اب تک سرسبز موجود ہے۔ ایک مورخ لکھتا ہے۔ اسوتہا درخت انورادہاپور کا غالباً دنیا مین سب سے پرانا درخت ہے وہ سنہ عیسوی سے ۲۸۸ سال پیشتر لگایا گیا تھا پس اب اُسکی عمر ۲۱۳۲ سال (سنہ ۱۸۴۴ء) کی ہے۔ درختان بوہانس جاہی سیگل و درخت یوکلپس قسمانیا کا اور درخت ڈرگون اور دلتور وغیرہ کی بہت کچھ عمر لکھی گئی ہے مگر یہ سب تخمینہ اندازاً ہین لیکن عمر اسوتہا درخت کی تحریری بات ہے اور اُسکی خبرگیری و داشت نسلاً بعد نسلاً ذمہ راجہ بادشاہ کی رہی ہے اور حال اُسکے تغیر تبدل کا تواریخ مین سلسلہ وار لکھا گیا ہے کہ جو معتبر تواریخ انسانون ہی اور ایک سے دوسرے کو پہونچی ہے۔ اگر مقابلہ کیا جاوے تو اُسکے سامنے درخت بلوط الرسلی کا پودہ ہے اور درخت بلوط جنگل و ندسری عمر مین تصنیف ہی نہین ہے درخت یوجیشمہ آنی کا یقین کرتے ہین کہ ۱۲۰۰ سال سے موجود ہے مگر اسوتہا ان کل درختون مین سب سے پرانے سی بھی ایک سو سال عمر مین زیادہ ہے اور جو پیشین گوئی بروقت اُسکے نصب کرنے کے کی گئی تہی کہ وہ ہمیشہ کو سرسبز رہےگا پوری ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

یہ درخت اس قدر عرصہ تک نہین رہ سکتا تھا اگر پوجاریان بودہ برابر اُسکی خبرگیری نہ کرتے۔ جیسے کہ آثار ضعیفی ظاہر ہوئے چبوترہ گرد اُسکے اونچا کرتے رہے یہانتک کہ وہ اب سطح زمین سے قریب ۲۰ فٹ کے اونچے چبوترہ پر قایم ہے۔

چونکہ یہ درخت قسم برگد سے ہے اُسکی شاخہاے سے جڑ جدید نکل آتی ہین اور جب کہ شاخ اسے کلان حد سے باہر نکلے تو لوہی یا چنائی کے کھمب لگاکر ٹیک دی جاتی ہین۔ موسم خشکی مین بڑی احتیاط سے پانی دیا جاتا ہے صورت درخت اور اُسکے احاطے سے آثار کہنگی ظاہر ہوتے ہین مگر اُسکی عمر پر کسی کو یقین نہوتا اگر سلسلہ وار تحریری ثبوت جو مورخ مذکورہ بالا نے جمع

کیا۔ مہندا کی صلاح سے راجہ نے تھوپاراما واگبا کہ جو ویران شہر انورادا پورہ میں اب بھی قابل دید ہے تعمیر کیا۔ اُس کے اندر (بموجب روایت ہر دو فریق کے) گوتم کی داہنی طرف کی ہنسلی کی ہڈی دفن ہے۔ راجہ نے واسطے پنڈتان ہندوستان کے دو استہل ایک متصل واگبا کے اور دوسرا ایک پرفضا پہاڑ پر جو شہر سے ۸ میل جانب شرق واقع ہے تعمیر کرای۔

اس پہاڑ پر کہ جسکی تینوں چوٹیوں پر تین واگبا ہیں مہندا نے بہت سا حصہ اپنی پچھلی عمر کا بسر کیا۔ اُس نے غربی ڈہال پہاڑ میں ایسے مقام پر جو آبادی سے علیحدہ تہا پتھر کے اندر کندہ کرا کر تپ کے واسطے گوپہا بنای اور واسطے آمدرفت کے پہاڑ کاٹ کر سیڑہی بنای تہی کیونکہ اور کوئی کوراستہ نہین ہے۔ وہان پر پتھر کا آسن جو پہاڑ کے جسم مین کہود کر بنایا گیا ہے اب تک موجود ہے۔ چونکہ نیچے سطح زمین پر گرمی بشدت ہوتی ہے پس پہاڑ خود اپنے سایہ سے اُس گوپہا کو حرارت آفتاب سے محفوظ رکہتا ہے۔ سطح زمین سے وہان تک کوئی آواز نہین پہونچتی ہے۔ اور جہان کہ کسی وقت خوب رونق ہوگی اب صرف گونج جانوران و آواز برگ درختان سنی دیتی ہے۔ مصنف انگریزی نے لکہا ہے کہ وہ دن کبہی نہ بہولونگا جس روز مین اول ہی مرتبہ اُس غار اور شہید کی کوٹہری کے اندر گیا تہا۔ وہ سادہ مگر خوبصورت تہی اور جہانکہ اب سے دو ہزار سال پیشتر ستھوین کا گرو رہتا تہا جس نے اپنی عمر کا بہت سا حصہ وہیان اور کار دہرم مین صرف کیا تہا اور اُسی پہاڑ پر انتقال کیا۔ راکہہ اُسکی ایک واگبا مین دفن کی گئی جہان کہ چند درویش اب بہی رہتے ہین۔

تعمیر تہوپاراما واگبا کے شروع ہونے سے کچہ عرصہ بعد راجہ کے خاندان سے چند مستورات نے چیلے ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ اس لئے مہندا نے اپنی ہمشیرہ سنگہمتی کو جو اسکے ساتہ ہی شریک سنگت ہوی تہی بلا بہیجا۔ وہ اپنے والد سے اجازت لیکر معہ چند دیگر چیلون کے وہان آئے اور جلد ہی ان مستورات کو دہرم پورہ سکہلایا جن کا خاص کام یہ تہا کہ کتب مقدس سنین اور یاد کرین۔

دیا ہو حسب صحیح اصول دہرم بودہ کے تعلیم دیوین۔ یہ سب حال بہی نوشتہ جات سے مین لکہا ہو۔
نوشتہ جات سے یہ بہی واضح ہے کہ راجہ اسوک نے گرد نواح کے ملکون مین شفاخانہ
واسطے انسانون وجانورون کے تعمیر کی اور جہان کہین درخت ادویات ومیوہ جات پہلے سے
پیدا ہوتے تہے وہان کاشت کرائی اور چاہ بنائے اور سایہ دار درخت کنارہ راستہ جات کے
لگائے کہ جس سے انسان وجانوران آرام اٹہاوین۔ نام ممالک غیر جنہین یہ کار خیر کئے گئے تہے
یہ لکہے ہین۔ چولا (یعنی تانجور۔ کارومنڈل چولا کا ایک صوبہ ہے) وپانڈیا وسیتا پوترا (چولا
وپانڈیا وسیتا ملکر دکن کا ملک شمار ہوتا ہے) وکیرالا وسیلون وملک بادشاہ یونان۔ ایک نوشتہ
مین راجہ اسوک لکہتا ہے کہ قاصد چار بادشاہان یونان کو بہیجے گئے (تاریخ یونان مطابق
کرنے سے یہ نام بادشاہان قریب قریب ملتے ہین) اور انپر فتح حاصل کی۔ یعنی فتح تیغ کی نہین
بلکہ مذہبی۔

اب ہماری خاص غرض اُن قاصدون سے ہے جو سیلون کو بہیجے گئے تہے۔ اُس وقت مین
(یعنی سنہ عیسوی سے ۲۳۰ یا ۲۵۰ سال پیشتر) سیلون مین تسّہ نامی راجہ تہا (کہ جو بنام
دیوانم پریہ تسّہ یعنی عزیز دیوتاؤن کے مشہور تہا) اُسکے پاس راجہ اسوک نے بعد برخاست
مجمع مذکور کے اپنے پسر مہندا کو روانہ کیا (جو سنگت مین ۱۲ سال پیشتر داخل ہوا تہا) تاکہ بودہ دہرم
کو اُس جزیرہ مین ظاہر کرے۔ وہ بعد ایک سال کے روانہ ہوا اور ہمراہ اپنی ایک گروہ پنڈتان (جنہین
چار کے یہ نام لکہے ہین اتہیا اُوتہا سنبلا وبہدرسال ونیز دوا ورسمان وبہندو) اور نیز کچہ
پنگ (؟) اسے مع تشریحات جو سنگت نے پٹنا مین قرار پائی تہی لیگیا۔ یہ تشریحات اُس نے بودہ پالی زبان
سے سنگہالی زبان مین ترجمہ کی۔

راجہ دیوانم پریہ تسّہ نے اُسکو بڑی خاطر سے لیا اور اُس جدید دہرم کو قبول کرکے
پیرو دہامی ہوا۔ اُس نے پہلے ہی ایک قاصد راجہ اسوک کے پاس بہیجا تہا کہ جسکی عوض راجہ
اسوک نے بہی اُسی کے پاس اپنا قاصد بہیجا اور اُس قاصد نے راجہ اسوک طرف سے مُسکو دی نشین

اُنہین سے ایک کا بیان کتاب پرپتا وتہو مین ہے جو ساتوین کتاب پانچوین حصہ دوسرے پتک کی ہے۔ بہت سے ایسے ہین کہ جو گوتم نے بجواب سوالات ساریپوتر کے کہے ہین بہت راہول سے کہے گئے ہین۔ لیکن نصیحت دربارہ دروغ کے بابت ابتک کچھ پتا نہین لگا ہے۔

بعد برخاست ہونے سنگت پتنا کے (یہ جاننا چاہیے کہ شمالی بودہ والے اس سے ناواقف ہین) چند لوگ مختلف ممالک کو بہیجے گئے تہے اور آٹھوین فصل دیپ ونسا اور بارہوین فصل مہاونسا مین مندرجہ ذیل فہرست لکھی ہے۔

ملک کشمیر وگاندہار کو مجہکا گیا۔

ملک مہیسا (یعنی جنوبی حصہ ہندوستان وکنارہ جنوبی گوداوری) کو مہادیوا گیا۔

ملک بن باسی (یعنی جنگلی ملک غالبًا راجپوتانہ) رکہتیا گیا

مہاراشٹر (ملک مرہٹوں کا جو چشمہ گوداوری ازبمبئی سے ۱۵۰ میل واقع ہے) مہادہرم رکہتیا گیا

ملک یون (یعنی یونان) کو مہارکہتا گیا

ملک ہمونتا (یعنی ہمالہ پہاڑ) کو مجہا گیا

ملک سورنا بہومی (یعنی سونے کی زمین غالبًا ملک برہما) کو سنیا وترا گیا

ملک لنکا (سیلون) کو مہندا وغیرہ گئے

تواریخ سیلون سے واضح ہے کہ ہندوستان سے سمندر مین ہوکر سیلون تک آمد و رفت جہازون کی تہی یہ معلوم نہین ہے کہ اسوکہ کے وقت مین ایسا ہوتا تہا یا نہین۔ لیکن خلاف قیاس نہین ہے۔ جس زبان وحرفون مین نوشتہ اسوکہ پائے گئے ہین اُسی قسم کی عبارت کی تحریر مقبرہ بہا پر پائی گئی جو کہ اس بیان کو تصدیق کرتی ہے۔

اُسی سال مین اسوکہ نے ایک عہدہ قایم کیا جسکا نام دہرما مہاماترا تہا اور جس کا یہ کام تہا کہ دہرم کی حفاظت رکہے اور وحشیان وکم ذات والون کی خبرگیری کرتا رہے محکوم نہین ہین اُسی قسم کے عہدہ مقرر کیئے گئے اور نیز ایسے اشخاص مقرر کئے جو مستورات کو آگر کہو نہین

اُس مین اعتقاد رکھنے سے اصل بودہ دہرم بہت مدت تک قایم رہے گا۔

اے مہاتماؤ۔ مذکورہ ذیل سوتر دہرم بودہ کی جنکو مین بدہ کی کہی ہوی مانتا ہون یعنی ونایہ سمت کرشا (خلاصہ ونایا) آریا وساؤ (حالت راہ راست رو) - اناگت بہیانی (خوف آیندہ) منی گاتہا و منی سوتر (سوتر طریق دانشمندان) و سوالات آپ تشا - راہول کو نصیحت دربارہ جہوٹ بولنے کے - اے مہاتماؤ مین امید کرتا ہون کہ یہ کتب مقدس مرد و مستورات جو سنگت مین ہین ہمیشہ یاد اور دہیان کرینگی - اس غرض سے اے مہاتماؤ مین یہ نوشتہ کرتا ہون میری خواہش پوری ہوی۔

شاید جنوبی بودہ والون کا یہ عقیدہ کہ ہر سہ پتکہ کل بدہ کے کہے ہوے ہین درست نہین ہے - کیونکہ ان کو صفحہ ۹۵ سے مطابق کرنے سے معلوم ہوگا کہ فہرست پوری نہین ہے نیز اسوکہ کی فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ کتب جنکی تفصیل یہان لکہی گئی ہے اُس وقت بہی رائج تہی اور اگر وہ پتکہ اسے حال مین بجنسہ نہین ملتے ہین تو یہ نتیجہ مستخرج ہوتا ہے کہ سنگت پتنا مین قایم نہین رکہی گئی - شاید کہ پنڈتون نے کچہ اور نام سے یا دیگر کتابون مین شامل کردی ہون مگر بالکل نہ چہوڑ دی ہونگی۔

ونایا سماک اور پاتی موکہہ شاید ایک ہی کتاب کا نام ہے کہ جو اول حصہ پتکہ کی بنیاد اور غالباً متن گاتہا و تہیرا گاتہا بہی ایک ہی ہین کہ جو دوسرے پتکہ کے پانچوین حصہ کی دوسری کتاب ہے - متفاوت نام کا ہونا کچہ تعجب نہین ہے - جو کہ دونون فہرست دو مختلف زبان مین ہین تفاوت ہونا ممکن ہے - اور یہ بہی یاد رکہنا چاہئے کہ ہمکو صرف سوتر پتکہ اول حصہ کی چند کتب کا حال معلوم ہے نہیں جو حصہ کتب فہرست راجا اسوکہ کا دستیاب نہین ہوا ہے شاید ان کتابون مین ہو جواب نامعلوم ہین۔

آریہ وساؤ کتاب مین بیان قربان کا معلوم ہوتا ہے کہ ان کیس معنی راہبت پہاڑ مین دہیہ والے کے ہین - خوف آیندہ مین بیان مختلف دنیاؤن کا ہے کہ جہان جہان جنم ہوتا ہے

بیشادون یا ستاؤن یعنی زبان قدیم کندہ پائے گئے اور جو ایک دوسرے سے علیحدہ دفاتر پر ہونے کے یہ ثابت کرتے ہین کہ راجہ اسوک اس قدر ملک مین حکمران تھا۔ ستارہ ہائی دہلی و الہ آباد مین ہین اور پہاڑ کپورداگری ضلع پشاور و گرنار ملک گجرات اور دہولی ملک اوڈیسہ اور جبرا و پہنڈک دہلی و جھیوم کے واقع ہین۔

ان پہاڑین نوشتہ ہائے سے یہ ظاہر ہے کہ بودہ دہرم اسوکہ کے وقت مین قریب قریب خالص و صاف تھا۔ اُس وقت اہل معجزہ یا دیوتاؤن کا کچھ ذکر نہین ہے اور نہ کچھ بیان رسومات و منتر وغیرہ کا ہے۔ نوشتہ ہائے مین اعلی اصول رحم دلی و دہرم۔ مثل سنگالوادہ سوتر کے مندرج ہین۔ اطاعت والدین۔ مہربانی ساتھ اولاد اور دوستان کے۔ رحم دلی ساتھ حیوانات کے اور کم درجہ والون پر لطف کرنا۔ برہمنان و پیروان سنگت کی تعظیم۔ اور غصہ و ہوس و بے رحمی و بدچلنی کو ترک کرنا۔ فیاض اور جانداروں پر رحیم ہونا۔ اس قسم کی نصیحت ہین کہ جو عزیز اور دیوتاؤن کا خوش کرنیوالا یہ راجہ اپنی رعایا کو سکھلاتا ہے۔

انہین سے ایک نوشتہ بنام اُن مہاتماؤن بودہ کے ہے جو بمقام پٹنا اٹھارہوین سال سلطنت راجہ اسوکہ مین جمع ہوئے تھے۔ یہ فرمان اس طرح ہے۔

سنگت کی تعظیم و تکریم زیادہ ہونے سے بہت سے نالائق انسان شریک ہوئے اور بقول مہا ونسا مکارون نے فائدہ اُٹھانے کی غرض سے گیروا لباس اختیار کئے اور جہان موقع ملا ایسے شخصون نے اپنی طرف سے کچھ ایجاد کرکے کہا کہ یہ بدہ کا مقولہ ہے۔ اور یہ لوگ اپنی مرضی کی موافق کارکن ہوئے۔ اور جو اصل دہرم تھا اُسکی پیروی نہ کی۔ پس ایک مجمع ۔۔۔ مہاتماؤن کا بسرگروہی تسّا سپر ہوگئی و ۹ ماہ تک جمع ہوا جنے قواعد سنگت و اصول دہرم بودہ کے پھر اچھی طرح بیان و درست کئے۔ نوشتہ جو بمقام بیرا موجود ہے اس طرح پڑھا گیا۔

راجہ پیاداسی (دیوتاؤن کا پیارا) مگدھ دیس کا سنگت کو سلام کرکے اُنکی تندرستی اور آرام چاہتا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ مین کس قدر بدہ اور دہرم اور سنگت کی تعظیم کرتا ہون۔ اور مہاتما بدہ نے جو کچھ اپنی زبان مبارک سے کہا ہے وہ حق و راست ہے

ہر ہے جسے ل (جو آسکے پیرو کہتے تہے) اصل نام نہین ہے بلکہ خطاب ہے کہ بعد دیا گیا تہا خواہ کچھ ہو مگر یہ صاف ظاہر ہے کہ جس وقت چندر گپت اور آسکے ہمراہیان پنجاب سے آکر حکمران ہوے تو وہ زمانہ تہا جبکہ حالت ملک کی متغیر ہو رہی تہی۔ اور بودہ مت جسمین ذات پانت کی کچہ تفریق نہ تہی بہ تعداد مردمان اور سب طرح سے ترقی پر تہا۔

چندر گپت اور آس کا لڑکا بندوسارہ بودہ نہ تہے لیکن تیسری پیڑہی مین پرپادرسی موسوم بہ اسوک سردربار اس دہرم کا معتقد ہوا اور جہان کہین دہرم بودہ کا چرچا ہے یعنی دریاے والگا سے جاپان تک اور سیلون و سیام سے منگولیا و سبیریا تک آس کا نام ساتہ تعظیم کے لیا جاتا ہے۔ اگر شہرت کسی انسان کی کثرت مردمان پر جنہون نے نام آس کا بخیر یاد کیا ہو اور اب ہی کرتے ہون اندازہ ہوسکے تو اسوک بہ نسبت دیگر شاہان عظیم کے زیادہ مشہور ہے۔

اور اگرچہ بودہ دہرم والے آسکو بہت بڑا وسیلہ ترقی دہرم کا خیال کرتے ہین۔ لیکن اسمین شک نہین ہے کہ وہی آس کے تنزل و ہندوستان سے نکالے جانے مین ایک بڑا باعث ہوا۔ دراصل آسکے شریک ہونے سے ظاہری نقصان نہین پہونچا لیکن بقول شخصے۔

اے کانسٹنٹاین (نام بادشاہ) تو کیا منحوس مددگار رہا
تیرا شریک ہونا خراب نہین تہا لیکن بیش قیمت جاگیر جو
تو نے پوپ کو دی باعث خرابی کا ہوا

راجہ اسوک دسوین سال مین بعد تخت نشینی کے معتقد ہوا تہا اور پہر آس دہرم کی ترقی مین بہت سرگرم ہوا۔ آس نے بہت سی بہار و مکانات واسطے سنگت کے بنائے اور بہت سے تماؤن کے واسطے ضروریات مخزونگی مہیا کی اور اپنے مشیرون کو بہی ویسی ہی ترغیب دی اور نیز باغات و شفاخانہ واسطے انسانون و حیوانون کے تیار کی اور اپنی سلطنت مین یہ شہرہ دیا کہ کل رعایا دہرم اور انصاف سے بسر کرین۔

حال میں ایک خاص اور دلچسپ بات ظاہر ہوئی کہ چند اشتہارات مذکورہ بالا

اُس وقت حالت ملک کی ایسی ہی تہی کہ ہر کوئی اپنے اپنے طرف کہنچا تہا جسکے باعث
عرصہ قلیل مین فرقہا سے اس قدر زیادہ ہوگئے۔ رسومات قدیم آریا لوگون کی گوتم کے
وقت مین تبدیل ہو چلی تہی۔ رغبت پنڈتون کی خاصکر تعلیم بودہ کی طرف تہی اور طاقت بادشاہان
وقت روز بروز زیادہ ہوتی جاتی تہی۔ گوتم کے انتقال سے تہوڑے عرصہ بعد اجات سترو
راجہ مگدہ نے چہوٹے چہوٹے سرداران وجین کو جو دریاے گنگ کے دوسرے پار رہتے تہے
تباہ کر دیا اور پہر درمیان مگدہ دیس و آس پاس والے رجواڑون کو ساہبی و سراوستی کے
سلسلہ تکرار قایم رہا چہوٹے چہوٹے سردار کسی نہ کسی ایک راجہ کی طرفدار ہوے اور واسطے لینے
گدی کے طرح طرح کی سازش پیدا ہوی۔ اس تکرار مین نیچ ذات والون کو موقع ملا کہ جو اور
وقت مین ناممکن تہا یہانتک کہ وقت اجتماع سنگت ویسالی کو ہر کسی کو آزادی حاصل تہی اور کوئی
کسی کا پابند نہ تہا۔

سلطنت مگدہ کی اُس وقت ہندوستان مین سب سے عظیم تہی مگر مجمع ویسالی سے
کچہ پیشتر خواہ بعد ایسا تغیر و تبدل ہوا جس سے ایک نیچ ذات اول ہی مرتبہ کل ہندوستان کا
راجہ ہوا یا بزبان ہندو و بودہ والون کے یون کہنا چاہئے کہ اول مرتبہ چکرورتی راجہ ہوا۔

سنہ عیسوی سے ۳۲۵ سال پیشتر جبکہ سکندر اعظم ہندوستان مین فتح کرتا
ہوا دریای بیاس پر ٹہرا تب ایک باغی جسکو راجہ مگدہ نے شکست دی تہی فرار ہو کر لشکر مین
داخل ہوا اور جبکہ سکندر واپس چلا گیا تو اُس نافرمان بردار باغی نے پنجابیون کو فراہم کر کے
اپنی حکومت بڑہائی یہانتک کہ بوقت قتل ہونے نندا راجہ مگدہ کے خالی تخت پر قابض ہوا
اسکے بہر تہوڑے عرصہ بعد بنام چندر گپت کے موسوم ہوا اور یونانیون کو جو صوبہ سندہ مین حکمران
تہے نکال باہر کیا۔ اب یہ دریافت طلب ہے کہ یہ راجہ کیا وہی اسوکہ ہے جسکی سلطنت مین شمالی
و جنوبی بودہ والے سنگت ویسالی کا ہونا بتلاتے ہین۔ اسمین شک نہین ہے کہ جنوبی بودہ والے
اس اسوکہ کو کاک ورن غلط بتلاتے ہین ۔ چندر گپت یعنی چاند سے حفاظت کیا گیا ہے مشل

ان ہندوون کو جنکو یہ معلوم نہ تہا کہ کیا بہ طوالت
اور کیا مختصر کہا گیا ہے
اور کیا ظاہر اور کیا پوشیدہ رکہا گیا ہے
جدید معنی جدید الفاظ کے لگاکے گویا بدہ نے اسی طرح کہا ہے
اور لفظی معنی لگاکر بہت سا اصلی مطلب گم کر دیا
انہون نے ونایہ و ستوتر کو جنکا سمجہنا دشوار ہے کچہ کچہ خارج کر کے
اپنی طرف سے سوتر و ونایہ و اصول دہرم کچہ اور ہی بنا لئے
پروارا اور اسکی تشریح اور چہہ کتب ابہی دہرما
پٹ سمبہدا و ندیسا و کچہ حصہ جاتکہ کا
اس قدر انہون نے علیحدہ کر کے انکی جگہہ اور بنا لئے

یہ اول ہی تنازعہ تہا رفتہ رفتہ تفرقہ زیادہ ہوتا رہا یہانتک کہ شمالی و جنوبی بودہ دونون فریق بالاتفاق نام ۱۸ فرقہ ہاے (ایک سابقہ اور ۲ اجدید) کی بتلاتے ہین ان مین اور تبت والون کی فہرست مین پانچ یا چہہ نام مختلف ہین۔ ہمکو اختلاف ان فرقہ ہاے کا بہت کم بلکہ بالکل حال معلوم نہین ہے اور یہ ہی ٹہیک معلوم نہین ہے کہ یہ فرقہ مثل فرقہ ہاے حال کے تہے یعنی یہ کہ جماعت ہر ایک فرقہ کی علیحدہ علیحدہ تہی اور پیروان ان کے جداگانہ اپنے اپنے استہل مین رہتے تہے یا نہین۔ اکثرون مین زیادہ اختلاف نہ تہا اور اگرچہ فریقین مین نااتفاقی کیون نہو مگر وسے جانتے تہے کہ پیروان ہر فریق کو نجات حاصل ہوگی۔ ملک چین کا رہنے والا سیاح ہون تسنگ یون لکہتا ہے۔

فاضلان علم فلسفہ مین ہمیشہ نفاق ہے اور شور ان کے غصہ آگین مباحثہ کا مثل موج سمندر کے بلند ہوتا ہے۔ پیروان مختلف فرقہ ہاے کے خاص خاص مرشد کی پیروی کرتے ہین مگر مختلف راستہ ہو کر ایک ہی منزل کو پہونچتے ہین۔

(۴) رسومات عہد و اقرار کے اپنے گہرون مین ہی ادا ہو سکتے ہین اور یہ ضرور نہین ہے کہ خاص سنگت کی قیام گاہ مین ہو۔

(۵) جبکہ کسی کام کے لئے منظوری سنگت کی ضرور ہو تو یہ منظوری بعد ہونے اُس کام کے بہی ہو سکتی ہے اور یہ ضرور نہین ہے کہ پیشتر ہی ہو۔

(۶) اگر رواج قواعد کی مطابق نہو تو قواعد حسب رواج درست کر لئے جا سکتے ہین۔

(۷) بعد دوپہر کے کسی وقت دودہ سے بنائی ہوی غذا کہا سکتے ہین اور صرف پانی اور دودہ ہی نہین۔

(۸) نشہ دار پینے کی اشیا، اگر مثل پانی کے ہون جائز ہین۔

(۹) بستر بارچہ کا جسمین جہالر نہون استعمال کرنے کی اجازت ہے۔

(۱۰) پیروان سنگت سونا و چاندی لے سکتے ہین۔

بعد بڑی بحث کے پرانے دہرم والون نے ان دس باتون کو تردید کرایا۔ اور پہلے پیشوا کے جتادپسر کاکندکا) اور نیز ریوتا کی دوسری سنگت نے جسمین ۷۰۰ ممبر تہے ویسالی مین ۸ ماہ نشست کی اور قواعد و اصول دہرم بودہ کے درست کرکے قایم کئے۔ لیکن اس فیصلہ کو عوام نے قبول نہین کیا۔ دوسرے فریق نے اس سے بہی کلان سنگت منعقد کی کہ جس سبب سے اُس کا نام مہاسنگی ہوا۔ جائے افسوس ہے کہ اس برگشتہ فریق کی بحث کا مفصل حال معلوم نہین ہے کیونکہ بدون موجود ہونے مفصل حال کے ایک طرفی بیان سے ٹہیک حال معلوم ہونا مشکل ہے۔

دیپ ونسا مین اس برگشتہ فرقہ کی نسبت یون لکہا ہے

پنڈتان مہاسنگہی نے دہرم کو اُلٹ دیا
اور قدیم اصول کو توڑ کر جدید اصول قایم کئے۔
جو کلام ایک مقام پر تہا اُنہون نے دوسری جگہ تبدیل
اور معنی و اصول پانچون نکایہ کو مختلف کر دیا۔

ابھی دہرا اُس کا کوئی علیحدہ حصہ نہیں ہے تقسیم حسب ذیل ہے -

۱- سوتر کلام نصیحت آمیز-

۲- گیبا- نظم و نثر مخلوط-

۳- ویاکرن- تشریح- قواعد-

۴- گاتہا- نظم-

۵- اُوانہ- راگ خوشی-

۶- اتی وتکہ- ۱۱۰ فقرہ ہاے-

۷- جاتکہ- ۵۵۰ حکایات جنم ہاے سابقہ-

۸- ابہوتا- اسرار مخفی-

۹- ویدلا- کتب ہاے کلان-

نیپال کے پنڈت انہیں اور تین زائد کرکے کل ۱۲ اقسام مین تقسیم کرتے ہین-

سیلون کے مورخ کہتے ہین کہ پہلا مجمع ، ماہ تک رہا اور نام آٹھ کہیا پنڈتون کی ویدیاسا مین لکھی ہین-

اس سے ایک سَو برس بعد تک جبکہ ویسالی مین دوسرا مجمع ہوا اور کچھ حال معلوم نہیں ہے

بعض پنڈت اس مجمع دویم مین دس امورات مندرجہ ذیل کو جائز جانتے تھے-

(۱) نمک واسطے خرچ کے برتن مین رکھا رہے- حالانکہ کوئی شی کھانے کی حسب منشاء

وناپہ کے جمع رکھنے کی اجازت نہین ہے-

(۲) سخت غذا دوپہر تک ہی نہین بلکہ جب تک کہ سایہ آفتاب کا ۲ انچ پڑے استعمال

ہو سکتی ہے-

(۳) اُس مقام پر جہان کہ ضروریات گوشہ نشینی ہیا نہ ہو سکین قواعد ونایہ کی

ملایم کر دئیے جا دین-

فصل ہشتم

تواریخ بودہ دہرم

تواریخ بودہ دہرم مین سب سے اول تاریخ انتقال بدہ کی ٹہیک معلوم ہونی چاہئے جوکہ یہ معاملہ پیچیدہ اور مبہم ہے اسلئے زیادہ بحث نہین کی گئی مگر تحقیقات کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بدہ نے قریب ۴۱۲ سال قبل از سنہ عیسوی کے انتقال کیا۔

گو ابتدا سے ہی سنگت بودہ مین بہت سے ایسے پیروہی تہے کہ جنہون نے برہمن دہرم مین تعلیم پائی تہی اور اُس کا اثر اُن کے دلون پر موجود ہوگا مگر اُس سنگت مین بدہ کے انتقال ہوتے ہی تفرقہ پیدا نہین ہوا اور وجہ یہ تہی کہ پُرانے ممبران سنگت نے ہوشیاری کی اور بعد انتقال بدہ کے جمع ہوکر مشورہ کیا کہ قواعد و اصول سنگت کے ٹہیک کرین۔

یہ سنگت بمقام راجگڈہ بموسم برسات بعد انتقال بدہ جو اول ہی وقت وعظ کا ہوا تہا جمع ہوے اور اُس کا سرپنچ عمر رسیدہ مہا کشپ مقرر ہوا۔ کہ جو سنگت مین درجہ اول تہا اور جس سے ایک مرتبہ بدہ نے جامۂ فقیری بہی تبدیل کیا تہا یعنی یہ کہ دونون کی حالت واحد تہی۔ اس مشورہ مین ۵۰۰ پنڈت سنگت کے تہے اور سترپا برنی گوپہا مین جمع ہوے جو اجات سترو راجہ مگدہ نے متصل راجگڈہ کے اس خاص کام کے لئے تیار کرائی تہی اور اب تک موجود ہے۔ وہان پر تمام مجمع نے کلام مرشد کو جو ترادا (یعنی دہرم مہاتماؤن کا) مین لکہا ہے اور نیز اوپالی نے قواعد سنگت و آنند نے دہرم کی نصیحتون کو خوش آواز سے پڑہا۔

جنوبی بودہ والے یقین کرتے ہین کہ ترادا و دہرم سنگہ ہا سے جو سیلون مین موجود ہین ایک ہی ہین۔ مگر یہ درست نہین ہے۔ گو کوئی کوئی حصہ سنگہ ہا سے کا ترادا مین کیون نہو۔ بوقت سنگت راجگڈہ کے اصول دہرم بودہ کتب ہا سے مین ترتیب دیکر اور برزبان یاد کی گئی تہی تقسیم حصص ترادا کی جیسی کہ مذہب مذکور مین تشریح کی گئی ہے تقسیم سنگہ ہا سے مختلف ہین اور

ندی اور چشمہاے روان کے لگادی گئی ہین۔ ان کے اندر اسم اعظم یا کوئی منتر دیا اشلوک کتاب مقدس سے لیکر لکہدیا گیا ہے۔ یہ چکر بذریعہ طاقت پانے اور بعض جگہ بذریعہ مثل ہوا چکی کے گردش کرتی ہین۔ تو ہر گردش سے گویا ورد اسم اعظم یا منتر کا ہوا جس سے ملک کی بہبودی منصور ہے۔ غالباً بعض جاتری لوگ کچہ خرچ کرکے اس قسم کا ثواب خود بہی حاصل کرتے ہون۔

ایک اور جدید وضع یہ ہے کہ بروقت استت یا آرتی دیوتاون کے اگر کل مجمع مل کر ایک فقرہ کو ایک ہی ساتہ کہین تو بہت دیر ہوتی ہے۔ لہذا مجمع مین ہر ایک کس ایک ایک جدا فقرہ یا اشلوک پڑہتا ہے کہ جس سے کل مجمع ملکر تہوڑے عرصہ مین پوجا کو پورا کر دیتے ہین۔

اور ایسے ہی یہ سادہ لوح تبت والے دہرم برکش قایم کرتے ہین۔ یعنی ایک کلان جہنڈہ گاڑ کر اسپر ریشم کا پہریرا لگاتے ہین۔ اور پہریرہ پر اسم اعظم اوم منی پدم ہم لکہا ہوتا ہے جبکہ پہریرا ہوا سے اڑکر کشادہ ہوتا ہے تو خیال کرتے ہین کہ ایک منتر کا ورد ہوا جس سے جہنڈہ لگا نیوالے اور تمام ملک کو ثواب ہوتا ہے۔ سیاح کو اس قسم کی جہنڈے ملک تبت مین ہر جگہہ نظر پڑتے ہین۔ اگرچہ یہ رسم کیسی ہی کیون نہو تاہم دیکہنے والے کو دلچسپ معلوم ہوتی ہے۔

اس مخلوط طریق کا موجد اسنگا سوامی ہے کہ جو پشاور میں رہتا تھا اسنے پہلی کتاب سوسوم بہ یوگا چاری بہومی شاستر تقریباً سنہ ۵۰۰ء میں لکھی تھی۔ ہیون ہسنگ جو ساتوین صدی میں یہان آیا تھا یہ لکھتا ہے کہ استہل اسنگا سوامی کا ویرانہ پڑا ہے اور یہ کہ یہ شخص گوتم سے ایکہزار سال بعد ہوا تھا۔ اس نے واسطے باہمی اتفاق دیگر فریق ویدوں والون نے یہہ بھی تدبیر کی کہ ان لوگون کے دیوتاؤن کو اپنے یہان کے چھوٹے چھوٹے لوگون مین جگہہ تجویز کرکے بدہ واولوکیتشرا کے زیر سایہ رکھا تاکہ سب قوم ان پرستش گاہون مین زیارت کرے اور حسب رواج اپنے اپنے فرقہ یا ذات کے بھینٹ پوجا چڑہاوین۔ یہ طریق اس نے الیسا ایجاد کردیا کہ بالعوض تلاش آہنہ انگ والے راستہ کے عوام بذریعہ دہارنی و منڈل وغیرہ طریقہ منتر شاستر کے متلاشی سدہی یعنی خواہشات دنیا کی ہوے۔

اسنگا کی تدبیر کا یہ نتیجہ ہوا کہ نیپال مین غیر مہذب لوگون کو بمقابلہ صاف و پاکیزہ اصل اصول کے یہ مخلوط و دلچسپ طریق پسند ہوا اور پھر وہان تنتر اور منتر شاستر نے اسقدر زور پکڑا اور جہالت و رسومات ناکارہ جاری ہوئین کہ جن کے بیان سے قلم عاری ہے۔

اب جیسے کہ ان خیالات نے ترقی کی مورت و تصویرات دیوتاؤن و بھوت و چڑیلون کے مندرون اور پرستش گاہون مین قایم ہوی کہ جنکی عجیب و غریب صورت و شکل ہین تصویرات کثیر چشم و دست و پا کی دیوارون اور کتابون مین لکھی ہین۔

اس تنتر اور جادو کے رائج ہونے سے کم و بیش ان لوگون پر بھی اثر ہوا جنکی خیالات درست اور صاف تھے۔ تبت مین ہر کسی کے پاس ایک مالا ہوتی ہے جسمین ۱۰۸ دانے ہین۔ اس سے نام یا منتر وغیرہ دیوتاؤن کے ورد کئے جاتے ہین اور بجای درستی و صفای بیرونی و اندرونی کے جو اصل اصول دہرم بدہ تہا صرف مالا پھرانے پر اکتفا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس طرح جسقدر زیادہ عمل کیا جاوے ثواب عظیم ہوتا ہے۔

سب سے بڑھکر تبت والون نے یہ ایجاد کی ہے کہ ایک قسم کے چکر بناکر مگند پر انکو

دہیانی بدہ	بودہی ستوا	مانشی بدہ
۱- ویروچن -	۱- سمنت بہدرا -	۱- کرکوچندہ -
۲- اکشوبیہ -	۲- بجرپانی -	۲- کنکامنی -
۳- رتن سنبوہ -	۳- رتن پانی -	۳- کاشیپ -
۴- امتابہہ -	۴- پدم پانی - یا اولوکیتشرا -	۴- گوتم
۵- اموگ سدہ -	۵- وسوپانی -	۵- میتریا -

پتنکا ے اور للت وستارین بلکہ سدہرم پنڈریک مین بہی ان سب دہیانی بدہ ای کا کہین ذکر نہین ہے - اور اگر بغور دیکہا جاوے تو فاہین اور ہیون تہسنگ کے حالات سے بہی (جو ملک چین سے ہندوستان مین پانچوین اور ساتوین صدی عیسای مین آئے تہے) اس قسم کا رواج پایا نہین جاتا ہے - شاید کہ بعد ساتوین صدی کے یہ پرستش رائج ہوی ہو -

انہین چہارم دہیانی بدہ امتابہہ جسکا بودہی ستوا اولوکیتشرا اور مانشی بدہ گوتم ہے درجہ مین سب سے اعلی لکہا ہے کہ جو دہیان بیشمار بودہی ستوا کے سکہاوتی لوک مین بودہی درخت کے نیچے آسن لگائے بیٹہا ہے -

نیپال اور تبت والون نے دسوین صدی مین ایک اور بدہ ایزاد کیا جس کا نام آدبدہ ہے - اور کہتے ہین کہ اس نے پانچون قسم کے دہیان سے پانچ دہیانی بدہ ظاہر کی - اور ہر ایک دہیانی بدہ سے ایک ایک بودہی ستوا ظاہر ہوا کہ جنہون نے اپنے جسم لطیف سے ایک ایک دنیا پیدا کی - یہ دنیا جو اب موجود ہے چہارم بودہی ستوا اولوکیتشرا سے ظاہر ہوی ہے -

اب ظاہر ہے کہ اس قسم کی باوث عقائد او خیالات سے اصول بدہ کا پوشیدہ ہوگیا اور نئی نئی طریق کے بعد دیگرے قایم ہوے یہانتک کہ جو صاف اور سیدہ دہرم کی اصول تہے بمقابلہ ان از ور نگین خیالات کے تاریکی مین آگئے اور رفتہ رفتہ بجاے ان کے منتر دہنتر وغیرہ نے قدم رکہا -

شاید کہ ایسے لوگون نے قایم کرلی ہو جو اوکسی دہرم کو چہوڑکر بودہ ہوے ہون مگر
اصول دہرم کو نہ پہونچے ہون۔

منجوسری سے مراد عقل کل ہے اولوکیتسرا طاقت کل و محافظ عالم۔ ان دونو نکا نام اکثر
کیکے کتاب سدہرم پنڈریک مین لکہی ہین کہ صنف جسکا منجوسری کہا جاتا ہی اسکے ایک حصہ مین
صفات اولوکیتسرا کی لکہی ہین کہ اُسکی پرستش سے کیا کیا فواید حاصل ہوتے ہین۔

مابعد خطاب طاقت کل کا اولوکیتشرا سے علیحدہ ہوکر ایک دوسری بودہی ستوا کی سپرد
ہوا جسکا نام بجروہرا لکہا ہے۔ (یہی خطاب اندر کا بہی ہے)۔ اور یہ تینون ملکر شمالی بودہ والون کے
نزدیک دیوتا ہوے۔ سواے ان کے دو ایک اور دیوتاؤنکی پرستش بہی ایزاد ہوی۔ یہ بالکل خلاف
تلقین بدہ کے ہے۔ اُسنے کسی قسم کی پرستش جائز نہین رکہی تہی۔ اُس کا قول تہا کہ مہاتما اور ارہت
لوگ دیوتاؤن سے بہی برتر ہین۔ لیکن شمالی بودہ والے اولوکیتشرا کی اُسی طرح پرستش کرتے ہین
جیسے کہ ہندو اپنے دیوتاؤن کی۔

شمالی بودہ والون نے اسی پر اکتفا نہین کیا۔ وے لوگ تلقین گوتم سے ایک درجہ
اور بڑہ گئی یعنی دہیان کے جو چار درجہ بیان کئے گئے ہین اور پتکہ ناے اور للت بستار مین بہی
چار ہی لکہے ہین۔ بجاے چار کے یہ لوگ پانچ قایم کرتے ہین۔

ابتدای عقیدہ یہ تہا کہ دیولوک سے اوپر ۱۶ برہمہ لوک ہین۔ جو شخص پہلی دوسری و تیسری درجہ
دہیان کو حاصل کرے بعد انتقال کی پہونچے وہ لوکونمین جنم لیوے۔ یعنی ایک درجہ کی لئی تین تین لوک مقرر ہین
اور چہارم درجہ کے لئی دسوان و گیارہوان لوک ہے۔ باقی پانچ لوک اُن کی لئی ہین کہ جو اس جنم میں آدہ منزل تک
پہونچ گئی ہین کہ پہر وہان پیدا ہوکر نربان بدرجہ حاصل کرینگے۔ اب ان پانچون درجہ برہمہ لوک کی لئی شمالی بودہ والے
ایک ایک دہیانی بدہ یعنی پانچ بدہ بتلاتے ہین کہ جو دہیان مین مستغرق رہتے ہین۔ دہیانی بدہ سے یہ مراد پای جاتی ہے
کہ ہر بدہ جو دنیا مین پیدا ہوتا ہے وہ دہیانی بدہ کا اوتار ہے۔

دہیانی بدہ ماے کی تعداد بیشمار ہی مگر قلب حال کیواسطی صرف پانچ لکہی ہین جنکی تفصیل مع بودہی ستوا کے

شاخ شمالی

ملک برہما و سیام و سیلون مین اگر کچھ تفاوت ہوا ہے تو صرف بدھ کے احوال مین ہوا ہے اور ہر سہ پٹکہ ہاے مین کچھ ترمیم ہونا پایا نہین جاتا ہے مگر نیپال و تبت و چین و جاپان و منگولیا مین حال بالکل متغیر ہے۔

ان ملکون مین دہرم بودہ اصل اصول سے یہانتک تنزل ہوا کہ مثل رومن کیتہلک والے عیسائیون کی پادری اور پوجاری ہر جگہہ قایم ہوگئے ہین۔ کچھ حال لامہ ہاے تبت کا اس کتاب کے آخر پر لکہا گیا ہے۔

شمالی بودہ کی بہی دو شاخ ہین ایک کلان دوسری خرد۔ انہین در بارہ اصول پٹکہ ہاے کچھ تفاوت ہے۔ یہ لوگ کہتے ہین کہ خاص دہرم جو سب نیک کامون کا باعث ہے بنام میتریا بدہ اوتار لیویگا۔ سواے اُسکے اور بدہ ہاے کو بہی بیان کرتے ہین یعنی پرتکش بدہ ہاے جو موجود ہین اور بودہی ستوا جو آیندہ کسی وقت مین بدہ کا اوتار لیوینگے۔ پرتکش بدہ وہ ہین کہ جو جملہ مدارج طے کرکے بدہ پدوی کو پہونچ گئے ہین مگر اپنا دہرم اورون کو سمجہا نہین سکتے ہین اور بودہی ستوا وہ ہین کہ جنم ہاے سابقہ سے متوقع پہونچنے درجہ بدہ کے چلے آتے ہین اور متواتر ترقی کرتی ہوے کبہی نہ کبہی منزل مقصود کو پہونچ جاوینگے۔

چونکہ گوتم بدہ نروان پد کو پہونچکر آواگون سے بری ہوا تو اس دہرم کے لوگ بڑی اعتقاد سے منتظر ہین کہ جو بودہی ستوا ہاے دیولوک مین مقیم ہین اُنہین سے کون اور کب بدہ ہوکر دنیا مین ظاہر ہوگا۔ پس کہین کہین جنوبی بدہ کی مندرون مین بہی متصل مورت گوتم بدہ کے ایک اور خالص سفید مورت میتریا بدہ کی ہوتی ہے۔ بوقت فاہین (سنہ ۴۰۰ع) چینی سیاح کی پرستش پرتکش و بودہی ستوا میتریا سری اور اولوکیتسرا کی رائج تہی۔

اب یہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ پرستش ان فرضی بدہ ہاے کی کہان سے ایجاد ہوئی کیونکہ پٹک ہاے اور لٹ بستارا اور کتب ہاے سابقہ نیپال اور تبت مین انکا کچہ ذکر نہین ہے۔

دنیا کو مثل حبیب کے ظاہر ہوا ہے اور اصل دہرم جو باعث نجات مخلوقات کا ہو گا معلوم کریگا۔

ایسے ہی عجیب و غریب ساخت اُسکے کمالات کی آئندہ تحریر ہین کہ علم و ہنر مین اپنی استادون پر بہی فوق لے گیا۔ مختصر یہ کہ بہترین آسایش و سامان دنیا داری۔ سواری ملازمان رقاص۔ محلات وغیرہ موجود تہے کہ اگر وہ بدہ نہوتا تو چکروتی راجہ ہونے مین کوئی شبہ نہ تہا۔ اسکے بعد جو چار صورت نظر آئی اور جنگل مین جانے کے وقت کا دیوتی طرح طرح سے لالچ دیا اُنکی تشریح سابق ازین ہو چکی ہے کہ بروقت فتح کرنے نفس کے کیا ظہور مین آتا ہے۔

اسکے بعد ۴۵ سال کے اندر دہرم چکر کو گردش دی اور اکثر کشف و کمالات خلایق کو دکہلائی۔

بوقت انتقال کے درخت سال نے بے موسم پہول ڈالے اور شاخہاے جہکا کر اُسپر سایہ کیا۔ اور جبکہ نعش کو اُٹہانے لگے تو حرکت نہ کی جب تک کہ دیوتاؤن نے حاضر ہوکر جا ئی رکہنے کی بتلائی۔ اور چتا مین رکہدینے پر آگ نے اثر نہ کیا جب تک کہ سنگت کی پیشوا کشیپ نے آکر تعظیم نہ کی۔ جبکہ کشیپ کو خبر ہوئی تو فوراً وہان آیا اور تین مرتبہ معہ دیگر پیروان کے چتا کا طواف کرکے قدمون کی طرف سر جہکا کر کہڑا ہوا۔ تب چتا خود بخود جل اُٹہی۔ اور بعد جلنے کے آسمان سے بارش ہوکر سرد ہوئی۔

دوسری روایت یون ہے کہ کشیپ حاضر ہوکر اور مرشد کے قدمونکی طرف کہڑا ہوکر دہیان مین مستغرق ہوا۔ جبکہ ہوش مین آیا تو التجا کی کہ قدم جنپر ہو نشان راجہ چکروتی کے مین درشن ہون۔ یہ التجا دل سے زبان پر نہ آئی تہی کہ پارچہ کفن علیحدہ ہوکر قدم از خود اس طرح نکل آے جیسے کہ بادل سے چاند نکلتا ہے۔ تمام جماعت نے اس معجزہ کو دیکہکر آوازہ واہ واہ کا بلند کیا۔ کشیپ نے معہ دیگر پیروان کے قدمون کو سر سے لگایے۔ اُسکے بعد کفن بدستور سابق ہو گیا۔

ایک عمر رسیدہ رشی جو ہمالیہ پہاڑ مین عبادت کرتا تہا یہ آثار دیکھکر کپلا وستو آیا بالک بغرض تعظیم روبرو لایا گیا۔ مگر برعکس قدم بالک کے اوپر سفید سر زاہد کے پہونچی تب اُس روشن ضمیر مہاتما نے راجہ سدہودنا کو سمجہایا کہ یہ بالک بدہ ہوگا۔ اور خود ہوا کہ افسوس اُس وقت تک مین زندہ نہ ہونگا۔

پانچوین دن پیدائش سے نام رکہنے کا جلسہ ہوا اور ۱۰۸ برہمنان جو تینون بید کے جاننے والے اور جنمین خاص کر زیادہ ہوشیار تہے محل مین بلائے گئے۔ انمین سے ۷ نے نشانات گوتم کو بغور دیکھکر دو انگلی اُٹہائی اور کہا کہ یا تو چکرورتی راجہ یا بدہ ہوگا۔ لیکن آٹھوین نے جسکا نام کونڈنیا تہا صرف ایک انگشت اُٹہائی کہ وہ بیشک بدہ ہوگا اور پردہ گناہون اور جہالت کا دنیا سے اُٹہا دیوے گا۔ منجملہ پانچ ابتدائی شاگردان گوتم کے ضعیف کونڈنیا اول اور پہر باقی چار برہمنون کے لڑکے معتقد ہوئے۔ ان ہی پانچ شخصون نے بروقت ریاضت شاقہ کے اُسکی خدمت کی تہی۔

یہ سوانح کتاب للت بستار مین نہین ہے لیکن بجائے اُسکے یہ اس مضمون کا ہین کہ گوتم کو ہندون کے مندرون مین واسطے تعظیم کرانے دیوتاؤن کے لے گئے مگر وہان کل دیوتاؤن کے مورتیون نے اُسکی تعظیم کی۔

پہر ہل چلانے کا جلسہ ہوا۔ مہاراجہ سدہودہنا آمد فصل پر رسومات ادا کرنے باہر گیا اور کنور کو ہمراہ لے گیا۔ اُس وقت کی رسومات اور خوشی مین کنور کو ایک درخت کے نیچے بٹہلا کر بہول گئے۔ گوتم پلوتی لگا کر دہیان مین مستغرق ہوا۔ اگرچہ سایہ دیگر درختان کا دہوپ کے ساتھ پہرتا رہا مگر جس درخت کے نیچے گوتم تہا اُسکا سایہ بدستور اُس کے اوپر ٹہرا رہا۔ للت بستار مین لکہا ہے کہ پانچ رشی جو آسمان مین ہوکر جا رہے تہے جب اُسکے اوپر ہوکر گذرے تو ٹہر گئی اور گوتم کی صفت مین اشلوک پڑہے بایں خلاصہ کہ یہ مہاتما آگ گناہون (جو دنیا کو متواتر جلا رہی ہے) مثل پانی کے اور تاریکی اور جہالت خلایق کو مثل روشنی اور ہندہ نجات مین مثل جہاز اور گناہون کے طلسم مین پہنسے ہوئے انسانون اور بیمارون ہوا دہوپ

اُس کا نام سرباتھ بدھ (یعنی روشن ضمیر) لکھا ہے اور یہ کہ پورا ارہت تھا سیلون مین ہر کوئی اُس کو سُنو تھیں یہ جس کے نام سے زبان پر لاتا ہے۔

اسی طرح رفتہ رفتہ لوگ خیال کرنے لگے کہ بدھ اور انسانون کی طرح پیدا نہین ہوا بلکہ اپنے لوک سے اپنے آپ اور کے حمل مین اُتار دیا۔ اور پیدا ہوتے ہی علامات اپنی بزرگی اور دانشمندی کی ظاہر کی۔ اور یہ کہ زمین اور آسمان نے اُسکی تعظیم کی اور درختان نے خود بخود جھک کر اُسکی مادر کے اوپر سایہ کیا اور دیوتا واسطے حفاظت کے حاضر ہوے۔

بعد سات دن برت کرنے اور تنہای مین رہنے کے پرہیزگار اور پاک ذات مایا نے خواب مین دیکھا کہ دیوتا اُسکو برمہ لوک کو لے گئے اور وہان اُسکے دہنے پہلو مین بدھ داخل ہوا جبکہ مایا نے یہ خواب اپنے خاوند سے کہا تو راجہ نے چوسٹھ چیدہ پنڈتان کو جمع کر کے تعبیر چاہی اُنہون نے جواب دیا کہ اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ مایا کے حمل سے جو لڑکا پیدا ہوگا چکروتی راجہ ہوگا اور یا اگر تارک الدنیا ہوا تو بدھ ہوگا کہ جو پردہ جہالت اور گناہون کا دنیا سے اُٹھا دیوے گا۔ بموجب للت لبستار کے یہ ہے کہ تمام دنیا کو شیرین ذائقہ امرت نربان بدھ سے محفوظ کرے گا۔

بوقت پیدائش بدھ کے ۳۲ طرح کی علامات ظاہر ہوئی۔ دس ہزار لوک (یعنی دنیا و دیولوک وغیرہ) خوشی سے مالا مال ہوی۔ اندھون نے بینای۔ بہرون نے شنوای۔ گونگون نے گویای پای اور کبڑے سیدھے ہوے اور لنگڑے اچھی طرح چلنے لگے۔ اور قیدی قید خانہ سے رہا ہوے وغیرہ وغیرہ۔ اور تمام مخلوقات شگفتہ ہوی اور اُسکی آواز دہن سے نکلتی ہے آگ دوزخ کی سرد اور گناہ گارون کے گناہ معاف ہوے۔

جبکہ گوتم پیدا ہوا تو اُس نے سات قدم چل کر اور مثل شیر نر گرج کر یون کہا کہ مین دنیا کا سردار ہون اور یہ میرا آخری جنم ہے۔ اور پھر ۳۲- آثار خوشی کے ظاہر ہوے۔

فصل ہفتم

در بیان متغیر ہونے دہرم بودہ کے

بعد انتقال بدہ کے ایک سو برس تک حال اس دہرم و اندرون حالت ہندوستان کا اچہی طرح معلوم نہین ہے مگر اس قدر تحقیق ہے کہ ہر دو امورات مین بہت کچہ تغیر و تبدل ہوا ہے اس طرف تو دہرم ہندوان و برہمنان کا بودہ کی طرح پہر ترمیم ہو رہا تہا اور ادہر جو اعلی اور برتر اصول گوتم نے قایم کی تہی انمین تغیر پیدا ہوا یہانتک کہ اُسکی ذاتی تواریخ مین بہی دلچسپ حکایات بڑہا دی گئی۔ اس پچہلے تبدل کا حال پتکہ ماسے سے خوب واضح ہوتا ہی لیکن یہ تحقیق کرنا مشکل بلکہ غیر ممکن ہے کہ بعد انتقال بدہ تا مرتب ہونے پتکہ ماسے کے کیا فرق ہوا ہے۔

پالی اور سنسکرت کی کتابون مین لفظ بدہ بطور خطاب لکہا ہے۔ (بدہ جسکو کتابوں مین بنام گوتم بدہ لکہا ہے) کا یہ مقولہ تہا کہ اُس سے پہلے اور بہی بدہ گذرے ہین جنہوں نے وقتاً فوقتاً دنیا مین پیدا ہو کر دہی ایک اصول دہرم ظاہر کیا ہے۔ یہ دہرم بعد انتقال اُسکے کچہ عرصہ تک ترقی کر کے پہر رفتہ رفتہ تنزل پاکر بالکل گم ہو جاتا ہے۔ اور بدکاری اور ادہرم زور پکڑتی ہین۔ اسکے بعد دنیا پہر آہستہ آہستہ ترقی کرتی ہے یہانتک کہ ایک جدید بدہ ظاہر ہو کر دہرم گم شدہ کو مکرر روشن کرتا ہے۔ نام ا بن ۲۴ بدہ ماسے کے جو گوتم سے پہلے ہوئے بتلاتے ہین اور کہا ہے کہ جب اسوتہا درخت کے نیچے اس دہرم کو ظاہر ہوئی ۰۰۰ برس گذر جاوینگے اور دہرم غایب ہو جاویگا تو ایک اور بدہ جسکا نام میتریا بدہ ہوگا در وانہ نروان پدکا انسانون پر کہولیگا۔ کتاب بدہ بنساولی مین کل بدہ ماسے سابقہ کے نام اور کچہ حال بہی لکہا ہے۔ اور کتب جاتکہ مین کہین کہین کچہ زیادہ تفصیل بہی دی ہے۔

گوتم پیدایش سے ہی روشضمیر اور گناہوں سے پاک مانا جاتا ہے۔ کتب پالی کا

اول درجہ وہ حالت ہے کہ جو تنہاہی مین اور تصور و تحقیقات اندرونی سے سرور حاصل ہو اور ممو کشوئی تمام ہوا و ہوس و گناہات سے اپنے آپ کو علیحدہ کرلیا ہو۔

دوم درجہ وہ ہے کہ بلا دہیان و تلاش کے محو بذات خود ہونے سے سرور و خوشی حاصل ہو۔ اسمین من ساکن اور ریاضت مین محو ہوتا ہے۔

سوم درجہ مین ممو کشو صبر اور فنا، خواہشات سے سرور اور بشاش و ہوشیار اور اُس آنند کو جو راحت لوگ برہمانند کہتے ہین پہونچا ہوا ہوتا ہے۔

چہارم درجہ رنج و خوشی سے آزادی جسمین من و بدہ کلیہ ساکن ہوگی ہین۔

اول درجہ مین ممو کشو پاک و صاف و تنہا اپنے من کو کسی خاص شے پر قایم کرتا ہے اور اُسی کی تلاش مین رہتا ہے۔ رفتہ رفتہ صاف ہوکر ضرورت تلاش نہین رہتی ہے اور جا ہی تلاش پر پہونچکر درجہ دوم حاصل ہوتا ہے۔ اسکے بعد تمیز شے مطلوبہ کی رفع ہوکر سرور دوامی پر پہونچتا ہے کہ بیخودی مین جسم سے علیحدہ ہوجاتا ہے یہ تیسرا درجہ ہے۔ تمیز بیخودی ہی کچھ عرصہ بعد گذر جاتی ہے پھر وحدانیت بلا رنج و راحت باقی رہ جاتی ہے۔ یہ چہارم ہے۔

سمادہی ایک قسم کی بیخبری ہے کہ جو اعلی درجہ پر پہونچنے کا ثبوت خیال کیا جاتا ہے۔ اس قسم کی بیخبری بظاہر غیر ممکن معلوم ہوتی ہے مگر اُس کا صحیح ہونا اس زمانہ مین ثابت ہوگیا ہے حال کے بودہ مت مین اس کا رواج ہے مگر قدیم طریقہ مین کشف کرامات اور سمادہی بمقابلہ اَشٹانگ والی اعلی راستہ کے ناچیز تہی۔

پانچ اختیارات باطنی (اندریانی)

(۱) اعتقاد (۲) کوشش (۳) یادداشت (۴) دہیان (۵) شغل

سات قسم کی دانائی۔ (بودہی انگا)

(۱) تدبیر کرنا۔ (۲) یادداشت۔ (۳) دہیان۔ (۴) درس کتب مقدس (۵) مسرور ہے

(۶) تسلی دل۔ (۷) صفائی اندرونی۔

آٹھ انگ والا برم دہرم فصل چہارم مین بیان کیا گیا ہے

دہیان وسمادہی

اب اُس ملتین بودہ مت کا بیان کیا جاویگا جسمین یہ مانتے ہین کہ ایک قسم کو شغل اندرونی اور تنہا دہیان کرنے سے چھہ قسم کی قدرت (ابہرنا) اور دس سدہی حاصل ہوسکتی ہین کتب مین کسی خاص شخص کا نام نہین لکہا گیا ہے جسنے یہ قدرت حاصل کی ہو مگر انسان بدہ مرتبہ کو پہونچکر ان سب پر اختیار رکہتا ہے۔

کرم یعنی افعال انسان کے باعث متواتر آواگون کے ہین۔ اور جبکہ کوئی خاص بہتری کسی شخص کے واسطے ہو کہ جسنے بظاہر ایسا کوئی عمدہ کام نہین کیا ہے تو یہ نتیجہ کسی خاص عمدہ کرم جنم سابقہ کا ہے۔ ایک تمثیل لکہی ہے کہ ایک بچہ کسی سبب اندہیری رات مین اکیلا دروازہ شہر سے باہر گیا۔ شب مین بہت سے بہوت پریت شہر سے نکل کر مردون کے کہانے کو چہارون مین گئے مگر بچہ کو کچہ آسیب نہین ہوا۔ اُس بچہ کا الیسے دہشتناک دشمنان سے بچنا لوگون کے نزدیک ایک معجزہ تہا اور یہ بہی ظاہر ہے کہ اُس بچہ نے اس جنم مین اب تک کوئی عمدہ کام نہین کیا تہا۔ بس جنم سابقہ مین کوئی بہت اچہا کام کیا ہوگا جسکی عوض ایسے وقت مین محفوظ رہا۔

جس ریاضت سے سدہی حاصل ہوتی ہین اُس کا نام دہیان ہے اور اُس کے چار درجہ ہین بعد اختتام چوتہے درجہ کے (ابہرنا) دانشمندی اعلی حاصل

دہیان کے چار درجہ ہا کی یہ تشریح ہے

خلاصہ فرائضیات سنگت

گوتم بدھ نے جسم چھوڑنے سے پیشتر مجمع سادھوان سنگ کو فراہم کر کے یہ ہدایت باتیں کہے تھے۔ اے مہاتماؤ اس طریق کو جو مین نے سوچ سوچ کر ظاہر کیا ہے خوب سمجھو اور عمل کرو اور کمال کو پہونچاؤ اور دنیا میں پھیلاؤ کہ وہ عرصہ دراز تک قایم رہے اور خلایق کو خوشی جبتری پہونچے اور انسان اور دیوتاؤن کا بھلا ہو وہ یہ ہے چار تصور ضروری۔ چار کوشش اعلی۔ چار منزل مقصود۔ پانچ اختیارات قلبی۔ سات ثمر کی دانائی۔ اور آٹھ انگ والا پرم دہرم۔

چار ضروری تصور (سیتہ پردھانا) یہ ہین۔

(۱) ناپاکی جسم۔

(۲) تکلیفات ہوا وہوس۔

(۳) ناپایدار ہونا خیالات کا۔

(۴) حالات طفلی وغیرہ جسم۔

چار کوشش اعلی (سرا پردھانا)

(۱) ناقص خیالات کا پیدا ہونا

(۲) جو ناقص خیالات پیدا ہو چکے ہون اُن کا دور کرنا

(۳) صفات نیک جو پہلے سے موجود نہون پیدا کرنا

(۴) اور جس قدر نیک صفات موجود ہین اُن کا زیادہ کرنا

چار منزل سدہی کی ہین (ادہی پادا)

(۱) ارادہ حصول مطلب

(۲) عمل ضروری

(۳) مستعدی وصفای دل

(۴) تحقیقات ٭

غروب آفتاب پر پھر قیام گاہ وغیرہ کو صاف کرکے اور چراغ جلا کر اپنے گروکے تلقین کا استماع کرتا ہے اور جو کچھ یاد کیا ہے اور اگر اس سے کچھ خطا ہوئی ہے گرو سے ظاہر کرتا ہے اور جو کچھ موجود ہے اسپر قانع اور ہوش وحواس سے درست و بلا غرور جسم پاکلام یا دل کی راستی مین ترقی حاصل کرتا ہے۔

گرو فراضیات چیلہ سے فارغ ہو کر دھیان و تصفیہ باطن مین مصروف ہوتے ہین۔

خاصکر پانچ قسم کے بھاونا یعنی تصور ہین کہ جو دہرم بودہ مین کئے جاتے ہین۔ اول کا نام متر بھاونا ہے یعنی دھیان بہتری عوام کہ سادہو دنیا مین ہر ایک کا بھلا چاہتا ہے۔ خیال کرے کہ اگر کل تکلیفات وغصہ وخواہشات ناقص سے مجھے نجات ملے تو کس قدر سرور ہوگا اور یہی آنند اوروں کے لئے کرے اور نیز اپنے دشمنون کے لئے دعا خیر کرے۔ اپنے دشمنون کے صرف کار نیک یاد رکھے اور شاید کہ اُن مین سے جنم سابق مین کوئی اُس کا والد یا اور کوئی رفیق ہوگا بصدق دل سے اُن کے لئے بھی وہی بھلائی چاہے جو اپنے لئے متلاشی ہے۔

دوسرا دھیان کرنا بھاونا ہے یعنی رحم کرنا کل جانداران پر جو تکلیف مین مبتلا ہین۔ غور سے اُنکی تکلیفات پیش نظر کرے کہ جس سے دل مین رحم یا افسوس واسطے رنج اوروں کے پیدا ہو۔

تیسرا دھیان مدتا بھاونا یعنی دھیان خوشی۔ کہ جسمین اوروں کی خوشی اور بھلائی خیال کرکے خود بھی خوش ہو۔

چوتھا دھیان اسبھہ بھاونا۔ دھیان ناپاکی جسمین سادہو حقارت جسم اور تکلیفات بیماری و ناتندرستی وغیرہ دھیان کرے اور یہ کہ جسم مثل جھاگ دریا کے کس طرح گذر جاتا ہے اور بار بار پیدا ہونے اور مرنے سے متواتر دکھ اٹھاتا ہے۔

پانچوین۔ اُپیکشا بھاونا۔ استقلال۔ سادہو کل اشیاء دنیوی جنکو انسان بھلے یا برے جانتا ہے دھیان کرے اور قوت واذیت ومحبت ونفرت ودولت وغربت۔ نیکنامی و بدنامی۔ جوانی وخوبصورتی وصحت وبیماری کو لاپرواہی کی نظر سے دیکھے اور دل بالکل صاف و مستقل رکھے

کری کرامات نہین رکہتا ہے کہ مقلمند بنا دیوے یا گناہ معاف کروا دیوے - پس چاہیے کو اختیار ہو خود کہڑا رہے یا گر جاوے -

چند قواعد بطور چشم نمائی مقرر کئے گئے ہین - سب سے زیادہ یہ سزا تہی کہ گمراہ مرید کو مجبور کرین کہ جو عہد و پیمان اُس نے اول کئے تہے شکست کرے اور دنیا مین واپس جاوے کہ جسکے ترک کرنے کی اُسمین طاقت نہین ہے - جبکہ ہر پندرھوین روز قواعد سنگت کی پڑہی جاوین تو جس سادہو نے اُن کے برخلاف کیا ہے اپنے جرم سے اقرار کرے - اگر جرم خفیف ہے تو خفیف سزا تجویز ہوتی ہے مثلاً صحن قیام گاہ سادہوان کا صاف کرے درخت تیر کہا کے پاس مٹی وغیرہ درست کرے - جو جو الزام سنگت کی قواعد مندرجہ کتب ہاے مقدس کسی پر لگائے جاوین اُن کو مجمع سادہوان فراہم ہوکر تحقیقات کرتے ہین - مگر قواعد تحقیقات کے مقررین اور اُن مین بیشی کمی کرنیکا کسی کو اختیار نہین ہے اور نہ یہ اجازت ہے کہ کوئی ایک دوسری کے تابعداری کرے خواہ کیسا ہی مبتدی کیون نہو -

روزمرہ بسر اوقات سادہوان

معمول مبتدی کا بموجب ایک کتاب موسوم بہ دِنا چریاوا کے روزمرہ یہ ہونا چاہیے - ہر روز طلوع آفتاب سے پیشتر اُٹھکر اشنان کرے اور پہر استہل پر جہاڑو دے اور نیز درخت اسوتہا کے آس پاس صاف کرے اور دن بہر کے خرچ لایق پانی لاکر اور چہانکر رکہے - پہر ایک علیحدہ جگہہ جاکر خیرالصفات کا تصور کرے اور بعدہ واَلبا (ایک شے جسمین کوئی عضو یا شی بدہ کی رکہی ہوئی ہوتی ہے) یا اسوتہا درخت کے پاس جاکر صفات بدہ و عیب اپنے کو تصور کرتے ہوئے پہول چڑہاوے - اس سے تہوڑی دیر بعد بہکشا کا برتن لیکر اپنے گرو کے پیچھے ہوتا ہے اور پہر واپس آکر وہ پاؤن دہوکر برتن اپنے سامنے رکہتا ہے اور بعد فراغت کہانے کے برتن مذکور دہوکر و علیحدہ رکہکر اور بدہ کو نمسکار کرکے دہیان مین مصروف ہوتا ہے - اس سے قریب ایک گہنٹہ کے بعد مطالعہ یا نقل کتب اور جو فقرہ سمجہہ مین نہ آوے گرو سے دریافت کرتا ہے -

غرض سے نہین کہ آلایش علیحدہ ہوجاوین - بلکہ کوی جان صفائی ہو۔ یہ پارچہ ایک ہاتھ مربع اور صاف ہو۔

مگر اب رایج یہ ہوگیا ہے کہ سنگت صرف کتب و دیگر لوازمہ جسمی ہی نہین بلکہ سامان زیبایش و مکانات رکھتے ہین۔ یہ کہتے ہین کہ گوتم نے خود واسطے سنگت کے ایسی اشیاء نذر لی تہی۔ یہ سنگت ہندوستان سے نابود ہونے کے وقت دہن و دولت مین بہت خوشحال ہوگئی تہی۔ اور بودہ ملکون مین آج کے دن بہی مثل عیسای کلیساؤن کے مالدار ہین۔

مگر اب بہی کوی کوی شخص ملک برہما و سیام و سیلون مین یہ دہرم اچہی طرح نبہاتا ہے اور پرہیزگار جو دن مین صرف ایک مرتبہ کہانا کہاتے ہین اور سادہ لباس پہنتے ہین انہون نے طرح طرح کی عیش عشرت ترک کردی ہین - سادہوان سنگت ضروریات کے واسطے تکلیفات نہین اٹہاتے ہین - بعض انہین سے برخلاف دہرم اور ہدایت گوتم کے مالدار ہین اور وہ لوگ اکثر کاہل اور بعض طامع بہی ہین لیکن جنوبی دہرم والے عموماً شکم پرست یا شراب خواری مین ذلیل و خوار یا خوش پوشی و رسومات مین نمایان نہین ہین - بودہ مت مین کوی ضرورت مندرونکی نہین ہے اور صرف پہول بطور نذر درخت متبرک یا مورتی بدہ پر چڑہائی جاتی ہین بودہ دہرم مین دعا یا نیاز کا کچہ اثر نہین مانتے ہین اور گرم ملکون مین جہان کہ بودہ لوگ رہتے ہین پڑہنا و سننا کتب مقدس کا کہلی ہوی جگہ مین چاندنی اور زیر سایہ درختان کی ہوتا ہے۔

کوی عہد فرمان برداری کا پیروان (مرد یا عورت) دہرم بودہ سے نہین لیا جاتا ہے اور یہی ایک بڑا و خاص تفاوت درمیان اس دہرم اور طریقہ دیگر مذاہب ملک غربی کے ہے خود کو درست کرنا چاہئے نہ کہ دوسرے کے مطیع کرنا۔ یہ عزم پیروان کا مصمم ہونا چاہئے۔ یہ لازم کا اصول تہا کہ ہر کسی کو اپنا آپا تابع کرنا چاہیے اور جو اپنے آپکو تابع نکر سکے تو کوی ہم پایہ پیروی کسی فرقہ کی کارآمد نہین ہے۔ تعظیم و ادب اپنے سے اعلیٰ درجہ والون کو کرنا مبتدی کا فرض ہے اپنی نجات اور بہلای اپنے اختیار ہے۔ بمقابلہ برادر و عزیز کے دہرم کی اطاعت کرے مرشد

لیکن عام رواج خود بدھ او بہت سے پیروان کا یہ تہا کہ سادہ گیروا لباس اول ٹکڑہ ٹکڑہ کرکے اور پہر آپسمین جوڑکر پہنتے تہے تا کہ وہ پارچہ بے قیمت ہو جاوے۔ دو پارچہ اندرونی اور ایک بیرونی خوب کشادہ دکہ جس سے کل جسم سوائے شانہ راست کے پوشیدہ ہو جاوے) یعنی کل تین پرچہ ہوتے ہین۔ یہ ہر ۳ پارچہ تین ٹکڑہ لمبے او سوت کے ہوتے ہین۔ دو اندرونی ٹکڑون سے ایک کمر پر اور دوسرا جانگہہ و ٹانگون کے گرد لپیٹا جاتا ہے اور تیسرا پارچہ اول ٹانگون پر لپیٹ کر پہر شانہ چپ پر ڈال لیا جاتا ہے۔ رنگت ایسی پسند کی گئی تہی کہ جو ہر کسی کی نظر مین حقیر ہو جیسے کہ کہنہ وخراب، روئی کے چیتہڑے کی ہوتی ہے مگر تہوڑے عرصہ بعد گیروا رنگ علامت شناخت سنگت کی شمار ہوئی اور متبرک سمجہے گئے۔ اور دوسرم بدہ مین (جیسے کہ پہلے ہی لکہا گیا ہے) یہ ہدایت ہے کہ جو خواہشات سے آزاد نہین ہین گیروے بستر کی لائق نہین ہین۔ بودہ ملک مین عام لوگون کی پوشاک صرف دہوتی ہے جو گرد زیرین حصہ ناف کے لپیٹ لیتے ہین۔ مگر سادہوان کل جسم کو ڈہکتے ہین اور جامہ کسی وقت جسم سے علیحدہ کرنے کی اجازت نہین ہے۔ جامہ کا علیحدہ کرنا گویا ایسا ہے کہ سنگت سے علیحدہ ہوگئے۔ جامہ پہرنا یا جامہ آتارنا یہ معنی رکہتا ہے کہ سنگت مین شریک یا سنگ سے علیحدہ ہو۔ اور کسی قسم کا زیور استعمال کرنے کی اجازت نہین ہے یہانتک کہ بال جو قدرتی زیبایش ہے رکہنے کی ممانعت ہے۔ قطعی ترک زیبایش ضروری ہے۔ کوئی سادہو ایک جوڑا پارچہ سے زیادہ نہ رکہے بلکہ صاف کہا گیا ہے کہ کوئی سادہو کسی طرح بہی پارچہ جدید کے مہیا کرنے کی تدبیر نکرے۔ دنیادار کا فرض لازمہ ہے کہ خود مہیا کریگا۔

پارسائی ومفلسی واطاعت۔

ظاہر ہے کہ مجرم افعال مجامعت وچوری وقتل کو ہمیشہ کے لئے سنگت سے نکلوا دیتے ہین مفلسی کے بارہ مین کچہ لکہنے کی ضرورت ہے۔ سوائے آٹہہ اشیا مذکورہ ذیل کے کوئی سادہو اور کچہ نہ رکہے۔ (۱-۲-۳) ہر سہ پارچہ ہائے مذکورہ بالا۔ (۴) ایک لنگوٹی۔ (۵) بہیک مانگنے کا برتن (۶) چاقو۔ (۷) سوئی۔ (۸) پانی چہاننے کا چہلنا کہ جسمین پانی صاف کرے۔ اسیواسطے

کہانا قیام گاہ ساد ہوان پر پہونچادیوے لیکن یہ کہ کہیت وہان اونکی ملکیت کے اجارہ پر کاشت کو اونہادیوین اور جو حصہ لے کسی دنیادار سے اپنے مکان پر غذا طیار کراکر کہاوین یہ رواج حال کا ہے۔

واسطے پروان اعلی کے اور زیادہ تہدہین یعنی گوشت نہ کہاوین اور کل غذا ایک جگہہ بیٹہکر کہالیوین۔ اور اگر کوئی بلانے آوے یا غذا قیام گاہ پر لاوے انکار کرین۔ اور جہولی مین جو کچھ بہیک سے ملے کل کہالیوین کچھ باقی نہ رہے مگر یہ ٹہیک معلوم نہین ہے کہ ان پر اب بہی عمل ہوتا ہے یا نہین۔ اس وقت بہی بہت کم اشخاص یہ عہد کرتے تھے۔

قیام گاہ

گوتم کی ہدایت تہی کہ جنگل مین تنہا رہنا نفس کو قابو کرنے کے لئے مفید ہوگا۔ لیکن چونکہ گوتم خود کچھ عرصہ تنہائی اختیار کرکے اور بدہ پدوی پاکر انسانون مین رہا بس یہ تنہائی خاص خاص کے واسطے اور صرف وقت معینہ تک ہوتی تہی۔ بہت سے سادہوان سنگت والے بن یا باغ کے اندر رہتے تہے۔ اور تہوڑے عرصہ بعد بلکہ حین حیات گوتم مین دنیاداروں نے چند مکانات سنگت کے لئے تیار کئے تھے۔

عمدہ موسم مین سادہوان جا بجا گوتم کی طرح سیاحی کرتے تہے لیکن ایام برسات مین ایک جگہہ نزدیک کسی گانون کے مقیم ہوجاتے تہے۔ ہندوستان مین بڑے بڑے شہرون کے نزدیک کلان استہل جنکا ذکر پالی زبان کی کتابون مین لکہا ہے ویرانہ اسی سے حال مین کل مین اور نیز بہت سے گوپہا پہاڑون کے اندر خاص کر سیلون مین ہین کہ جو تنہائی مین بیٹہا کرنے کے لئے بنائی ہونگی اور کسی کسی مین پالی زبان کے نوشتہ موجود ہین۔ یہ زبان مہندر پسر ہاجا اسوک نے سیلون مین سنہ عیسوی سے ۳۰۰ سال پیشتر رائج کی تہی۔

لباس

نسبت لباس کے یہ ہے کہ سادہوان کو ناکارہ پارچہ یعنی پہینکے ہوئے چہتڑے جوڑ کر پہننا چاہیئے

بہکشو کے معنی گداگر ہین۔ دل کا ضبط کرنا اور غربت یہ دو علامت نسل سا کیا منی کی تہی۔ مرشد نے پرہیزگاری و نفس مارنے کے جو طریق مقرر کئے تہے کہ ہنڈ کہ کتاب مین تحریر ہین۔ اور یہ کہ کن ناقص فعلون سے باز رہنا چاہے۔ پالی ہو کہہ کتاب مین بیان کئے گئے ہین اصلی شرح ان گناہون کی معہ حکایت کے کہ کس موقع پر بدہ نے کیا فعل بدقرار دیا سنگ دویپ مین یعنی سنہ عیسوی سے قریب ۲۵۰ برس پیشتر ترتیب دیکر بنام دہنگہ سوتر کے بنائی گئی تہی بہرصورت کتاب پالی ہو کہہ شرح مذکور سے پہلے اور سنہ عیسوی سے پانچسو برس پیشتر کی ہے۔ اُس وقت سے آجتک اس عرصہ ۲۳۰۰ سال مین یہ کتاب ہرا مین دو مرتبہ بوقت مجمع پیروان اعلی کے برابر پڑہے جاتے ہے پس تواریخ دنیا مین یہ کتاب بیمثل ہے اور کوی ہدایت یا نصیحت اس قدر عرصہ تک متواتر استعمال مین نہین رہی ہے۔

غذا

کوی ساد ہو طلوع آفتاب سے پیشتر یا بعد دوپہر کے سخت غذا استعمال نہین کر سکتا اور نشہ کی اشیاء سے قطعی ممانعت ہے۔ عام طریق یہ ہے کہ ساد ہو اپنی جہولی یا تو تبی کو لیکر در بدر گداگری کرے۔ اور کچھ کہی نہین صرف دروازہ یا کہڑکی کے سامنے کہڑا ہو۔ اگر کچھ نہ ملا تو خاموش چلا گیا۔ اسی طرح سے بلا لحاظ امیر یا غریب کے گانون کے ایک طرف سے دوسری طرف بہیک مانگتا ہوا نکل جاوے۔ چونکہ غذا سب لوگون کی خاص کر دال روٹی ہے پس مختلف گہرون سے جو ملا کوی ناقص شی نہین ہوتی ہے۔ جبکہ ضرورت کی موافق کافی مل گیا تو اُسکو لیکر اپنی قیام گاہ پر واپس آیا اور کہاتے وقت یہ خیال کرتا رہا کہ یہ جسم جسکی پرورش اس غذا سے ہوگی فانی و ناچیز ہے اور یہ غذا آخر کو کس طرح جسم سے خارج ہو جاویگی۔ اس بارہ مین بودہ مت کا یہ مقولہ ہے کہ گوشت کا ٹکڑا ہاتہہ مین لو اور خیال کرو کہ یہ مٹی ہے اور کچھ کہالو اور کہو کہ مٹی کو مٹی مین ڈالتا ہون۔ ہمیشہ سے اجازت تہی کہ خوشحال یا دہرماتما دنیادار ایک دو ساد ہوان کو اپنے مکان پر بلا کر کہانا کہلا دے خاص کر اپوستہ تہی کے دن اکثر ایسا ہوتا ہے۔ اور نیز یہ بہی اختیار تہا کہ دنیادار خاص خاص وقت پر

پیشوا و ساد ہو) طالب علم کو درمیان مین کہڑا کرکے سوال کرتے ہین۔ بجواب اُن کے یہ طالب علم اپنا و اپنے گرو کا نام بتلاتا ہے اور کہتا ہے کہ جہولی و جامہ ساد ہوان میرے پاس ہین اور مجہے کوئی ایسی بیماری نہین ہے جو مانع ہو اور مرد ہون اور عمر بیس سال سے کم نہین ہے اور غلامی یا نوکری وغیرہ سے آزاد و والدین کی رضامندی حاصل کرلی ہے۔ تب یہ سوال کرنیوالے اُسکو سامنے منڈلی کے لیجا کر سب حال جو دریافت کیا تہا بیان کرتے ہین اور بعد حصول اجازت کے طالب علم آگے بڑہکر اور سجدہ کرکے تین مرتبہ درخواست کرتا ہے۔ سہاتماؤن مین منڈلی سے واسطے داخل ہونے کے التجا کرتا ہون مجہپر رحم کرکے دستگیری کرو۔ پہر دے دونون ساد ہو جو کچہ دریافت کیا تہا مکرر بیان کرکے منڈلی سے تین مرتبہ پوچہتے ہین کہ اُسکے داخل ہونے مین کسی کو عذر تو نہین ہے۔ کسی کے اعتراض نہ کرنے پر وے سرپنچ کی طرف سر جہکا کر یہ کہتے ہین کہ منڈلی نے اس شخص کو داخل کیا اور فلان اس کا گرو ہوا ہو کہ منڈلی نے منظور کرلیا اس لئے سب لوگ خاموش ہین۔

اس طرح ایک چیلہ کے داخل ہونے کی رسومات تمام ہوئی۔ ہر ایک جدید چیلہ کے داخل کرنے کے لئے یہی عمل کرکے اور منڈلی مین سے کوئی ایک اُٹہکر اور خلاصہ قواعد سنگ کا بیان کرکے جلسہ برخاست کرتے ہین۔

یہ جدید چیلہ اپنے گرو کے ساتہ ایک جگہہ رہتا ہے اور گرو اُسکو نصیحت و تعلیم کرتا رہتا ہے اور بیماری و تندرستی مین اس طرح پیش آتا ہے جیسے کہ دنیادار باپ اپنے لڑکے سے۔ اور چیلہ اپنے گرو سے اس طرح پیش آتا ہے جیسے کہ لڑکا اپنے باپ سے اور مثل خدمتگار کے خدمت کرتا ہے۔ بعض وقت گرو و چیلہ ایک ہی جگہہ نہین رہتے ہین اُنمین سے کوئی کہین ہو۔ بڑی چہوٹے پیروان سنگ مین ایک دوسرے سے اُسی طرح کا تعلق پیدا ہوجاتا ہے۔

کتب مقدس مین و پرینہ ساد ہوان سنگ کا نام شرمن اور بہکشو اور بہندی کا نام سا ہیتر لکہا ہے شرمن کے معنی کوشش کرنیوالا و اپنے آپکو قابو مین رکہنے والا ہے

مین دہرم کی سرن لیتا ہون
مین سنگت کی سرن لیتا ہون

اور دوسریکا نام دش عہد ہے جو حسب ذیل ہین

۱- مین عہد کرتا ہون کہ جان تلف نکرون گا-
۲- مین عہد کرتا ہون کہ چوری نکرون گا-
۳- مین عہد کرتا ہون کہ ناپاکی سے پرہیز کرون گا-
۴- مین عہد کرتا ہون کہ جھوٹ نہ کہون گا-
۵- مین عہد کرتا ہون کہ نشہ کی اشیاء سے (جو ترقی اور نیکوی سے باز رکھتی ہین) باز رہون گا-
۶- مین عہد کرتا ہون کہ وقت ممنوعہ پر غذا نہ کہاؤن گا-
۷- مین عہد کرتا ہون کہ ناچنے و گانے و بجانے اور تماشہ سے باز رہون گا-
۸- مین عہد کرتا ہون کہ پہولون کی مالا و خوشبویات و عطر و زیورات استعمال نہ کرون گا-
۹- مین عہد کرتا ہون کہ اونچے یا کلان بستر یا پلنگ کو استعمال نہ کرون گا-
۱۰- مین عہد کرتا ہون کہ کسی سے سونا یا چاندی نہ لون گا-

بعد اسکے چیلہ سرپنچ کو ڈنڈوت کرکے وہان سے علحدہ ہوتا ہے-

اگر یہ چیلہ درجہ بالا مین داخل ہونا چاہے تو یہ جامہ درویشی علیحدہ کرکے مکرر مثل دنیادار کے رسومات مذکورہ بالا ادا کرتا ہے- یہ طالب علم سرپنچ کے پاس آکر ڈنڈوت کرکے اور نذر آگے رکھکر تین مرتبہ بعجز التجا کرتا ہے کہ آپ گرو ہو جیئے- بعد منظوری یک خاص بعلم سکان کی حد پر جاکر جھولی گلے مین ڈالتا ہے- اُس کا پیشوا سابقہ ہمراہ لیجاکر سرپنچ کے سامنے پیش کرتا ہے- اب ایک ساد ہو منڈلی سے اُٹھکر اسکے پاس کھڑا ہوتا ہے اور یہ دونون دعني

رسم جیسی کہ اب سیلون مین رایج ہے اختیار کی گئی تشریح اسکی اچھی طرح سے ونایہ پٹک مین لکھی ہے۔

اور نیز ابتدا مین پیروان کے درمیان کوی تفریق نہ تھی لیکن یہ اُس وقت تک رہے جب کہ پیروان نوآموز تھے اور رفتہ رفتہ بعض ملکون مین جیسے کہ دہرم مخلوط ہوتا گیا سنگت مین تفریق زیادہ ہوگئی یہانتک کہ بارہ سو[1200] برس بعد تبت مین درجہاے ساد ہوان مثل عیسای پادریون کے ہوگئی تہی۔

ابتدای رسم داخلہ کی جسکا بیان اوپر ہوا ہے سیلون مین اس طرح ہے کہ دنیا دار جو سنگ مین داخل ہونا چاہے گورو منتر لینے کے وقت کم سے کم آٹھہ برس اور پوری تلقین حاصل کرنے کے لئے بیس برس سے کم نہو۔ کوی ایک دن مقرر ہوکر منڈلی ساد ہوان جمع ہوتی ہے کہ جسمین دس سے کم ساد ہونہون اور سرپنچ وہ ہوتا ہے کہ جو سنگ مین دس سال سے زیادہ عرصہ کا ہو۔ ساد ہوان منڈلی کی دو قطار بنا کر سند پر سرپنچ بیٹھتا ہے۔ طالب علم بہ لباس دنیا داری لیکن ہرت پارچہ گیروی ہاتہہ مین لئے ہوے اپنے گورو کی ہمراہ سرپنچ کو ڈنڈوت کرکے کچھہ اوقی نذر بطور تعظیم پیش کرتا ہے۔ اور پھر واسطے داخل ہونے کے تین مرتبہ درخواست کرتا ہے کہ اے مہاتما مجھپر رحم کرکے یہ پارچہ لو زرشکشا لینے کی اجازت دو کہ مین تکلیفات سے نجات پاکر نربان پد حاصل کرون۔ سرپنچ اُن پارچہ ہاے کو لیکر اور ایک اشلوک دربارہ بے بقا ہونے وجود انسان کے کہکر طالب علم کے گلے مین باندہ دیتا ہے۔

تب یہ جدید چیلہ وہان سے علیحدہ ہوکر لباس تبدیل کرتا ہے اور یہ فقرہ کہتا ہے کہ یہ پارچہ واسطے ستر پوشی وحفاظت سردی وگرمی وغیرہ کے پہرتا ہون۔ اور پہر یہی لباس پہنے سرپنچ کے روبرو ڈنڈوت کرکے تین مرتبہ یہ دو معروف منتر بودہ دہرم کے کہتا ہے۔ اول انہین سے تین سرنا گت ہین۔

مین بدہ کی سرن لیتا ہون

باہر نہ جاوے۔

(۱۲) صورت۔ آواز۔ ذائقہ۔ بو۔ مساس۔ سست کرنے والی شی ہین جو خواہشات ان سے پیدا ہوتی ہین ان کو قطع کرو۔ سادہو کو دوپہر کا طعام وقت معینہ پر کہانا چاہئے۔

(۱۳) وقت معینہ پر کہانا کہا کر اور تنہائی مین بیٹھکر آتما کا دہیان کرے اور من کو بہکنے نہ دے۔ من اچہی طرح مغلوب کرنا چاہئے۔

(۱۴) اگر کسی بہکشو یا سادہو سے گفتگو کرنا چاہو تو اسی پرم دہرم کا ذکر ہونا چاہئے اور نہ کہ غیبت یا برائی اوروں کی۔

(۱۵) بعض مباحثہ کے واسطے تیار ہوتے ہین۔ ہم ان کم عقل انسانون کی تعریف نہین کرتے ہین۔ جو ہوس اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے بحث کرنے والے کو گہیرتی ہے اور بوقت حجت و دلیل کے دل ان کے اختیار سے باہر او بہت دور دوڑتے ہین۔

(۱۶) جو کوئی بدھ کا پیرو ہے۔ اسکو دربارہ تلاش طعام و قیام گاہ و بستر و نشست و پانی کے (جو واسطے نہانے و دہونے وغیرہ کے مطلوب ہو) قواعد دہرم بودہ کی پیروی کرنا چاہئے۔

(۱۷) مگر اسکو طعام و بستر و جگہ و صاف پارچہ کے لئے متفکر نہونا چاہے بلکہ یہ خواہشات مثل قطرۂ آب کے ہونا چاہئے جو پہول کنول پر نہین ٹہرتا ہے۔

سنگت مین داخل ہونا

شروع مین واسطے داخل ہونے جماعت پیروان کے طالب کو صرف درخواست کرنیکی ضرورت تہی۔ مگر بعد مین جیسی کہ ضرورت ہوئی اور چند ضروری شرائط قایم کی گئی ایک ماجرا جو لہ کا صفہ آیندہ پر لکہا گیا ہے درخواست کرنیوالے پر یہ ظاہر کرنا فرض تہا کہ اسکو کوئی مہلک بیماری مثل دمہ یا مرگی وغیرہ کے نہین ہے اور وہ کسی کا غلام یا قرضدار یا سپاہی نہین ہے یعنی خود مختار ہے اور والدین کی رضامندی حاصل کرلی ہے۔ اور نیز ابتدا مین طالب علم بلا کسی رسم کے داخل ہوجاتا تہا اور صرف سر منڈانے و گیروا جامہ پہرنے اور تنہا رہنے کی ضرورت تہی۔ مگر بعدہ ایک مختصر

منی سوتر - ۱۵ - ایک شخص قبیلہ و خاندان والا ہے اور دوسرا بے سروسامان مگر دہرم سے بسر کرتا ہے - یہ دونوں برابر نہیں ہیں - سردار خاندان کا ذی اختیار ہونے سے دیگروں کو تباہ کرتا ہے - لیکن عقلمند و غالب بر حواس انسان کل جانداران کی جائی پناہ ہی -

دہرماجا - سوتر - ۳ - جو بہکشو جھگڑا پسند ہو جہالت سے گہرا ہوا ہے وہ نہ دہرم اور نہ طریق بدہ کو سمجہتا ہے -

ایضاً - ۵ - ایسا انسان مصیبت بہر کر اور متواتر شکم مادر اور تاریکی میں قیام کرکے ہمیشہ رنج اٹہاتا ہے -

سرایری یا جنیا سوتر - ۲ - وہ مہاتما دہن ہے کہ جسنے شگن و آسیب و خواب و دیگر علامات نیک و بد آثار کہے ہیں اور ان کی تاثیر سے آزاد ہے -

ایضاً - ۸ - وہ مہاتما دہن ہے کہ جو اوروں کی تعظیم کا متوقع نہیں ہے اور اگرچہ دنیا سے ستایا ہی جاوے مگر کسی کا برا کرنے پر خیال نہیں کرتا ہے -

ایضاً - ۱۳ - وہ مہاتما دہن ہے جو مستقل مزاج اور منزل کو طے کر چکا ہے - اور دہرم کی اصلیت جانتا ہے اور جبکہ مختلف مذہب والوں سے کام پڑے تو کسی کی طرفداری نہ کرے - اور جس نے مستعد ہو کر بدنیتی و طمع کو (جو باعث نقصان انسان ہیں) مغلوب کر لیا ہی

ان فقرہ جات سے ظاہر ہوتا ہے کہ سادہوان بودہ کو کیا وضع اختیار کرنی چاہیے -

دہرمکا سوتر

(۱۰) اے مہاتماؤ میری طرف متوجہ ہو اور دل سے سنو میں گناہوں کے دور کرنیوالا دہرم بیان کرتا ہوں -

دانشمند بھلائی کا متلاشی راستی و سنجیدگی اختیار کرے -

(۱۱) کوئی سادہو واسطے بہکشا کے بے وقت گاؤں کو نہ جاوے - خاصکر رات کے وقت نہیں جانا چاہیے - ایسا نہو کہ طمع پیدا ہو جاوے - لہذا سادہوا پنے آشرم میں بوقت

اور مارتے ہوئے پر بہی حملہ نکرو
برہمن کے مارنیکا بڑا گناہ ہے
اور مارتے ہوئے کو جو مارے اُس سے بہی زیادہ گنہگار ہے
۳۹۲- جس نے اصلیت دہرم کو جانا
جو بدھ نے ظاہر کیا ہے
وہ اس دہرم کو دایم پرستش کرے
جیسے کہ برہمن اگن ہوتری اگ کو
۳۹۳- بال بڑہانے یا خاندان سے کوئی برہمن نہین ہوتا ہے
جسمین راستی وراست گوئی ہے وہی سرور جسم اور وہی برہمن ہے
۳۹۴- اے مورکہ بال بڑہانے سے کیا فائدہ
اور مرگ چہال رکہنے سے کیا
خواہشات کثیف تیرے اندر بہری ہوئی ہین
اور تو باہر اپنا صاف رکہتا ہے
۳۹۹- اگرچہ کوئی قصور نہین کیا تو بہی
لعن و گرفتاری و تازیانہ برداشت کرے
ایسا شخص بہت تکلیفات اُٹھاکر فوج دہرم جمع کرتا ہے
یہی ہے کہ مین جسکو برہمن کہتا ہون
ہری سوتر- ۵- آبحیات تنہائی نوش و حواس خمسہ کو مانع کرے اور دہرم کو
پہچانے ایسا ہی شخص پریشانی و ایذا رسانی سے پاک ہوتا ہے
نادا سوتر- ۴- جو انسان چڑہے ہوے دریا کے اگم پانی مین بہا جاتا ہو اور دن کو
جو بیچ دہار مین ڈوبتے ہون کس طرح نکالے

اور جو دنیا اور آخرت کی اصلیت جانتا ہے
اُس کا کلام راست و شیرین ہے۔

۳۶۶- جو سادھو اگرچہ کم ملنے پر بھی
بھکشو کو اپنی حیثیت سے زیادہ مانتا ہے
دیوتا بھی اُسکی تعریف کرتے ہین۔ کیسا ہی وہ
صاف دل اور کاہل نہین ہے

۳۶۸- وہ مہاتما جسکا وجود سراسر رحم ہے
اور جسکی تفریح دھرم بدھ مین رہے۔
کلیہ آرام پاکر داخل ہوگا
نربان پد پرکہ جہان جنم مرن نہین ہے۔

۳۷۴ جس وقت کہ انسان پہچانتا ہے
پیدائش و فنا اسکندہ ماسی کی
تب سرور ملتا ہے
آبحیات نربان پد کا

۳۷۶- اگر انسان مہربانی ہمہ تن
اور چال چلن مین راستی مجسم ہو
تب اُس خوشی بے اندازہ مین
تکلیفات فنا ہوتی ہین

۳۷۷- جیسے کہ کوئی درخت برگ خشک ڈالدیتا ہے
اسی طرح اسے مہاتماؤ تم ہوا و ہوس و خواہشات دنیا کو بالکل علحدہ کردو

۳۸۹- کسی برہمن کو مت ستاؤ

بدہ جب کہ راجاؤن وسرداروں نے زمین ومکان وغیرہ ودیگر ضروریات سے
تنگت کو مدد کی تو رفتہ رفتہ حال متغیر ہوا اور بالعوض فرقہ تنگ کاران وزاہدان کے
مجمع کاہل ونالائقوں کا ہوگیا۔ لیکن گوتم کے وقت مین وہ فرقہ بلاشک صاف وبرتر تہا
اور سوائے چیدہ چیدہ کے جو دنیا مین اچہی حالت چہوڑکر بتلاش صفای قلب واعلی مرتبہ کے
شریک ہوتے تہے کوی نہ تہا۔

جن قواعد کے وہ لوگ پابند تہے اُن کے بارہ مین چند نصیحت عام کتب پتکہ ہای
منتخب کرکے لکہی جاتی ہین اسکے بعد اور باتون کی تشریح کیجاویگی۔

دہرم پد۔ ۹۔ جو خود پاک وصاف نہین ہے
دہبا لگانے کے واسطے گیروی جامہ پہنتا ہے۔
جو ایمانداری وضبط حواس سے خالی ہے
گیروے جامہ کی لائق نہین ہے۔
۱۰۔ لیکن جو عیبون سے صاف ہے
اور ہدایت گرو پر عامل ہے۔
اور دیانت دار اور حواس کو روکتا ہے
وہ گیروے جامہ کی رونق ہے
۳۶۲۔ ہاتہہ قابو کئے ہوئے پانون قابو کئے ہوئے
کلام قابو کئے ہوئے اور نفس اچہی طرح قابو کئے ہوئے
جو سرور اندرونی مین ہو اور یکجہت
اور تنہای مین خوش ہے اسکو بہاتما کہنا چاہے
۳۶۳۔ جو بہاتما زبان کو قابو کرکے
ہوشیاری سے بولتا ہے اور مغرور نہین ہے

فصل ششم

سنگ یعنی جماعت سادہوان

گوتم نے حقیقت انسانی سے واقف ہو کر یہ قرار دیا تہا کہ ترقی اندرونی ترک دنیا سے جلد ہوسکتی ہے یعنی یہ کہ کل تعلقات دنیوی جو خواہشات و تشویشات کثیف پیدا کرین حتی المقدور کم کروئے جاوین - اور اسی واسطے ابتدا سے ہی اُس نے خود اور نیز اپنے مستعد پیروان سے یہی طریقہ اختیار کرایا - درمیان دنیا داران اور آزادون کے اُس نے ایسی کوئی امتیاز نہین رکہی تہی جیسی کہ عیسائی ملکون مین ہے - اور ہمیشہ یہی ہدایت کرتا رہا کہ ظاہری ریاضت یا جسم کو تکلیف دینے سے کچھ فائدہ نہین ہے - مگر تعلقات خانہ داری اور مال و حکومت انسان کی نظر مین اشیا ہیچ کی قدر اور آرزو زندگانی کو (جو باعث تکلیفات ہین) پیدا کرینگی - اس لئے اُسکی ہدایت تہی کہ دنیا کو بہول جانا آزادی جیو کے لئے ضروری منزل ہے -

رفتہ رفتہ جیسی کہ ضرورت ہوئی واسطے متلاشیان راہ نجات کے اُس نے قواعد مقرر کئے اور پہر سنگ یعنی فرقہ پیروان اُس قسم کا ہوگیا جیسے کہ غربی ملکون مین ہے - تاہم اب بہی مثل عیسائی پادریون کے نہین ہے - پیروان اُسکی صفائی قلبی و دانائی کا دہرم بہرتے ہین اور کرشمہ باری کا دعوی نہین کرتے ہین - اور دروازہ کہلا ہوا ہے جو چاہے سنگ مین داخل ہووے اور جو چاہے چلا جاوے - جس طریقہ مین خالق مثل دیگر مذاہب کے نمانا جاوے تو کوئی پنڈت یا پادری درمیان انسان اور خدا کے سفارش کرنے والا نہین ہوسکتا ہے - ان لوگون کی عبادت و دعا وغیرہ واسطے روکنے غصہ دیوتاؤن کے نہین ہے - دیوتا خود چندروزہ ہین اور انسان پر کچھ دسترس نہین رکہتے - اور جو کہ نجات انسان کی خاص کر اُسی کے اختیار مین ہے کہ جو نفس کے روکنے اور مستعدی سے خود حاصل کرسکتا ہے پس کنجی در بہشت و دوزخ کی کسی دوسرے کے ہاتھ مین نہین ہے -

تکلیفات آواگون سے نجات نہونگی اور جبکہ نتیجہ افعال نیک ختم ہو لیوے گا تب پھر وہی کیف زندگی ملیگی۔ آسایش دیوتاؤن کی (جو شاید کہ جنم سابقہ مین انسان یا جانور یا نباتات ہونگی) چندروزہ ہے اور اس معنی کر تلخ ہے کہ جلد تمام ہوجاویگی۔ بس دیوتا خود حالت برتر آن انسانون پر حسرت کرتے ہین کہ جنہون نے اس دنیا مین اس پرم دہرم کا پہل پاکر طوفان ہوا و ہوس سے نجات و آلایش دنیوی سے صفائی اور وہم و تکلیفات سے آزادی حاصل کرکے آرام کامل جو پہر تلخ نہین ہوسکتا ہے اور زبان پد جو پہر نہین چہوٹ سکتا ہی پالیا ہے۔

اس طرح بہت سے توہمات ناقص اور جہالت و عقاید جو پچھلے زمانہ کو خراب کئے ہوئے تہے دور کرکے اور اُن مین جو کچھ اصول راست و عمدہ تہی نکال کر اور صفای قلب و دانشمندی و فیاضی کو شامل کرکے گوتم نے دنیا پر ظاہر کردیا کہ یہ سب سے اعلی منزل انسان کی لئے ہے۔

(۴) آہستہ کار کرے۔

(۵) ضروری حاجات انکی مہیا کرے۔

وے آسپر مہربانی کرین۔

(۱) فعل بدسے منع کرنا۔

(۲) نیکی کی طرف تحریک کرنا۔

(۳) تلطف کرنا۔

(۴) دہرم سکہلانا۔

(۵) اشتباہ رفع کرنا۔

(۶) راہ نجات دکہلانا۔

خلاصہ اسکا یہ ہے کہ اس طرح عمل کرنے سے خطرہ ہرچہار اطراف سے امن ملتا ہے جو کوئی ان چہہ سمت کو سجدہ کریے فرایض دنیاداری مین کامیاب اور نیکنام ہوگا۔

فیاضی و اخلاق و شفقت بلا خود غرضی وسب دار کو ایسے ہین جیسے کہ چلتی ہوے رتہہ مین دہر ہے۔ سگالا معتقد ہوکر اپاسک یعنی چیلا ہوا۔

جاے غور ہے کہ جس گانون یا گہر مین انسان ایک دوسرے کی ایسے دردشریک و مہربان و منصف مزاج ہون جیسا کہ کلام مندرجہ بالا سے واضح ہے تو وہان کس قدر خوشی و لطف زندگی حاصل ہوگا۔

اختیار کرنا ان اصول بلے کا واسطے پہونچنے مقام ارہت و دریاے آبحیات کے کہ جو تمام گناہون کو صاف کردیوسے وحصول سرور ابدی و نربان پد کی ضروری ہے۔ ان ابتدائی ہدایت کی پابندی کرنے سے طبیعت انسان کی پاک و صاف ہوجاویگی اور اس دنیا مین بہت سی آفتون سے حفاظت اور عزت زیادہ ہوگی۔

اور اگلے جنم مین جسم لطیف پاکر دیوتاؤن کے لوک مین قیام ملے گا۔ مگر یہ لوک بھی

(۳) بوقت خطرہ پناہ دیوین۔
(۴) بوقت مصیبت شریک حال رہین۔
(۵) اُس کے کُنبہ کے لوگون سے بخاطر پیش آوین۔

۵۔ آقا و ملازم

مالک کو اپنے ملازمان کی بہبودی کا خیال رکھنا چاہیے۔
(۱) ہر ایک ملازم سے اُسکی طاقت کی موافق کام لینا۔
(۲) مناسب تنخواہ و خوراک دینا۔
(۳) بیماری مین خبر گیری کرنا۔
(۴) خاص خاص تفریح وغیرہ مین شریک کرنا۔
(۵) گاہ بگاہ تعطیل دیدینا۔
اُن کو اپنے آقا کی اس طرح خدمت کرنا چاہیے۔
(۱) مالک سے پہلے بیدار ہون۔
(۲) اُسکے بعد سونے جاوین۔
(۳) جو کچھ ملے اُسپر قانع رہین۔
(۴) خوشی سے اور اچھی طرح کام کرین۔
(۵) تعظیم سے پیش آوین۔

۶۔ خانہ دار و آزاد درویش۔

مہرماتما دنیادار کو ساوھوان و برہمنان کی خدمت کرنا چاہیے۔
(۱) خاطر سے پیش آوے۔
(۲) ملایمی سے کلام کرے۔
(۳) دل سے محبت کرے۔

(۱) عزت سے رکھے۔

(۲) خاطر سے پیش آوے۔

(۳) وفادار رہے۔

(۴) اورونکی نظر مین آبرو رکھے۔

(۵) زیور و پارچہ ہاے پوشیدنی مناسب مہیا کرے۔

عورت کو اپنے خاوند سے اس طرح محبت کرنی چاہئے۔

(۱) اپنے گہر کو درست رکھے۔

(۲) رشتہ دارون و عزیزون کی خاطر کرے۔

(۳) پاکدامن رہے۔

(۴) انتظام خانہ داری مین کفایت شعار رہے۔

(۵) اپنے کاروبار مین ہوشیار و مستعد رہے۔

۴۔ رفیق و خیر خواہ

لایق انسان اپنے رفیقونکی خبرگیری کرے۔

(۱) تحفہ و تحایف دیوے۔

(۲) شایستہ تقریر کرے۔

(۳) اُن کے فائدہ کی طرف نظر رکھے۔

(۴) برتاؤ رفیقانہ کرے۔

(۵) اپنے رنج و راحت مین شریک کرے۔

اور اُن کو بہی اُس سے محبت کرنی چاہئے۔

(۱) جبکہ وہ بیخبر ہووے نگران رہین۔

(۲) جبکہ وہ غافل ہو اُس کے اسباب کی حفاظت کرین۔

اولاد کو اقرار کرنا چاہیے کہ

(۱) مین اُنکی خدمت کرون گا کہ جنہون نے مجھے پرورش کیا ہے۔

(۲) جو فرایض خانہ داری اُن کے ذمہ ہین مین ادا کرون گا۔

(۳) مین اُنکی جائداد کی حفاظت کرون گا۔

(۴) مین اپنے آپ کو اُن کے بعد وارث ہونے کی لایق بناؤن گا۔

(۵) اور جبکہ اُن کا انتقال ہو جاویگا تو کلمۂ خیر سے یاد کرون گا۔

۲۔ چیلہ و گُرو

چیلا ... آوے اس طرح بہ تعظیم پیش آوے۔

(۱) اُٹھ کے آنے پر اُٹھے۔

(۲) اُنکی خدمت کرے۔

(۳) اُنکی اطاعت کرے۔

(۴) اُنکی ضروریات کو مہیا کرے۔

(۵) اور جو وے نصیحت کرین دل سے استماع کرے۔

گرو کو اپنے چیلون سے ہمدردی کرنی چاہیئے۔

(۱) جو نیک کام ہے سکھلاوے۔

(۲) فہمایش کرے کہ علم کو مضبوط گرفت کرے۔

(۳) علم و ہنر مین تعلیم دیوے۔

(۴) ہم چشمون و عزیزون مین اُسکی تعریف کرے۔

(۵) اگر کوئی آفت آوے محفوظ رکھے۔

۳۔ خاوند و عورت

خاوند کو اپنی عورت کی اس طرح پرورش کرنی چاہیئے۔

انہین سے ہر ایک کی تشریح طوالت سے کی گئی ہے۔ یہ اعتقادی اُس قسم کے انسانون کی طرف منسوب کی گئی ہے جو اس لوک و پرلوک و بدھ وطریق بدھ ونتیجہ افعال وآواگون وغیرہ سے منکر ہین۔

مندرجہ ذیل سوتر لبسر اوقات روزمرہ کے بارہ مین ہے

سگالوا و سوتر

مہاتما گوتم متصل راجگرہ کے بانس کے بن مین مقیم تہا۔ وہان سے حسب معمول بھکشا جاتے ہوے دنیادار سگالا نامی ملا جو بال سر پہیلاے ہوے اور تر پارچہ اور ہاتہہ جوڑ کر اطراف زیرین و بالای وغیرہ کو سجدہ کر رہا تہا۔ گوتم کے دریافت کرنے پر سگالا نے جواب دیا کہ جو میرے باپ نے مجھے بتلایا ہے اُسکو راست مان کر عمل کر رہا ہون۔ تب مرشد نے معلوم کرکے کہ ہر شش اطراف سے حفاظت کے لئے یہ عمل کر رہا ہے اُس سے کہا کہ آپ بیگانہ وہمسایہ سے سلوک کرنے سے ان ہر شش اطراف سے حفاظت ہو سکتی ہے۔ سمت پورب والدین۔ سمت دکن گرو۔ سمت پچہم زوجہ و اولاد۔ شمال رفیق و رشتہ داران۔ داہل باخدا (برہمن یا بودہ) سمت بالای اور غلام و ملازمان سمت زیرین تصور کرے اور ان چہ قسم کے فرایض کی تفصیل بطور نصیحت ترتیب دیکر اس طرح لکہی ہے۔

ا۔ والدین۔ و اولاد۔

والدین کو چاہئے کہ

(۱) اولاد کو افعال بد سے باز رکہین۔

(۲) نیکی سکہلاوین۔

(۳) علم وہنر پڑہاوین۔

(۴) وقت مناسب دیکہکر شادی کر دیوین۔

(۵) ترکہ جو اُن کا حق ہو دیوین۔ بعد وفات اپنی۔

دیا جاتا تھا۔ (۳) ماہ چہارم کا اول پاکھہ۔ بلکہ برت ہار کہ خاص کر اسی پاکھہ سی مراد ہی۔
ان ہر سہ ایام مین آٹھون برت کا زیادہ رواج ہے۔

یہ آٹھہ برت معہ دو اور یعنی (۹) ناچنے و بجانے و گانے سے پرہیز کرنا۔
(۱۰) سونا یا چاندی کو استعمال نکرنا۔ دس برت ہوتے ہین جو پیروان سنگت پر فرض ہین۔

دس گناہ

سوائے مندرجہ بالا احکامات کے کہ جنمین پانچ ضروری اور تین اختیاری ہین دس اور احکامات دربارہ گناہ کے ہین۔

تین گناہ متعلقہ جسم

۱۔ جان تلف کرنا
۲۔ چوری (بلا اجازت لینا)
۳۔ ناجائز مجامعت

چار گناہ متعلقہ کلام

۱۔ دروغ کہنا
۲۔ غیبت (و نیز ایک سے سنکر دوسرے سے کہنا)
۳۔ بدکلامی۔ (و نیز قسم کہانا)
۴۔ واہیات بکنا

تین گناہ متعلقہ دل

۱۔ حرص
۲۔ بغض
۳۔ بے اعتقادی

۲۷۔ سوا اسکے صاف دل ہوکر ہر چودس و پورنماشی و ہر آٹھ جاکی پاکھہ وکنوار کے اول پاکھہ کی اشٹمی کو برت کرنا چاہیے۔

۲۸۔ بعد اسکے اُس اہل ہمت کو جسنے خوشی وصفائی دل سے برت رکہا ہو دیگر پیروان سنگ کے واسطے خورونوش پہونچانا چاہیے۔

۲۹۔ اُسکو اپنی والدین کی خدمت صدق دل سے کرنی چاہیے اور حلال پیشہ اختیار کرے۔ دنیا دار ہوشیاری سے ایسے نیک عمل کرکے دیوتاؤن کے لوک کو جاتا ہے۔

منجملہ آٹھہ احکامات مذکورہ بالا کے پہلے پانچ صاف ہین اور اُن مین کچہ تشریح کی ضرورت نہین ہے۔ اُن کا نام پانچ شیل ہے اور ہر بودہ کو اُنکی پابندی ضروری ہے۔

باقی بتن چندان ضروری نہین ہین۔ مگر وہ راستباز دنیا دار کو آٹھون شیل کا عہد کرنا چاہیے۔ اُسے اختیار ہے کہ یہ عہد تمام عمر یا کچہ مدت تک کے واسطے لے۔ مگر جب تک عہد ہے اُسکو اپنے کنبہ سے علیحدہ رہنا چاہیے اور عہد کیا ہو خواہ نہ کیا ہو اتوار کے روز ان آٹھون احکامات سے کسی کو توڑنا خلاف دہرم کے ہے۔ اور ایام مذکورہ فقرہ ۲۷ مین عہد کرنا زیادہ نیک تصور کیا جاتا تہا۔

برت کے خاص چار دن ہین جبکہ چاند پورا ہو دو کہلائی دیوے وان کے وسط مین یعنی برت ہر ماہ مین چار مرتبہ یا ہفتہ وار کہنا چاہیے۔

جو ایام فقرہ ۲۷ مین لکہے گئے ہین اُن مین چاند دکہلائی دینے سے ۱۴ وان دن جبکہ مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور ۱۵ وان دن جبکہ اس سے زیادہ ہو اور ان سے ہر آٹھہ وان دن شمار ہونا چاہیے۔ بودہ والون کے ایام ہفتہ مثل اورون کے ہین اور وہی نام ہین۔ یہ نام سورج و چاند و باقی پانچ ستارون پر رکہے گئے ہین۔

پرت ہار کہ پاکھہ تین خاص اوقات کا نام ہے۔

(۱) تین ماہ برسات جو ایام وعظ کہین (۲) ماہ چہارم یعنی کنوار جسمین درویشان کو پارچہ

خندق ہے۔ جو مجرد نہ رہ سکے تو اُسکو حرام کاری نہ کرنا چاہئے۔

۲۲۔ جبکہ کوئی انسان شاہی دربار یا اجتماع مین جاوے تو اُسکو خود یا اوروں سے جہوٹ کہلانا نہ چاہیے۔ یا جو دروغ کہتے ہین اُن کو ترغیب نہ دلاوے۔ اُسکو ہر طرح کے دروغ سے پرہیز کرنا چاہئے۔

نمبر ۲۳۔ جو دنیادار دہرم مین رغبت رکہتا ہے اُسکو کوئی نشہ نہ کرنا چاہیے ونیز اوروں کو بہی نشہ نوش نہ کراوے اور جو نوش کرتے ہین اُن کو ترغیب نہ دلاوے۔ اُسکو جاننا چاہیے کہ اُس کا نتیجہ خواری ہے۔

۲۴۔ نادان نشہ مین مو ہو کر گناہ کرتا ہے اور اوروں کو بہی نشہ باز بناتا ہے تمکو اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اگرچہ نادان کو نشہ اچہا معلوم ہو مگر دراصل باعث گناہ وخواری وجہالت کا ہے۔

(۲۵-۲۶) آٹہہ نصیحت۔

۱۔ جان تلف نہ کرنی چاہے۔

۲۔ کوئی چیز بلا اجازت نہ لینی چاہے۔

۳۔ جہوٹ نہ بولنا چاہئے۔

۴۔ اشیار نشہ نوش نکرنا چاہئے۔

۵۔ ناجائز مجامعت سے پرہیز کرنا چاہئے کہ یہ حرکت نہایت کمینہ پن کی ہے۔

۶۔ بے وقت رات کو غذا نہ کہانا چاہئے۔

۷۔ پہولون کے ہار یا خوشبویات استعمال نہ کرنی چاہئے۔

۸۔ چٹائی بچہا کر زمین پر سونا چاہئے۔

یہ آٹہہ طرح کا برت ہے جو بدہ نے واسطے رفع تکلیفات کے بیان کیا ہے۔ احکام فقرہ ۱ سے ۶-۷-۸- کے بارہ مین آیندہ لکہا جاویگا۔

آواگون سنسار مین نہین پڑتا ہے۔

پہر پانچون اسکندہ اور جسم کثیف و لطیف کے جو اجزا و صفات ہین بمثل درخت کے ہین۔ اس درخت سے پہل اور پہل سے تخم پیدا ہوتا ہے کہ جو باعث پیدائش دوسرے درخت کا ہوگا۔ لیکن اگر درخت جڑ سے کاٹ دیا جاوے تو اُسی وقت تک نظر آوے گا جب تک کہ اُس کے اجزاء گل نہ جاوینگے مگر آیندہ تخم نہ پیدا ہوگا۔

پہر ترشنا (یعنی خواہش محسوسات) بطور بیل کے بیان کی گئی ہے کہ جو ایک کلان درخت پر پیدا ہوکر آخرکار اُسی کو خشک کردیتی ہے جس سے کہ پرورش پائی تہی۔

دہرمکا سوتر

فرایض دنیادار چیلہ کے صاف طور سے پچہلے حصہ دہرمکا سوتر مین لکہے ہین کہ جس سے مندرجہ ذیل فقرہ ترجمہ کئے گئے ہین۔ گوتم نے بعد تشریح فرایض سادہوان کہ آیندہ جو صفحہ پر بیان ہونگے یون کہا ہے۔

۱۸۔ اب مین تم سے کہتا ہون کہ گرہستی کو اپنی زندگی کسی طرح بسر کرنی چاہئے اور چیلہ ہوکر کیا کیا نیک وضع اختیار کرے۔ جو فرایض آزادون کے لئے مخصوص ہین گہرہستی ادا نہین ہوسکتے ہین۔

۱۹۔ اُسکو ہرگز کوئی جاندار خود تلف کرنا یا اورون سے تلف کرانا نہ چاہئے یا جو لوگ ایسے فعل کرتے ہین اُن کو رغبت نہ دلاوے اور ہر کسی کو خواہ وہ طاقتور یا کمزور ہو تکلیف پہونچانے سے پرہیز کرے۔

۲۰۔ اُس دہرماتما کو خود یا کسی اور سے کوئی چیز کہین چوری نہ کرانا چاہئے اور جو لوگ چوری کرتے ہین اُن کے افعال پر رضامندی ظاہر نہ کرے اور ہر قسم کی چوری سے پرہیز کرے۔

۲۱۔ عقلمند انسان زناکاری سے اس طرح پرہیز کرے کہ گویا وہ جلتے ہوئے کوئلہ

تب مرشد نے جواب دیا کہ اعتقاد میرا تخم ہے اور نیک افعال بارش ہے اور عقل وصفائی اندرونی ہل کے اجزا ہین اور میرا دل (سُرت) اُس کا چلانے والا ہے بودہ دہرم پکڑ نیکا دستہ ہے اور ستعدی میرا چابک ہے اور محنت و تندہی میری بیل ہین - پس اس ہل کے جوتنے سے کل گہاس ور وکہری ہوا وہوس کی دور ہو جاتی ہین - اور پہر جو جنس پیدا ہوتی ہے وہ امرت روپ پہل نربان پد ہے - اور اس کہیتی سے کل تکلیفات فنا ہوتی ہین

حکایات بودہ مت کی

اکثر ایسی تمثیل دہرم پد مین جابجا لکہی گئی ہین - انہین کاشتکاری کا زیادہ تر ذکر ہے مثلاً خیرات وہ تخم ہے کہ جو کہیت انسانیت مین اور خصوصاً اُس حصہ مین جہان کہ گہاس و جنگل کم ہو (یعنی سنگت پیروان مین کہ جہان جنگل دشمنی و ہوا وہوس و تکبر و خواہشات کا دور ہو گیا ہے) کاشت کرنا چاہے اس سے زراعت نیک کرم کی پیدا ہوگی جو جنم آیندہ مین ثمرہ عظیم دیگی - جنوبی ملکون مین ایک قسم کی گہاس و آن کے کہیت مین ہوتی ہے جسکو بیرنا کہتے ہین - اسکی جڑ زمین مین بہت دور تک جاتی ہین اور ذرا سا حصہ بھی جڑ کا اگر رہجاوے توپہر گہاس جلد اونچی ہو جاتی ہے - پس اُس کا دور کرنا بہت مشکل ہے اور ہر چند کسان خیال کرتا ہے کہ اس گہاس کو جڑ سے نکال ڈالے ہے مگر پہر پیدا ہو جاتی ہے - یہ مثال ترشنا یعنی خواہشات دل کی ہے کہ جسکا دور کرنا نربان پد پر پہونچنا ہے -

دوسری تمثیل طوفان کی ہے کہ جو یکبارگی آکر سوتے ہوسے کو بہالیجاتا ہے اس سے عقلمند کو ہمیشہ ہوشیار رہنا چاہیے جب تک کہ کسی اونچی محفوظ جگہہ پر نہ پہونچے یہ طوفان چار قسم کا ہے - ہوا وہوس - گناہ - اواگون - اشتباہ - جو ارہت نربان پد کے جزیرہ پر پہونچ گیا ہے اس طوفان سے محفوظ ہے -

آواگون مثل سمندر کے کہا گیا ہے کہ جسکی دایمی متحرک موج جنم مرن ہین اور جہاگ جو موج کے اوپر آجاتا ہے یہ جسم فانی ہے - کنارہ جس کا نربان پد ہے کہ جہان پہونچکر پہر سمندر

بہت اچھا کہکر اور بچہ کو چھاتی سے لگاے ہوے وہ عورت رای کی تلاش مین گئی - مرد ان
نے کہ جس کسی سے اُس نے درخواست کی تخم رای لاموجود کی مگر جبکہ اُس نے پوچھا کہ آپکے
گہر مین کوی لڑکا یا والدین یا خاوند یا نوکر تو نہین مرا ہے تو انہون نے جواب دیا کہ تو نے کیا کہی
زندہ کم اور مرے ہوے بہت ہین - پہر وہ اور بہت گہرون کو گئی - کسی نے کہا کہ میرا لڑکا جاتا رہا
دوسرے نے کہا کہ ہماری والدین مرگئی - تیسرے نے کہا کہ میرا ملازم فوت ہو گیا ہے - انجام کار
کوی گہر ایسا نہ پاکر کہ جسمین کوی نہ کوی نہ مرگیا ہو اُس کا دل صاف ہونے لگا اور ارادہ مصمم
کرکے اور اُس مردہ بالک کو جنگل مین چہوڑکر بدہ کے پاس آی اور تعظیم کی - اُس نے کہا کہ
دانہ رای کے لای - گوتمی نے جواب دیا کہ مہاراج نہین لای - مرد ان کہتے ہین کہ مردہ بہت
اور زندہ کم ہین - پہر گوتم نے اُس سے اپنے اصول دہرم کو سمجہا کر ہر ایک شے کی ناپایداری
ظاہر کی یہانتک کہ اُس کا شک وشبہ رفع ہو گیا اور مرید ہو کر منزل ابتدای پر داخل ہوی -

حکایت کاشتکار

اس حکایت مین جو زبان پالی وسنگہالی (زبان سیلون) و زبان برہما مین
موجود ہے کاشتکار کی مثال دی گئی ہے - ایک الدار برہمن جسکا نام بہار دواج تہا کہلیان
جمع کر رہا تہا کہ مرشد جہول لئے ہوے جا پہونچا - کچہ ایک مرد ان نے پاس جاکر تعظیم ادا کی
لیکن برہمن نے ناراض ہوکر کہا کہ اے سرمنا (یعنی فقیر) کہ کہیت جوتتا اور تخم بوتا ہون
اور جوت بو کر معاش پیدا کرتا ہون - بہتر ہوگا کہ تم بہی میری طرح کاشت کرو تب کہانے کو
بلا مشقت حاصل ہوگا -

گوتم نے جواب دیا کہ اے برہمن مین بہی جوتتا اور بوتا ہون اور کاشت کرکے
کہاتا ہون -

برہمن نے کہا کہ ظاہری سامان کاشتکاری کا کچہ نہین ہے - تمہارے ہل اور
تخم اور بیل کہان ہین -

نیز رنج و تکلیفات کو نکال ڈالو۔

یہ معلوم کرنا دلچسپ ہوگا کہ دراصل انکا و نیز مثل ان کے دیگر فقرہ ہاے کا اصلی مصنف کون ہے۔ اُن کے مطالب سے پایا جاتا ہے کہ گوتم نے اپنی زبان خاص سے کہے ہین یا بعض مقامات پہ سوالات کے جواب اس طرح دے ہین۔ ہر مقام پر یون لکھا ہے کہ فلان موقع پہ یہ سوتر کہا گیا۔ یہ پد درمیان مین جا بجا نثر عبارت کے کل پتکہ ہاے مین تحریر ہین اور دھرم پد صرف اجتماع ان پد ہاے کا ہے جو کتب ہاے مقدس سے لیکر ایک جگہہ فراہم کئے گئے ہین۔ مگر کتب مابعد مین جو حال کی زبان مین لکھی گئی ہین اکثر حکایات عبارت نثر مین تحریر ہین اور بعض اُنمین سے دلچسپ قصہ ہین۔ ایک حکایت کرساگوتمی کی ہے جو آگے لکھی جاتی ہے۔

حکایت دانہ رای

کرساگوتمی ایک نوجوان لڑکی کا نام ہے جسکی شادی ایک ساہوکار کے لڑکے سے ہوی تہی۔ اُسکے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اور جبکہ وہ پاؤن چلنے لایق ہوا مر گیا۔ وہ نوجوان عورت محبت سے اُس مردہ لڑکے کو چہاتی سے لگاے ہوے خانہ بہ خانہ اپنے پڑوسیون کے یہان گئی اور التجا کی کہ اُسکی زندہ ہونے کی کچہ دوای دو۔ ایک بہکشو نے خیال کرکے کہ یہ بیخبر ہے اُس سے کہا کہ اے مای مجہے کوی ایسی شے معلوم نہین ہے جو تو طلب کرتی ہے مگر مین ایک مہاتما کو جانتا ہون جسکے پاس ایسی دوای ہے۔ کرساگوتمی نے کہا کہ مجہے بتلاوہ کون ہے۔ اسنے جواب دیا کہ بدہ تجہے دوای مطلوبہ بتلادیگا۔ وہ بدہ کے پاس گئی اور تعظیم کرکے سائل ہوی کہ مہاراج آپ کوی ایسی دوای جانتے ہین جو میرے بچہ کو مفید ہو۔ مرشد نے کہا کہ ہان جانتا ہون مگر کچہ دانہ رای کی ضرورت ہوگی۔ اور جبکہ اُس بیچاری عورت نے جلدی سے کہا کہ مین لاتی ہون تو گوتم نے پہر کہا کہ ایسے گہر سے لانا جہان کوی بچہ یا والدین یا خاوند یا نوکر نہ مرا ہو۔

وسلا سوتر ۲۷

پیدایش سے کوی سودر نہین ہوتا ہے
پیدایش سے کوی برہمن نہین ہوتا ہے
اپنے فعل سے ہرکوی نیچ ذات ہوتا ہے
اپنے فعل سے ہرکوی برہمن ہوتا ہے

اگمندہ سوتر ۷ - ۱۱ - غصہ و شراب خواری و خود نمای و تعصب و فریب و حسد و خود پسندی و اورون کو نظر حقارت سے دیکھنا و تکبر و بدراہی - باعث ناپاکی کے ہین - نہ کہ خاص کر گوشت کھانا -

گوشت یا مچھلی سے پرہیز کرنا یا برہنہ رہنا یا سر منڈانا یا جٹا باندھنا یا خاک ملنا یا پھٹے پرانے پارچہ پہرنا یا جگ کرنا انسان کو صاف دل یا خواہشات سے بری نہین کر سکتے ہین -

مطالعہ وید یا برہمنان کو دان دینا یا دیوتون کے واسطے جگ کرنا یا آگ و یا بخ سے جسم کو تصدیعہ دینا اور اسی طرح کی تکلیفات واسطے زیست جاوید کے کرنا انسان کو صاف یا خواہشات سے بری نہین کر سکتے ہین -

کنسیلا سوتر - ہمکو ہوس سے آزاد و مستقل دل اور بے اندازہ قہقہ چھوڑ کر اور لاحاصل قصہ و داستان راجاؤن یا اورون کے بیان کرکے - اور افسوس سے بری کسی کو رنج و فریب نہ دیکر - اور بلا فکر و حرص و عداوت و دشمنی کے اور تاریک جہالت کو ترک کرکے زندگی بسر کرنی چاہیے -

اُرتہانا سوتر - اوٹھو - بیدار ہو - بیٹھو - سونے سے تمکو کیا فائدہ ہے - جو انسان رنج و تکلیفات کے نیزہ سے چھدا ہوا بیمار ہو آسکو کیا خواب آسکتا ہے -

غفلت سے خرابی ہے اور ہمیشہ بیخبر ہونے سے یہی خرابی ہے - مستعدی اور دانای سے

۱۹۸- اور بشاش اور بے آزار درمیان بیمارون کے
اور جو درد دل مین مبتلا ہین اُن کے درمیان ہمکو بے رنج رہنا چاہئے
۱۹۹- خوش و بیفکر درمیان فکرمند لوگون کے
اور جو اندیشہ مند ہین اُن مین ہمکو آزاد رہنا چاہیے
۲۰۰- ہمکو بشاش رہنا چاہئے اگرچہ اپنے پاس کچھ بہی نہین ہے
تب مثل تبرک دیوتاؤن کے ہو جاوین گے جنکی غذا سرور ہے
۲۰۱- دوسرے پر فتح پانے سے دشمنی پیدا ہوتی ہے کہ مفتوح بے چین رہتا ہے
مستقل مزاج انسان فتح و شکست سے بے خبر و آرام سے رہتا ہے
۲۲۲- جو جوش پر آئے ہوئے غصہ کو مثل دوڑتے ہوئے رتہہ کے روک سکے
مین اُسکو واصل رتہبان کہتا ہون- اور لوگ صرف باگ پکڑے ہوئے ہین
۲۲۳- انسان ملایمت سے غصہ کو اور نیکی سے بدی کو
بخیل کو بخشش سے اور دروغ گو کو راستی سے مغلوب کرے
۲۲۴- راست بولنا چاہئے اور غصہ کے بس مین نہو
اور جو کچھ کم و بیش رکھتا ہو اُسمین سے سوال کرنے والے کو دے
ان تین شے کے ہونے سے انسان دیوتون مین داخل ہو سکتا ہے
۲۹۲- جو کرنا چاہئے اُس سے غافل اور جو نکرنا چاہئے وہ کرتے ہین
ایسے اشخاص جو مغرور اور کاہل ہین اُنکی آسا باس (ہوا و ہوس) زیادہ ہوتی ہین
۳۵۴- برکت دہرم کی سب برکتون سے زیادہ ہے
شیرینی دہرم کی اور سب شیرینیون سے زیادہ ہے
خوشی دہرم کی اور سب خوشیون سے زیادہ ہے
خواہشات کا دفع ہونا کل تکلیفات کو دور کرنا ہے

نادان اپنے وقت کو مثل شہد شیرین جانتا ہے
مگر جبکہ گناہ پختہ ہو کر پھل پیدا ہو
تب وہ مغموم ہوتا ہے

۱۱۳- ہزار ہا ہزار بہادرون کو لڑائی مین فتح کرنا آسان ہے
مگر وہ بڑا بہادر ہے جو نفس کو فتح کرے

۱۲۱- انسان گناہ کو ہیچ بجانے
یہ سمجھکر کیا کریگی
جیسے کہ ایک ایک قطرہ کرکے برتن پانی سے بھر جاوے
نادان تھوڑا تھوڑا کرکے گناہ سے پُر ہو جاتا ہے

۱۴۶- قہقہ کہان اور خوشی کہان ہے
جبکہ آگ ہوا و ہوس و غضب و جہالت کی اندر جل رہی ہے
تاریکی سے ہر چہار طرف مغلوب اے انسانو
روشنی کیون تلاش نہین کرتے ہو

۱۵۹- انسان جو اورون کو نصیحت کرے پہلے خود کو ویسا بنالے
جسنے خود کو فتح کیا ہو اورون کو فتح کرسکے۔ خود کا تسخیر کرنا دراصل مشکل ہے

۱۷۲- جو پیشتر غافل مگر بعد مین ہوشیار ہو
اس طرح روشن ہوتا ہے جیسے کہ چاند بادل سے نکل کر

۱۷۶- جس انسان نے اپنے دھرم کو ترک کیا اور دروغ گوئی اختیار کی اور اگلے جنم کو خیال نہ کیا۔ کوئی گناہ نہین ہے کہ وہ شخص نکرے

۱۹۷- ہمکو خوشی سے بسر کرنا چاہئے اور جو نفرت کرین ان سے نفرت نکرین
نفرت کرنے والون کے درمیان بے نفرت رہنا چاہئے

عقلمند انسان اُن کو پیچھے چھوڑ کر اس طرح آگے چلا جاتا ہے
جیسے کہ تیز رفتار گھوڑا کسی بیدم کو پیچھے چھوڑ دے

۳۵- یہ بہتر ہے کہ دل کو قابو کریں
جو چنچل اور مشکل سے گرفتار ہوتا ہے
اور جہاں کہیں سنے فوراً دوڑے
پس دل کو تسخیر کرنے سے پرم آنند ملتا ہے

۴۲- جو کچھ کہ ایک دشمن دوسرے دشمن سے
یا کوئی مغلوب الغضب دوسرے مغلوب الغضب سے کرے
یہ من گمراہی پر آمادہ ہوکر
اُس سے بہی زیادہ نقصان پہونچاوے

۴۹- جیسے کہ شہد کی مکھی بلا نقصان پہونچانے
رنگ یا خوشبو پہول کے
شہد لیکر اُڑ جاتی ہے
اُسی طرح عقلمند انسان کو دنیا سے تعلق رکھنا چاہئے -

۵۰- عقلمند انسان کو دیکھنا چاہئے کہ کیا خود کیا اور کیا باقی ہے
نہ کہ اوروں کی ناکامیابی و ناتمام کاموں کی طرف نظر کرے

۵۲- جو صرف نصیحت کرتا ہے اور خود عامل نہیں ہے
کلام اُس کا مثل ایک خوبصورت و رنگین پہول کے ہے جسمیں خوشبو نہو
اور کلام پاکیزہ اُس کا جو جیسا خود کرے ویسا کہے
مثل خوبصورت پہول کے ہے جسمیں رنگ و خوشبو دونوں ہوں

۶۱- جب تک کہ عقیدہ کردار بد قائم نہو

کوئی دوسرا شخص یا چور نہین لی سکتا ہی۔ پس عقلمند انسان کو نیک کرم اختیار کرنے چاہئین۔
یہ خزانہ نیک اعمال از خود ہمراہ ہوگا۔

اس بے لطف و لفظی ترجمہ مین جو اوپر لکہا گیا ہے قافیہ و خوبی نظم پالی زبان کی کہاں سی
تاہم بہ نسبت خوبی نظم کے ترجمہ مین اصل مطلب کی طرف زیادہ لحاظ رکہا گیا ہے۔

مندرجہ ذیل فقرے ہی اس قسم کے ہین جو دہرم پد سے لئے گئے ہین۔

۵۔ اس دنیا مین نفرت کرنے سے نفرت دور نہین ہوتی ہے
بلکہ محبت کرنے سے نفرت قطع ہوتی ہے کہ یہی اسکی خاصیت ہے

۱۳۔ جیسے کہ بارش خراب چھپر پر غالب آتی ہے اسی طرح ہوا و ہوس بے قابو دل پر غلبہ کرتے ہین۔

۲٦۔ کم عقل انسان بے اصل شے کی تلاش مین پہرتا ہی افسوس کہ دہوکہ کہا رہا ہے
عقلمند انسان سرگرم ہے اور اپنے بیش قیمت خزانہ کی احتیاط کرتا ہے

۲۷۔ بے اصل کے پیچھے مت پہر اور نہ ہوا و ہوس کی خوشی مین مسرور ہو
سرگرم و دہیان مین مصروف انسان کو بہترا سرور ملتا ہے

۲۸۔ جس نے کوشش سے جہالت کو دور کر دیا ہو
اور زینہ عقل سے چہت دانشمندی پر پہونچ گیا ہو
ایسا دانشمند بلندی سے جاہلون کو
اور دکہہ بہرتے ہوئ خلایق کی طرف کو اس طرح دیکہتا ہے
جیسے کہ کوئی پہاڑ پہ کہڑا ہو کر
اوپر سے نظر کرے ان کو جو نیچے سطح زمین پر ہین

۲۹۔ غافلون مین ہوشیار
اور سونے والون مین بیدار

۱۰- نفس تابع و اندرون صاف
راہ نجات سے آگاہی
نروان کی اصلیت سے واقف
یہ بہترین نعمت ہے
۱۱- تغیر و تبدل حالت زندگانی پر
جو دل متحرک نہین ہوتا ہے
ہوا و ہوس سے بری و رنج سے لاپروا
یہ بہترین نعمت ہے
۱۲- ہر طرف دشمن موجود ہین
جو اس طور سے عامل ہین
ہر طرح محفوظ ہین اور
اُن کے پاس بہترین نعمت ہے

بدہ کندہ سوتر (دربارہ مال و دولت) مین بعد بیان اسکے کہ انسان جسکو خزانہ کہتا ہی زمین مین دبا کر کچھ فائدہ نہین اُٹھاتا ہے بلکہ اُس کا کھویا جانا آسان ہے پھر یہ لکھا ہے۔

اصلی خزانہ مرد یا عورت کا وہ ہے
جو بذریعہ خیرات و دیانت و پرہیزگاری و ضبط انفاس حاصل کیا ہو
دہرم شالا یا سنگت بودہ مین
کسی انسان اجنبی یا مسافر
یا اپنے والد و والدہ یا برادر کلان کے پاس
یہ خزانہ رکھا ہوا ہاتھ سے نہین جاتا ہے
اگرچہ انسان چند روزہ دولت اس دنیا کو ترک کرے مگر یہ خزانہ ہمراہ جاتا ہی یہ وہ جگہ

یہ بہترین نعمت ہے۔

(۵) ما اور باپ کی خدمت۔

زوجہ و اولاد کی پرورش

بلا جھگڑہ وفساد کے اوقات بسر کرے

یہ بہترین نعمت ہے

(۶) خیرات کرنا اور راستی سے رہنا

رشتہ دارون کی مدد کرنا

وہ کام کرے جسمین برائی نہ آوے

یہ بہترین نعمت ہے

(۷) گناہ سے نفرت وافعال بد سے باز رہنا

نشیات سخت کو ترک کرنا

بھلائی کرنے مین سست نہونا

یہ بہترین نعمت ہے

(۸) عظمت وانکساری

قناعت وصبر

وقت مقررہ پر کتھا بارتا سننا

یہ بہترین نعمت ہے

(۹) حلیم اگرچہ عرصہ سے تکلیف ہی اٹھاتا

مستقل مہاتماؤن کی صحبت

وقت مناسب پر دہرم مین گفتگو

یہ بہترین نعمت ہے

فصل پنجم

عام نصیحت دہرم بودہ کی

فصل حال ہین وہ نصیحت وہدایت لکھی جاویگی جو عوام پیروان دہرم بودہ کے لئے ہین۔

بُدہ والون کی نصیحت

ایک دیوتا سوال کرتا ہے۔

(۱) بہت دیوتا و انسان جنکو حصول راحت اور خوشی کی آرزو ہی مختلف اشیاء کو بہتر جانتے ہیں۔

جو بہترین نعمت ہے۔ آپ ہمکو بتلائیے۔

گوتم جواب دیتا ہے۔

(۲) نادان کی خدمت نکرنا

لیکن دانشمند کی اطاعت بجالانا

جو تعظیم کی لائق ہین اُن کی تعظیم کرنا

یہ بہترین نعمت ہے

(۳) کسی خوشگوار جگہ مین رہنا۔

جنم سابقہ مین اچھے فعل کئے ہون

خواہشات نیک دل مین ہون۔

یہ بہترین نعمت ہے۔

(۴) عمدہ تعلیم و تلاش اندرونی۔

غالب بر نفس و شیرین کلام۔

اور جو کچھ راست کہے۔

بلا مہیان ہے۔ جو دونون وہیان وہوشیاری رکہتا ہے نربان پد کے پاس ہے۔

(۱۲) منگلا سوتر۔ پرہیزگاری وپارسائی وراہ راست کو پہچاننا اور نربان پد کو حاصل کرنا سب سے اعلی مرتبہ ہے۔

(۱۳) رتنا سوتر۔ جیسے کہ موسم بہار جنگل وبن کو پہولا ہوا خوشنما بناتی ہین اسی طرح بدہ نے واسطے بہلائی اورون کے یہ دہرم جو نربان پد کو پہونچا دیتا ہے تلقین کیا ہے

(۱۴) مَہ ہی لکند سوتر۔ کل دنیوی عظمت اور سرور قلبی اور حصول نربان پد اسی خزانہ (دہرم وایمانداری اور مطیع کرنے نفس سے) حاصل ہوسکتی ہین۔

(۱۵) بدہ بنس۔ جہان گرمی ہے وہان سردی بہی ہے۔ اسی طرح جہان یہ تین قسم کی آگ (ہوا وہوس ونفرت وجہالت) ہی وہان نربان پد بہی تلاش کرنیسے ملسکتا ہی۔

(۱۶) مہادر گا سوتر۔ یہ امر شکل سے سمجہ مین آتا ہے یعنی کل خواہشات کو قابو اور کل گناہون کو معدوم کرنا۔ ہوا وہوس کا موجود نہونا اور رنج وتکلیفات کا دفع ہونا نربان پد ہے۔

مایوس نہیں ہوسکتا ہے۔ نربان پد اسکے پاس ہے۔

(۳) ایضاً۔۱۳۴۔ اگر تو مثل شکستہ گھنٹہ کے خاموش رہے تو جان کہ نربان پد کو پہونچگیا اور کوئی غصہ یا غضب کی آواز تجھسے برآمد نہوگی۔ (اس سے مراد ہے کہ سخت بولنا متروک ہے)۔

(۴)۔۱۸۴۔ بدھ نے فرمایا ہے۔ عمدہ طریق نفس مارنیکا صبر و تحمل ہے اور وہ مہاتما نہیں ہے جو دوسرے کو مارے اور وہ ساد ہو نہیں ہے جو کسی اور کو سخت سست کہے۔

(۵) ایضاً۔ ۲۰۲ و ۲۰۳۔ کوئی آگ مثل شہوت کے نہیں ہے کوئی گناہ مثل نفرت کے نہیں ہے۔ کوئی خواری مثل جنم مرن کے نہیں ہے۔ اور کوئی سرور مثل آرام قلبی کے نہیں ہے اشتہا سب سے زیادہ سخت مرض اور سنسکار سب سے زیادہ تکلیف ہے۔ اس کو سا تہ اصلیت جاننا نربان پد یعنی سرور اعلیٰ ہے۔

(۶) ایضاً۔ ۲۲۶۔ جو ہر وقت ہوشیار رہتی ہین۔ جو شب و روز دہین مصروف ہین اور جنکا دل نربان پد پر لگا ہوا ہے اُن کو آسا پاس یعنی امید و بیم قایم نہین رہتی ہے۔

(۷) ایضاً ۲۸۳۔ اے طالب علمان تم درخت ہوا و ہوس کو کاٹ ڈالو اسکو مع جڑ و دیگر رونیدگی کے صاف کرنے سے جنگل ہوا و ہوس کا نیست و نابود ہو جاویگا۔

(۸) ایضاً ۲۸۵۔ خواہشات نفس کو مثل کنول کے اکہاڑ ڈالو اور اپنے آپ کو ہمہ تن راہ نجات پر مصروف کرو۔ مین صرف راہ دکھلانے والا ہون محنت کرنا تمہارا کام ہے۔

(۹) ایضاً ۲۸۹۔ عقلمند انسان ہدایت مرشد پر عمل کر کے اعتقاد سے راہ نربان پد کی صاف کرے۔

(۱۰) ایضاً ۳۶۹۔ اے سادہو ان اس کشتی سے پانی الیچ ڈالو۔ جبکہ پانی نکلا ہوگا تو تیری سی روان ہوگی۔ جبکہ تم ہوا و ہوس و نفرت کو دور کروگے تو نربان پد کو پہونچ جاؤگے

(۱۱) ایضاً۔ ۳۷۲۔ کوئی دہیان بلا ہوشیاری درست نہین ہے اور نہ ہوشیاری

نیست ہے۔ اور پہر تین اگ (شہوت۔ نفرت۔ جہالت) جسکے مقابلہ مین نربان پد تحریر ہے
پس بروی معانی بدہ بنس کے نربان پد سے مراد نیست سے نہین ہے۔ بلکہ فرو ہوناتینون
اگ نفس کا ہے۔ ہر ایک فقرہ کو جسمین بیان نربان کا ہے یہان تحریر کرنا طول عمل ہے مگر آخر
فصل ہذا پر خاص خاص فقرہ کتب سنسکرت و پالی سے لکہے گئے ہین۔
کتب ملک تبت مین اس لفظ کے معنی ایک طویل فقرہ مین ظاہر کئے گئے ہین کہ جسکا یہ مضمون
ہے۔ نربان وہ حالت ہے جسمین رنج و تکلیفات سے آزادی ہووے۔ اور از روی چینی بودہ
کے یہ ہے۔ رنج و تکلیفات مین نربان پد کہان ہے اور نربان پد مین رنج و تکلیفات نہین ہے۔
پس یہ نربان پد ہے۔ مین (یعنی گوتم) ترقی اندرونی مین معروف ہون جسکا انجام آرام کلیہ
و نربان پد ہے۔

اور پہر ایک فقرہ کتاب پرات موکش مین تحریر ہے۔
جو انسان باحتیاط دل سے خواہشات ہیچ کو ترک کرے۔
اور کوشش سے پرم دہرم بدہ کی پیرو ہو۔
خواہشات نفس جسکا نتیجہ ناامیدی ہے چہوڑ کر۔
مستقل و بیحرکت نربان پد کو پہونچتا ہے۔

یہ خیال نہ کیا جاوے کہ نربان کے بیان مین کیون اس قدر طول دیا گیا۔ یہ ضرور تہا کہ
تشریح اس لفظ کے معنی کی اچہی طرح کیجاوے۔ تاہم جہان تک ممکن ہوا باختصار لکہا گیا ہے۔

فقرہ ہای دربارہ نربان پد

جو چہپے ہوے حصہ پتک ہای مین دربیان نربان پد کے تحریر ہین۔

(۱) دہرما پد۔ فقرہ ۲۳۔ یہ دانشمند لوگ (یعنی ارہت) دہیان کرتے ہوے و مستقل مزاج
و ہمیشہ ہوشیار نربان پد کو جو سرور اعلیٰ ہے پہونچتے ہین۔
(۲) ایضاً ۔ ۲۲۳۔ جو ساہو ثابت قدم ہے اور کاہلی کی طرف نظر خوف سے دیکہتا ہے

اور ایک جاندار دوسرے سے اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ جیسے ایک چراغ سے دوسرا روشن کیا جاوے۔ یہ دونون ایک نہین ہین بلکہ ایک چراغ دوسرے کے روشن ہونیکا باعث ہے۔ اور جیسے کہ شعلہ چراغ بدون تیل کے قایم نہین رہ سکتا ہے اسی طرح سے وجود انسان خواہشات دنیاوی ناپاکی دل پر قایم ہے۔ اگر چراغ مین تیل باقی نہ رہے تو شعلہ گل ہوجاویگا (گو جبتک بتی مین تیل ہے کسی قدر جلتا رہے) اور پھر روشن نہین ہوسکتا ہے۔ اسی طرح سے جسم واجزاء کثیف ولطیف مہاتما کی فانی ہوکر پھر پنج دنکلیفات کا سبب باقی نہ رہے گا۔ یعنی ایسی عقل کل

ارہت کے جسم سے علیحدہ ہونے پر پھر آیندہ نتیجہ افعال کا مجموعہ نہین ہوتا ہے

روشنی اُن ستارونکی جو آسمان سے ٹوٹ کر گر گئے ہین کچھ دیر تک نظر آتی ہے گو وجو جو باعث روشنی کا تھا فانی ہوگیا ہے۔ پس اس روشنی کو کچھ بقا نہین ہے۔ اسی طرح جاندار متحرک جسم مہاتما کا اب ہی نظر آتا ہے گو چونکہ اسباب اسکی موجودگی کے فانی ہوگئے ہین اوس بہت جلد غایب ہوجاوے گا۔

جملہ تعلقات فانی سے آزاد ہونا نتیجہ نربان پد کا ہے۔ اس مرتبہ پر پہونچنے کے لئے جسم کے علیحدہ ہوجانے کی ضرورت نہین ہے بلکہ اسی دنیا اور اسی جسم مین وہ سرور مرتبہ ارہت ونربان پد جو اس طریق کا منزل مقصود ہے ملتا ہے۔

پروفیسر میکز مولر۔ ترجمہ دھرم پد مین یہ کہتے ہین کہ اگر ہر ایک فقرہ کو جہان دھرم پد مین نربان کا ذکر ہوا ہے دیکھا جاوے تو کہین ہی اس لفظ کے معنی نیست ہونا نہین نکلتے ہین اور اگر یہ معنی لگائے جاوین تو قریب قریب ہر ایک فقرہ کا مطلب خبط ہوگا۔

اور یہ ہی مطلب دیگر پٹکہ آئی کا ہے۔ شارح کتاب جاتکا نے کچھ فقرے بدہ مذہب یعنی تواریخ بدہ سے لکھے ہین۔ اسمین یہ بحث ہے کہ اگر کوئی شی ہست ہے تو اسکے مقابلہ پر منفی ہی ضرور ہے۔ مثلاً اگر گرمی ہے تو سردی ضرور ہوگی۔ وغیرہ۔ اور ہست کر جسکا مقابل

[illegible] حالت سے [illegible] چراغ روشن [illegible] طوفان سے محفوظ [illegible]
ہو جاتا ہے [illegible] ہے مثل [illegible] کے مثل [illegible] مثل
ساکن پانی کے صاف ہے۔ مستقل ارادہ آدمی کے دل و کلام و فعل سے مستقل ہوتے ہیں۔

جو انسان قایم مزاج خواہشات ناقص سے آزاد و تلقین گوتم میں ہوشیار ہیں
ثمرہ پہنچے پڑ کر پا کر اور آب حیات میں غوطہ لگا کر او مطلوب بے بہا کو پہونچکر نربان پد میں سرشار
ہیں۔ اُن کے کرم سابقہ تمام ہوچکے اور کرم جدید جمع نہیں ہوتے ہیں دل آگلی خواہشات
جنم آیندہ سے آزاد ہیں۔ اسباب اُن کے وجود کے فانی ہوگئے۔ اور کوئی جدید خواہش پیدا
نہیں ہوتی ہے۔ ایسے انسان مثل اس چراغ کے گل ہوگئے ہیں۔ وہ مہاتما نربان پد کو پہونچ گیا ہے
کہ جسکی آنکھوں سے پردہ تاریکی دور ہو گیا ہے۔ اور جسنے چشم باطنی سے دیکھکر اپنی سہو و خطا پر
قابو پالیا ہے۔ اور جو دھرم میں ہوشیار اور خواہشات سے آزاد ہے۔

اب دیکھنا چاہیے کہ نربان پد کیا ہے کہ جسکے معنی فرو ہونا ہیں۔ جو کہ بودھ روح کو
نہیں مانتے ہیں پس روح کے فانی ہونے سے مراد نہیں ہے۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ جو خواہشات
دل وطبیعت سے پیدا ہوتی ہیں اور جو باعث متواتر پیدائش و فنا کے ہیں سب نفی کردی جاویں
اور یہ حالت اُس وقت حاصل ہوتی ہے جبکہ دل وطبیعت ہر طرح کی خواہش سے مستغنی ہوں۔
پس نربان پد ساکن و صاف حالت دل کی ہے۔ اور جبکہ بودھ مت والا درجہ ارہت اور نربان پد
کو پہونچتا ہے (کہ جو ثمرہ منزل چہارم کا ہے) تو خواہشات و تکلیفات بالکل نیست ہوجاتے ہیں
مگر وہ زندہ ہے۔ یعنی جسم معہ اُسکے لوازمات کے جو ثمرہ کرم اسے سلسلہ کا ہے قایم رہتا ہے
لیکن یہ بھی چند روزہ ہیں اور کچھ عرصہ بعد فانی ہوجاوینگے۔ اور ایسی کوئی شی باقی نہیں رہیگی
جس سے آیندہ جسم قایم ہونے کا سامان ہو۔ اور اُس حالت میں ارہت نیست و نابود ہے
بلکہ اتنا ہی درجہ نربان حاصل کرکے گویا سرور میں مستغرق ہے اور یا یوں کہو کہ آتش خواہشات
و دیگر لوازمات زیست کو مثل چراغ گل کردیا ہے۔

تفاوت یا اختلاف کے لفظ ترحم کہنا چاہئے۔ مولف رسالہ ہاکن و کھرا دیا بدھسٹ یا ایشیا کہتا ہے اس حالت میں رہنا دنیا میں سب سے بہتر ہے۔

یہ دس قسم کے بندھان ہیں کہ جنسے انسان کو اس طریق پر چلنے سے نجات ملتی ہے۔ (۱) خودی۔ (سکایاتی)

(۲) اشتباہ۔ (وسیکچا)

(۳) امید نتیجہ افعال۔ (سیل برت پرم آسا)

(۴) خواہشات نفسانی شہوت۔ (کام)

(۵) نفرت (پٹگہ)

(۶) محبت زندگانی دنیا (روپ راگ)

(۷) آرزو زندگانی عقبی۔ (اروپ راگ)

(۸) تکبر (مان)

(۹) خود پسندی (اودہچا)

(۱۰) جہالت (اودیا)

جبکہ اول پانچ بندش سے نجات ہو جاوے تو بودھمت والا درجہ ارہت کو پہونچتا ہے اور چہارم راستہ پر ہے۔ اور جبکہ باقی پانچ سے بھی نجات ہوی تو درجہ اسکھ اور کل تکلیفات و اشتباہات سے نجات حاصل کر چکا ہے۔

کتب بودہ میں اس حالت سرور درجہ چہارم کی بہت کچھ تعریف لکھی ہے کہ جسمین پہونچکر ارہت ہر طرح سے کمل و کامیاب ہوتا ہے اور خلاصہ جسکا نربان پد ہے۔

جسنے چاروں درجے طے کرکے تکلیفات دنیا اور دیگر تعلقات سے نجات اور ہر طرح سے قطع تعلق کر دیا ہے اسکو آیندہ حرارت رنج باقی نہیں ہے۔ جیسکے حواس خمسہ مثل اوس گھوڑے کے جو شہسوار نے درست کیا ہو قابو ہو گئے ہیں اور جو تکبر و خواہش نفس

چار منزلیں یہ ہیں

(اول) راہ راست پر آنا یعنی معتقد ہونا جسکے لوازم یہ ہیں
صحبت نیک۔ سروان یعنی استماع کتب مقدس۔ فکر یعنی ذکر اندرونی۔ نیک اعمال۔
پر یشتہ انسان نادانی اور گناہ و ناپاکی و دشمنی وغیرہ سے بھرا ہوا ہے لیکن اگر کسی سبب سے
یہ چاروں دہرم اسکی سمجھ میں آجاوے تو ہی معتقد جاننا چاہیے کہ ابتدائی راستہ پر پہونچ گیا ہے
اور اس راستہ پر چلتے ہوئے انسان درجہ بدرجہ (۱) خودی (۲) اشتباہ در تلقین طریق
نجات (۳) اعتقاد نتیجہ جگ وغیرہ افعال سے بری ہو جاتا ہے۔ یہ تین ثمرہ دار ابتدائی راستہ
تمام دنیا کے سلطنت و بہشت و کل ارض و سما کی حکومت سے بہتر ہے۔

(دوم) راہ اُن پیروان کا جنکو ایک مرتبہ اور دنیا میں جنم لینا پڑے گا یعنی معتقد
انسان اشتباہ و خودی و خواہش نتیجہ افعال سے بری اور اس راستہ پر چلکر نفسانیت
و نفرت و توہمات کو کم از کم کر دیتا ہے۔

(سوم) راہ پیروان جنکو پھر دنیا میں جنم لینا نہ پڑے گا۔ اسمیں جو کچھ بقیہ
(۴) خواہشات و (۵) خیالات فاسدہ کا ہے کلیۃً فنا ہو جاتا ہے اور کوئی آرزو اپنے لیے یا کسی
قسم کا فاسد خیال واسطے اوروں کے دل میں پیدا نہیں ہو سکتا ہے۔

(چہارم) راہ ارہت لوگوں کا۔ کلیاً آزادی بسبب صفائی قلب۔ جسمیں مہاتما لوگ
(۶) خواہشات دنیا یا عقبی و (۷) وجود و (۸) خودی و (۹) تکبر و (۱۰) جہالت سے نجات کلی
حاصل کرتے ہیں۔

یہ مہاتما سب سے بری اور ہر ایک شے کی اصلیت کو جانتا ہوا کل خیالات فاسدہ سے
صاف دل راہ راست پر چلنے والا اور حال محبت سے اوروں کو دیکھتا ہے۔ جیسے ماں اپنے
اکلوتے بچہ کی حفاظت کرنے میں اپنی جان کا خیال نہیں کرتی ہے اسی طرح وہ مہاتما اوروں کی
بہتری اپنے پیش نظر رکھتا ہے۔ اسکو تمام خلائق زیرین و بالائی و آس پاس پر پیار آتا

متعلق ہین یہ سب تکلیفات و رنج سے بھرے ہوے ہین۔

(۳) ہوا و ہوس دنیوی یعنی جو اشیا ای خود بخود موجود ہون اُن مین محبت ہونا یا اشیا مطلوبہ کے فراہم کرنیکی خواہش کرنا۔ یہ خواہش (ترشنا) نفسانیت و آرزو جنم آیندہ و یا محبت جسم حال کو پیدا کرکے کل تکلیفات کی بنیاد ہے۔ واضح ہو کہ یہ ترشنا مثل مار خونخوار کے ہے جسکے ۱۰۰ سر ہین۔ تشریح اُسکی یہ ہے کہ حواس مع دل کے چھ ہین ان سے جو لذات پیدا ہوتی ہین مرغوب نامرغوب متوسط ۱۸ ہوے اور لذات ظاہری و باطنی ۳۶ ہوے اور گذشتہ و حال و آیندہ ملانے سے ۱۰۰ ہوے پس جسپر یہ موذی غالب ہو اُس کا کیا ٹھکانا ہے

(۴) اگر یہ ترشنا یعنی خواہش دفع ہو جاوے تو رنج و تکلیفات سے نجات مل سکتی ہے جسنے اس خواہش کو قابو کر لیا ہے (جو نہایت مشکل کام دنیا مین ہے) تکلیفات اُس سی اسطرح دور ہو جاتی ہے جیسے کہ قطرہ پانی کا برگ کنول سے گر جاوے۔

(۵) اس مراد کے حاصل کرنیکی صرف ایک راہ ہے۔ یعنی یہ پرم دہرم بودہ کہ جسمین راستی و ہوشیاری سے رہکر زندگی بسر کیجاوے۔ اس راستہ پر داخل ہوکر رنج و تکلیفات کو دور کرو۔ یہ طریق مین نے اپنے تجربہ سے معلوم کیا ہے کہ اس طرح مصائب دنیا سے نجات مل سکتی ہی بدھ صرف راہ راست بتلاتا ہے تدبیر کرنا تمہارا کام ہے۔ ہوشیار انسان اس راہ پر داخل ہوکر مایا کے جال سے نجات حاصل کرتے ہین۔ اس طریق مین صرف راستی اختیار کرنا ہی کافی نہین ہی بلکہ اُسکے آٹھ انگ اور چار منزل ہین ہر ایک کی پابندی ضروری ہے۔

آٹھ انگ جنکا ذکر پہلے ہی ہو چکا ہے یہ ہین۔

۱ راست اعتقاد	۵۔ راست طرز معاشرت
۲ راست ارادہ	۶۔ راست تدبیر
۳ راست کلام	۷۔ راست ہوشیاری
۴ راست فعل	۸۔ راست عبادت

اشخاص کو جنہون نے صفائی قلب کلیہ حاصل کر لی ہو۔ مگر راہبت کو اس کا کچھ خیال نہین ہوتا ہے کہ اُسکو کیا نتیجہ حاصل ہوگا۔ اُسکی کل خواہشات دور ہو جاتی ہین اور افعال نیک و ریاضت قایم ہو کر تکلیفات کو نیست و نابود کر دیتی ہین۔ بہت سے مرشدون کی یہ ہدایت ہے کہ فلان طرح کی آسایش اسی دنیا مین حاصل کرنا چاہیے۔ اور کوئی کہتے ہین کہ یہ عقیدہ غلط ہے وہ مانتا و نیک انسان بعد مرنے کے دوسرے جہان مین آسایش و سرور حاصل کرینگے۔ بودھ مت یہ کہتا ہے کہ یہ دونون قسم کی امید بے بنیاد ہے۔ اور اس وجود کو کچھ جاننا ہے وہ بھول ہے اور یہ جسم انسان جو مجموعہ عناصر وغیرہ کا ہے دایمی نہین اور جہالت سے پیچ در پیچ بندھا ہوا ہے کہ جو رنج و تکلیفات کا باعث ہے۔ پس اس خواہش حصول راحت جسمانی کا ترک ہی کرنا بہتر ہے۔ حصول اس راحت کا جہالت اور جہالت باعث گناہ کہ جنکا نتیجہ رنج و تکلیفات ہے۔ ہر ایک جسم مین وہی جہالت اور وہی فنا ہے کوئی شئی دایم نہین ہے۔ عناصر خود فانی ہین۔ حواس ظاہری یا باطنی سے جو کچھ مرغوب نظر آتا ہے مثل دیگر اشیا کے فانی ہے مگر نتیجہ افعال و کلام و خیال کا باقی رہجاتا ہے۔ پس ظاہر و باطن سے صاف و کل پر مہربان مگر غافل مت ہو اور خواب غفلت سے بیدار ہو کر توہمات کو دور کر کے مستعدی سے راہ راست پر آ تا کہ اس دریا خونخوار سے پار ہو۔ یہ راہ راست وہ شے ہے کہ جو سرور و آرام بزبان بدھ و عقل کل کو پہونچا دیوے گا۔

راہ نجات

پہلے اس سے ذکر ہو چکا ہے کہ گوتم نے نجات کے لیئے چار بہاو اک یعنی اصول کہے ہین یعنی تکلیفات و باعث تکلیفات و نجات تکلیفات و طریق نجات تکلیفات۔ مختصر بیان اُن کا یہ ہے۔

(۱) پیدایش و پنج اسکندہ و ضعیفی و بیماری و موت واقعات جو وجود سے تعلق رکھتے ہین اور مرغوب سے جدا ہونا و نامرغوب سے ملنا و مطلب کا نہ ملنا وغیرہ واقعات جہالت سے

جب تک یہ جسم باقی رہیگا انسانون و دیوتاؤن کو نظر آویگا۔

عقیدہ آواگون کا بودھ مت مین مستقل طور پر صحیح قبول کیا گیا ہے۔ اسی سے یہ فرض ہے کہ جو اچھے یا ناقص کرم جنم ہاے سابقہ مین کئی ہین اُن کا نتیجہ جنم آیندہ مین ملتا ہے۔

واضح ہو کہ کرم و قسمت ایک شے نہین ہے۔ قسمت جسکو عام لوگ مانتے ہین وہ شے ہے جو انسان کے اختیار سے باہر ہے۔ مگر کرم انسان کے افعال ہین جنکا نتیجہ اُس کو اُٹھانا پڑتا ہے۔

جبکہ کوئی بے قصور ستایا جاتا ہے اور ستانیوالا خوش و خرم ہے تو مظلوم جو قسمت کا قایل ہے یہ خیال کرکے صبر کرتا ہے کہ قسمت مین اسی طرح لکھا ہے۔ اور جو کرم یعنی نتیجہ افعال کو مانتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ مین نے جو کچھ کیا تہا اُس کا پہل پا رہا ہون۔

بودھ مت کا عقیدہ ہے کہ اگر کوئی انسان رنج یا نامرادی یا تکلیف وغیرہ اُٹھاتا ہے تو اُس نے خود جنم سابقہ یا اُس سے پہلے کسی جنم مین غفلت یا غلطی یا گناہ وغیرہ فعل کئے ہونگے اور کسی دوسرے کے فعل کا نتیجہ نہین ہے۔ پس وہ کیا ہے جو فعل کرتا ہے اور جو نتیجہ کو اُٹھاتا ہے یعنی وہ شے جو بعد علیحدہ ہونے جسم کے باقی رہتی ہے اور اپنے اچھے و ناقص فعل یا کلام یا خیال کے نتیجہ کو بہرتی ہے۔

یہ عام کہاوت ہے کہ جو انسان کاشت کرتا ہے وہ ہی کاٹتا ہے پس اصول بودھ مت کا یہی ہے کہ جو انسان کاٹ رہا ہے ضرور اُس نے وہی بویا ہوگا اور جو کچھ کرم کیا ہے نیست نہین ہو سکتا ہے اور اُسکا پورا پورا پہل اچھا یا بُرا انسان کو بہرنا پڑتا ہے۔ اور اسی نتیجہ افعال کے مجموعے سے اُسکا جسم ترکیب دیا جاتا ہے۔

جب کوئی انسان مرے تو نتیجہ اپنے نیک و بد افعال کا دوسرے جنم مین ہمراہ لیجاویگا اور جس قدر عالی ترقی اُس نے جنم سابقہ مین کی تہی وہ اُسکو حاصل ہوکر آیندہ ترقی کا اختیار ہے اُسکو یہ کچھ معلوم نہین ہے کہ مین نے جنم سابقہ مین کیسے افعال کئے تھے یا آیندہ کیا نتیجہ ملیگا الا خاص حالت

راجہ مطلب کو نہ پہونچا اور کہا کہ اسے مہاتما میں نے کوئی چھوٹ نہیں کہا علاوہ پہیہ تاکی وغیرہ کل اجزاء درست کر کے ملانے رتھہ ہوا یہی علامت ہے جس سے رتھہ شناخت ہوتا ہے۔

ناگ سینا نے کہا پس یہی کیفیت انسان کی ہے۔ چنانچہ مرشد نے کہا ہے کہ رتھہ کے مختلف اجزا ملکر رتھہ ہوتا ہے اسی طرح پانچوں اسکندہ ایک جسم میں ملکر انسان بنتا ہے۔

گوتم نے ۶۲ قسم کے غلط عقائد کی تشریح کی ہے منجملہ اُن کے ایک یہ ہے کہ جیو اور دنیا ازلی ہیں۔ ان دونوں میں سے کوئی جدید نہیں ہے اور یہ ہمیشہ قایم رہیں گی۔ جاندار مرتے اور پیدا ہوتے رہتے ہیں اور سلسلہ آواگون میں مبتلا ہیں اور اسی طرح ہمیشہ رہیں گی اور یہ بیان کر کے کہ یہ عقائد غلط کس طرح جاری ہوئے پھر گوتم نے حال جیو کہا ہے اسکی نسبت ۴۴ قسم کے خیال ہیں جو غلط ہیں اُن کی تفصیل مختصر یہ ہے۔

جیو کی حالت بعد مرنے کے پنڈت و برہمن لوگ مختلف طور پر اس طرح مانتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ جیو مجسم ہے اور کوئی کہتا ہے بےجسم ہے اور کوئی کہتا ہے دونوں اور کوئی کہتا ہے انمیں سے ایک بھی نہیں ہے یا یہ کہ وہ فانی ہے یا فانی نہیں ہے یا دونوں صفتیں ہیں یا ایک بھی نہیں ہے۔ یا یہ کہ وہ چیتن ہے یا نہیں یا یہ کہ سدا جیو ایک ہے یا بہت۔ یا یہ کہ جیو راحت ہے یا تکلیفات یا انمیں سے ایک بھی نہیں ہے۔ یہ ۱۶ قسم کے سدا نسبت جیو کے ہیں اور پھر آٹھ سدا اور ہیں کہ جیو بعد چھوٹنے جسم کے مجسم ہوتا ہے اور کوئی کہتا ہے کہ بےجسم اور کوئی کہتا ہے کہ دونوں ہے یا یہ کہ ان دونوں میں سے ایک بھی نہیں۔ یا یہ کہ جاودانی یا فانی یا دونوں یا ایک بھی نہیں۔ اور پھر کہ جیو بعد انتقال کے باخبر ہے یا یہ کہ بیخبر ہے مگر جسکو بالا اسکی بھی آٹھ حالت پائی جاتی ہیں۔ بعد اسکے آخر میں گوتم نے کہا کہ اسے مہاتما وہ شی جو جسم سے بندھی ہوئی ہے جیتی ہوا (حرص دنیا) علیحدہ ہو گئی ہیں مگر جسم باقی ہے اور

ترک کرنا چاہئے۔ خواہشات و سہوات ملکر باعث پیدائش و جسم و موت و رنج و غم و تکلیف و ناامیدی کی ہین۔

تشریح اسکی بہ سوال و جواب میندر و ناگسینا کہ ایک بہت قدیم کتاب موسوم بہ ملندہ پرشن ہے لکہی ہے۔ اور کہتے ہین کہ یہ کتاب اُس طریقہ کی مطابق لکہی گئی ہے جواب سے قریب دو ہزار برس پیشتر شمالی بودہ مت مین ناگسینا نے جاری کیا تہا اور اسمین سوال و جواب میندر راجہ یونان اور ناگسینا کی تحریر ہین۔

راجہ نے سوال کیا کہ مہاتما آپ کا نام کیا ہے۔

ناگسینا نے جواب دیا کہ والدین و دیگر مردمان ناگسینا کہتے ہین مگر دراصل ناگسینا کچہ نہین ہے۔

اسپر راجہ کو تامل ہوا کہ جب جسم نہین ہے تو فعل نیک و بد اور اُنکی سزا و جزا کسکو ہوگی۔ اسپر ناگسینا نے تمام اجزا جسم و اسکندہا کی علیحدہ علیحدہ نام لیکر کہا کہ کیا انمین سے کوئی ناگسینا ہے۔ راجہ نے کہا کہ نہین۔ اگر یہ بات ہے تو پہر ناگسینا کہان ہے آپ نے غلط کہا ناگسینا موجود نہین ہے۔

تب مہاتما نے پوچہا کہ مہاراج آپ پیدل آئے ہین یا کہ رتہہ مین۔

راجہ نے کہا کہ رتہہ مین۔

ناگسینا نے سوال کیا کہ رتہہ کیا ہے۔ اوپر کا منقش پارچہ رتہہ ہے یا پہیہ و یا دہرو یا باگ رتہہ ہے یا اگر ان سب کو ایک جا اکہٹی کر کے ڈہیر کرین اُسکا نام رتہہ ہے و یا اگر ان اجزا کو علیحدہ کردو تو باقی کوئی شے رتہہ بچاویگی۔

اسکے جواب مین راجہ نے کہا کہ نہین۔

تب اُس نے کہا تو رتہہ کچہ نہین ہے صرف نام رہا اور آپ نے جو یہ کہا کہ مین رتہہ مین آیا تو غلط کہا۔ پس آپ سے بڑا مہاراجہ جمبودیپ کو جہوٹہہ بولنا نچاہئے۔

دوم اسکندہ یعنی حواس مثل حباب پانی پر تیرتے ہوئے کے ہین سوم مجموعہ
یعنی محسوس مثل سایہ دہوپ کے ہین کہ اپنی اصلی شی کے سات فنا ہو جاتے ہین۔ چہارم مجموعہ
سے یعنی خواہشات مثل درخت کیلہ کے ہین کہ جنہین کچہ ہی استواری نہین ہے اور آخر مجموعہ
پنجم اسکندہ یعنی من و بدہی مثل ایک طلسم کے ہین۔

یہ صاف اور اچہی طرح سے بہیگنہ اسی مین لکہا ہے کہ اسکند یعنی مجموعہ ہای مذکورہ بالا مین سے روح کوی نہین ہے۔ جسم ہمیشہ متغیر ہوتا رہتا ہے اور یہی حال اُسکے ہر ایک حصہ کا ہے کہ جو اشیا بیرونی حواس خمسہ سے ملکر پیدا ہوتی ہین۔ انسان کبہی ایک لمحہ مین ایک حالتمین نہین رہتا ہے اور اُس کے اندر کوئی ایسا جزو نہین ہے جو قایم رہ سکے۔

گوتم نے (بموجب روایت ایک کتاب شمالی بودہست کے) یون کہا ہے۔ ای مہاتما برہمن وغیرہ مختلف طریق کی ہدایت کرنے والے جو کچہ جیو کی صفت کرتے ہین وہ اُسکو پانچون اسکندہ یا پانچون مین سے کوئی ایک قرار دیتے ہین۔ پس انسان ناخواندہ و ناتلقین یافتہ یا جسنے صحبت مہاتماؤن وسادہوان کی نہ اُٹہائی ہو یا اُنکے طریق و عمل کو نہ جانتا ہو جیو کو در اصل اسکندہ ہاے مذکورہ بالا یا اُن کا کوئی جزو یا کہ اُن سے مرکب یا محسوس خیال کرتا ہے اور اُنہین کسی ایک کو جیو مان کر جانتا ہے کہ یہ مین ہون۔ اور پہر پانچ کرم اندری و من اور اُنکے خواص، اور زینہ جہالت۔ پس خواہشات مین مبتلا و ناوان انسان اپنے آپ کو ویسا ہی معلوم کرتا ہے یعنی مین ہون۔ مین ہونگا۔ مین نہون گا۔ مین ان صفات سے موصوف ہون یا نہونگا اور میرا یہ خیال ہوگا یا نہوگا۔ اے مہاتماؤ اب جاننا چاہیے کہ ہوشیار راہ راست پر چلنیوالا چیلا بہی پانچون حواس خمسہ رکہتا ہے مگر خواب غفلت سے بیدار ہوکر اور عقل حاصل کرکے خودی کو بہول جاتا ہے۔

یہ صاف طور سے کہا گیا ہے کہ جسم اور اُسکے لوازمات کو "خود" ماننا یا جگ وغیرہ رسومات مین اعتقاد یا شبہ کرنا یہ تین قسم کے دہوکہ ہین کہ جنکو اس راہ مین قدم رکہنے سے پیشتر

۲۸-۲۹-۳۰- اشتباہ- اعتقاد- دہوکہ- (ویپاسا- سرپا- وتپی-)

۳۱-۳۲- استقلال- جسم یادل- (پرسہی)

۳۳-۳۴- ہلکاپن- وتیزی- (لہوتا)

۳۵-۳۶- ملایمت لچک- (مدتا)

۳۷-۳۸- موافقت و نرمی- جسم یادل (کرمنتا)

۳۹-۴۰- تیز جسم یا طبع- (پاگنتا)

۴۱-۴۲- سیدہا ی- جسم یادل- (اوجکتا)

۴۳-۴۴-۴۵- درستی- کلام- فعل- بسر زندگی- (سم)

۴۶- رحم- اورونکی تکلیف مین رنجیدہ ہونا- (کرونا)

۴۷- خوشی- اورونکی خوشی مین شاد ہونا (مدتا)

۴۸- حسد- اورونکی خوشی مین رنجیدہ ہونا- (ایرکہا)

۴۹- خود غرضی- اپنی خوشی مین دوسرے کو شریک نکرنا- (متشرا)

۵۰- ترشروئی- (ککش)

۵۱- پشیمنت (اوردہکا)

۵۲- تکبر- یا غرور- (مان)

پنجم اسکندہ- من وہی- یعنی عقل ودل- یہ تشریح دوسری طرح سی چہارم اسکندہ کی کی گئی ہے اور بہ لحاظ مرغوب و نامرغوب کے ۸۹ اقسام مین منقسم کیا گیا ہے اُنکی تشریح کی یہان ضرورت نہین ہے- کیونکہ اُن سے کچہ اور زیادہ حال بودہ مت کا معلوم نہین ہوتا ہے-

مندرجہ بالا تعداد خاصیت وصفات جسم کثیف ولطیف انسان کی ہین- کہ جو سب فانی ہین- اوّل اسکندہ کے اجزا مثل کف دریا کے ہین کہ پیدا وفنا ہوتے رہتے ہین-

۱۔ قوت اتصال۔ (سپارسے)

۲۔ فعل حواس خمسہ ومن (دیدنا)

۳۔ محسوس حواس خمسہ ومن (سستا)

۴۔ ہوشیاری۔ (پہتنا)

۵۔ فکر (لنکا)

۶۔ یاد۔ (سمرتی)

۷۔ جان۔ (جیوت اندریا)

۸۔ وجود۔ (ایکاگتا)

۹۔ توجہ۔ (وترکا)

۱۰۔ تحقیقات (وچار)

۱۱۔ کوشش (ویریا)

۱۲۔ استقلال (آدہکوکہا)

۱۳۔ محبت۔ (پریتی)

۱۴۔ حرکت۔ (چندا)

۱۵۔ متوسط۔ (مہتتا)

۱۶۔ ۱۵۔ غنودگی وبیہوشی۔ (تہنا ودہا)

۱۸۔ ۱۹۔ جہالت وہوشیاری۔ (موہ ویرت)

۲۰۔ ۲۱۔ طمع وقناعت۔ (لوبہ والوبہ)

۲۲۔ ۲۳۔ خوف وبیخوفی۔ (آتپا والتپا)

۲۴۔ ۲۵۔ حیا وبیحیائی۔ (ہیری۔ اہریکا)

۲۶۔ ۲۷۔ نفرت ورغبت۔ (دوش وادوشں)

بموجب بودھ مت کے انسان مجموعہ مختلف خاصیت و صفات سے مرکب ہی کہ جنمین سے کوئی بہی دہرم ہندوان یا حال کی تشریح سے ٹہیک متفق نہین ہے - یہ خاصیت جسم کسیف و جسم لطیف وصفت دل و طاقت قلبی کی ہین اور چونکہ واسطے فہمید عقیدہ بودھ کے اس امر کا جاننا ضروری ہے لہذا تشریح انکی بطور اختصار لکہی جاتی ہے - ان کو اسکندہ کہتے ہین جو تعداد مین پانچ ہین -

اسکندہ اول - روپ یعنی جسم کسیف -

چار عناصر یعنی مٹی - پانی - آگ - ہوا -

پانچ حواس ظاہری (کرم اندری) آنکہ - کان - ناک - زبان حس -

پانچ صفت مادہ - صورت - آواز - بو - ذائقہ - جسم -

دو علامت تنکیر - مذکر و مونث -

تین حالت لازمی - خیال - جان - وجود -

دو وسائل اظہار - اشارہ - کلام -

سات صفت اجسام جانداران - متحرک ہونا - کم و بیش ہونا - تبدیل صورت قوت اتصال - قیام - زوال - ایک حالت پر نہ رہنا -

اسکندہ دوم - حواس جو چہہ طرح کے ہین - دیکہنا - سننا - سونگہنا - چکہنا - حس کرنا و چہٹا جو دل سے محسوس ہو - انمین سے ہر ایک کی تین تین قسم ہین یعنی مرغوب و نامرغوب و متوسط -

اسکندہ سوم - سننا یعنی محسوس چہہ ہین جیسے کہ رنگ و صورت وغیرہ آنکہ سے و ذائقہ زبان سے محسوس ہوتے ہین وغیرہ -

اسکندہ چہارم - سنکہارہ یعنی خواہشات ۵۲ اجزا مین منقسم کی گئی ہین -

مثل بال کہوڑے کے کہ ہوا سے متحرک ہو مگر اُسکے جسم کا جزو ہے۔

بچہ جبکہ کسی قدر شعور دار ہوتا ہے تو لوازمات دنیا کے اُسکو کچھ کچھ ایسے معلوم ہونے لگتے ہین جیسے کہ دہندلا آئینہ مین چہرہ اور بیخبری سے یہ خیال کرتا ہے کہ مرکز دنیا کا مین ہی ہون اگرچہ رفتہ رفتہ واقفیت زیادہ ہوتی جاتی ہے مگر جوان ہوکر بہی دہوکہ دنیا سے نجات نہین ملتی ہے اور تمام عمر خواہشات و تفکرات مین بسر کرتا ہے جو مراد حاصل ہوئی اُس سے سرور قلبی نہین ملتا ہے بالعوض اُسکے اور خواہشات و تفکرات پیدا ہوتی ہین۔ اور اسی طرح ہمیشہ وہمی سرور مین مشغول رہتا ہے۔ عام طور سے انسانون مین یہ خواہشات کم اصل و ہیچ ہوتی ہین لیکن جنکے ارادہ اولی ہین وہ بہی ویسے ہی ناچیز کی تلاش مین ہین اور نتیجہ اُسکا اور زیادہ رنج و ناکامیابی ہوتا ہے۔

اس طرح کی تلقین خاص کر بودہ مت کی ہی نہین ہے بلکہ ہندوستان کے دیگر مت بیدانت وغیرہ مین یہ سب پیشتر سے کہہ رکہا ہے۔ اور ہندوستان پر ہی کچھ حصر نہین ہے دیگر مقام اور وقت مین بہی اسکا چرچا تہا۔ صرف یہ تفاوت ہوسکتا ہے کہ اصول اُن طریق ہائی کو بودہ مت نے زیادہ فروغ دیا ہے اور عقیدہ آواگون کو بہی جو ایک ہی وقت مین کنارہ دریائی گنگ (یعنی ہندوستان) و دریای نیل (یعنی مصر) پر مانا جاتا تہا اس مذہب نے اُنہین سے لیا ہے۔ لفظ آواگون مختلف مقامات و اوقات مین ایسی قسم کے خیال کے لئے استعمال ہوا ہی مگر بودہ والون نے برہمنان سے حاصل کرکے اُسکو اچھی طور سے جلا دی ہے۔

تعلق اس اصول کا جنم ہای سابقہ و آیندہ سے ہے کہ جو باعث رنج و راحت ظاہر کیا گیا ہے۔ جن سے نجات پانے کے لئے بودہ مت مین عمدہ آٹھ انگ والا راہ ہے کہ جسکا بیان فصل دوم مین ہوا ہے۔

اب ہم بنا ر تکلیفات اندرونی بودہ دہرم ظاہر کرکے اُس سے نجات کی جو تدبیر ہے بیان کرینگے۔

فصل چہارم

خاص اصول دہرم بودہ واسکاعدادی وترشنا وکرم ونربان کا

اب یہ جاننا چاہئے کہ قدیم بودہ مت والے وضع انسان و تعلق اُسکا دنیا سے کس طرح ظاہر کرتے ہین۔

جبکہ مالنکا نے بدہ سے سوال کیا کہ دنیا قدیم یا فانی ہے تو اُس نے کچھ جواب نہین دیا وجہ اُسکی یہ تہی کہ گوتم کے نزدیک یہ سوال لاحاصل تہا۔ بودہ مت کی رو سے دنیا مین جس قدر جاندار و بیجان ہین کل اشیا ہمیشہ متغیر ہوتی رہتی ہے۔ کوئی ایسی جگہہ نہین ہے خواہ بہشت یا دوزخ جہان کہ یہ قانون قدرت موثر نہو۔ اس دنیا کے سوای اور لوک بہی ہین کہ جنہین دیوتا رہتے ہین۔ جسم ان دیوتاؤن کے حسب نتیجہ افعال جنم سابقہ کم و بیش لطیف ہین لیکن دیوتا بہی فانی ہین اور اُن کے لوک بہی ہمیشہ قایم نہین رہتے ہین۔ انسان یا دیوتا اپنے افعال بد کا نتیجہ و تکلیفات اُٹہاتے ہین۔ لیکن جبکہ طاقت اُن افعال کی ختم ہوچکی تو تکلیفات از خود رفع ہوجاوینگی اور علی ہذا جاے تکلیفات بہی جاودانی نہین ہین۔ کل عناصر و زمین و آسمان و بہشت و دوزخ ہمیشہ ایک حالت پر نہین رہتی ہین کہ کبہی پیدا و کبہی فنا۔ اور گردش دوران مین ہین کہ جنکا ابتدا و انتہا کسی کو معلوم ہوا اور نہ معلوم ہوگا۔ اس تمام قانون قدرت پیدا و فنا سے انسان و دیوتا مستثنی نہین ہین۔ وہ اجزا جنکے ایک جا ہونے سے کوئی شی پیدا ہوئی ہے تا کبہی نہ کبہی علیحدہ ہوینگی۔ اور یہ صرف جہلی و دہوکہ ہے اگر کوئی گمان کرے کہ فلان شی خود بخود قایم اور جاودان ہے۔ ایک نگہبان کسی بلند مینارہ پر بیٹہا ہوا دیکہہ رہا ہے کہ کوئی رتہہ بان اپنے گہوڑے کو تیز ہانک رہا ہے۔ سوار خیال کرتا ہے کہ مین تیز جاتا ہون اور گہوڑا اپنی طاقت کے زعم مین یہ جانتا ہے کہ وسعت زمین کچھ چیز نہین ہے۔ لیکن نگہبان کو وہ گہوڑا اور رتہہ و سوار چیونٹی کی چال چلتے ہوے معلوم ہوتے ہین اور یہ کہ زمین سے علیحدہ نہین ہین

جنکو فضلا ہندو دہرم کے بہی مانتے ہین انتہا تک پہونچایا۔ خیرخواہی عوام و دلی تعریف گوتم اور دن سے بڑہا ہوا تہا اور اچہے اچہے برہمنون نے اُسکی ہمدردی و مدد کی ہے۔ بہت سے چیدہ برہمن اُس کے پیرو تہے اور وہ اُنکی توقیر بودہ والون کی برابر کرتا رہا اور بودہ مت کے اہت لوگون کے واسطے نام برہمن کا بطور تعظیم استعمال کرتا تہا۔ مگر چونکہ اُسنے رسومات ذات کو اپنے پیروان مین سے منسوخ کردئے تہے اور یہ ظاہر کر رکہا تہا کہ راہ نجات کی نیچ و اونچ کو یکسان کہلی ہوئی ہے اس سے ضرور ہے کہ بہت سے لوگون کو ناراضگی ہوئی ہوگی۔ اور اُسکا یہ عقیدہ کہ رسومات مذہبی فضول ہین اور یہ کہ اپنی نجات کیلئے اس دنیا مین انسان خود ہی تدبیر کرسکتا ہے مخالفین کو ناگوار ہوا ہوگا۔ انجام دونون فریق کا (یعنی برہمن و بودہ کا) ایک ہی تہا۔ معاملہ مذہب بہت عرصہ دراز تک (یعنی جب تک اصول بودہ کی درست رہے) کوئی ظلم و زیادتی نہین ہوئی اور دونون مذہب ایک ہی گروہ مین سرسبز ہوتے رہے۔ اور یہ کوئی نہین کہہ سکتا ہے کہ ہندو دہرم خراب و پوچ تہا بلکہ اُسکے برعکس۔ کیونکہ بودہ جو ایک اعلیٰ دہرم ہے اسی دہرم سے پیدا ہوا تہا۔ گوتم کی تعلیم و ریاضت مثل ہندوؤن کے ہوئی تہی اور منشا اُسکی یہ تہی کہ دہرم قدیم سے فضلہ ترک کرکے اصول و عطر اُس کا بصحت نکال لیوے پس یہ کہنا جائز ہے کہ گوتم بدہ بہت بڑا عقیل و چیدہ ہندو تہا۔

بعد اُسکے چلے جانے کے گوتم نے آنند سے کہا کہ تو شاید یہ خیال کرے کہ گرو کے انتقال سے دنیا کا اختتام ہوا۔ لیکن تجھے ایسا خیال کرنا نہیں چاہئے۔ جبکہ مین نہون تو جو ہدایت و طریق مین نے بتلائے ہین تیرے رہبر ہون گے۔ اور پھر ہدایت کی کہ بڑا چھوٹے سے اور چھوٹا بڑے سے سنگت مین اس اس طرح برتاؤ کرے۔ اور ایک شخص مسمی چنا کو لعنت ملامت کی کہ اُس نے جو دل مین آیا سو کہا تھا۔ پھر سب پیروان سے متوجہ ہوکر کہا کہ جس کسی کو اس دھرم کے کسی معاملہ یا راستی مین کچھ شک و شبہ ہو دریافت کرے مین اُسکو رفع کرونگا یہ نہو کہ بعد مین افسوس کرو کہ جب وقت تھا ہمنے دریافت نکیا۔ جبکہ کسی نے کچھ نہ کہا تو آنند متعجب ہوا۔ گوتم نے کہا کہ حاضرین مین سے جو اس دھرم مین داخل ہوے خواہ مبتدی کیون نہون کوئی بھی ایسا نہین کہ راہ سے گرجاوے بلکہ کبھی نہ کبھی نجات کلیہ ضرور حاصل ہوگی

پھر تھوڑی دیر بعد گوتم نے کہا کہ اے مہاتماؤ مین سمجھا کر کہتا ہون کہ فنا کل اشیا کا خاصہ ہے محنت سے اپنی نجات حاصل کرو۔ یہ اُس کا آخری کلام تھا کہ اسکے بعد بیخبری ہوگئی اور اُسی حالت مین دم نکل گیا۔

اب حال سرگذشت کا ختم ہوا اور آیندہ جو بیان اُسکی تلقین کا ہوگا اُس سے ہر کوئی اپنی رای کی مطابق نتیجہ مستخرج کرسکتا ہے۔ لیکن مذکورہ بالا بیان سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ گوتم مذہب ہنود کا مخالف نہ تھا۔ وہ ہندو خاندان مین پیدا ہوا اور تعلیم و بسر زندگی و موت مثل ہندوؤن کے ہوئی۔ راجہ اشوک ایک معروف پیرو گوتم کا خیال کیا جاتا ہے کہ خیرخواہ و راستباز راجہ بودہ تھا لیکن وہ اپنے آپ کو دیوانم پریہ یعنی عزیز دیوتاؤن کا کہلاتا تھا اور اگرچہ وہ پکا بودہ تھا لیکن یہ کہنا صحیح ہوگا کہ وہ بودہ دھرم کا ہندو تھا۔ تلقین گوتم مین کوئی ایسی بات نہ تھی جو کسی نہ کسی شاخ ہندو دھرم مین موجود نہو بلکہ بہت سی باتین قدیم و حال کی کتب ہندوان مین موجود ہین۔ گوتم کی تلقین مین صرف یہ جدید بات تھی کہ اُسنے اپنی طریق کو ترتیب دیکر بڑی امتیاز سے اختیار اور تلقین کیا اور اصول انصاف و راستی

بوجہ تمام گفتگو کرتا رہا اور اپنی واہ کرم وغیرہ وزیادہ تر سنگت مستورات کی نسبت ہدایت کی کہ
بعد میرے انتقال کے اس طرح برتاؤ کیا جاوے۔

اس گفتگو کے بعد آنند سے نہ رہا گیا اور علیحدہ جا کر خوب رویا کہ مین ابھی تک
کمال کو نہین پہونچا اور مرشد جو اس قدر مہربان ہے رحلت کرنے پر تیار ہے۔ لیکن گوتم نے
اسکو بلا کر بہ امید نروان پر تشفی دی اور فانی ہونا اشیا دنیوی کا جو اس نے بارہا پہلے بھی
کہا تہا مکرر ظاہر کیا۔ اے آنند تو رنجیدہ مت ہو اور رومت۔ مین نے تجھے نہین کہا ہے کہ
جو کچھ ہمکو عزیز و مرغوب ہین اُن سے ایک روز جدا ہونا ہوگا اور جو جاندار کہ پیدا و فراہم ہوے
ہین فنا یا علیحدہ ہونے سے باز نہ رہینگے کہ اُن کا خواص یہی ہے اور کوئی شے دایم البقا
نہین ہے۔ پس آنند تو بہت عرصہ سے میرے پاس رہا اور دل و فعل سے ہوشیاری
خدمت کی اور ہمیشہ نیک رہا پس ثابت قدم رہ کہ تجھے بھی خواہشات و جال دنیا سے کلیہ
نجات حاصل ہوگی۔ پھر دیگر پیروان کی طرف متوجہ ہو کر آنند کی ذکاوت و خدمتگذاری کے
تعریف کی۔

جبکہ رات زیادہ گذری ایک پنڈت سبھدرا نامی کوسی نگر کا بڈھ سے کچھ دریافت
کرنے کو آیا لیکن آنند نے یہ خیال کر کے کہ گرو بیمار ہے اور شاید گفتگو طویل ہو مانع ہوا۔ گوتم
نے اُن کے بولنے کی آواز سنکر اور دریافت کر کے کہ کیا ماجرا ہے اجازت دی کہ سبھدرا کو
آنے دو۔ اس نے سوال کیا کہ جو چھ پنڈت کپل گوسالہ وغیرہ اپنے آپ کو واقف اسرار
باطنی بتلاتے ہین وہ سب دراصل واقف ہین یا نہین اور یا کہ اُنمین سے کوئی بھی واقف ہے
گوتم نے جواب دیا کہ یہ وقت ایسے مباحثہ کا نہین ہے۔ اور کہا کہ سن مین خلاصہ اپنے دہرم کا بتلاتا ہون
آٹھ منزل جو معرفت الٰہی کی ہین (جنمین اول صفائی دل و آخر بھگتی ہے) جب تک اختیار
نہ کیا جاوین اور نیک طریقے سے زندگی بسر نہو کسی طریقہ سے بھی نجات نہین مل سکتی ہے۔
اس گفتگو سے سبھدرا معتقد ہوا۔

لہسا تہ استقلال کے دہرم کے پابند ہون۔

اَے مہاتماؤ اس دہرم کو جو مین نے ظاہر کیا ہے خوب سمجھو اور عمل کر کے درجۂ کمال کو پہونچاؤ اور تمام دنیا مین ظاہر کرو تاکہ یہ دہرم اپنی اصلی حالت مین عرصۂ دراز تک قایم رہے اور خلائق کو فائدہ و سرور قلبی پہونچے اور مردمان و دیوتاؤن کی ترقی ہو۔ اب دیکھو کہ یہ جسم فانی تہوڑے عرصہ مین چھوٹ جاویگا یعنی اب سے تین ماہ پورے نہون گے میری عمر و زندگی پوری ہوئی۔ تمکو چھوڑے جاتا ہون۔ اے مہاتماؤ کوشش کرو اور غافل نہو اور پاک رہو اور اپنے ارادہ پر مستقل اور اپنے دل کی نگہبانی کرو۔ جو کوئی اس ہدایت دہرم پر مضبوط و قایم رہے گا وہ اس سمندر دنیا سے پار اُتر کر تکلیفات سے نجات حاصل کرے گا۔

جبکہ مقام پاوا پہونچا تو ایک سنار مسمی چندا نے گوتم کو ٹہرایا اور چاول و سور کے گوشت سے تواضع کی۔ بعد دوپہر وہان سے جانب کوسی نگر کے روانہ ہوا کہ جو قریب ۱۲۰ میل جانب شمال و شرق بنارس سے اور قریب ۸۰ میل کپلاوستو سے تہا۔ راستہ مین قریب وسط دونون مقامون کے دریای ککتا بہتا ہے۔ مگر وہان پہونچنے سے پیشتر بسبب تکان کے ٹہرنا پڑا۔ اور آنند سے پانی منگا کر پیا۔ بعد کسی قدر تقویت کے دریای پر پہونچکر اشنان کیا اور بعد کچھ آرام کے شام کو کوسی نگر کے متصل ایک بن مین پہونچکر فروکش ہوا۔ یہ وقت اُسکا آخری تہا۔ جبکہ دریای مذکور پر تہا تو اُس نے اپنا آخری وقت جانکر اور یہ خیال کر کے کہ شاید چندا خود رنجیدہ ہو دیا کوئی اور اُسکو الزام لگاوے آنند سے کہا کہ جب مین دنیای فانی سے روانہ ہون چندا سے کہنا کہ جنم آیندہ مین اُسکو بڑا اجر ملے گا کیونکہ مین نے آخری وقت کا طعام اُسکے یہان کہایا ہے اور یہ کہنا کہ یہ کلام خاص میری زبان سے استماع کیا ہے۔ یہ ہر دو شخص اجر عظیم کے مستحق ہین۔ ایک سجاتا جسنے اول روز اُسکو تہا درخت کے نیچے اور یہ چندا کہ جسنے مجھے آخری وقت مین کہانا پہونچایا۔ اس بن مین گوتم آنند سے بہت دیر تک

استمال مین حاصل ہونا ممکن ہے۔ اس معاملہ مین کوئی خاص قاعدہ قایم کرنا استقلال نجات کو ہارج ہوگا اور میری خاص غرض یہ ہے کہ نجات کی راہ دکہلاؤن۔ دیودت یہ سنکر اپنے اشتعال مین آیا اور ایک جدید اور زیادہ سخت طریق کی بنیاد ڈالی جسکو بہت مردمان نے اختیار کیا اور راجہ اجات شترو نے برملا اسکی تائید کی۔ مگر دیودت بہت ایام زندہ نہین رہا اور اجات شترو آسکے انتقال کے بعد پیرو بدہ کا ہوا مگر برای نام۔ کیونکہ گوتم کے انتقال سے کچہہ ہی پیشتر سراوستی صدر مقام کوسلا پر قابض ہوا اور کپلاوستو کو بالکل پائمال کر دیا۔ جو کہ حال گوتم کا بعد جانے کپلاوستو کے انگریزی زبان مین ناکمل ہے مگر تبتی زبان مین سوترے تین ماہ قبل از انتقال کا حال مفصل معلوم ہوتا ہے۔

گوتم نے چوالیسوین برسات۔ (بعد حصول بدہ پد کے) جیت بن مین جو متصل سراوستی کے ہے بسر کی اور وہان سے راجگرہ کو واپس آیا۔ اجات شترو اُس وقت تیاری حملہ کی اوپر قوم وجین کے کر رہا تہا کہ جو سامنے مگدہ کے اور شمالی کنارہ دریای گنگ پر رہتی تہی۔ گوتم نے کہا کہ جب تک وہ لوگ متفق ہوکر اپنی رسومات قدیم کے پابند رہینگے وشمن سے محفوظ رہینگی۔ اور اسی بات پر اپنی پیروان کو جمع کرکے دلی اتفاق رکہنے کو سمجہایا اور کہا کہ باہم ہمدردی کرنا اس دہرم کا لازمہ ہے۔ مگر یہ امر مشکل و ناممکن تہا اور روز بروز تفرقہ زیادہ ہوی یہانتک کہ اب بہی ملک سیام و سیلون مین جدید فرقہ قایم ہوتے جاتے ہین۔

گوتم پہر دریای گنگ کو پار اترا کہ جہان اب شہر پٹنا ہے۔ اُس وقت اجات شترو وہان ایک قلعہ بنا رہا تہا کہ وجین قوم کو روکے۔ یہ مقام بعد مین شہر کلان اور دار السلطنت مگدہ دیس کا ہوا۔ گوتم اسباپالی مقام کو جاکر ایک نامی کسبی کا مہمان ہوا۔ اس امر کو سرداران قوم وجین ناخوش ہوے۔ وہان سے پہر بیل گانون کو جاکر پینتالیسوین برسات بسر کی۔ یہان وہ سخت مہلک بیماری مین مبتلا ہوا اور صاف کہدیا کہ اب میری زندگی قلیل باقی ہے۔ بعد ختم موسم وعظ کے وہان سے باہستہ دیہات ویسالی مین ہوکر نکلا اور پیروان کو فراہم کرکے ہدایت

اس سرگذشت مین اکثر عجیب غریب حکایات ہین مگر بغرض اختصار لکھی نہین گئی ہین اکثر مستورات نے اپنی تمام عمر و سرمایہ اس دہرم کو وقف کر دیا تہا منجملہ اُن کے ایک وساکہا نام عورت شکنہ سراوستی نے ایک بن جو شہر سے جانب شرق واقع تہا سنگت کی نذر کیا تہا اور علاوہ اسکے ایک آرامگاہ موسوم بہ پوربارا ما یعنی باغ تعمیر کیا تہا۔

ایک اور خاص واقعہ یہ ہے کہ دیودت نے جدید طریقہ پیدا کیا۔ یہ شخص بوجہ حقارت کرنے مریدان کو ساہبی کے راجگرہ کو آیا اور ایک مکان مین جو اجات سترو بسر راجا بمبسار نے اُسکے لئے تعمیر کیا تہا آکر قیام کیا۔ کچھ دنون بعد گوتم راجگرہ کو آیا کہ ایام برسات ویلوبن مین بسر کرے۔ دیودت تب تک اپنے آپ کو پیرو بدھ ظاہر کرتا تہا مگر اُس نے اجازت چاہی کہ ایک جدید طریقہ بہ پیشوائی خود جاری کرے جسکے قواعد بہ نسبت طریق گوتم کے زیادہ سخت ہون اسپر انکار ہونے سے اُس نے مصمم ارادہ کیا کہ بودھ مت چھوڑ کر خود اپنا طریق جاری کرے۔ اجات سترو نے اپنی والد راجا بمبسار کو مار ڈالا۔ (سینتیسوان[۳۷] سال گوتم کے بدھ ہونیکا) یہ فعل بہ تحریک دیودت خیال کیا جاتا ہے جسکی نیت تہی کہ تبادلہ شاہان سے اُسکا مطلب برآمد ہوگا۔ تین مرتبہ گوتم کے ہلاک کرنیکی تدبیر ہوئی مگر کامیابی نہوئی۔ تب دیودت ویلوبن مین جاکر گوتم سے خواہان ہوا کہ زیادہ سخت قواعد حسب خواہش میری نافذ کرے یعنی بہکشو باہر کہولے ہوئے جگہہ اور آبادی سے علیحدہ رہین اور پارچہ ہای کہنہ پہنین اور دربدر بہکشا مانگ کر بسر کرین اور کسی کے مکان پر جاکر یا جای قیام پر لائی ہوئی غذا استعمال نکرین۔ اور گوشت نہ کہاوین۔ گوتم نے کہا کہ میرے قواعد سب جگہہ عمل مین آسکتی ہین اور اگر کوئی پیروان مین سے زیادہ سخت قواعد اختیار کرے تو مین مانع نہین ہون لیکن میرے نزدیک ایسے سخت قواعد کی ضرورت نہین ہے کیونکہ کمزور و کم عمر پابندی نکر سکین گے۔ اور غذا کی نسبت یہ ہے کہ پیروان حسب رواج ملک کے جو چاہین کہاوین مگر اندازہ و مقدار مناسب مین تصفیہ باطنی زیر سایہ درخت یا مکان مین و پارچہ کہنہ یا جدید و گوشت سے پرہیز یا اُسکی

تب ہی اُسکو زمین نے پیوند کر لیا۔ پھر بدھ جیت بن کو واپس آیا اور بجواب چار سوالات
ایک دیوتا کے ایک سوال کے جواب میں دہرم داشتی کو خیرات پر فوقیت دے۔

سال شانزدہم [۱۶] - بعد اُسکے گوتم آلوی کو گیا کہ جہان ایک پشاچ جو بچونکو کہا لیتا تہا معتقد کیا۔ شاید یہ کوئی معما بیان کیا گیا ہے۔

سال ہفتدہم [۱۷] - اس برسات میں گوتم مقام راجگرہ رہا اور بوقت انتقال سریحتی کے جو ایک کسبی تہی وعظ کہا اور موسم کے صاف ہونے پر سراوستی ہوکر آلوی کو آیا اور جو جو مقام راستہ میں آئے وعظ کہا آلوی میں ایک گرسنہ کو تلقین کرنے سے انکار کیا کہ جب تک کہانا کہا کر سیر نہو۔

سال ہشتدہم [۱۸] - برسات بہر مقام چالیا میں متصل سراوستی کے جہان تیرہویں سال رہا تہا بسر کی اور وہان ایک جولاہے کو جسنے اتفاقیہ اپنی دختر مار ڈالی تہی تسلی دی۔ گوتم وہان سے راجگرہ کو آیا۔

سال نوزدہم [۱۹] - برسات ویلوبن میں بسر کرکے گوتم مگدہ میں ہوکر روانہ ہوا اور کل دیہات میں جو راستہ میں آئے وعظ کہے۔ ایک مقام پر ایک ہرن جال میں پہنسا دیکہکر اُس نے آزاد کر دیا اور نزدیک ہی ایک درخت کے نیچے آسن لگا کر دہیان میں مستغرق ہوا۔ شکاری نے غصہ کے جوش میں آکر تیر مارنا چاہا مگر اُسکے جلال کو دیکہکر تہم نہ اُٹہا۔ بدھ نے جبکہ دہیان سے اُٹہا اُس شکاری اور اُس کے گہر والون کو تلقین کرکے معتقد کیا۔ گوتم پہر وہان سے سراوستی کو گیا۔

سال بستم [۲۰] - وہان برسات تمام کی اور ایک فقیر نے جہولی اُتہائی اور ڈوبا رہے ادبی کی تب گوتم نے آنند کو ہر وقت اپنے پاس رہنے کے لئے ساتہ لیا۔ اور پہر وہانسے متصل چالیاکے ایک جنگل میں جاکر ایک مشہور لٹیرہ انگولی مالا کو تلطف وشیرین کلامی سے قابو میں کرکے چیلہ ہونیکی ترغیب کی۔

پہر ہو کر اُن کو بہلایا اور تقصیر معاف کی۔ پہر گوتم نے اُن کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر نادان
جو لواز مات دنیا ہیچ نہین سمجھتے ہین آپسمین لڑین یا جہگڑین تو جائی تعجب نہین ہے مگر تملو
اُن سے زیادہ سمجھ دار ہونا چاہیے۔ اگر ہمراہیان ہوشیار و سنجیدہ اور دانشمند ہین تو خوشی سے
بسر ہو سکتی ہے بشرطیکہ خود بہی عقیل ہو لیکن اگر ہمراہی نادان ہون تو تنہا رہنا بہتر ہے کہ
بے خرخشہ مانند اکیلے ہاتہی کے بسر کرے۔ شاگردان منفعل ہوے اور گوتم اُن کو لیکر
سراوستی اور وہان سے مگدہ دیس کو گیا۔

سال یازدہم۔ ایک موضع مین نزدیک راجگرہ کے بہاردواج برہمن کو کاشتکار
کی (صفحہ کو دیکہو) شال دیگر معتقد کیا اور بعد برسات کے ملک کوشلا مین ایک گانون
سیتابیا کو گیا۔

سال دوازدہم۔ وہان سے ایک قصبہ ورنجا مین جاکر بارہوین سال کے
برسات بسر کی اور وہان سے سفر دراز کرتا ہوا جانب دکن منتہلا دیس کو روانہ ہوا اور براہ
بنارس و ویسالی ہو کر سراوستی کو واپس آیا اور جن مقامات پر گذرا وعظ کرتا رہا۔ ہر وقت واپسی
کے اپنے لڑکے راہولہ کو جو ۱۸ سال کا تہا مہا راہولہ سوتر تلقین کیا۔

سال سیزدہم۔ گوتم پہر چالیا دیس کو گیا اور برسات بہر وہان رہکر سراوستی
کو واپس آیا۔

سال چہاردہم۔ اس سال مین گوتم نے جیت بن مقام سراوستی مین راہولہ
کو تلقین کر کے راہولہ سوتر کہا اور خود وہان سے کپلاوستو کو روانہ ہوا۔

سال پانزدہم۔ یہ برسات نگرودہ بن مین جو متصل کپلاوستو کے تہا بسر کی
اور اپنے چچا کے بیٹے مہانامہ کو (بعد سودہودہنا کے بہدرکا اور بعد اسکے مہانامہ راج گدی
ساکیان پر قایم ہوا تہا) جو سردار ساکیان تہا وعظ کیا۔ سپربدہا راجہ کولیان نے جو بوجہ
ترک کرنے اپنی دختر جسودہرا کے گوتم سے ناراض تہا سر دربار بدہ کو لعنت وملامت کی مگر

اور اپنی ماوسی موسومہ بہ پرجاپتی و نیز جسودہرا اور دیگر مستورات کولیان کہ جنہون نے ساتہ چلنے کی التجا کی ہمراہ لایا۔ گوتم اُن کو سنگت مین شامل کرنے پر راضی نہ تہا مگر آنند کی سفارش کرنے سے منظور کیا اور واسطے گروہ مستورات کے کچہ قواعد اخذ کئے۔ پہر وہان سے منکلا پہاڑ کو گیا جو متصل کوسمبی و نزدیک الہ آباد کے واقع ہے۔

سال ششم۔ برسات منکلا مین بسر کرکے گوتم راجگرہ کو واپس آیا اور راجہ بمبسار کی رانی کشیما کو سنگت مین داخل کیا۔ اُس کے ایک مرید نے اپنی کرامات سے ایک پاتر یعنی برتن لدالگری حاصل کیا بدہ نے اُسکو توڑکر اظہار کشف منع کیا۔ لیکن جبکہ راجہ بمبسار نے کہا کہ مخالفین یہ کہتے ہین کہ بدہ ڈر گیا تو اُس نے خود ایک وقت و مقام مقرر کرکے سراوستی مین معجزہ ہای عظیم دکہلائے۔ اور جم لوک کو جاکر اپنی والدہ کو جو اُسکی پیدائش سے ۷ روز بعد انتقال کرگئے تہے اپنا دہرم اپدیش کیا۔

سال ہفتم۔ گوتم یم لوک سے مقام سنکرسا پر اُترا اور وہان سے مقام سراوستی جیت بن مین آیا۔ وہان پر رہتے ہوئے مخالفان نے ایک عورت چنچا کو بہکا کر اُسپر الزام زنا کا لگایا لیکن اصلیت اسکے بعد مین کہل گئی۔

سال ہشتم۔ برسات سنکا پہاڑ پر جو نزدیک کپلا وستو کے ہے بسر کی اور نکل اور موگلی کی والدین بہی معتقد ہوئی۔ پہر گوتم کوسمبی کو جو قریب الہ آباد کو واقع ہے آیا۔

سال نہم۔ موگلی نے برخلاف گوتم کے فساد پیدا کیا اور ہرچند آنند نے اُسکو وہان سے چلے جانے کی تحریک کی مگر کچہ خیال نکیا۔ پہر سنگت مین تفرقہ پیدا ہوا اور گوتم نے ہردو فریق کو سمجہایا کہ تحمل و اتفاق و راستی کو کام مین لاوین۔ جبکہ وے باز نہ آئے تو سب کو تنہا چہوڑکر تنہا جنگل پارلیک کو چلا گیا۔

سال دہم۔ گوتم نے وہان ایک جہونپڑے مین جو گانو والون نے بنائی تہی برسات بسر کی۔ نافرمان مریدان تلاش کرتے ہوئے پہونچے اور معذرت کی۔ اُس نے بشاش

گوتم کی ماں کا بیٹا تھا بعدہ اُس سے متعصب اور خلاف ہوا اور اسلئے اُسکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ بہت خراب اور بدرویہ تھا۔ تیسرا اوپالی ذات کا حجام تھا مگر بوجہ رغبت ہم دو کاوت علم کے بعدہ خاص پیشوا سنگت کا ہوا۔ اس سے واضح ہے کہ گوتم کے نزدیک بڑائی ذات کی خصوصیت نہ تھی۔ چہارم انرودہ رموز بودہ مت کا بڑا پنڈت اور واقف تھا۔

راجگرہ پر دوسری برسات درمیان شاگردان بسر کرکے گوتم سراوستی کو گیا جو دریای راپتی پر اور بنارس سے گوشہ شمال وغرب مین اُسی قدر فاصلہ پر واقع تھا جس قدر راجگرہ جانب شرق۔ کننگھام صاحب نے سراوستی کو تلاش کرکے اُن ویرانہ جانب سے مطابق کیا ہے جو ملک اودہ مین ساہت ماہت مقام پر موجود ہین۔ یہ جگہ گوتم کے وقت مین سَہ گان اور دارالسلطنت ملک کوشلا راجہ پرسیناجت کا تھا۔ گوتم حسب درخواست ایک سوداگر موسوم بہ اناتھ پنڈودا کے وہان گیا تھا جہانکہ اُس نے جیت بن کو سنگت بودہ نذر کیا۔ یہان گوتم بعد مین اکثر مقیم ہوا اور بہت وعظ وحکایات جنم نامی سابقہ مردمان اسی جگہہ کہے گئے تھے۔

اب اُس کے بعد حال گوتم کا بالاجمال کتب زبان پالی سے اس طرح دستیاب ہوتا ہے۔ اول برسات بنارس مین اور اُس سے آگلی تین برسات راجگرہ مین بسر کی۔

چوتھے سال گوتم نے اگرسین نٹ کو سنگت مین داخل کیا اور پھر گنگا کے پار اُترکر اور ویسالی مقام پر جاکر مہابن مین مقیم ہوا۔ وہان اُس کو خبر ہوئی کہ ساکیان اور کولیان مین دریای کوتانہ کے پانی پر تکرار ہوا۔ پس ہوا مین پرواز کرکے کپلاوستو پہونچا اور ہر دو فریق مین سلوک کراکے مہابن کو واپس آیا اور ایام برسات بسر کی۔

سال پنجم۔ اثناء وعظ مین اُسکو سودہونا کی بیماری کی خبر ہوئی اور دم آخر اپنے والدین کپلاوستو پہونچا کہ جو بعمر ۹۷ سال بروز شنبہ پورنماسی ساون سمت انترنا انتقال کر گیا۔ بعد کریا کرم وو لواری رشتہ داران کے گوتم مقام کوٹ گار پہاڑ پر مہابن مین واپس آیا

اس واقعہ سے قریب ایک ہفتہ بعد جسودہرا نے راہول کو عمدہ پوشاک پہنا کر کہا کہ اپنے والد کے پاس جاکر اپنا ترکہ طلب کر۔ اُس نے متعجب ہوکر کہا کہ میرا باپ راجہ سودہودھنا ہے اور کون ہے۔ جسودہرا نے کھڑکی مین سے بدھ کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ وہ درویش با جلال تیرا باپ ہے اور اُس کے پاس بہت دولت ہے کہ جو بعد اُس کے چلے جانے کے ہمنے نہین دیکھی ہی کہ کہان ہے۔ اُس کے پاس جاکر اپنا حق طلب کر اور کہہ کہ مین تیرا پسر ہون اور جبکہ مین اپنی قوم کا سردار ہونگا مجھے اس ترکہ کی ضرورت ہوگی پس وہ مجھے دے۔ راہول گوتم کے پاس گیا اور بلا خطرہ اور بساتہ پیار کے بولا کہ پتا تمہارے نزدیک ہونے سے مین بہت سُکھی ہون۔ گوتم نے کچھ نہین کہا اور بعد فراغت طعام کھڑا ہوکر نگرودہ بن کی طرف جہان وہ فرودکش تھا روانہ ہوا۔ راہول اُس کے پیچھے ہوا اور پھر ترکہ کا سوال کیا بدھ تو بھی خاموش رہا اور نہ اُس کو مانگنے سے روکا اسی سبب سے مریدان بھی مانع نہوے۔ جبکہ نگرودہ بن مین پہونچے گوتم نے خیال کیا کہ جس دولت کی اسکو تلاش ہے خرچ کرنیسے ضائع ہوجاتی ہے اور تفکرات پیدا کرتی ہے پس اسکو سب سے اعلی وہ دولت دینی چاہیے کہ جو مین نے درخت اسوتھا کے نیچے حاصل کی ہے اور جسکو پاکر دولت دین کا وارث ہوگا اور پھر ساری پوتر کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ راہول کو سنگت مین شامل کرو۔ اُس نے تعمیل ارشاد کی۔

جبکہ راجہ سدہودھنا کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو وہ بہت غمگین ہوا کیونکہ نند اگوتم کی ماوسی کا بیٹا پیشتر سے فقیر ہوچکا تھا پس اُس کے دونون لڑکے اور اب پوتا بھی دنیا داری سے علیحدہ ہوے اُس نے گوتم کے پاس جاکر کہا کہ ایسا قاعدہ ہونا چاہیے کہ کوئی شخص بلا رضامندی والدین کے سنگت مین داخل نہو گوتم نے منظور کیا اور بعد تھوڑی گفت وشنود کے راجگرہ کو روانہ ہوا۔

راستہ مین گوتم انوپیا مقام پر جو کنارہ دریای انوما کے تھا کچھ دنون ٹھہرا۔ یہ اُس مقام کے متصل تھا کہ جہان سے بوقت شب ترک دنیا کرکے چنا کو واپس کیا تھا۔ اور وہان ٹھہرنے پر بہت سے چیدہ شخص سنگت مین شریک ہوے خاصکر اُسکے ہم قوم اور رشتہ داران گوتیان مین سے انمین سے آنند گوتم کا بڑا خیرخواہ تھا کہ جس کا بیان آخری وقت گوتم پر کیا جاویگا۔ دیودت جو

۱- آشوا اور غنو وگی ترک کرو۔

۲- راستی اور میانہ روی کو اختیار کرو۔

۳- جو راہ راست پر چلتا ہے پرمانند کو پاتا ہے۔

۴- اس لوک مین اور پرلوک مین۔

۵- راہ راست کی پیروی کرو۔

۶- راہ غلط کو ترک کرو۔

۷- جو نیکی اختیار کرتا ہے آرام پاتا ہے۔

۸- دنیا مین اور دین مین۔

سودہودہنا نے کچھ جواب نہین دیا لیکن چہولی اُس سے لیکر گوتم کو مکان مین لایا۔ جہان کہ گہر کے آدمی اور نوکر وچاکر تعظیم کے لئے جمع تھے مگر جسودہرا نہین آئی۔ اُس نے یہ کہا کہ اگر دراصل اُسکی نظر مین کسی لایق ہونگی تو وہ خود میرے یہان آویگا اور مین یہان تعظیم بہی اچہی طرح کرسکونگی۔ جسودہرا کو موجود نہ دیکہکر اور دو مریدون کو ساتہ لیکر گوتم اُس کے پاس گیا لیکن مریدون کو منع کردیا کہ اُسکی کسی حرکت پر مزاحم نہون کیونکہ اُس کے طریق مین عورت سے چہونے کی ممانعت تہی۔ جبکہ اُسکو گیروا پارچہ اور سروچہرہ کے بال منڈائے ہوئے دیکہا جسودہرا سے نہ رہا گیا (حالانکہ یہ جانتے تہے کہ یہی وضع ہوگی) اور زمین پر گر کر اور قدمون کو پکڑکر بے تحاشا روئی اور پہر یہ سمجہکر کہ اب گوتم اور اُس مین بڑا تفاوت ہے جسودہرا اُٹہکر ایک طرف کو کہڑی ہوگئی۔ راجہ نے مناسب جانکر اُسکی طرف سے معذرت کی اور کہا کہ جسودہرا نے کل عیش وآرام ترک کردیا ہے اور صرف ایک وقت کہانا اور زمین پر سونا اختیار رکہا اور تمہاری یاد مین سخت تکلیفات اُٹہائے۔ بدہ نے جسودہرا کے جنم ہاے سابقہ کا حال بیان کرکے کہا کہ اُس نے کیا کیا نیک فعل کئے تہے۔ جسودہرا نے بڑے غور سے اُسکی تلقین کو سنا اور کچہ دنون بعد بدہ نے بہکہری ایک فرقہ مستورات کے لئے قایم کیا جسمین سب سے اول اُسکی زوجہ جسودہرا داخل ہوئی۔

جب کہ مہاتما گوتم اس طرح سے بنیاد اپنی دہرم کی قایم کرتا تہا اُس کے رشتہ دارون کو کپلا وستو مین بہی خبر ہوئی اور سدہودہنا نے کہلا بہیجا کہ وطن آکر ضعیف باپ کو مرنے سے پیشتر ایک مرتبہ دیکہہ جاوے۔ پس گوتم کپلا وستو کو روانہ ہوا اور حسب معمول شہر سے باہر نگرودہ بن مین مقیم ہوا۔ وہان اُس کا باپ و چچا اور دیگر رشتہ داران دیکہنے کو آئے۔ لیکن یہ لوگ اُس لباس مین اُسکو دیکہکر خوش نہین ہوئے اور جوکہ ایسے وقت پر یہ رواج ہے کہ زیارت کرنیوالے خورونوش سادہوان کا بندوبست کیا کرتے ہین۔ اُنہون نے اس کا کچہ خیال نکیا۔ اگلے روز گوتم اپنے ہمراہیان کو لیکر حسب معمول گداگری کو روانہ ہوا اور جبکہ قریب دروازہ شہر کے پہونچا تو تامل کیا کہ محل راجہ کو جاؤن یا نہ جاؤن لیکن انجام یہ ٹہیرایا کہ قاعدہ پر مستقل رہنا چاہئے یعنی یہ کہ ہر بہکشو کو دربدر گداگری کرنی ضروری ہے۔ راجہ کو یہ خبر ہوئی کہ راج کنور گلیون مین بہیک مانگتے ہین اس بات کے سنتے ہی پریشان ہوکر اور جلدی مین پارچہ بدنی اپنا سیدہا سنبہال کر گہر سے باہر نکلا اور گوتم کے پاس جاکر کہا کہ مہاتما کیون شرمندہ کرتی ہو کیا اتنے سادہوان کے لئے ہمارے یہان کہانا مہیا ہونا مشکل ہے۔

گوتم نے کہا کہ اے مہاراجہ یہ رواج ہمارے بڑون سے چلا آتا ہے۔ راجہ نے کہا کہ ہم تو ایسے شوربیرون کے اولاد مین ہین کہ جن مین سے ایک نے بہی سوال کرنیکے واسطے کبہی ہاتہہ نہین اُٹہایا۔

گوتم نے کہا کہ آپ و آپ کا خاندان راجاؤن کی اولاد مین ہے میری نسل بدہ ہائے سابقہ سے ہے کہ جنہون نے گداگری کرکے بسر کی ہے۔ لیکن اے مہاراج جبکہ کسی کو کوئی پوشیدہ خزانہ ملجاوے تو اُس کا فرض ہے کہ اُس مین جو بیش بہا جواہر ہو اسے والد کے سامنے پیش کرے اور یہ کہکر اُس بڑے اپنے دہرم کو خلاصہ کرکے بیان کیا جو نیچے لکہی ہوئی عبارت سے مشابہت رکہتا ہے۔

داخل ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد گوتم نے ان دونوں کی بہت قدر کی جو دیگر پیروان سابقہ کو کسی قدر ناگوار ہوا۔ اُس نے تمام اپنے پیروان کو فراہم کرکے دیر تک فرائض دہرم بودھ کو سمجھایا جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

۱۔ تکلیف پہونچانے سے باز رہنا۔

۲۔ راستی اختیار کرنا۔

۳۔ صفائی قلب حاصل کرنا۔

۴۔ یہ دہرم بودھ ہے۔

اور پھر اُس نے واسطے انتظام سنگت کے سہل قواعد اخذ کئے کہ جن کا نام پاتی موکہہ ہوا۔ اور یہی نام اس کتاب کا رکہا گیا جسمین بعد رحلت گوتم کے زیادہ سنگین قواعد منضبط کئے گئے تہے۔ یہ اجماع بودھ والون کا جسمین انتظام ابتدائی ہوا تھا بنام سراوک سن نیات یعنی مجموعہ پیروان کہا گیا پھر جوش ہر دان شاید کم ہوگیا کیونکہ بعد ساری پوتر ہوگی ہے اور کسی کے مرید ہونے کا حال معلوم نہین ہے۔ یہان تک کہ گوتم سے شاگرد فریاد کنان ہوئے کہ اکثر لوگ اُن کا مضحکہ و ہجو کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جدید طریقہ گہرون کو بے سروسامان اور ملک کو ویران کردیوے گا۔ اگرچہ برہمنان بہی ترک دنیا کو بہتر قرار دیتے تہے لیکن صرف بچپن اور بڑہاپے مین۔ اور عابد و تپشی لوگون نے اس طریق مین اس قدر دشواری کررکہے تہے کہ جس کا قبول کرنا ہر کسی کو آسان نہ تہا۔ بمقابل اسکے بودہ مت والے بیفکری فقر کو تکلیفات دنیا پر ترجیح دیکر ہر کسی کو سمجہاتے تہے کہ اپنی بہترائی و نجات کے واسطے فوراً ترک دنیا کرکے سنگت مین شامل ہو۔ اُن کے جواب مین گوتم نے لوگون کے الزام کو رد نہین کیا بلکہ یہ کہا کہ جسکو وہ لوگ بربادی کہتے ہین میرے نزدیک آبادی ہے۔ اُس نے اپنے پیروان کو سمجہایا کہ تم یہ کہو کہ بدہ صرف راہ راست دکہلاتا ہے جیسا کہ بدہ ہاے سابقہ نے کیا ہے اور سوائے تلقین کے اور کوئی ہتیار نہین رکہتا ہے اور جو اُس کے معتقد ہوئے وہ راستی سے ہوئے ہین اور وہ راستی کو واسطے فائدہ عوام کے پہیلاتا ہے۔

شہوت وغضب وغیرہ کی پہلے ہی سے سرد ہو گئی ہے۔ پس اصلی طالبان علم الٰہی ان خواہشات سے جو تکلیفات کا باعث ہین بری ہین اور جو راستہ انہون نے پکڑا ہے کبھی نہ کبھی کمال کو پہونچا دیگا اور اُن کو تکلیفات پیدائش و مرنا (جنم مرن) سے بہی نجات ہو گی۔ اس جہم مین اُن کو رسومات و اوسرادہ وغیرہ دنیا کی پابندی نہین ہے کیونکہ وے لوگ ان سے اوپر پہونچ گئے ہین۔

گیا سے گوتم اور اُس کے جدید شاگرد راجگرہ کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ شہر دارالسلطنت راجہ بمبسارا کا تہا کہ جسکی حکومت دریائی گنگ سے قریب ۰۰ امیل تک دکن کو اور دریاء سون سے اسی قدر جانب شرق تہی گوتم وکشیپ کو شہر مین سب کوئی جانتا تہا اور جبکہ راجہ استقبال کو باہر آیا تو عوام کو ٹہیک معلوم نہوا کہ کون گرو و کون چیلا ہے پس گوتم نے کشیپ سے سوال کیا کہ اگن ہوتر کیون ترک کیا۔ اُس نے گرو کا منشا جان کر جواب دیا کہ کوئی دیکہنے یا سننے یا ذائقہ یا مساس سے حظ اٹہاتا ہے اور کوئی جگ وغیرہ سے خوش ہوتا ہے لیکن ہم نے دیکہہ لیا کہ یہ سب ہیچ ہین اس لئے اگن ہوتر وغیرہ سب ترک کر دئے ہین۔ نربان پدوہ مرتبہ ہے کہ جو انسان کو بحالت مغلوبی حواس و نفس کے حاصل ہونا ناممکن ہے۔ یہ وہ حالت ہے کہ جسمین آواگون و پیدائش و تنزل و موت سے نجات ملتی ہے اور صرف صفائی باطنی اور ترقی اندرونی سے ہی یہ مراد حاصل ہو سکتی ہے۔ پہر گوتم نے کشیپ کی جنم سابقہ کا ذکر کیا۔ اور مردمان کو متوجہ پاکر چار منزل والے دہرم کا بیان کیا۔ اس وعظ کے بعد راجہ ہی بودہ دہرم کا معتقد ہوا اور کشیپ اور بمبسارا کے معتقد ہونے پر تمام مردمان شہر کے ہستی بن مین جہان گوتم ٹہرا ہوا تہا جمع ہوئی تاکہ کلام مرشد کو استماع کرین کہ وہ کیا تلقین کرتا ہے۔ اور جبکہ گوتم بوقت دوپہر راجہ کے مکان کی طرف واسطے کہانا کہانے کے چلا تو ہر طرف سے خلایق نے خوشی کے نعرے مار کر اُس کو گہیرا۔ راجہ نے اُس کو بڑی تعظیم سے لیا اور بجائے ہستی بن بہت دور ہے بیلو بن (بانس کا بن) مین جو نزدیک تہا ٹہرایا۔ یہ جگہہ اس وجہ سے مشہور ہے کہ گوتم نے یہان کو بہت ایام برسات بسر کئے اور اعلیٰ تر وعظ کہے۔

اس مرتبہ گوتم وہان دو ماہ ٹہرا اور دو سادہوان جنکے نام ساری پوترا اور موگلی تہی منگ

گمر ہر چہار طرف کہلا ہوا اور پارچہ و پہولون سے زیبائش دیتے ہین اور گرد اُس کے چاندکے چاندنی مین بیٹہکر تمام شب بڑے اطمینان اور غور سے کلام پاک کو زبان ساد ہوان سے استماع کرتے ہین۔ ان سنگتون مین سب سے زیادہ دلچسپ کتاب جاتک ہے کہ جنمین حکایات جنم سابقہ بدہ کے بیان کئے گئے ہین۔ ان عمدہ و عجیب و غریب حکایات کو خوش پوشاک عوام تمام شب بخوشی سنتے ہین اور اگرچہ جو اصول اصلی ان مجمع ہاے کا تہا وہ فوت ہوگیا ہے مگر تاہم ہمدردی انسانی و جو ہدایت گوتم نے کی تہی اُسکی مشابہت انمین اب بہی پائی جاتی ہے۔

اس کے بعد جو گوتم کا شاگرد ہوا تحریر ہے کہ اُس کے اعتقاد لانے سے پیشتر واقعات عجیب ظاہر ہوئے۔ جنگل ارولا مین تین برادر بنام کشیب اور جگ و تپ کرنیوالے کہ جن کے پاس بہت سے طالب علم جمع تہے۔ اُن مین سے بڑے بہائی نے اول طریق گوتم کو قبول کیا۔ بعد اُس کے دیگر برادران اور شاگردان شامل ہوئے۔ اور اُس وقت مین جو وعظ گوتم نے کہا تہا وہ بنام آدتیہ پریایہ سوتر موسوم ہے۔

اس سوتر سے ایک مثال گوتم کی ظاہر کرنے طریق اپنے دہرم کی معلوم ہوتی ہے۔ گوتم کا قاعدہ تہا کہ حسب اتفاق جو ساز و سامان موجود ہوتا اُسپر تلازمہ اُٹہاکر رسومات وقت کے معنی اپنے دہرم کے طریق پر ظاہر کیا کرتا تہا۔ گوتم معہ شاگردان جدید جو اگن ہوتری تہے متصل تیرتہہ گیا کے مقیم تہا کہ مقابل والے پہاڑ پر آگ لگی۔ مرشد نے آگ کا تلازمہ لیکر یہ کہا کہ جب تک انسان غافل ہے اُس کو آگ جو حس خواہشات دنیا سے پیدا ہوتی ہے جلاکر ختم کردیتی ہے۔ یہ خواہشات بذریعہ حواس خمسہ و دل کے اپنا اثر کرتی ہے۔ مثلاً آنکہہ دیکہتی ہے کہ جس سے حس باطنی (گیان اندری) کو خوشی یا رنج پہونچتا ہے۔ یہ اندرونی حس راحت یا رنج پیدا کرکے اندرونی آگ شہوت و غصہ و جہالت و تفکرات و پیدائش و ضعیفی و موت کو سوختہ پہونچاتی ہین۔ اور یہی حال دیگر حواسونکا ہے لیکن جنہون نے چار منزل والے طریق بودہ کو کہ جس کا دروازہ صفائی باطنی ہے پیروی کرکے دل کو قابو مین کیا وہ دانشمند ہین اور پہر حواس بیرونی آگ کو سوختہ نہ پہونچا سکین گے کیونکہ آگ

مورخ ملک بر ہایون لکہتا ہے کہ اس وقت گوتم نے شاگردان سے مخاطب ہوکر یہ کہا کہ عزیز سادہوان مین خواہشات حواس خمسے سے آزاد ہون کہ جو مثل جال کے مردمان دیوتون کو باندہے ہوئے ہین اور تم بہی اُسی دہرم کی بدولت جو میرے ذریعہ سے حاصل کیا ہے اُسی مراد کو پہونچے ہوئے ہو۔ اب ہم سب پر یہ فرض ہے کہ واسطے مردمان و دیوتاؤن کے کوشش بلیغ کرین اور اُن کو اس پہندہ سے رہائی دلوادین۔ حصول اس مراد کے لئے مناسب ہے کہ ہم سب ایک دوسرے سے علیحدہ ہوکر ہر ایک مختلف اطراف کو روانہ ہون اس طرح کہ کوئی دو شخص ایک راستہ کو نجاوین پس تم روانہ ہو اور اس دہرم اعظم کو تلقین کرو اور ہر ایک نقطہ و باریکی کو ہوشیاری و توجہ سے حل کرو۔ ابتدا و وسط و انتہا اس طریق کی بلا تشخیص ہر ایک کسی سے تشریح کرو اور ہر ایک امر جو اس سے تعلق رکہتا ہو سب لوگون مین کہول کر ظاہر کرو اور انسان و دیوتاؤن کو وہ عمل دکہلاؤ کہ جس سے راہ راست پر آجاوین۔ تملکو بہت سے ایسے انسان بہی ملین گے کہ جو لذات نفسانی مین بالکل بے اختیار نہین ہوئے ہین اور جو تمہاری تلقین سے فیضیاب ہوکر نجات کی تدبیر و نفس امارہ سے مخلصی حاصل کرین گے۔ مین خود جانب موضع سینا کے جو قریب اُرُدلا کے ہے جاؤن گا۔

گوتم کی تا زیست یہ عادت رہی کہ سال بسال عمدہ موسم مین سیاحی اور مخلوقات کو وعظ و تلقین کرتا رہا۔ لیکن برسات کے چار ماہ مین (اساڑہ سے کنوار تک) ایک جگہ ٹہر کر اور اپنے شاگردان کو جمع کرکے تعلیم و تلقین کیا کرتا۔ یہ رواج جنوبی ممالک مین آج تک چلا آتا ہے لیکن اس قدر عرصہ بعد اور طرح پر متغیر ہوگیا ہے۔ یعنی بالعوض سیاحی کے فقیران ایک جائی مقیم ہوگئے ہین اور ہر سال اُن ایام مین جو مگدہ دلیس مین برسات کے ہین اپنی جائی قیام چہوڑ کر ایک عارضی جہونپڑی مین جو کسی کسان نے اُن کے واسطے بنائے ہون جا رہتے ہین اور وہان سامعین کو کہ خواہ مرد یا عورت کسی قوم کی ہون پالی زبان کی پتکہ (یعنی کتب مقدس) کو پڑہکر سناتے سمجہاتے ہین۔ یہ ایام برسات سیلون مین بہت عمدہ وقت ہوتا ہے اور تمام کسان اس وعظ کو مذہبی جلسہ قرار دیتے ہین اور بڑی دہوم دہام سے انجام کرتے ہین۔ وہ لوگ تاڑ کے درخت کے نیچے ایک چبوترہ بنا کر اوپر سے سائبان

فصل سوم

ذکر گوتم بدہ کا اظہار دہرم بودہ ستی تا انتقال از دنیا رفانی

گوتم کچہ عرصہ تک مرگہ یا بن ہا اور تنہائی مین تلقین اپنے اصول کا لوگون کو کرتا رہا کہ جو کوئی اُسکے پاس آئے۔ اس کا اصول مثل طریق برہمنان دقیق اور مشکل نہ تہا کہ جس سے واقف ہونیکے لئے لایق و چیدہ و ذی علم ہونے کی ضرورت ہو۔ اُس کے اصول مین کل اشخاص مرد خواہ عورت اونچ یا نیچ ذات دانا یا نادان یکسان تہے۔ دنیا دارون مین سے اول شاگرد ایک مالدار شخص مسمی جسا تہا جو دنیا ترک کرکے سنگت مین شامل ہوا اور بعد اُسکے جسا کا باپ و ماں و زوجہ معتقد ہوئی جو دنیا دار رہے۔ کچہ عرصہ بعد گوتم نے ایک علیحدہ درجہ مستورات کا قایم کیا۔ اور اگرچہ اس دہرم مین واسطے جلد حصول نجات کے ترک دنیا ضروری ہے۔ لیکن معتقد و راست رو دنیا دار کا بہی انجام بہتر ہے۔ دنیا دار چنبلہ اگرچہ اس وقت تعلقات خانہ داری و کار و بار کو ترک نکرسکے لیکن تاہم راہ مین آکر اور راستی و رحم دلی سے بسر کرکے آیندہ پیدایش مین کامیابی کا سامان جمع کرسکتا ہے۔ ظاہری فعل کچہ موثر نہین ہین اگر صفائی و ترقی باطنی نہو کہ جو دلی کوشش و محنت سے حاصل ہوسکتی ہے۔ پس متلاشی دنیا دار بہ نسبت پریشان و آوارہ بہکشو کے زیادہ ترقی کرسکتا ہے۔ یہ مطلب آیندہ پہر لکہا جاویگا جبکہ بودہ دہرم کی زیادہ تشریح ہوگی یہان اس قدر لکہنا کافی ہے کہ گوتم کے طریق کا یہ اصول تہا کہ نیک اعمال و نیک اطوار بڑہائے جاوین و قوت دماغی زیادہ کیجاوے اور خالی حرص و ہوا واسطے زیست دنیوی کے حصول مرتبہ اعلی کے خلاف ہین کہ جسنے اس راہ مین کچہ بہی پیشقدمی کی ہو اُس کو خود نفرت ہوگی۔

بعد پانچ ماہ قیام زیر درخت اسو تہا اور تین ماہ بعد پہونچنے مرگدایا بن کے گوتم نے اپنے کل شاگردان کو جمع کیا کہ جو اُس وقت تعداد مین ساٹہ تہے اور ہدایت کی کہ مختلف اطراف کو روانہ ہو کر خلایق کو تلقین کرین۔ صرف جسا اپنے والدین کے پاس بنارس مین رہا۔

یعنی تکلیفات - باعث تکلیفات - نجات تکلیفات - راہ نجات تکلیفات

(۱) تکلیفات یا رنج - پیدائش و جوانی و ضعیفی و بیماری و موت کل رنج کا گھر ہین المختصر

حالت جسمین ہین وتو وہ نظر آوے حالت رنج و تکلیفات کی ہے -

(۲) باعث تکلیفات - اثر دنیا ظاہری کا حواس خمسہ پر طبع طبع کی خواہشات یا اشیاء

موجود ہین رنج و تفریح پیدا کرتا ہے یہی باعث تکلیفات ہین

(۳) نجات تکلیفات - کلیہ خود اختیاری اور دفع کرنے خواہشات و ہوس دنیوی سے

نجات تکلیفات حاصل ہوتی ہے -

(۴) راہ نجات تکلیفات - وہی آٹھ انگ والا راہ (آریہ اشٹانگ مارگ) ہے جسکا بیان

اوپر ہوا ہے -

پھر بدھ نے کہا کہ یہ نتیجہ صرف مطالعہ بید و شاستر یا کسی اور کی ہدایت سے پیدا

نہین ہوا ہے بلکہ مین نے اپنے دھرم چکشو سے خود معلوم کیا ہے -

یہ تقریر بہت مختصر الفاظ مین لکھی گئی ہے خیال کرنا چاہئے کہ جن لوگون سے

روبرو کی گئی تھی وہ برہمن تعلیم یافتہ اور ہر ایک لفظ کے معنی خوب جانتے تھے - وہ

بعد کچھ تامل کے معتقد ہوئے اول کونڈنیا نے قبول کیا اور بعد گفتگو و تقریر بسیار

کے جو کبھی متفق ہو کر اور کبھی علیحدہ علیحدہ ہوے - باقیون نے بھی بودھ مت

اختیار کیا -

نام پانچون شاگردان کے جو پہلی پہل مرید ہوے یہ تھا - کونڈنیا (۱) - بپا (۲) -

بھدرا (۳) - مہانامہ (۴) - اسوجیت (۵) -

قابو مین نہ رکہہ سکے ۔ پس اب فتح کس طرح حاصل ہوسکتی ہے یعنی جبکہ آپ جسم کی اس قدر خدمت کرتے ہو۔ گوتم نے اپنے طریق کا اصول سمجہایا کہ جسکا نام دہرم چکر سوتر ہے ۔

ابتدا مین یہ سوتر زبان پالی مین تہا اور جو حالات بعدہ لکہے گئے ہین وہ اس سے نظم کرکے بطور بسمتہ بنائے گئے ۔ بروقت اظہار دہرم چکر سوتر کے دیوتا اپنے اپنے لوک چہوڑ کر واسطے استماع کے وہان آموجود ہوے ۔ انکی روانگی مین بڑا شور ہوا مگر اسکے بعد وہ بہی آواز ہونے پر کل مجمع مثل بیحرکت سمندر کے خاموش ہوگیا ۔ کل روی زمین متحرک ہوئی اور پہاڑ جن سے زمین قایم ہے سر جہکا کر مرشد کے سامنے سجدہ کنان ہوے اور ہوا نے خوشبو کو پہیلایا اور وہ شام جو مثل ایک حسین نوجوان عورت کے تہی کہ ستارہ جسکی گردن کے موتی اور سیاہ بادل زلف اور ہر چہار اطراف لباس اور آسمان مثل تاج کے سر پر تہا ۔ ہر سے جہان اس کا جسم اور پہول کنول چشم اور گونج بہنورون کے اسکی آواز تہی ۔ واسطے پرستش واستماع اول وعظ بدہ کے وہان آئی ۔ جبکہ گوتم نے کلام کیا اگرچہ گفتگو اسکی زبان پالی مین تہی مگر ہر کسی نے اپنی اپنی زبان مین اس کا مطلب معلوم کیا اور جانور و پرندون نے اپنی زبان مین سمجہا ۔

اس وعظ مین زیادہ تر راہ متوسط پر زور ڈالا گیا یعنی یہ کہ کبہی پوری ہونے والی خواہشات دنیا کو جو ہیچ و صرف تفریح نفس و لاحاصل ہین ترک کرنا چاہیئے اور نیز اس قسم کی تکلیفات جسمی سے بہی جو برہمنان عمل مین لاتے ہین پرہیز کرنا چاہیئے کہ وہ سخت او بیفایدہ ہین ۔ یہ راہ متوسط آٹہہ حصہ یعنی انگ مین تشریح کیا گیا ہے ۔ جسکا نام آریہ اشٹانگ مگہ ہے ۔

۱ - راست عقیدہ ۔ (سمیک سمرتی)
۲ - راست ارادہ ۔ (سمیک سنکلپ)
۳ - راست کلام (سمیک باک)
۴ - راست فعل ۔ (سمیک کرم)
۵ - راست طرز معاش ۔ (سمیک اجیوا)
۶ - راست تدبیر ۔ (سمیک ویایام)
۷ - راست ہوشیاری ۔ (سمیک درشٹی)
۸ - راست دہیان ۔ (سمیک سمادہی)

اس متوسط راستہ کے قبول کرنے کے یہ چار ابتدائی مسئلہ ہین کہ جن کا نام چار مہاباک (آریہ ستیانی) ہے

تب برہمن نے پوچھا کہ کس طرف کا ارادہ ہے اور یہ معلوم کرکے کہ جانب بنارس تو باعث اُسکا دریافت کیا۔ دوست مخلوقات نے حسب ذیل جواب دیا۔

۱- میری یہ خواہش ہے کہ دہرم چکر کو حرکت دون۔

۲- اس غرض کے لئے بنارس جاتا ہون۔

۳- جو لوگ تاریکی مین غلطان ہین اُن کو روشنی دکہلاؤن۔

۴- اور آب حیات کا دروازہ انسانون کے لئے کہول دون۔

اور دیگر سوالون کے جواب مین اُسکا کو یہ کہا کہ نفس امارہ کو قابو اور خودی سے ہمیشہ کلی نجات حاصل کرکے میرا ارادہ ہے کہ اورون کو اپنی نصیحت کی روشنی سے راہ دکہلاؤن جیسے کہ چراغ سے تمام مکان روشن ہوجاتا ہے۔

اسپر برہمن نے اُس کے مدعا کو نہ پہونچکر کہا کہ مہاتما گوتم آپ کا یہ راستہ ہے اور خود دوسری طرف چل دیا۔

اس گفتگو سے کچھ رنجیدہ خاطر ہوکر گوتم بنارس پہونچا اور شام کے وقت مرگدیا آشرم پانچون شاگردان سابقہ مین جو شہر سے قریب ۳ میل کے فاصلہ پر تہا داخل ہوا۔ اُنہون نے اُسکو آتا ہوا دیکہکر مشورہ کیا کہ اب استقبال مرشدانہ نہ کیا جاوے کیونکہ اُس نے اصل دہرم ترک کردیا ہے لہذا صرف نام لیکر مخاطب ہون۔ لیکن چونکہ اعلی خاندان سے ہے لہذا آسن دینا چاہئے۔ وے بتعظیم پیش آئے مگر یہ خیال کرکے کہ گوتم راہ راست سے گر گیا ہے اُس کے وعظ سماعت کرنے سے تامل کیا۔ ایک ان مین سے سبی کوندنیا اس مشورہ سے علیحدہ رہا لیکن گوتم نے برتاؤ دیگران مین تفاوت دیکہکر کہا کہ تمکو میری نسبت راسی رہنا چاہئے کیونکہ تم ابہی تک کی راہ مین ہو کہ جہان رنج و ناامیدی ہے اور چونکہ مین نے راستہ نجات (جو اس قدر عرصہ سے پوشیدہ تہا) معلوم کرلیا ہے اور درجہ بدھ کو پہونچ گیا ہون تمکو بتلا سکتا ہون کہ کس طرح تکلیفات دنیا سے نجات ملے۔ وہ معترض ہوئے کہ سابق مین جروقت ریاضت آپ اپنی جسم کو

اُس وقت سے گوتم نے ریاضت جسمانی کو بیفائدہ کہا کہ جو آزمایش کر چکا تھا اور جو کہ اُسکو دب ودست یعنی کشف اسرار نہانی انسان واصلیت دنیا وعقبی معلوم ہوگئی تھی پس راستی اور آسانی کو پیش نظر کر کے اپنے طریق کی بنیاد ڈالی اور اس صاف وسیدہی راہ کے سامنے جاگ وریاضت جسمی وغیرہ مروجہ وقت بیقدر معلوم ہوئی۔ اس لئے گوتم کو اپنے آپ اور گرد نواح کے لوگون مین بڑا فرق ظاہر ہوا۔ اور ایسے وقت مین جبکہ اپنی راہ راست وکشف اندرونی کا اُس کو مطلق یقین تہا یہ ضرور وقت طلب معلوم ہوا ہوگا کہ خود اکیلا اپنے ملک کے اور لوگون کے پاس جاکر اس جدید اصول کو ظاہر کرے جو عوام کے نزدیک خلاف اور مشکل معلوم ہوگا۔

اس قسم کے خیال کا گذرنا ایک طبعی بات ہے اور اگر یہ سمجہ کر اُس نے کچہ پس وپیش کیا ہو جیسا کہ مورخون نے لکہا ہے تو تعجب کی جگہہ نہین ہے۔ اور پہر اُس نے جو مصمم ارادہ کر کے کمر باندہی تو اُسکی یہ وجہ ظاہر کی گئی ہے کہ محبت وترحم انسانی سے ونجات مخلوقات (کہ جو راہ بہولے ہوئے تہے) کے واسطے ایسا کیا کہ چاہے کچہ کیون نہو اپنا طریق دنیا پر ظاہر کرنا چاہے۔ معتقد بودہ لوگون کے نزدیک یہ شکریہ ووام کی جگہہ ہے کہ بدہ نے اسی جنم مین نہین بلکہ جنم ہاے سابقہ مین جبکہ جیون مکت (فنا فی اللہ) کو پہونچ گیا تہا محبت انسانی سے بار بار دنیا مین جامۂ انسانی قبول کیا اور تکلیفات دنیوی جو اُس کا لازمہ ہے برداشت کی۔

اول اُس نے یہ قصد کیا تہا کہ اپنے مرشدان سابق الآرا وادرکہ کے پاس جاکر وعظ کہے لیکن اُن کا انتقال ہو گیا تہا لہذا براہ راست بنارس کو روانہ ہوا کہ جہان اُس کے پہلے شاگرد رہتے تہے۔ راستہ مین ایک شخص جان پہچان موسوم بہ اُپکا ملا کہ جس سے اول ہی گفتگو ہوئی۔ یہ برہمن گوتم کی تقریر ووضع دیکہکر سائل ہوا کہ آپ کے چہرہ پر اس قدر جلال ودل مین تسکین واستغنائی کہان سے پیدا ہوئی۔ اور وہ کیا طریق ہے کہ جس سے اس قدر سرور وتسلی حاصل ہوئی ہے۔

اُسکے جواب مین گوتم نے یہ کہا کہ مین نے خواہشات وجہالت لوازمات دنیا کو فتح کر لیا ہے

مطلوب مین ایک سے ایک زیادہ سختی اٹھائی اور دیکھنے والون کی نظرون مین رشیون سے زیادہ معلوم ہوتا تہا مگر اُس کا اعتقاد اس طریقہ سے شکستہ ہوگیا اور تیز جبکہ ہمدردی کی کمال ضرورت تہی خیرخواہ کنارہ کش اور شاگرد چہوڑکر علیحدہ ہوگئے۔ اُسی روز اور شاگردون کے چلے جانے سے تہوڑے عرصہ بعد گوتم دریائے نرنجرا کی طرف روانہ ہوا اور کنارہ پر پہونچا صبح کا ناشتہ ایک گاؤن والے کی لڑکی سے پاکر ایک کلان درخت کے سایہ مین بیٹھکر نوش کیا اس درخت کا نام اُس وقت سے درخت متبرک بودہ یعنی درخت دانشمندی ہوا اُسکی ایک جڑ اب تک اُس مقام پر موجود ہے جہان کہ قدیم مندر گیا کا راجہ امرسنگہ نے اب سے قریب ۱۴۰۰ سال پیشتر بنایا تہا۔ ایک شاخ اُس درخت کی ۲۲۰۰ سال گذرے کہ مقام انورادہاپور سیلون مین لگائی گئی تہی اور اب وہان پر سرسبز موجود اور سب سے قدیم تواریخی درخت دنیا کا ہے۔

وہان گوتم تمام دن اس فکر و خوض مین رہا کہ اب کیا کرنا چاہئے جو طریق اُس نے اختیار کیا تہا اُس سے منزل مقصود پر پہونچنے مین شبہ ہے اور جو ریاضت کی اُس سے کچھ تصفیہ قلب ہوا اور خواہشات دنیوی اپنی طرف کشش کرتی ہین۔ عرصہ دراز تک کل اسباب دنیوی کو ناچیز و فانی تصور کرتا رہا بلکہ یہ سمجہا تہا کہ اُن مین انجام کار تکلیف ہے اور کبہی نہ کبہی اپنا نتیجہ ظاہر کرین گی لیکن اب بحالت بیقراری طبیعت کی آسایش خانہ و حکومت و ثروت نے اپنی طرف کشش کرنا شروع کیا۔ اُس کو معلوم تہا کہ یہ سب نزدیک ہے اور اگر واپس گہر کو جاوے تو بڑی خوشی سے خیر مقدم ہوگا مگر پہر کیا سرور قلبی حاصل ہوگا اور جو اب تک مشقت کی ہے ضائع جاوے اور کیا اور کوئی تدبیر باقی نہین ہے۔ اس طرح عقل کو آزمایش کرتے ہوئے شام ہوئی لیکن جیسے کہ دن تمام ہوا حرارت اندرونی رفع ہوکر فتح حاصل ہوئی اور جو توہم اور تجسس تہا صاف ہوکر مرتبہ بدہ یعنی عقل کو پہونچ گیا۔ اُس کو کلیہ طلسم و رنج دنیوی کی دستیاب اور اسباب رنج اور اُس کا علاج ظاہر ہوا۔ اور کلید سرور باطنی اور حواس خمسہ و دل پر اختیار حاصل ہوا کہ جو پہر قبضہ سے باہر جانیوالا نہ تہا۔

اس طریقہ سے دست بردار ہوا۔ اور خورد ونوش حسب معمول سابقہ شروع کی۔ اُس وقت اُس کو ہمدردی اور مدد کی ضرورت تہی کہ طبیعت پہر استقلال پر آجاوے لیکن اُسکے شاگردان علیحدہ ہوکر بنارس چلے گئے۔ اُن کا یہ اصول تہا کہ ریاضت جسمی سے حواس اندرونی پر فتح ہوسکتی ہے۔ پس خورد ونوش کرنے سے گوتم کا رتبہ اُن کے دلون سے کم ہوگیا اور حالت ناامیدی مین تنہا چہوڑ دیا۔

اُس کے بعد حیرت انگیز حکایات کتب بودہ مین لکہی ہین کہ جب اُس نے یکسو دل اور مستعد ہوکر آسن لگایا تو آبادی مرلو و بہوتون نے اُسپر حملہ کیا اور آسمان سے ستارہ گرے اور بجائی روشنی کے تاریکی ہوگئی اور زمین مع پہاڑون و سمندرون کے مثل پیالۂ آب لرزان ہوئی۔ موج سمندر کی آبادی کو غرق کرتی ہوئی بلند ہوئی اور دریا اپنے چشمہ کی طرف اُلٹے بہے۔ اور چوٹی پہاڑون کی جنپر بیشمار درختان استادہ تہے اُکہڑ کر زمین پر گرے اور آواز طوفان کی خوفناک ہوئی یہانتک کہ آفتاب بہی تاریکی مین پوشیدہ ہوگیا اور آسمان بہوتون و پشاچون سے بہر گیا۔

اب یہ معلوم نہین ہے کہ اس بیان سے اگلے زمانہ کے بودہ والون نے کیا اصول نکالا ہوگا اور اس معمہ کی باطن مین جو معنے پوشیدہ ہین اُسکو پہونچے یا نہین۔ فی الواقع بہت لوگ ان حکایات کو صحیح مانتے ہین۔ یہ اس طرح کی تحریر کوئی اُس وقت ایجاد نہین ہوئی تہی۔ اور ہمارے نظرون مین خبط و قابل مضحکہ کیون نہ معلوم ہو مگر اُس مین وہ مطلب پوشیدہ ہے کہ جو رمزدان جانتے ہین اور جس کا ظاہری مطلب یہ ہے کہ نفس کو فتح کرنا کس قدر دشوار کام ہے۔ پس مورخ بودہ کی جو اس سے غرض ہے وہ صاف عیان ہے۔

گوشہ نشین گمنا معلوم گوتم نے تعلیم قلبی و لبسہ تنہائی کے واسطے وہ سب ترک کردیا تہا جسکو عوام عزیز جانتے ہین۔ اور جبکہ اس سے بہی تسلی نہوئی تو ریاضت شاقہ کی جس سے اُس وقت کی تلقین کی مطابق دیوتا ملنے سے اعلی درجہ کو پہونچا مگر اس سے مراد حاصل نہوئی اور لا

باس و گھوڑا رتھہ بان کو سپرد کیا کہ کپلا وستو کو واپس لیجاوے۔ چنانچہ التماس کی کہ مالک کے
ساتھ رہے اور فقیرانہ لباس کر کے خدمت کرے لیکن گوتم نے قبول نہ کیا اور کہا کہ میرا باپ اور
دیگر رشتہ دار کس طرح معلوم کرینگے کہ مین کیا ہوا۔ اُس کے بعد گوتم نے اپنے بچتہ وا ہوئی سر
کاٹ کر اور پارچہ بدنی ایک مسکین راہگیر سے بدل کر ملول وگریان چنا کو واپس کر دیا اور خود
جانب راجگرہ کی چلا کہ وہان جا کر وضع درویشانہ اختیار کرے۔

راجگرہ دارالسلطنت مگدہ وجای سکونت راجہ بمبسار کا تہا جو اُس وقت غربی نشیب
دریائی گنگ مین بڑا طاقتور حکمران تہا۔ یہ شہر مقام پر فضا پر آباد اور پانچ پہاڑیون بلند سے چاروں
سے گھرا ہوا تہا۔ ان پہاڑیون کے اطراف مین تپشیون کی گوپا تہی کہ جو جای امن اور آبادی سے
علیحدہ۔ مگر اس قدر نزدیک تہی کہ ضروریات زیست میسر ہو سکین۔ گوتم اول انہین سے ایک برہمن
کے پاس رہا کہ جسکا نام آلارا تہا اور جبکہ اُسکی تعلیم سے اطمینان نہوا تو دوسرے کے پاس گیا
جسکا نام اودرکا تہا اور اُس سے دنیوی و دینی مسئلہ سیکہتا رہا۔ منجملہ اصول برہمنان خداشناسی
ایک اصول یہ تہا کہ طبیعت کو ہر طرف سے روک کر جسم کو تکلیف پہونچائی جاوے۔ گوتم کو آلارا اور اودرکا
سے تعلیم پا کر بہی اطمینان نہوا مگر اُس نے ارادہ مصمم کیا کہ علیحدہ ہو کر اس طریق کا بہی امتحان
کرے کہ مطلب حاصل ہوتا ہے یا نہین۔ پس وہ اُربلا کو جو قریب مندر حال گیا کے ہے گیا اور
وہان چہہ برس تک جبکہ پانچ شاگردان خدمت مین حاضر ہے نہایت سخت ریاضت کی یہانتک کہ
عدم خورد و نوش و بیخبری سے جسم اُس کا صرف برای نام چرم و استخوان رہ گیا۔ اس ریاضت سے
شہرہ اُس کا ہر طرف ہوا۔ اگر اس طریقہ سے اُسکو سرور قلبی حاصل ہوتا تو تکلیفات کا ثمرہ حاصل
تہا۔ لیکن جس قدر اُس نے زیادہ سختی اُٹہائی اور جس قدر سخت کیا دل کو جسم سے زیادہ بے چین
پایا اور یہ خیال ہوا کہ تمام کوشش بیکار گئی۔ اور اس حالت مین ایسا ہو کہ جسم چہوٹ جاوے ایکروز
اُسی خیال مین آہستہ آہستہ دو چار قدم ٹہل رہا تہا کہ کمزوری سے غش آ کر زمین پر گر گیا۔
مریدون نے خیال کیا کہ اُس کا دم نکل گیا لیکن کچہ عرصہ مین ہوش آیا اور تا امید ہو کر آیندہ

ہوئی جہان کہ وہ بعد معائنہ صورت چہارم کے گیا تہا۔ اُسکو پشیمانی سے اس کا خیال نہ تہا مگر یہ سنکر آہستہ کہا کہ یہ ایک اور جدید استوار بند ہوا جو مجھے توڑنا ہوگا اور مغموم گہر کو واپس آیا۔ لیکن رعایا کو تولد فرزند سے بڑی خوشی ہوئی کہ اُن کے راجہ کے یہ اکلاہی پوتا ہوا تہا۔ جبکہ گوتم گہر کو واپس آیا تو راہ مین بشاش اور خوشی کرتی ہوئی خلایق اور رشتہ داران ملے۔ جو آواز خوشی کی اُسکو سنائی دی اُن مین ایک جوان لڑکی نے اس طرح کہا کہ کیا خوش باپ کیا خوش مادر ایسے فرزند اور کیا خوش زوجہ ایسے خاوند کی۔ اس کلام نے گوتم کے دل پر کچہ اور اثر کیا اور اُسکے معنی دوسرے طرح سمجہا اور خوش ہوا کہ کیا خوب اعلی مطلب کی یاد دلائی۔ اور اپنے گلے سے موتیون کی مالا اُتار کر اُس لڑکی کو بہیجی اور آہستہ یہ کہا کہ یہ اُستادی کی نذر ہے۔ اُسپر اُسنے خیالات باد ہائی قایم کئے اور تصور کیا کہ سدارتہہ مجہسے کچہ انس رکہتا ہے جو نذر بہیجی ہے لیکن گوتم نے پہر اُس کا کچہ خیال ہی نہ کیا اور آگے کو چلا آیا۔

اُسی شب کو اُس نے اپنے رتہہ بان چنا کو بلا کر گہوڑا منگایا اُسکے جانے کے بعد گوتم نے اپنی زوجہ کے مکان مین جا کر اُسکو دیکہا کہ پہولون کی سیج پر سو رہی ہے اور ایک ہاتہہ بچے کے سر پر رکہے ہوئے ہے۔ اُسکی آرزو تہی کہ چلے جانے سے پیشتر بچہ کو اُٹہا کر پیار کرے۔ مگر یہ خیال ہوا کہ کہین دونون بیدار نہو جاوین۔ جو کہ اس سے اُسکے ارادہ مین خلل پڑنے کا اندیشہ تہا لہذا اُنکو چہوڑ کر وہان سے چل نکلا اور خانہ والدین و حشمت و حکومت و نوجوان عورت و کمسن بچہ کو ترک کر کے اور چنا کو ہمراہ لیکر اور سوار ہو کر اندہیری رات مین بے سر و سامان جنگل کو چل دیا۔

اُسکے بعد بیان ہے کہ مایا نے آسمان مین ظاہر ہو کر کہا کہ ٹہیر اور اگر اس خیال سے باز آوے تو سات دن کے اندر ربع مسکون کی سلطنت تجہکو مل سکتی ہے جبکہ اُسکی ترغیب کا کچہ اثر نہوا تو یہ کہا کہ کبہی نہ کبہی تو خیال فاسد اُس کے دل مین آوے گا پس اُس وقت میرا داؤ ہوگا۔ اور پہر اس طرح پیچہا کیا کہ جیسے سایہ اپنی اصل شے کے سات ہوتا ہے۔ گوتم اُس شب کو برابر چلا گیا اور کولیان کے ملک سے آگے نکل کر اور کنارہ دریای انوما پر ٹہیرا۔ وہان پر اُس نے اپنا

بچہ مادہی یعنی چہوٹی رانی کی گود میں دیا گیا جس نے اسکو بڑی ہوشیاری و محنت سے پرورش کیا۔ اُس وقت کی بہت حکایات بیان کی گئی ہین کہ عجیب و غریب معجزہ ہوئے اور بدہ نے روز پیدایش سے ہی کمال دانشمندی دکہلائی اور کہتے ہین کہ پہلے ہی سے اُسکا نام سدارتہہ رکہا گیا تہا کہ جسکے معنی کامیاب ہین۔ اُسکے خاندان کا نام گوتم تہا۔ علاوہ اسکے جو نام کہے جاتے ہین اُس کے خطاب ہین۔ مثلاً بدہ (عقل کل) ساکیا سنگہ خاندان ساکیا کا سنگہ۔ ساکیا منی۔ سوگتا۔ ستہا جنا (فتحمند) بہگوا۔ لوک ناتہہ۔ دہرم راجہ وغیرہ۔

گوتم کی شادی اُسکے ماموں راجہ کولیان کی دختر سے ہوئی تہی کچہ عرصہ بعد اُسکے رشتہ دارون نے راجہ سودہودنا سے شکایت کی۔ کہ کنور عیش و عشرت و خانہ داری مین محو ہے اور [illegible] جسمانی کو کہ جسکے ، اسطے حفاظت قوم کی شاید آیندہ ضرورت پڑے فراموش کردیا ہے جبکہ گوتم کو خبر ہوئی تو ایک دن اُس نے مقرر کرکے اپنا جوہر کمان وغیرہ بارہ قسم کے ہنرون مین خلائق کو دکہلایا اور اپنے رشتہ دارون سے داد لی۔ اسمین شمالی شاخ والی بودہ یہ تفاوت بتلاتی ہین کہ یہ ورزش بیاہ سے پیشتر جای سوئمبر مین ہوئی تہی۔

اب یہان سے آیندہ ۲۹ سال کی عمر تک جبکہ اُس نے گہربار ترک کرکے علم الہی کی طرف توجہ کی کچہ حال معلوم نہین ہے۔ اس بارہ مین کہ اُس نے یکایک کیون ایسا کیا کل مورخ متفق ہین یعنی ایک دیوتا اُسکو چار صورتون مین نظر آیا۔ اول آدم ضعیف و ناتوان دوم مریض۔ سوم نعش مردہ چہارم درویش کامل۔ یہ صورت صرف گوتم اور اُسکے خدمتگار چنا کو نظر آئے کہ جسنے اُسکے معنی ظاہر کئے۔ یہ ہر چہار صورت دنیا مین کوئی نئی بات نہ تہی کہ جسکا اس قدر اثر زیادہ اُس کے دل پر ہوا لیکن دل اُس کا غالباً پیشتر سے بیقرار تہا اور جس قدر آرام و آسایش موجود تہی اُس سے سیری نہ تہی اور زیادہ کی تلاش تہی۔ اس قسم کے خیالات مین اور شادی سے دس برس کے بعد اُسکے لڑکا پیدا ہوا جسکا نام راہولہ رکہا گیا۔ پس یہ خیال کرکے کہ پابندی کا یہ ایک اور رشتہ زیادہ ہوا اُس نے دنیاداری کو تب ہی ترک کردیا۔ تولد پسر کی خبر اُسکو ایک باغ مین کنارہ دریا کے

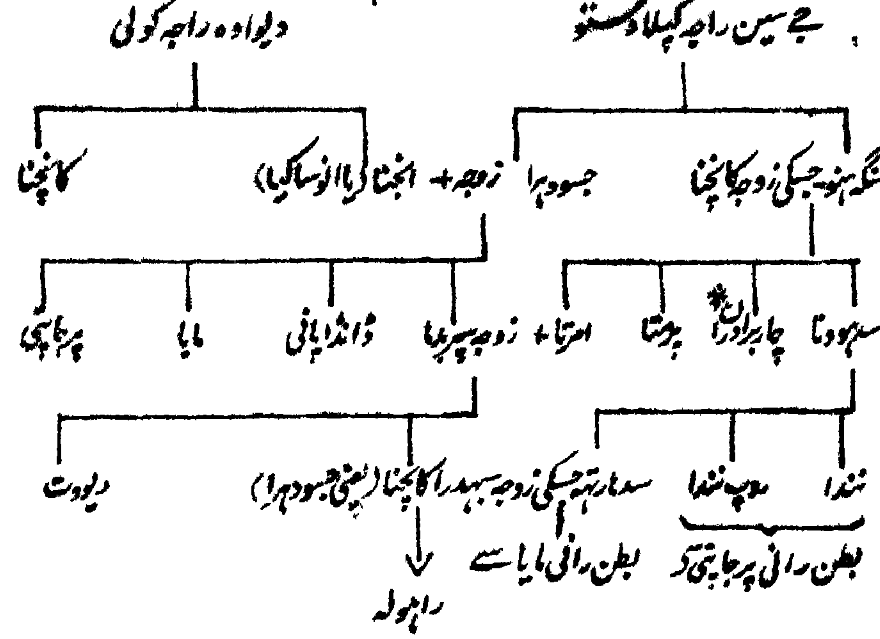
فصل دوم

حال گوتم بدھ کا پیدایش سے تا بوقت اظہار دہرم بودھ

ایک وقت مین جسکو تقریبا پچیس سو برس گذرے اور جبکہ آبادی ہندوستان مختصر مگر اسباب ضروریات کافی اور دل انسانون کے سادہ اور کم وبیش جو کچھ میسر ہو اوسپر قانع اور ہر کوئی اپنی اپنی دہرم پر قایم اور راواگون پر قایل اور باہمی ایک دوسرے کی مائل اور مددگار رہتے تھے ایک گروہ آریا لوگون کا موسوم بہ ساکیا مقام کپلاوستو تھا تھا۔ یہ مقام بنارس سے قریب ایک سو میل جانب شمال و مشرق اور کنارہ دریای روہنی کے جسکو اس وقت کوہانہ کہتے مین واقع تھا۔ اسکی شرقی حد پر آگے بڑھ کر آبادی پلھوی اور سلطنت مگدہ والون کی تھی اور شمال کی طرف وحشی لوگ منگولیا پیدایش کی اور جانب غرب خطہ میان دواب (مدہ ولیش) متبرک برہمنان واقع تھا۔ انکی ہمسایہ گنگا پار رعایا راجہ سراوستی کی تھی کہ جس سے ساتھ راجہ مگدہ کے سلوک نہ تھا۔ پس یہ نفاق درمیان ان دو راجاؤن کے اس گروہ کی آزادی قایم رکھنے مین خاص کر باعث تھا۔ تاہم گرد نواح کے لوٹیرون اور فساد و تکرار و دیگر ہمعصران گروہ سے محفوظ رہنے کو خود بھی کافی قوی تھی۔ انکی بسر اوقات پیداوار زراعت اور مویشیان پر تھی اور پانی چشمہ کوہانہ سے لیا جاتا تھا کہ جسکے دوسرے پار ان کے رشتہ دار گروہ کولیان رہتے تھے ان دو لوگ گروہ مین گاہ بگاہ دربارہ پانی چشمہ مذکور تکرار ہو جاتا تھا مگر اس وقت مین باہم سلوک تھا اور دو لڑکیان راجہ کولیان کی سدھودنا راجہ ساکیان سے بیاہی گئی تہی۔

یون کہاوت ہے کہ ان دونون رانیون کے اولاد نہ تہی۔ پس اس خوشی کا اندازہ کرنا چاہئے جبکہ پینتالیسوین سال مین بڑی رانی کو امید ہوئی۔ حسب رواج خاندان کے وہ اپنی باپ کی گہر روانہ ہوئی کہ وہان جاکر زچہ ہو۔ مگر راہ مین ایک کلان درخت کے نیچے لمبنی بن مین بچہ پیدا ہوا۔ مادر اور بچہ سدھودنا کی مکان کو واپس گئی اور وہان جاکر بعد سات دن کے اور انتقال کر گئی۔

شجرہ خاندان گوتم بدھ



*

۱- سکلودنا جس سے دیودت اور انند پیدا ہوئے۔

۲- امرتودنا جس سے مہانا اور انرودہ پیدا ہوئے۔

۳- سدہوتودنا جس سے بہوسو و پرتہی پیدا ہوئے۔

۴- گھنتودنا- شرح مہاونساولی مین صرف نام لکھا ہے۔

(۱۰) جاتک۔ ۵۵۰ روایات وحالات جنم ہای سابق۔

(۱۱) ندیس۔ تشریح پچھلے حصہ سوتر پٹک کی۔

(۱۲) پت سمبھدا۔ بیان مین اسرار اندرونی ارہت بودہ کی۔

(۱۳) اپدان۔ حکایات ارہت بودہ کی۔

(۱۴) بدہ بنسا ولی مختصر حال ۲۴ بدہ ہاے سابقہ اور گوتم بدہ کا۔

(۱۵) اکشریا پٹک۔ خلاصہ جاتک کا پدا و راشلوکون مین۔

سیوم۔ ابہہ دہرم۔

۱۔ دہرم سنگنی۔ حالت انسان مختلف لوک ہای مین۔

۲۔ دبہنگہ۔ ۸ اکتب مختلف بیانات مین۔

۳۔ کتہا دَتا۔ بحث ۱۰۰۰ نکات تصفیہ طلب پر۔

۴۔ پگلا پرنتی۔ تشریح عام صفات انسانی۔ اسمین تقریباً ۱۰۰۰۰ الفاظ ہین۔

۵۔ دہاتوکتہا۔ عناصر کے بیان مین جسمین تقریباً ۱۲۰۰۰ الفاظ ہین۔

۶۔ یمک۔ بیان مین اختلاف متضدین کے۔

۷۔ پتہانہ۔ اسباب وجود۔

گوتم کی زوجہ و دیگر رشتہ دار

گوتم اور اسکے خاص خاص شاگرد اور نیز زوجہ جو آپسمین رشتہ رکہتی تہے فہرست صفحہ آیندہ سے واضح ہوگا۔
جنوبی بودہ والے بالاتفاق کہتے ہین کہ گوتم کی صرف ایک ہی زوجہ تہی۔ وہ لوگ اسکے مختلف نام لیتے ہین
مگر مراد ایک ہی سے ہے۔ یعنی جسودہرا۔ رہولہ ماتا۔ بدہ کا پچنا وغیرہ۔
کتب چین مین تین زوجہ لکہی ہین یعنی جسودہرا۔ گوتمی۔ منوہرا۔ مگر پنڈتان چین کا یہ مقولہ ہی کہ منوہرا صرف
برائے نام تہی اسکو آنکہ سے کسی نے نہین دیکہا سنا گیا یہ ہر سہ نام ایک ہی کی ہون۔ کتاب للت بستار مین صرف ایک زوجہ کا
بیان ہے جسکا نام گوپا۔ اپسل برنا ہی۔ مگر کل بیانات کو مطابق کرنیسے شاید یہ نتیجہ نکل آوے کہ یہ ہر سہ نام ایک ہی کے ہون

اول۔ ونایہ پٹک (ہدایت سنگت پیروان)

اسمین کتب مندرجہ ذیل شمار ہوتی ہین۔

۱۔ وبہنگیہ سوتر۔

۲۔ کہنڈک۔

۳۔ پرواره پاتہہ۔

دوم سوتر پٹک (تلقین خانہ داران۔)

۱۔ دیرگہہ نکایہ۔ اسمین اجتماع ۳۴ کتب کلان کا ہے کہ جسمین سے ایک کا نام مہاپرنربان سوتر ہے

۲۔ مجہمہ نکایہ۔ اسمین اجتماع ۱۵۲ اعداد کتاب اوسط درجہ ضخامت کا ہے۔

۳۔ سمت نکایہ۔ مسلسل سوتر۔

۴۔ انگترہ نکایہ۔ متفرقات۔ جو ہرسہ پٹکہا ہی مین سب سے کلان ہے۔

۵۔ کہنڈکہ نکایہ۔ اجتماع کتب ہای خورد جنکی تفصیل یہ ہے۔

(۱) کہنڈکہ پاتہ۔ فقرہای خورد۔

(۲) دہرم پد۔

(۳) اودان۔ راگ ہای مسروری۔ ۸۲ پد از قسم بہجن کہ جو گوتم نے خاص خاص حالت مین اپنی زبان سے کہی ہین۔ اور ہر ایک پد کی ہمراہ تشریح اُس حالت کی ہے۔

(۴) اِت وتک۔ ۱۱۰ پد جنکا آغاز اس طرح ہوتا ہے "اُس مہاتمانے یون کہا"

(۵) نپات سوتر۔ جسمین ۷۰ فقرہای نصیحت آمیز ہین۔

(۶) ومان وتہو۔ دیولوکون کے بیان ہین۔

(۷) پریت وتہو۔ بہوت و پریت کے بیان ہین۔

(۸) تہرا گاتہا بہجن سادہوان۔

(۹) تہری گاتہا۔ بہجن مستورات۔

فہرست مندرجہ ذیل پر نظر ڈالنے سے یہ معلوم ہوگا کہ ہرایک مذہب کے پیروان کی تعداد کل آبادی کا کونسا حصہ ہے۔

پارسی۔	١٥٠٠٠٠	
سکھ	١٢٠٠٠٠٠	
یہودی	٧٠٠٠٠٠٠	قریب ½ فیصدی کل کا
یونانی کیتھلک (عیسائی)	٧٥٠٠٠٠٠٠	قریب ۶ فیصدی کل کا
رومن کیتھلک (عیسائی)	١٥٢٠٠٠٠٠٠	قریب ۱۲ فیصدی کل کا
دیگر عیسائی	١٠٠٠٠٠٠٠٠	قریب ۸ فیصدی کل
ہندو	١٦٠٠٠٠٠٠٠	قریب ۱۳ فیصدی کل کا
مسلمان	١٥٥٠٠٠٠٠٠	قریب ½ ۱۲ فیصدی کل کا
بودھ	٥٠٠٠٠٠٠٠٠	قریب ۴۰ فیصدی کل کا
ماسوا ان کی یعنی متفرق	١٠٠٠٠٠٠٠٠	قریب ۸ فیصدی کل کا
میزان	١٢٥٠٣٥٠٠٠٠	

اس سے واضح ہے کہ بودھ والی کل مردمان روی زمین مین قریب چالیس فیصدی اور بہ نسبت دیگر مذہب والون کے بہت زیادہ ہین۔ یہ بھی جاننا چاہئے کہ ان پچاس کرور بودھ مین سب پورے پورے بودھ نہین ہین بلکہ بہت مردمان ایسے ہین کہ صرف برای نام بودھ شمار کئے جاتے ہین مگر تاہم انکا تعلق اس دہرم سے کچھ تو ہے اسلئے بہ تعداد مردمان اسکو بہ نسبت دیگر مذاہب کے قوی کہنا جائز ہے۔

کتب مقدس دہرم بودھ

کتب مقدس اس دہرم کی تین ہین کہ جنکا نام پٹک ہے۔ تفصیل انکی یہ ہے۔

شمالی بودھ

عملداری ڈچ و بالی	۵۰۰۰۰
" انگریز	۵۰۰۰۰۰
" روس	۶۰۰۰۰۰
جزائر لیوکہن	۱۰۰۰۰۰۰
کوریا	۸۰۰۰۰۰۰
بھوٹان و شکم	۱۰۰۰۰۰۰
کشمیر	۲۰۰۰۰۰
تبت	۶۰۰۰۰۰۰
منگولیا	۲۰۰۰۰۰۰
سنت چوریا	۳۰۰۰۰۰۰
جاپان	۳۲۷۹۴۸۹۷
نیپال	۵۰۰۰۰۰
ملک چین خاص (۱۸ صوبہ)	۴۱۴۶۸۶۹۹۴
میزان تقریباً	۴۷۰۰۰۰۰۰۰

فصل اول

آغاز

تعداد مردمان پیروان دہرم بودہ

پیشتر اس سے کہ حال دہرم بودہ اور آپکے بانی کا لکھا جاوے یہ ظاہر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بموجب پچھلی مردم شماری کے روی زمین پر کس قدر مردمان اس دہرم کے پیرو ہین۔ اُس تعداد مین جو آیندہ لکھی جاتی ہے وہ کل مردمان شامل ہین جو اصلی طریقہ یا بعد تفریق شدہ شاخہای مین سے کسی کے پیرو ہین۔

واضح ہو کہ اس دہرم کی دو شاخ ہین۔ ایک جنوبی دوسری شمالی۔ جنوبی سے مراد دہرم رائج ملک سیلون و برہما و سیام۔ اور شمالی سے مراد نیپال و تبت و چین و جاپان و منگولیا ہے۔ انمین تفاوت یہ ہے کہ جنوبی بودہ قدیم دہرم ہے جو گوتم بدہ نے خود دیا اُسکے بعد جانشین بوزوال نے ظاہر کیا۔ اور پہر جو ساتہ طرح طرح کی رسومات وعقائد کے متغیر ہو کر شمالی ملکون مین رائج ہوا اُسکا نام شمالی بودہ ہے۔

جنوبی بودہ

سیلون یعنی لنکا	۱۵۲۰۵۷۵
ملک برہما کل	۵۵۰۰۰۰۰
سیام	۱۰۰۰۰۰۰۰
انام	۱۲۰۰۰۰۰۰
قوم چینی ملک ہندستان	۳۸۵۰۲۰
میزان تقریباً	۳۰۰۰۰۰۰۰

عیسائی مورخین کے نزدیک کل کائنات ۶۰۰۰ سال سے پیدا ہوئی ہے ہرگز باور نہین کرتی کہ ایشیا مین دو یا تین ہزار سال پیشتر کوئی ایسا دہرماتما و دانشمند راجہ ہوا ہو۔ وہ خیال کرتی ہو کہ یہ راجہ ہزار یا پانچسو برس کے اندر ہوا ہوگا۔ مگر چونکہ راجہ اسوکہ نے اپنے فرمانون مین نام شاہان ملک یونان لکھے ہین اور یہ نام اُس زمانہ کے تواریخ یونان سے بجنسہ مطابق ہوتے ہین لہذا عوام کو صحیح وقت سلطنت راجہ کا قبول کرنا پڑا۔

اس راجہ کے زمانہ تک حالت منگت دہرم بودہ اچھی رہی مگر جیسی کہ جماعت سادہوان طرف آرام و آسایش دنیوی کے متوجہ ہوئی حال متغیر ہوتا گیا یہانتک کہ ظلم و زیادتی پہ کمر باندہی اور دیگر عقائد و مذاہب سے فساد و تکرار ہونے لگا اور راجاؤن کے طرفداری کی جسکا نتیجہ ظاہر ہے کہ اب ہندوستان مین بہت کم بودہ ہین اور شاید کہ جہان پر ابتدا مین ان لوگون کا زور شور تہا وہان ایک بہی دستیاب نہو۔

بنا دین اسلام کے زمانہ مین بودہ لوگ ہندوستان مین حاوی تہے اور جبکہ قاسم محمد نے تقریباً ایک سو برس بعد اسلامیہ جہنڈا لیکر دریای سندہ تک پہونچا تو کابل و قندہار و کشمیر و دیگر صوبہ ہای غربی زیر حکومت راجہ ہاے بودہ تہے۔ محمود غزنوی کے وقت مین بہی بودہ لوگ غربی صوبون پر قابض تہے مگر وہ وقت اُن کے تنزل کا تہا اور پہر اہل اسلام کی دست درازی اور باہمی فساد و تکرار نے بالکل پائمال کر دیا۔

اگر تواریخ دہرم و راجہ ہاے بودہ مفصل و مسلسل صحیح دستیاب ہو تو ایک دلچسپ اور عمدہ سانحہ ہے مگر افسوس ہے کہ اس قسم کے واقعات تحریر کرنے کا پیشتر ہندوستان مین رواج کم تہا و یا اگرچہ تحریر ہوا ہوگا تو انقلاب زمانہ سے بالکل غارت ہو گیا اور جو کچہ مورخان حال نے پارہ پارہ جمع کیا ہے وہ نامکمل اور غیر مستند ہے۔

علما یورپ نے چند کتب زبان پالی و چینی و تبت وغیرہ ترجمہ کر کے چھاپی ہیں۔ انہیں تاریخ والی کتاب بھی
بزبان انگریزی ہمکو بھی دیکھنے کی نوبت پہونچی چونکہ اس خطہ میں مدت سے اکثر اشخاص اصل حال و تواریخ بدھ سے
بہت کم واقف ہیں لہذا میرے دل میں خواہش ہوئی کہ واسطے آگاہی صاحبان اردو خوان کے انمین سے ایک کتاب کا
ترجمہ سلیس اردو زبان میں کر کے پیش کروں۔ اس کام کو لئے مجھکو کتاب موسوم بہ ڈیوڈس اوو بدھ ازم (یعنی ڈیوڈس صاحب کی
کتاب بہت پسند آئی کہ بہ نسبت دیگر کتابوں کے جنکو میں نے دیکھا تھا اسمین بہت زیادہ حال اور باختصار لکھا ہے۔
یہ بھی واضح ہو کہ اس کتاب کے ترجمہ میں اصل مطلب اور تواریخ بدھ پر نظر رکھی گئی ہے لفظی ترجمہ نہیں کیا ہے
بلکہ بعض بعض مضمون غیر ضروری سمجھکر قلم انداز کیا گیا اور نیز ترتیب فصل سے ٹھیک مثل اس کتاب کی نہیں ہے جس سے
یہ غرض ہے کہ بلا فضول تحریر کے مطلب حاصل ہو۔

چونکہ مصنف انگریزی نے (جو خود عیسائی ہیں) واسطے رہنمائی عیسائیوں کے اس کتاب کو کتب زبان پالی سے ترجمہ
و ترتیب کر کے مرتب کیا ہے اور اب اس کا ترجمہ اردو میں کیا گیا ہے اور چونکہ مترجم حال زبان انگریزی میں کم بضاعت ہے اور واقفیت
حال بدھ صرف انہیں دو چار کتب سے حاصل کی ہے لہذا یہ کتاب کسی طور سے مستند تواریخ قرار نہیں دیجا سکتی ہے بلکہ ممکن ہے کہ
اصول دہرم و حال بدھ میں خواہ مترجم انگریزی یا مترجم حال سے کوئی بڑی غلطی ہوئی ہو۔ پس اس بنا پر شائقین سے
متوقع معافی ہوں کہ میں نے اپنی لیاقت کے مطابق صرف واسطے آگاہی عوام کے یہ ترجمہ کیا ہے نہ کہ کوئی تاریخ لکھی ہے۔ او
شائقین جہاں کہیں غلطی پاویں مترجم کو آگاہ فرماویں تا کہ آئندہ طبع میں اس کا خیال رکھا جاوے۔

اب یہ چند کلمے تشریح کتاب ہذا قابل ملاحظہ شائقین ہیں۔ اس کتاب کے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ دہرم بودھ کو
راجا اسوک نے بہت بڑی ترقی دی ہے۔ یہ راجا اول اس دہرم کے خلاف تھا۔ مگر نویں سال اپنی سلطنت میں معتقد و پیرو اس
دہرم کا ہوا۔ یہ راجا منصف و دہرماتما و محافظ رعایا تقریباً ۲۲۰۰ سال گذرے کہ بیشتر حصہ ہندوستان میں حکمران تھا۔
دوستی شاہان ممالک غیر یونان وغیرہ سے دربارہ دہرم و حفاظت جانداران خط و کتابت کی اور سفیر بھیجے کہ اس دہرم کو وہاں جاری کر کے
خلائق پر ظاہر کریں اور حتی الوسع دہرم کو ترقی دینے کی کوشش کی۔ اس راجہ نے ملک میں بہت سے فرمان جاری کیے تھے کہ سب
اور رعایا کے لئے مفید ہیں اور ہر ایک کو کس طرح دہرم سے بسر کرنا چاہیے۔ ان کی پابندی اس نے خود کی اور رعایا کو کرائی۔ یہ
فرمان پہاڑوں و ستونوں پر کندہ حال میں اکثر جگہ برآمد ہوئے ہیں۔

ओम

دیباچہ

ہمارے پوران وشاستروں مین نام دس اوتاروں کے لکھے ہین کہ جنمین سے نو اوتار زمانۂ حال ہو چکے ہین۔ نام اُن لوگ یہ ہین۔

ست جگ مین ۔ مچھ۔ کچھ۔ باراہ۔ نرسنگھ۔

ترتیا مین۔ باوان۔ پرسرام۔ رامچندر۔

دواپر مین۔ سریکرشن۔

کلجگ مین۔ بدھ۔

انمین سے آٹھہ اوتارون کا مفصل حال پورانون مین ملتا ہے کہ جس کا ترجمہ زبان ہندی اور اردو مین موجود ہے۔ مگر نوین اوتار بدھ کا حال ہماری دیس کی زبان مین آجتک میری نظر سے نہین گذرا۔ مجھ واسطے اپنی ذاتی واقفیت کے اس قسم کی کتاب کی ضرورت تھی مگر کہین سے دستیاب نہوی۔ بعد تلاش بسیار معلوم ہوا کہ کتابین دھرم بودھ کی بہت ہین مگر وہ سب زبان پالی مین ہین کہ جو شاید بدھ کے زمانہ مین بودھ والونکی زبان تھی۔ ان کتابونمین سے اکثر کا ترجمہ چین و برمہا والون نے اپنی اپنی زبان مین کیا ہے اور وہان اب موجود ہین۔ دو ایک کتاب زبان سنسکرت مین بھی ہین۔ ان مین سے ایک نام للت بستار ہی حسب تحقیقات مورخان یورپ کے پایا جاتا ہی کہ ترجمہ اس کتاب کا چین کی زبان مین چھٹی صدی عیسوی مین موجود تھا تو قیاس ہی کہ اصل کتاب سنسکرت اس سے پیشتر بنائی گئی ہوگی۔ اسمین حال بدھ کا پیدایش سے تا ہونے بدھ پوری کو لکھا ہے اور مصنف نے مبالغہ بہت زیادہ کیا ہے۔

فہرست مضامین

ओम

دہرم بودھ

یعنی مختصر حال گوتم بودھ اور اُس دہرم کا جسکو اُس نے ظاہر کیا

کتاب انگریزی

ڈیوڈ صاحب کی بودھ دہرم سے

لالہ سری رام صاحب نے ترجمہ کیا

مطبع اتم پرکاش مرادآباد میں چھپا

جین سنگیت مالا

اس پستک میں شری جین آرین چند صاحب نام جی دیانت سندر جی مہاراج کے بنائے ہوئے بھجن ہیں۔ ایک ایک بھجن میں مشکل الفاظ کے معنے حاشیہ پر لکھے گئے ہیں۔ اور ہر ایک بھجن پر راگنی کا نام درج ہے۔ یہ بھجن صبح کے وقت بطور پراتھنا کے پڑھنے، شاستر اور سبھا کے وقت گانے اور بعض حالتوں میں پڑھنے کے لئے بہت ہی عمدہ ہیں۔ یہ پستک بخط ناگری طبع کرائی گئی ہے۔ قیمت مجلد علاوہ محصول ڈاک صرف ۲٫ ہے۔ دس جلد کے خریدار کو محصول ڈاک معاف۔ زیادہ کے لئے علاوہ معافی محصول ڈاک حسب ذیل کمیشن مقرر ہے۔ پچیس جلد سے فیصدی پچاس جلد سے فیصدی۔ پچھتر جلد سے فیصدی۔ ایک سو جلد سے فیصدی۔ اگر ناظرین اس پستک کو بخط اردو پسند کریں تو اپنی رائے اور تعداد جلد مطلوبہ سے مطلع کریں۔ دو سو درخواست آنے پر بخط اردو طبع کرائی جاوے گی۔

سپت ویسن یا ہفت عیوب

سپت ویسن (۱) قمار بازی (۲) ماس خوری (۳) شراب نوشی (۴) رنڈی بازی - (۵) شکار گیری (۶) چوری (۷) پرنا کاری - ایسے فعل ہیں جن سے انسان دنیا میں خوار اور عاقبت میں گرفتار ہوتا ہے۔ ان پر ہم نے ایک کتاب بخط اردو لکھی ہے۔ جس میں ان عیوب کے بد نتائج پر حقاً و نقلاً بحث کی ہے۔ یہ کتاب دو سو درخواست آنے پر طبع کرائی جاوے گی۔ قیمت ۲ر کے قریب ہوگی۔ جن صاحبان کو درکار ہو مطلع کریں۔

دس لکشن دھرم

اس کتاب میں ہم نے جین دھرم کے دس لکشنوں کو بالتفصیل و بالتوضیح بزبان اردو بیان کیا ہے۔ ہندو دھرم کے دس اصولوں اور عیسائی مت کے دس احکام شرعی کو بھی مقابلہ میں دکھلایا ہے۔ یہ کتاب بھی قابل دید ہے۔ اور دو سو درخواست آنے پر طبع ہوگی قیمت تقریباً ۲ر ہوگی۔ جن صاحبان کی خریداری منظور ہو مطلع کریں۔

المشتہر

سمیر چند جین۔ حال مقیم انبالہ چھاؤنی صدر بازار متصل کوتوالی

فہرست مضامین

موکش مارگ اُپدیش نہ کھو تو وشیں میں بیکار - پربھوکو .. الخ
ایسا اَوسر پھر نہ ملیگا غفلت تج ہو چیت - پھر پچھتاے کہا ہوت جب
چڑیاں چگ گیئں کھیت - سُمیرؔ تو یہ من ماہنی و چار - پربھوکو ... الخ

تمت

اطلاع ضروری

چونکہ میری تبدیلی کوہ شملہ سے چھاونی انبالہ ہو گئی ہے - اس لئے میرے ساتھ جملہ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ سے ہونی چاہیئے :-

المشتہر
سمیر چند جین صدر بازار متصل کوتوالی انبالہ چھاونی

Samir Chand

قلمی دستخط مصنف

مسلمہ مسائل پر پیروی کرنے والے کو بھی منتھیا درشٹی (کاذب الاعتقاد) کہا ہے پس قبل اس کے کہ تمہارے حواس خمسہ و اعضائے جسم تم کو جواب دیں خواہشات نفسانی و لذات محسوسات سے اپنے دل کو ہٹا کر دھرم کی طرف لگائیے۔ اور عاقبت کے سفر کے واسطے کچھ توشہ تیار کیجئے۔ اس بات کو خوب سوچ لیجئے۔ کہ اپنی قسمت کے بنانے والے ہم ہی ہیں۔ اگر گندم بوئینگے گندم کاٹینگے۔ جو بوئینگے جو کاٹینگے۔ دھرم کے معنی سنسکرت میں وستو کے سبھاؤ (حقیقت اشیاء) کے ہیں۔ پس جو چیز جیسی ہے۔ اُس کو ویسا ہی جاننا و ماننا اور عمل میں لانا دھرم ہے۔ اور اس کے برخلاف گناہ اور پاپ۔ گناہ وہ ہی ہے۔ جس کے کرنے سے کسی جاندار کے دل یا جسم کو ایذا پہنچے۔ یا جس کے کرنے میں شک یا شرم یا خوف پیدا ہو پس گناہ کی اس چھوٹی سی تعریف کو یاد کرکے اس سے بچنے کی کوشش کیجئے۔ تاکہ تمہارا کلیان ہو۔ آگے آپ کو اختیار ہے۔ ؎

ما نصیحت بجائے خود کردیم ۔۔۔ روزگارے دریں بسر بردیم
گر نیاید بگوش رغبت کس ۔۔۔ بر رسولاں بلاغ باشد و بس

بھجن۔ بطرز "کروں کیا تجھ کو اے بادِ بہار" از مصنف

پربھو کو بھج بھج بارم بار۔ بنا بھجن تیرا نربھو پیارے ہوتاہے یہ خوار۔ ٹیک
کال انت رہا نگود میں بس کرموں[1] کے بھوپ۔ اکثر ایک انت بھاگ
تھا گیان جہاں سکھ روپ۔ نہیں تھا موقع دھرم کا یار۔
پربھو کو ... ... الخ
نکل وہاں سے کاٹے بنیتی دھاری تین آگیان۔ پھر پشو پکشی ہوا گیانی
کال تائے مہان۔ وہاں بھی آگیان کا تھا اندھکار۔ پربھو کو الخ
کٹھن کٹھن کو نربھو پایا اور پایو شبھ دیش۔ شراوک کل اُتم ملیا جہان

[1] کرموں کے راجہ کے قبضہ میں یعنی کرموں کے بس میں۔

مانے گئے ہیں۔ جین دھرم کے دس لکشنوں کو ہم نے اس کتاب کے صفحہ ۱۱۸ پر بیان کیا ہے ہندو دھرم کے دس[1] انگ اور عیسائی مذہب کے دس احکام شرعی[2] Ten commandments بھی ان ہی کے قریب قریب ہیں۔ اس لئے جو نجات کا متلاشی ہے۔ اس کو چاہیئے کہ ہر ایک مذہب میں سے بموجب عربی مثل "خذ ما صفا دع ما کدر" جو بات قابل تسلیم ہے گرہن کرلے۔ اور جو عقل کی کسوٹی پر جھوٹی ثابت ہو۔ اُس کو ترک کر دے۔ جین مت عارفان حقیقی اور عالمان منتہی کا مذہب ہے۔ جن کو کسی سے الفت یا نفرت نہیں تھی۔ نہ کسی قسم کا تعصب تھا۔ اور نہ اپنی کوئی خاص غرض تھی۔ اس لئے انہوں نے جو کچھ کہا ہے بے رو و رعایت ہے جین مذہب میں صاف ہدایت ہے۔ کہ اعتقاد کے بارے میں کسی دوسرے کی پیروی نہ کرے۔ بلکہ راستی و ناراستی کو گیان کی ترازو میں تول کر اور خوب تحقیقات کر کے جو بات ٹھیک نکلے اُس پر عمل کرے۔ چنانچہ دیکھا دیکھی دھرم کے

---

[1] ہندو دھرم کے دس انگ یہ ہیں (۱) دھرتی = استقلال (۲) کشما = عفو (۳) دم چِل کو قابو میں رکھنا (۴) استیے = ترک سرقہ (۵) شوچ = طہارت (۶) اندریہ نگرہ حواس کو قابو میں رکھنا (۷) دہی = عقل کو بڑھانا (۸) ودیا = ہر قسم کے علم حاصل کرنا (۹) ست = راستبازی (۱۰) کرودھ = ترک غصہ۔

[2] عیسائی دھرم کے دس احکام یہ ہیں (۱) خدا کے سوائے اور کسی کے آگے سر تسلیم خم نہ کرنا (۲) بت پرستی نہ کرنا (۳) خدا کا نام بیفایدہ نہ لینا (۴) اتوار کے دن کو مبارک خیال کر کے اُس روز تمام دنیاوی کام ترک کرنا (۵) والدین کی تعظیم کرنا (۶) کسی جاندار کو قتل نہ کرنا (۷) زنا سے پرہیز رکھنا (۸) چوری نہ کرنا (۹) جھوٹی شہادت نہ دینا اور جھوٹ نہ بولنا (۱۰) کسی شخص کی مال و متاع کی حرص نہ کرنا۔

انسان نیک اعمال کے کرنے اور بد اعمال کے چھوڑنے میں کوشش کر سکتا ہے۔ پس اگر یہ موقع ہاتھ سے نکل گیا تو پھر کچھ نہ بن سکیگا اور آواگون کی زنجیر سے کبھی رہائی نہیں پاویگا۔ جیساکہ تمثیل ہے کہ ایک اندھا ایک بڑے احاطہ میں گھُس گیا تھا۔ وہ اس میں سے نکلنے کی بہت سی تجویزیں اور دوڑ دھوپ کرتا تھا۔ مگر بوجہ اندھا ہونے کے اُس کو اُس احاطہ کا دروازہ نہ ملتا تھا۔ ایک بینا آدمی نے اُس کی یہ حالت دیکھ کر اُس کا ہاتھ دیوار پر لگا دیا اور کہا کہ اس کو پکڑے ہوئے چکر لگا۔ جس وقت دروازہ آوے فوراً نکل جانا۔ اندھے نے دیوار پر ہاتھ رکھے ہوئے چاروں طرف پھرنا شروع کیا۔ مگر جس وقت دروازہ آیا دیوار پر سے ہاتھ اُٹھا سر کھجلانے لگا۔ پھر جو ہاتھ دیوار پر رکھا۔ تو وہ دروازہ کی دوسری طرف رکھا گیا اور پھر چکر شروع ہو گیا۔ اِس طرح سینکڑوں چکر لگائے۔ مگر سُورداس جی احاطہ سے باہر نہ نکلے۔ یہی حالت اس جیو آتما کی ہے۔ جو سنسار روپی احاطہ میں بند ہے۔ اور آواگون کے چکر لگا رہا ہے۔ سچا مرشد اُپدیش دیتا ہے۔ کہ اس سنسار سے نکلنے کا دروازہ قالب انسانی ہے۔ مگر جیوآتما جو سچے گیان کے نہ ہونے سے بمنزلہ اندھے کے ہے جس وقت قالب انسانی میں آتا ہے۔ لذات محسوسات میں جو بمنزلہ کھاج کھجلانے کے ہے لگ جاتا ہے اس لئے سلسلۂ تناسخ سے رستگاری نہیں پاتا۔ پیارے ناظرین! مختلف مذاہب کے جھگڑے یا تو فروعات کے جھگڑے ہیں۔ یا کتب مقدسہ کے اپنے خیالات کے مطابق مختلف معنی و منشا سمجھنے سے ہیں۔ لیکن جو عام اصول دھرم کی بنیاد ہیں مثلاً دھرم کے لکشن وہ تقریباً ہر ایک مذہب میں

کو محل اور جنگل کو تعریف اور مذمت کو برابر سمجھتا ہے - بارہ قسم کی ریاضت کرتا ہے - دس قسم کے دھرم پالتا ہے - دنیا کے عیش و آرام کی خواہش نہیں رکھتا - لذات محسوسات غصہ و تکبر و ریا و طمع کا کلی ترک کرتا ہے - ہمیشہ دھرم شاستروں کی تعلیم و تلقین میں لگا رہتا ہے - اپنی ہی آتما میں پرماتما کو دیکھتا ہے - یعنی اپنی روح اور پرماتما میں کچھ فرق نہیں سمجھتا - کسی قسم کا کرم نہیں کرتا - اور ایسی حالت میں رہتا ہے - کہ جس میں فعل فاعل مفعول کی تمیز نہیں رہتی - صادق الاعتقادی صادق العلمی و صادق العملی ایک ہو جاتی ہے - درجہ بدرجہ ترقی کرتا ہؤا کیول گیان یعنی علم کل کو حاصل کرتا ہے اور بعد ازاں سلسلۂ تناسخ کو توڑ کر پرم آنند پرماتما ہو جاتا ہے +

خاتمہ

ناظرین! جین مت کے حالات اور اُس کی تعلیم اور فیلسوفی کا جو میں نے مختصر بیان کیا ہے - اُس سے آپ کو معلوم ہؤا ہوگا - کہ اِس کے اصول کیسے اچھے ہیں اور غلط فہمیاں جو اس کی نسبت زبان زد ہیں وہ سب بے بنیاد ہیں - یاد رکھو کہ دھرم پر چلنے کا موقع اور سلسلۂ تناسخ کو توڑنے کی تجویز صرف قالب انسانی میں ہی ہو سکتی ہے - کیونکہ قالب حیوانی و نباتاتی میں حواس خمسہ کی کمی و کمزوری و دل کے نہ ہونے سے پورا گیان نہیں ہو سکتا - اور نہ روح کو اس قدر موقعے دھرم حاصل کرنے کے مل سکتے ہیں - انسان کا نام اشرف المخلوقات صرف گیان ہی کی وجہ سے ہے - گیان ہی سے بُرے بھلے کی تمیز ہو سکتی ہے - اور اِس تمیز کے ہونے سے ہی

کبیرہ یعنی (۱) ایذا رسانی (۲) دروغ گوئی (۳) سرقہ (۴) زنا (۵) پرگرہ (ہوس) کو معہ ہر ایک کے پانچ پانچ اتی چار کے ترک کرنا ہے۔ جن کی تفصیل اس طرح پر ہے +

ہنسا یعنی ایذا رسانی (۱) کسی متحرک یا غیر متحرک جاندار دل کو زبان سے ایذا نہ پہنچانا (۲) دل سے ایذا نہ پہنچانا (۳) چار ہاتھ آگے زمین پر دیکھ کر چلنا (۴) دیکھ بھال کر زمین پر سے کرمنڈل وغیرہ اُٹھانا و دھرنا (۵) دیکھ بھال کر بھوجن کرنا و پانی پینا +

دروغگوئی (۱) ترک غصہ (۲) ترک حرص (۳) ترک خوف (۴) ترک ہنسی ومخول (۵) ترک کلام خلاف ہدایت شاستر

سرقہ (۱) خالی مکان یا غار کوہ میں آباد نہ ہونا (۲) کسی کے ترک کئے ہوئے مکان میں نہ رہنا + (۳) جس جگہ بیٹھنے سے کوئی منع کرے وہاں نہ بیٹھنا (۴) خلاف احکام دھرم شاستر نہ کھانا نہ پینا (۵) شاگرد یا کرمنڈل وپیچھی کی نسبت یہ نہ کہنا۔ کہ یہ ہماری ہیں یہ تمہاری ہیں

زنا (۱) عشقیہ قصہ کہانی کہنا نہ سننا (۲) شہوت کے پیدا کرنے والے اعضائے جسم زنان نہ دیکھنا (۳) پیشتر کے کئے ہوئے عیش کو یاد نہ کرنا (۴) مقوی غذا کا ترک کرنا (۵) سنگار کرنے کا ترک کرنا +

پرگرہ یا ہوس کے پانچ اتی چار حواس خمسہ کی مرغوب اشیاء کا ترک اور نامرغوب سے نفرت کرنے کا تیاگ ہیں۔ سنبر کے ۵۷ ذرائع جن کی تفصیل پہلے بیان کی گئی ہے۔ عمل کرتا ہے ۔ کسی سے الفت و نفرت نہیں رکھتا۔ زر و خاک کو مرنے اور جینے

کا کام چھوڑ دیتا ہے +
(۹) پرگرہ تیاگ پرتما (परिग्रहत्याग) والا ہر قسم کے سامان ترک کرکے ضروری پارچہ پوشیدنی رکھ لیتا ہے +
(۱۰) انومتی تیاگ پرتما (अनुमतित्याग) والا شراوک کاروبار دنیا میں شامل نہیں ہوتا۔ اور بدون بلاوے کے بھوجن نہیں کھاتا
(۱۱) اودھشٹ پرتما (उद्दिष्टप्रतिमा) والا شراوک تقریباً تارک الدنیا ہوتا ہے اور اُس کی دو قسمیں ہیں (ا) چھولک (क्षुल्लक) (ب) ایلک (ऐलक) چھولک وہ ہے جو مرشد کے پاس جاکر عہد کرتا ہے۔ اور گھربار چھوڑکر مٹھ یا مندر میں رہتا ہے اور صرف ایک چادر اور کوپین اور پیچھی (पीछी) (کیڑے مکوڑے سے صاف زمین کرنے کی چونری) اور کرمنڈل رکھتا ہے۔ اور پراشک (پاک) بھوجن کھاتا ہے۔ اور کسی قسم کے نفع و نقصان و الفت و نفرت سے واسطہ نہیں رکھتا۔ مناسب وقت پر حجامت بنواتا ہے۔ ریش و بروت نہیں رکھتا۔ ریاضت کی مشق کرتا رہتا ہے۔ اور دھرم شاستر کا مطالعہ رکھتا ہے۔ ایلک وہ ہے جو صرف کوپین پہنتا ہے۔ اور کرمنڈل و پیچھی رکھتا ہے بموجب قاعدہ کے کھڑا ہوکر شراوک کے گھر بھوجن کھاتا ہے اور ہاتھ کے چلو میں پانی پیتا ہے۔ بال نوچ ڈالتا ہے۔ جنگل میں رہتا ہے۔ اور سردی و گرمی کی تکلیف برداشت کرتا ہے۔ علاوہ ازیں اپنے مقدور بھر دس قسم کے دھرم بھی پالتا ہے +
مُنی یا تارک الدنیا جنگل میں عریان رہتا ہے۔ پانچوں[۱] گناہ

[۱] پانچوں گناہ کبیرہ کو دوسرے پرتما والا بھی ترک کرتا ہے۔ مگر اُس کا ترک مجمل طور پر ہوتا ہے۔ اور تارک الدنیا کا معہ اتی چاروں کے۔

وشام کو ایک خاص وقت مقرر کر کے اور دُنیا سے الفت ونفرت
چھوڑ کر تسبیح پھیرنے کا عہد کرتا ہے +

(۴) پوشہ برتما (पोषध) والا ہر اشٹمی و چودس کو سولہ پہر
کا برت کرنے کا عہد کرتا ہے +

(۵) سچت تیاگ پرتما (सचित्तत्याग) والا ہر قسم کی سبز ترکاری
کھانا چھوڑ دیتا ہے اور پراسک[1] یعنے بموجب قواعد مقررہ چھنا
ہؤا اور فلٹر کیا ہؤا پانی پیتا ہے +

(۶) دوا اُمتھن تیاگ بارتش بھوجن تیاگ (दिवामेथुन
پرتما والا دن کے وقت مباشرت کرنا اور رات (निशा भोजन
کو بار آٹھ[2] کا بنایا ہؤا طعام کھانا اور پانی پینا ترک کر دیتا ہے

(۷) برہم چریہ برت پرتما (ब्रह्मचर्यव्रत) والا اپنی عورت
تک کے ساتھ مباشرت کرنے کا عہد کرتا ہے - اور شیل کی نو
باڑ پالتا ہے (۱) جہاں عورت رہتی ہو وہاں نہ رہنا (۲)
محبت کی نگاہ سے عورت کی طرف نہ دیکھنا - (۳) محبت آمیز
گفتگو نہ کرنا (۴) سنگار نہ کرنا (۵) عورت کے بستر پر نہ سونا -
(۶) سابقہ عیش یاد نہ کرنا (۷) مقوی غذا نہ کھانا (۸) عشقیہ
قصہ و کہانی نہ پڑھنا نہ کہنا نہ سننا (۹) پیٹ بھر کے خوراک نہ
کھانا +

(۸) آرنبہ تیاگ پرتما (आरम्भत्याग) والا ہر قسم کا لین دین

---

[1] منوجی کا بھی قول ہے (वस्त्र पूतं जलंपिबेत्) پانی چھان کر پینا چاہیئے -
دیکھو منوسمرتی ادھیائے چھٹا شلوک ۴۶ وان +

[2] مہابھارت و مارکنڈے پوران وغیرہ ہندو مت کے شاستروں میں
بھی رات کو کھانا پینا منع کیا ہے +

حد مقرر کر کے خواہشات کو کم کرنا۔ (لوٹ) ان پانچوں کو انو برت کہتے ہیں (۶) ہر سمت میں جانے کے لئے ہمیشہ کے لئے حد مقرر کرنا۔ جو دگ ورت کہلاتا ہے (۷) ہر روز سامان عیش و آرام اکل و شرب و پوشاک وغیرہ کی حد باندھنا۔ اُس کو بھوگ اُپ بھوگ پرمان کہتے ہیں + (۸) انرتھ ڈنڈ (अनर्थ दण्ड) یعنی وہ کام نکرنا جس سے اپنا کوئی مطلب نہ سرے (لوٹ) مد ۶ لغایت ۸ گُن برت کہلاتی ہیں +

(۹) ہر روز خلوت میں بیٹھ کر تسبیح پھیرنا اور ناپاک خیالات سے دل کو روکنا جو سامایک کہلاتا ہے +

(۱۰) ہر مہینہ میں چار دفعہ (دو نو اشٹمی دو نو چودس) برت رکھنا اور برت کے دن کسی قسم کا دنیاوی کام تجارت۔ دوکانداری وغیرہ نہ کرنا۔ پھلوار وغیرہ کچھ نہ کھانا نہ پینا اور دھرم میں دن گذارنا۔ شاستر پڑھنا و پوجا وغیرہ کرنا۔ یہ پروشدھ اُپباس کے نام سے موسوم ہے +

(۱۱) ہر روز ہر سمت میں جانے کے لئے حسب ضرورت حد مقرر کرنا اُس کو دیشاد کاشک کہتے ہیں +

(۱۲) چار قسم کی خیرات حسب مقدور کرنا اور تارک الدنیا لوگوں کی خدمت کرنا یہ وَیاورت کہلاتا ہے (لوٹ) مد ۹ لغایت ۱۲ سکشا برت کے نام سے موسوم ہیں +

اور اخیر میں سمادھی مرن یعنے دنیا اور اُسکے تعلقات زن و فرزند مال و دولت وغیرہ سے محبت چھوڑ کر وفات کرنے کا عہد کرنا +

(۳) سامایک پرتما (सामायक) والا ہر روز صبح و دوپہر و

اور اس ہی دنیا میں مل جاتی ہے۔ اِس موذی (زناکاری) کے کاٹے ہوئے کے واسطے مندرجہ ذیل منتر ہے جس کے بار بار جپنے سے اِس کا زہر دور ہو سکتا ہے +

سوّیا ۳۱ - از دھرم پریکشا

اگیانی کہت کچ کُنکم کنک چھوی + گیانی من میں بچارے مانس گرنتھ ہو رہی
اگیانی کہت بھگ امرت کو رس کُنڈ + گیانی یوں بچارے یا نو سونت کی ہے مہی
اگیانی مکھار بند دیکھ دیکھ رچی مانے + گیانی کے سلیکھما رُو ہر مانس ہے سہی
اگیانی اگیان منی وپریت دیکھے سب + گیانی گُن کے ندھان موکھش پنتھ کے ہی

(ترجمہ) اگیانی تو پستان کو رنگ زعفران کا بھرا ہؤا سونے کا گھڑا سمجھتا ہے۔ مگر گیانی کے نزدیک وہ صرف ایک مانس کا لوتھڑا ہے۔ اگیانی اندام نہانی کو آب حیات کا چشمہ جانتا ہے۔ مگر گیانی اُس کو ناپاکیوں کی کان سمجھتا ہے۔ اگیانی کنول جیسے چہرہ کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ مگر گیانی جانتا ہے۔ کہ یہ تو کف۔ خون اور مانس کے سوائے کچھ نہیں ہے۔ اگیانی کو ہر چیز اُلٹی ہی نظر آتی ہے۔ مگر جو گیانی اور اشیاء کی حقیقت کو جاننے والے ہیں۔ وہ صرف راہ نجات پر ہی چلتے ہیں +

(۲) ورت پرتما (व्रतप्रतिमा) والا شراوک مندرجہ ذیل بارہ برت کرنے کا عہد کرتا ہے +

(۱) کسی متحرک جاندار کو ایذا نہ پہنچانا (۲) جھوٹ نہ بولنا (۳) کسی کی بھولی ہوئی چیز نہ لینا۔ زمین پر پڑی ہوئی نہ اٹھانا بدون دینے کے نہ لینا (۴) اپنی عورت کے سوائے دوسری سے مباشرت نہ کرنا (۵) اپنی جایداد و روپیہ وغیرہ کی ایک

جو ناش ہوتا ہے - اُس کو تو قمار بازی سمجھو - پوس و کنار کو ماس خوری جانو - مباشرت کرنے کو شکار کے برابر فرض کرو - چونکہ اپنی عورت سے پوشیدہ رکھا جاتا ہے - اس لئے چوری اور چونکہ وہ اپنی عورت نہیں ہے اس لئے زناکاری ہے - اس کی صحبت سے تمام نیک صفات ضائع ہو جاتی ہیں - اس کا ترک کرنے والا زاہد و عابد کے نام سے مشہور ہو جاتا ہے - اور اس سے محبت کرنے والا مہاپاپی شمار کیا جاتا ہے +

صیدافگنی میں اول درجہ کی بے رحمی ہے - اس لئے ممنوع ہے - جو شخص دوسرے کی تکلیف کو اپنی تکلیف جیسی جانتا ہے - وہ ہرگز اس کا عادی نہیں ہو سکتا - ہندو دھرم میں تو کسی جاندار کو ایذا پہنچانا بہت ہی بُرا کہا ہے - اہل اسلام کے ہاں بھی بیت اللہ (خدا کا گھر) مراد کعبہ میں خون گرانا منع ہے - مگر افسوس کہ یہ ممانعت کعبہ تک ہی محدود رکھی جاتی ہے یہ نہیں سوچا جاتا - کہ اگر خدا حاضر و ناظر ہے - تو تمام دنیا اُس کا گھر ہے - جس میں خون گرانے کی ممانعت ہے نہ کہ صرف کعبہ میں عیسائیوں کا چھٹا حکم شرعی ہے "Thou shalt not kill" "کسی کو قتل و ذبح نہ کرو" کیا اچھا ہو - کہ اگر ہمارے بہادر شکاری بجائے بے گناہ حیوانات کے اپنی جذبات حیوانی کا شکار کھیلنا سیکھیں کیونکہ ۵ بڑے موذی کو مارا نفس امّارہ کو کو گر مارا + نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا + چوری کو ہر مذہب و ملت میں منع کیا ہے - تشریح لاحاصل ہے - زناکاری کا جو پاداش شاستروں نے دوزخ میں بھگتنا بتلایا ہے - اُس کی چاشنی بشکل آتشک و سوزاک وغیرہ اِس ہی قالب

پڑا ہوا نالی کے بیچ اور مکھ میں موتے سوان + دُردشا ایسی ہو رہی
تب بھی لاٹو تیزا دہی کان - کرے ہے ہر دم یہی پکار -
بُری ہے ۔۔ ۔۔ الخ
کُل کا دھرم بڑوں کی عزت سب پہ ڈارے خاک + بجتا ہے
بے تلی اور دامن کرتا ہے چاک + نہیں سوجھے وہ جو ہے سار
بُری ہے ۔۔ ۔۔ الخ
چند سمیر کہے سُن پیارو تیا گو یہ اگھہ مُول + پرگھٹ دوش دیکھنے
ہیں اس میں اِس کے سر میں دُھول + چیلے نرک آخر کار -
بُری ہے ۔۔ ۔۔ الخ

رنڈی بازی کے بد نتائج اظہر من الشمس ہیں - چنانچہ
اگر اس کا نام ام العیوب رکھا جاوے تو بجا ہے - مندرجہ بالا سانوں
عیوب تو اس میں ظاہراً ہی موجود ہیں - جیسا کہ پنڈت منوہر لال
جی نے دھرم پریکشا میں کہا ہے +

سوّیا - ۲۱

دھن کو ناس ہوے سو ئی دّدت کرم جانو
چنین کو دے ئے دھرما لنس دوش لہئی
بھوگ جو کرت نانا بھانت سوئی کھیٹ کرم
اِن کے سمیپ رہے گُن گرام دہئی
گھرکی سنپج سوئی چوری کو دَیَین جان
بخ ناری بن پر ناری دوش سہئی
ایسی نگر نائیکا کو تجھے جو کہاوے سادھ
اس کو ملا پی سو مہا پاپی کھئی

(ترجمہ) رنڈی بازی میں ساتوں دیسن کا پاپ لگتا ہے - دھن کا

اور فرمایا تھا :-

Behold, I have given you every herb bearing seed, which is upon the face of all the earth, and every tree in the which is the fruit of a tree yieding seed to you it shall be for meat

(ترجمہ) "دیکھو - ہم نے تم کو تمام روے زمین کے درختان و نباتات عنایت کئے ہیں جن سے بیج اور بیج سے درخت پیدا ہوتے ہیں یہ سب تمہاری خوراک ہونگی" اس سے صاف ظاہر ہے - کہ انسان کی خوراک نباتات ہے - نہ کہ ماس - علاوہ ازیں انسان کے جسم منہ اور دانتوں کی بناوٹ ماس خور حیوانات جیسی نہیں ہے - حیوانات میں سے صرف وہ جانور ماس خور ہیں جو زبان کے ذریعہ پانی پیتے ہیں - جیسے شیر و کتا وغیرہ - جو حیوانات گھونٹ بھر کر پانی پیتے ہیں جیسے بندر وغیرہ وہ بھی ماس خور نہیں ہیں - چہ جائیکہ انسان جو اشرف المخلوقات کہلاتا ہے اور جانتا ہے کہ ؎ اے یار کسی کو جو کوئی کلپاویگا + یہ یاد رہے کہ وہ بھی نہ کل پاویگا + اس دیر مکافات میں سن پیارے + جو آج کریگا وہ کل پاویگا +

شراب نوشی کے بارے میں مندرجہ ذیل چند سطور قابل ملاحظہ ہیں -

لاونی دھن پیلو تال قوالی طرز "دل کیا تجھکو ای بادبہار"

بری ہے مدیا کی پھٹکار + بدھی - ویرج - سمان اور دولت ناش ہوت ایکبار

پیتے ہی ہو مدہوش نشہ میں سدھ نہ دیہ کی آن بھگتی - بھاج - داس - تیا

دیکھت ہیں ایک سمان - نفع نہیں آوت سمجھ میں مدھ - بری ہے .. بدہ نہ

قمار بازی - ماس خوری - شراب نوشی - رنڈی بازی - صید افگنی
چوری - زنا کاری ساتوں گناہوں کو ترک کر - سچا دیو وہ ہے جس
میں ۴۶ گن پائے جاویں - اور ۱۸ دوش جس میں نہ ہوں - ایسا
ارہنت دیو کے سوائے دوسرا نہیں ہے - سچا گرو وہ ہے جس
کا ظاہر و باطن یکساں ہو - طامع و ریاکار نہ ہو - دنیاوی عیش و
آرام کے سامان جس کے پاس نہ ہوں - دشمن و دوست جس کے
نزدیک ایک ہوں - کسی سے الفت و نفرت نہ ہو - شیریں زبانی
سے ست دھرم کا (جس سے آتما کا کلیان ہو) اُپدیش دینے والا
ہو - سچا دھرم وہ ہے - جس میں کسی جاندار کو کسی قسم کی ایذا رسانی
کا اُپدیش نہ ہو "آنچہ بر خود پسندی بدیگراں مپسند" جس کا مُول
منتر ہو وغیرہ وغیرہ - سات عیوب مذکورہ بالا میں سے قمار بازی کو
ہر شخص بُرا جانتا ہے - مانس خوری کو ترک کرنا ہندو مت کا تو
اصول ہے ہی - عاقبت اندیش اہل اسلام صوفی وغیرہ بھی اسے
بُرا جانتے ہیں - عیسائیوں کی کتاب پیدائش (جو انجیل کا ایک
حصہ ہے) سے بھی مانس خوری کی ممانعت پائی جاتی ہے - کیونکہ
خدا نے حضرت آدم کو پیدا کر کے اُس کو باغ عدن میں رکھا تھا

ؔ ان کی تفصیل جین گرنتھوں سے معلوم ہو سکتی ہے یہاں بخوف طوالت درج
نہیں کی گئی ؔ اٹھارہ دوشوں کی تفصیل صفحہ ۲ میں دیکھو +

ؔ دراصل یہ لفظ ارہت (अर्हत) ہے - جس کے معنے قابل پرستش ہیں
پراکرت بھاشا میں ارہنت (अरहंत) بولتے ہیں - بعض مہاشہ اس کا تلفظ
اری ہنت (अरिहंत) کرتے ہیں - اور (अरीणां हन्ता अरिहन्ता) اس
طرح مشتق کرتے ہیں - اس طرح سے اس کے معنی "دشمنوں" یعنی "اعمال"
کا ناش کرنے والا ہوتے ہیں +

देवपूजा गुरु पास्तिः । स्वाध्यायः संयमस्तपः ।
दानंचेति गृहस्थानां । षट कर्माणि दिने दिने ॥

(۱) دیوپوجا (۲) گرو کی سیوا (۳) دھرم شاستر کا مطالعہ (۴) تسبیح پھیرنا (۵) برت (روزہ) رکھنا (۶) چار قسم کا دان (خیرات) دینا ✦

(ب) ورتی (व्रती) جو چارتر کرنے کے لئے عہد کرتے ہیں ورتی شراوک کے گیارہ درجہ ہیں۔ جو گیارہ پرتما کے نام سے موسوم ہیں۔ اول سے پانچ درجہ تک کے شراوک کو جگھنیہ شراوک (जघन्य) یعنے شراوک ادنےٰ کہتے ہیں۔ اور چھ سے نو تک والے کو مدھم شراوک (मध्यम) یا شراوک متوسط اور دس سے گیارہ تک کے کو اُتکریشٹ یا اُتم یعنے شراوک اعلےٰ کہتے ہیں ✦

شراوک کی گیارہ پرتما کی تفصیل

(۱) درشن پرتما (दर्शन प्रतिमा) والے شراوک کو مندرجہ ذیل عہد کرنے ہوتے ہیں :۔

(و) ہر روز بھگوان کی پرتما کے درشن کرنا (ب) سچے دیو۔ گرو۔ دھرم میں اعتقاد رکھنا (ج) آٹھ مول گن اختیار کرنا۔ یعنے تین مکار۔ مدھو (شہد) ماس (گوشت) مدھرا (شراب) اور پانچ اُدمبر (بڑ۔ پیپل۔ اومر (کٹل)۔ کٹھومر (بٹل) پاکر (گولر) کے پھل) کا ترک کرنا۔ (د) سات ویسن یعنے بدعادات و عیوب کا چھوڑنا۔ جن کے نام ایک ہندی شاعر نے ایک دوہرے میں اس طرح کہے ہیں (دوہرا) جُوا کھیلن۔ ماس۔ مد۔ ویشیا ویسن۔ شکار۔ چوری۔ پررمنی رمن ساتوں پاپ نوار (ترجمہ)

اور اس پہچان کے ہونے سے ہی دور تناسخ سے رہائی ملتی ہے +

سمیک چارتر یا صادق العملی

سمیک چارتر کی دو اقسام ہیں (۱) بکل[1] یا ایک دیش (एकदेश) یا محدود جس کو شراوک (خانہ دار) کرتے ہیں (۲) سکل دیش (सकलदेश) یا غیر محدود جس کو منی (تارک الدنیا) کرتے ہیں۔ شراوک[2] (جس کا بگاڑ سراوگی ہے) دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) اورتی (अव्रति) جو بدون کرنے کسی عہد و پیمنے قسم کے چارتر پالتے اور چہ ضروری باتیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل اشلوک میں درج ہے اور جو کھٹ آوشیک کے نام سے معروف ہیں کرتے ہیں +

---

[1] بکل چارتر کی تین انواع ہیں (ا) انوبرت (ب) گن برت (ج) سکشابرت انوبرت مندرجہ ذیل پانچ پاپوں کا مجملاً ترک کرنا ہے (۱) ایذا رسانی (۲) دروغ گوئی (۳) سرقہ (۴) زنا (۵) ضرورت سے زیادہ سامان اکٹھا کرنا۔ گن برت کی تین اقسام (۱) دگ برت (۲) انرتھ ڈنڈ (۳) بھوگ اپ بھوگ پرمان ہیں۔ سکشا برت کے چار اقسام (۱) دیشاوکاشک (۲) سامایک (۳) پروشد وپواس (۴) متیا ورت۔ ان کی تعریف ورت پرماتما میں کی گئی ہے +

[2] شراوک (श्रु) دھاتو (مشتق) سے بنتا ہے۔ جس کے لفظی معنی "سامع" یا "سننے والا" ہیں۔ اصطلاحی معنے اس کے "چیلے یا شاگرد" کے ہیں۔ اس ہو (श्रु) دھاتو سے "شرت" اور "بھو شرت" نکلے ہیں جن کے معنی "شاستر" اور "آچاریہ" کے ہیں۔ آچاریہ شاستر وں کے سنانے والے بکتا اور گرو ہیں اور شراوک سننے والے شروتا اور شاگرد ہیں +

گیان (श्रुतिज्ञान) (۳) من پریہ گیان (मनःपर्यय) (۴) اودھ گیان (अवधि) (۵) کیول گیان (केवल) ! ان کے معنی و مطلب معلوم کرنے کے لئے دیکھو صفحہ ۹۱ ان میں سے پہلے دو اقسام پروکش[1] گیان (علوم ظاہری) کہلاتے ہیں - کیونکہ یہ پر یعنی حواس خمسہ اور دل کے سہارے اور دوسرے کے اُپدیش سے ہوتے ہیں اور چونکہ دنیاوی لوگ حواس خمسہ کے ذریعہ جو علم ہو - اُس ہی کو پرتیکش کہتے ہیں - اس لئے ان کا نام سام بیہارک پرتیکش (सांव्यवहारिक प्रत्यक्ष) بھی ہے - اور قیاس و دلیل و حافظ وغیرہ سب اس ہی کی ذیل میں ہیں - گیان کی اخیری تین اقسام پرتیکش[2] (علوم باطنی) کے نام سے موسوم ہیں - کیونکہ یہ روح کو بدون دوسرے کے سہارے کے ہوتے ہیں - ان میں سے اقسام ۳ و ۴ دیش پرتیکش (देशप्रत्यक्ष) (علوم باطنی محدود) کہلاتے ہیں اور اخیر کا گیان سکل پرتیکش (علوم باطنی غیر محدود) کے نام سے معروف ہے +

گیان یعنے علم معرفت و صادق العلمی کے برابر کوئی شے نہیں ہے - اس ہی کے ذریعہ سے روح و مادّہ کی حقیقت و ماہیت جانی جاتی ہے - اور اپنی آتما کی پہچان ہوتی ہے -

---

[1] پروکش (परोक्ष) دو الفاظ (पर) اور (अक्ष) سے مرکب ہے - جس کے معنے یہاں " دوسرے کے ذریعہ جانا ہوا " ہیں اسکے دوسرے معنی " حواس سے پرے " یعنی " پوشیدہ " کے بھی ہیں مگر اس جگہ اس معنے میں مستعمل نہیں ہوا ہے

[2] پرتیکش دو الفاظ " پرتی " اور " اکش " سے مرکب ہے جس کے معنی " روح کے نزدیک " کے ہیں - دوسرے معنے پرتیکش کے " حواس کے نزدیک یعنے ظاہر " کے ہیں مگر اس جگہ میں پہلے معنے میں مستعمل ہوا ہے +

(نوٹ) ان چھوں کو چھ اناسے تن (षडायतन) کہتے ہیں
مندرجہ بالا ۲۵ دوش سے مبرا اور آٹھ صفات سے مزین جو صادق الاعتقاد
ہوتا ہے۔ اور بوجہ چارتر موہنی کے گھر بار کو چھوڑ کر تارک الدنیا
نہیں ہوسکتا۔ مگر دنیا میں رہتا ہوا دنیا کے دھندوں میں نہیں
پھنستا جیسا کہ کنول کا پھول باوجود پانی میں رہنے کے پانی سے
علیحدہ رہتا ہے۔ وہ پہلے نرک (دوزخ کا پہلا درجہ) کو چھوڑ کر
باقی چھ نرکوں میں نہیں جاتا۔ اور ادنے درجہ کے تین اقسام
بہشت یعنے جوتشی۔ ونیتر۔ بھون باسی اور ہر قسم کی استری
پر یائے (قالب مادہ) اور جاندار ان غیر متحرک اور دو حواس سے
بلکہ چار حواس تک کے قالب میں جنم نہیں لیتا غرضیکہ صادق الاعتقاد
ان ادنے قالبوں میں پیدا نہیں ہوتا۔ صادق الاعتقادی کے برابر
کوئی چیز اس دنیا میں نہیں ہے۔ تمام دھرموں کی بنیاد اس
پر ہے۔ اس کے بدوں زہد وتقوے سب فضول ہے صادق العلمی
وصادق العملی حاصل کرنے کے لئے پہلے اس کا ہونا ضروری
ہے۔ یہی نجات کا زینہ ہے ۔

سمیک گیان یا صادق العلمی

سمیک گیان اگرچہ سمیک درشن کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔ یعنی جو
شخص صادق الاعتقاد ہوتا ہے وہ صادق العلم بھی ضرور ہوتا ہے
مگر پھر بھی یہ دو صفات علیحدہ علیحدہ ہیں۔ سمیک درشن اور سمیک
گیان میں علت ومعلول چراغ اور روشنی جیسا فرق ہے۔ گیان
پانچ[1] طرح کا ہوتا ہے۔ (۱) مت گیان (मतिज्ञान) (۲) شرت

[1] یہ پانچ اقسام بنیادی (۱) کومت (۲) کوشرت (۳) کواودھ گیان کی آٹھ اقسام کہلاتی ہیں۔

(دوہرا) جاتی ۔لابھ ۔کل ۔رُوپ ۔ تپ ۔بل ۔ودّیا ۔ ادہی کار ۔ ان کو
گربھ ۔ کیجئے ۔ یہ مد آٹھ پرکار

(۱) جاتی مد = بڑی ذات کا غرور (۲) لابھ مد = آمدنی کا غرور
(۳) کل مد = خاندان کا غرور (۴) روپ مد = خوبصورتی کا غرور
(۵) تپ مد = زہد و تقوی کا غرور (۶) بل مد = طاقت کا غرور ۔
ودّیا مد = علم کا غرور (۸) ادہی کار یا ایشوریہ مد = اختیار
وحکومت و مال و دولت کا غرور ۔

تین قسم کی موڑہتا یا ضعیف الاعتقادی اس طرح پر ہے ۔
(۱) دیو موڑہتا ۔ جس کے آگے چاہے بلا غور و فکر قابل پرستش سمجھ
سر جھکا دینا ۔
(۲) گرو موڑہتا = ہر کس و ناکس کو بلا آزمائے اپنا گرو اور رہبر بنا لینا
(۱) لوک موڑہتا = لوگوں کی دیکھا دیکھی بلا سوچے سمجھے ہر کام کرنے
لگ جانا ۔

چھے قسم کی بیجا تعریف مندرجہ ذیل کی ہے :-
(۱) کدیو[1] = جھوٹا معبود (۲) کگرو[2] = جھوٹا مرشد (۳) کدھرم[3] = جھوٹا
مذہب (۴) جھوٹے دیو کے ماننے والا (۵) جھوٹے گرو کے ماننے
والا (۶) جھوٹے دھرم کے ماننے والا ۔

---

[1] کدیو وہ ہے جو کسی سے الفت اور کسی سے نفرت رکھے جانداروں کی قربانی سے خوش ہووے زن واسلاح ساتھ رکھے وغیرہ وغیرہ۔ [2] کگرو وہ ہے جس کے دل میں کپٹ ہووے کسی سے محبت کرے کسی کو بُرا جانے اور روپیہ و پیسہ و کپڑا و مکان و زمین وغیرہ اشیا دنیا سے محبت رکھے اور اپنی بڑائی دوسروں سے کرایا چاہے وغیرہ وغیرہ
[3] کدھرم وہ ہے ۔ جس میں جانداروں کی ایذا رسانی کا اُپدیش ہووے ۔ اشیاء کی حقیقت و ماہیت کے بارہ میں کچھ کا کچھ بیان ہووے وغیرہ وغیرہ ۔

معروف ہیں +

(۱) نہ شانکت (नि:शंकित) مسائل مذہبی کی کامل تحقیقات وجانچ پڑتال کرکے اُن پر مضبوط اعتقاد کے ساتھ قائم ہونا۔ اور پھر کسی قسم کا شک وشُبہ نہ کرنا +

(۲) نہ کانکشت (नि:कांक्षित) عبادت ونیک اعمال کے نتائج کی خواہش نہ رکھنا +

(۳) نربچکتسا (निर्विचिकित्सा) ناگوار طبع امورات کے پیش آنے یا نفرت انگیز اشیاء کے دیکھنے سے بے قرار ومتنفر نہ ہونا (۴) اموڑہ ورشٹی (अमूढ़दृष्टि) روح ومادّہ کی حقیقت سے غافل نہ رہنا +

(۵) اُپ گوہن (उपगूहन) دوسروں کی عیب جوئی اور اپنی تعریف نہ کرنا (۶) استھتی کرن (स्थितिकरण) خود دھرم میں مستقل رہنا۔ اور دوسروں کو غیر مستقل ہونے سے بچانا +

(۷) باتسل (वात्सल्य) سب سے اور خاص کر دھرم آتما پُرشوں سے محبت رکھنا +

(۸) پربھاونا (प्रभावना) دھرم کی اشاعت میں تن من دھن سے کوشش کرنا +

چونکہ صادق الاعتقادی ہر شے کی اصل حقیقت کو سمجھنے سے ہوتی ہے۔ اس لئے صادق الاعتقاد مندرجہ بالا آٹھ باتوں کے برخلاف نہیں کرتا۔ آٹھ قسم کا تکبر۔ تین قسم کی ضعیف الاعتقادی چھ قسم کی بیجا تعریف کل ۲۵ دوشوں سے مبرا ہوتا ہے +

آٹھ قسم کا غرور ایک شاعر نے مندرجہ ذیل دوہے میں بیان کیا ہے +

باب ہفتم

رتن تریہ یعنی راہ نجات

چھ دربیہ[1] - سات تتو[2] - نو پد ارتھ[3] - پانچ استی کاے[4] ہیں جیسے یہ ہیں - ویسا ہی اعتقاد رکھنا سمیک درشن (صادق الاعتقادی) کہلاتا ہے اور انکی کیفیت و ماہیت کے بالتشریح و بالتوضیح جاننے کو سمیک گیان (صادق العلمی) کہتے ہیں - اس طرح جانتے ہوئے پر عمل کرنا سمیک چارتر (صادق العملی) کے نام سے موسوم ہے سمیک درشن - سمیک گیان - سمیک چارتر کے مجموعہ کو رتن تریہ (تینوں رتن) کہتے ہیں - اور یہی سچا راہِ نجات ہے +

سمیک درشن یا صادق الاعتقادی

سمیکت یا صادق الاعتقادی ہونے کے لئے مندرجہ ذیل آٹھ باتوں کی ضرورت ہے - جو سمیکت کے آٹھ انگ کے نام سے

---

[1] چھ دربیہ = جیو - پدگل - دھرم - ادھرم - کال - آکاش ان میں سے اجیو کے پانچ اجیو ہیں [2] سات تتو = جیو - اجیو - آشرو - بندھ - سنبر - نرجرا - موکش [3] سات تتو با پنداوی پن و پاپ نو پد ارتھ کہلاتے ہیں [4] چھ دربیہ باستثناء کال پانچ استی کاے کے نام سے موسوم ہیں +

(نوٹ) چارتر کی ان اقسام کو تارک الدنیا اور عالم باعمل ہی اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ خانہ دار لوگ ان باریکیوں کو نہیں سمجھ سکتے۔
اِس طرح سمبرتتو کی تشریح اور اس کی ۵۷ اقسام بیان کی گئی۔

بندھے ہوئے کرموں کا فرداً فرداً دور ہو جانا نرجرا کہلاتا ہے۔ نرجرا دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک سے بپاک (सविपाक) یعنی سزا و جزا دیکر کرموں کا خود بخود علیحدہ ہو جانا۔ اس سے دور تناسخ سے رہائی نہیں ہوتی۔ دوسری ابپاک (अविपाक) یعنی قبل سزا و جزا دینے کے کرموں کو بذریعہ سخت بسیاطت کے دور کرنا۔ بندھے ہوئے کرموں کو بذریعہ ریاضت دور کرنے نئے کرموں کی آمد کو بذریعہ سمتی وگپتی وغیرہ کے روکنے سے کرموں کے پھندوں سے رہائی ہو کر دور تناسخ منقطع ہو جاتا ہے اور روح کو نجات ابدی حاصل ہو جاتی ہے۔ روح اور مادّہ کا جو تعلق غیری مثل چانول اور تُش کے تھا قایم نہیں رہتا آلودگی جاتی رہتی ہے۔ روح پاک بن جاتی ہے۔ اس ہی کا نام موکش ہے۔ نجات کی حالت میں آتما کو حظ روحانی و سرور دائمی حاصل ہوتا ہے۔ وہ سرور دنیا کے عیش و آرام سے جو بذریعہ حواس خمسہ معلوم ہوتا ہے۔ بالکل مختلف ہوتا ہے حور و غلمان وغیرہ سے اس حالت آزادی میں کچھ واسطہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان ہی لذات محسوسات کو جو مثل شراب کے ہیں ترک کرکے تو یہ رستگاری ملی ہے۔ چونکہ نجات کا سُکھ حواس کے ذریعہ نہیں بھوگا جاتا اس لئے اُس کا بیان بھی بذریعہ حواس کے نہیں ہو سکتا۔

مندرجہ نمبر الغایت ۵ و ۹ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ بوجہ باقی رہنے بیدنی کرم کے رہ جاتی ہیں۔ گر وہ بھی بوجہ ضائع ہوجانے موہنی کرم کے کچھ تکلیف نہیں پہنچاتی +

چارتر کی ۵ اقسام

(۱) سامایک چارتر (सामायिकचारित्र) برت کا دھارنا۔ سمتی کا پالنا۔ کشائے کا جیتنا۔ من بچن کائے کی اشبھ یوگ کو ترک کرنا۔ دل و حواس پر قابو پانا سنجم کہلاتا ہے۔ اِن سب کا ایک وقت میں ہونا سامایک چارتر ہے +

(۲) چھیدوپ ستھاپنا (छेदोपस्थापन) سستی وغیرہ کی وجہ سے اگر کسی قسم کا کیا ہوا عہد ٹوٹ گیا ہو یا کوئی اور ناکردنی فعل سرزد ہوگیا ہو تو پشچاتاپ اور تاسف کرکے اُس کو آیندہ نبجانے کا عہد کرنا +

(۳) پرہار بشدھی (परिहारविशुद्धि) چھوں اقسام کے جانداروں کی دل و زبان و جسم سے ایذا رسانی سے پرہیز کرکے آتما کا کلی طور پر پاک ہونا +

(۴) سوکھشم سن پرائے سنجم (सूक्ष्मसांपराय) صادق الاعتقادی و صادق العلمی کے ساتھ خودشناسی میں محو ہوکر کرموں کا ناش کرنا۔ چونکہ جذبات نفسانی کو کلی طور پر قابو میں کرنے سے موہنی کرم ناش ہونے کے قریب رہ جاتا ہے۔ اِس لئے اِس کا نام سوکھشم سنپرائے ہے +

(۵) یتھاکھیات چارتر (यथाख्यात) موہنی کرم کے ناش ہونے سے یا اُس کے زور گھٹ جانے سے آتما کا اپنی ذاتی صفات کو حاصل کرنا +

کرتے ہیں +

(۱) بھوک (۲) پیاس (۳) سردی (۴) گرمی (۵) پسّو و مچھر وغیرہ (۶) عریانی (۷) اشیائے دنیا سے دل ہٹانا (۸) عورت سے بچنا (۹) آفتاب کی روشنی میں چار ہاتھ آگے زمین دیکھ کر ننگے پاؤں چلنا (۱۰) کیڑے مکوڑے سے پاک زمین پر بیٹھنا اور بار بار بیٹھک نہ بدلنا (۱۱) پاک زمین پر سونا (۱۲) باوجود اشتعالک غصہ کو روکنا (۱۳) اگر کوئی دوسرا جوان یا انسان کسی طرح کی تکلیف دے یا قتل کرے۔ تو اُس کو برداشت کرنا (۱۴) کسی سے باوجود سخت بھوک و پیاس و بیماری کے کسی چیز کی درخواست نہ کرنا (۱۵) تارک الدنیا جب بھوجن لینے کے لئے شہر میں آتے ہیں۔ اگر اُن کو کسی دوش کی وجہ سے کھانا نہ ملے تو اُس نا اُمیدی کو برداشت کرنا (۱۶) بیماری کو مستقل مزاجی سے برداشت کرنا (۱۷) ننگے پاؤں و ننگے بدن رہنے سے جو کانٹے وغیرہ چبھ جاتے ہیں اُن کی تکلیف سہنا (۱۸) بوجہ عریان رہنے کے جو بدن پر گرد و غبار پڑ جاتا ہے۔ اُس کی تکلیف برداشت کرنا (۱۹)۔ اگر کوئی ادب و تعظیم نہ کرے تو کچھ خیال نہ کرنا (۲۰) باوجود عالم کامل ہونے کے اگر کوئی طنزاً برخلاف کہے تو بُرا نہ ماننا (۲۱) باوجود سخت ریاضت کرنے کے اودھ و من پریہ وغیرہ گیان حاصل نہ ہو تو دل رنجیدہ نہ کرنا (۲۲) ضعیف الاعتقادی سے بچنا +

نوٹ۔ ان ۲۲ پریشہ میں سے ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ ۱۹ پریشہ ہو سکتے ہیں۔ اور جوں جوں تارک الدنیا علم معرفت میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ اسی قدر یہ پریشہ کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ حتے کہ کیول گیانی (عالم کل) کے صرف گیارہ پریشہ

(۸) سنبر بھاونا संवर आشرو یعنی آمد افعال کو روکنے کی تجاویز سوچنا (۹) نرجرا بھاونا (निर्जरा) یہ خیال کرنا کہ ریاضت ہی سے کرموں کا ناش ہوسکتا ہے +

(۱۰) لوکانو بھاونا (लोकानुभावना) روح اور مادہ اور اُن کے تعلقات پر غور کرنا اور نیک افعال کا عوض بہشت اور بد کا دوزخ جاننا +

(۱۱) بودھ درلبھانو پریکشا (बोधदुर्लभानु) اس بات پر غور کرنا۔ کہ دنیا میں علم معرفت کا حاصل کرنا بہت ہی مشکل ہے (۱۲) دھرمانو پریکشا (धर्मानु) جین دھرم کی خوبیوں پر غور کرنا۔ جس میں رحم و راستی و انکساری۔ عفو و پرہیزگاری کے کرنے اور غصہ و تکبر و فریب و حرص۔ انانیت و لذات محسوسات کے چھوڑنے کی ہدایت ہے۔ اور رتن تریہ کو راہ نجات و منبع سرور کل جاننا +

پریشہ[1] کی ۲۲۔ اقسام جن کو عارف اور کامل درویش برداشت

---

[1] پریشہ کی ۲۲۔ اقسام کو پنڈت بھودرداس نے پارس پران میں ایک چھپے چھند میں بیان کیا ہے جو ذیل میں درج ہے +

छुधा तृषा हिम उष्ण दंसमसक दुखभारी।
निरावरन तन अरति खेद उपजावन नारी॥
चरिया आसन सयन दुष्ट वायक बध बंधन।
याचैं नहीं अलाभ रोग तिन फरस निबन्धन॥
मल जनित मान सनमानवश प्रज्ञा और अज्ञानकर।
दर्शन मलीन बाईस सब साधु परीषह जान नर॥

والا اس سنسار میں مادر و پدر - زن و برادر کسی کو نہ سمجھنا - صرف ایک نیک افعال پر ہی بھروسہ رکھنا ✦

(۳) سنسار بھاونا - سنسار کو رہٹ کی طرح ہمیشہ جاری رہتا ہوا خیال کر کے اِس سے آزادی حاصل کرنے کی تجاویز سوچنا

(۴) ایکتوانو بھاونا ([illegible]) آتما کو نیک و بد افعال کے نتائج بھوگنے میں اکیلا تصور کرنا - بھائی برادر کسی کو شریک سمجھنا

(۵) انیتوانو بھاونا ([illegible]) آتما کو اشیاء دنیا سے حتیٰ کہ اپنے جسم سے بھی علیحدہ تصور کرنا ✦

(۶) اشوچتو بھاونا ([illegible]) جسم کو ناپاکیوں کی کان سمجھنا - اور ایسا سمجھ کر تکبر نہ کرنا اور لذات محسوسات میں محو نہ ہونا

(۷) آشروانو پریکشا ([illegible]) افعال کی سزا و جزا کی خرابی پر غور کر کے اُن سے بچنے کی کوشش کرنا ✦

کنول کا پھول ہے - جس وقت اُس پر بڑی ہی چھوٹی سی حیثیت والی اولے نے پڑ کر اُس کو نقصان پہنچایا - تو اتنا بڑا کنبہ کچھ کام نہ آسکا - اور کسی کی تو کیا ہی گنتی ہے ✦

(ترجمہ ب) رام کا دوست - مہیش کا سنگار - سمندر کا بیٹا لکشمی کا بھائی - ستاروں کا راجہ - دیوتاؤں کا منظور نظر - زاہد دل کا پیارا ایسا جو چاند ہے - جب اُس کو بوقت گرہن راہو آکر پکڑتا ہے کوئی مدد نہیں کرسکتا - اس لئے جو دکھ اور مصیبت کے دن ہیں ان میں کوئی کام نہیں آتا ✦ (نوٹ) یہ ایک پورانک تلازمہ ہے - جس کا ذکر بھاگوت پران کے آٹھویں سکندھ میں ہے - جس کے بموجب کنول و برہما و چاند و آبحیات و اپسرا و لکشمی سمندر سے پیدا ہوئے ہیں - اپسرا - اندر کی - اور لکشمی نارائن کی عورت ہے - اِس ہی لئے باپ - بیٹا وغیرہ رشتہ ہے ✦

بیماروں کو ادویات تقسیم کرنا۔ اُن کا علاج کرنا۔ ہسپتال و شفا خانہ وغیرہ کھولنا (۴) ابھے دان = کسی جاندار کو دل و زبان و جسم سے کسی قسم کی ایذا نہ پہنچانا۔ بلکہ جہاں تک ہوسکے حفاظت کرنا +

(۹) اُتم آکنچن (आकिंचन्य) دنیا کی کسی شے سے محبت نہ رکھنا اور نرموہی ہونا۔

(۱۰) اُتم برہم چریہ (ब्रह्मचर्य) خودشناس ہونا اور دل و زبان و جسم سے ترک مباشرت کرنا +

انوپریکشا یا بھاونا کی بارہ اقسام

(۱) انتیہ بھاونا = اشیاء دنیا اور جسم کو زوال پذیر سمجھنا +

(۲) اشرن[له] بھاونا = دور تناسخ اور دنیاوی دُکھوں سے بچانے

[له] آشرن بھاونا کے بارے میں ہندومت کے ایک شاعر نے دو بہت اچھے کبت لکھے ہیں جن کو ہم یہاں درج کرتے ہیں :۔

(الف) بارِ دتات سُت ہے بدھنا او رسوم۔ سُدھارس بھرات ہیں دوؤ۔ رمیہ۔ رما جیہ کی بھگنی۔ لکھوا۔ ہر۔ ہین جیہ کے بھنیوؤ۔ مارُت سنگ کا دل کرے اور دیو تکیں جیہ تینتیس کرو یو۔ پچّھ تتنا راتیو پرواربھیو نہ سہائے سہائے ہے کوؤ۔

(ب) رام کو سار۔ مہیش سنگار۔ ساگر کو ست۔ لچھ کو بھائی۔ تارن کی پتّ۔ دیوتن کی دُھن۔ سنتن کو ہوں برڑو سکھدائی چاؤن راہو نے آن گرسو۔ انیو برڑ کو ڈلے نہ چھڑائی۔ جو دُکھ کے دن میں سجنی ایسے تا دن میں کوئی ہو نہ سہائی +

(ترجمہ ا) سمندر جس کا باپ۔ برہما جس کا بیٹا۔ چاند اور آب حیات جس کے بھائی۔ اپسرا اور لچھمی جس کی بہنیں۔ اندر اور نارائن جس کے بہنوئی۔ ہوا جس کا دوست اور ۳۳ کروڑ دیوتا جس کے خواہاں۔ ایسا جو

(۸) اُتم تیاگ یاد ان اس کی دو اقسام ہیں (۱) نشچہ تیاگ یعنی
تکبر - فریب و طمع و محبت و نفرت وغیرہ کا ترک کرنا (۱) ووہار تیاگ
جس کی چار اقسام ہیں (۱) گیان دان = دنیاوی و اخلاقی -
تعلیم دینا - مفت کتب تقسیم کرنا - مدرسے جاری کرنا وغیرہ وغیرہ (۲)
آہار دان = مہاتما لوگوں کو حسب مراتب تعظیم و تکریم کے ساتھ
اور محتاج و مفلسوں کو بنظر ترحم کھلانا پلانا (۳) اوشدھی دان

یا دو روز یا زیادہ کے لئے خورد نوش ترک کرنا (۲) انودر (ऊनोदर) شکم سیر
ہو کر کھانا نہ کھانا (۳) برت پر سنکھیان (व्रतपरिसंख्यान) بعد الشن تپ
کے طعام کے لئے آبادی کی طرف جاتے وقت کوئی عہد کرنا - مثلاً یہ کہ اگر دو
گھر تک حسب قاعدہ طعام ملیگا تو لونگا ورنہ نہیں (۴) رس تیاگ (रसपरित्याग)
چھ قسم کے رسوں (دودھ - دہی - گھی - تیل - نمک - شیرینی) میں
سے کسی ایک یا دو وغیرہ یا چھئوں کا ترک کرنا (۵) بھن شنیاشن (विविक्तशय्यासन)
ایسی جگہ میں سونا جہاں کوئی عورت اور مخنث نہ ہو (۶) کائے کلیش
(कायक्लेश) جسم سے محبت گھٹانے کے خیال سے سخت ریاضت کرنا جیسے
برسات میں درخت کے نیچے - گرمی میں پہاڑ کی چوٹی پر - جاڑے میں دریا
کے کنارے مراقبہ میں مستغرق ہونا +

اور اندرونی چھ اقسام اس طرح پر ہیں

(۱) پرانچت (प्रायश्चित्त) لگے ہوئے دوش کا موجب + اینت شاستر پرائچت
کرنا (۲) ونے (विनय) سمیک درشن - گیان - چرتر والے تارک الدنیا
لوگوں کا ادب و تعظیم کرنا (۳) ویاورت (वैयावृत्त) تارک الدنیا لوگوں کی
بیماری وغیرہ تکلیف میں خدمت کرنا (۴) سوادھیائے یا سجھیا ہے (स्वाध्याय)
کتب مقدسہ کا پڑھنا پڑھانا اور اپدیش دینا (۵) پرگرہ تیاگ (परिग्रह त्याग) روپیہ
پیسہ زمین و مکان و غصہ و غرور وغیرہ کا ترک کرنا (۶) دھیان تپ (ध्यान) دھرم
اور شکل دھیان (پہلے بیان ہو چکا ہے دیکھو کرم کے آشرو کے کارن) میں لگنا +

جاندار کو ایذا نہ پہنچے +

(۵) اُتسرگ یا چھیپا سمتی (उत्सर्ग क्षेपण समिति) بول و براز و دیگر فضلات کو صاف زمین پر جہاں کیڑے وغیرہ نہ ہوں ڈالنا اور پاک پانی کے ساتھ طہارت کرنا اور آبدست لینا +

دھرم کے دس اقسام

(۱) اُتم کشما (उत्तमक्षमा) بلا وجہ ہنسی کرنے - گالی دینے مارنے - پیٹنے - حتےکہ مار ڈالنے تک بھی غصہ نہ کرنا +

(۲) اُتم ماردو (मार्दव) آٹھ قسم[1] کا غرور نہ کرنا

(۳) اُتم آرجو (आर्जव) دل و جسم و زبان کو یکساں رکھنا صاف دل ہونا - ریاکاری نہ کرنا +

(۴) اُتم شوچ (शौच) کثافت بیرونی سے پاک رہنا - اور حرص وطمع و ایذا رسانی سے بچنا اور قانع رہنا +

(۵) اُتم ست (सत्य) چاہے جان جاوے - مگر جھوٹ نہ بولنا

(۶) اُتم سنجم (संयम) اس کی دو قسم ہیں (۱) اندری سنجم دل وحواس پر قابو رکھنا (ب) پران سنجم = چھوں[2] اقسام کے جانداروں میں سے کسی کو بھی ایذا نہ پہنچانا +

(۷) اُتم تپ = کرموں کے ناش کرنے کے لئے ریاضت کرنا - اس کی ۱۲[3] اقسام ہیں - چھ[6] اندرونی - چھ بیرونی +

---

[1] تفصیل صفحہ ۱۲۸ پر بیان کی گئی ہے +

[2] (۱) خاکی (۲) بادی (۳) آبی (۴) آتشی (۵) نباتاتی (ان پانچوں کو جاندار غیر متحرک کہتے ہیں) (۶) دو حواسی لغایت پانچ حواسی جو متحرک کہلاتے ہیں +

[3] تپ کی چھ بیرونی قسمیں حسب ذیل ہیں (۱) انشن (अनशन) ایک روز

(ب) سمتی (समिति) ہر ایک جاندار کی ہر ایک قسم کی حفاظت کا خیال دل میں رکھ کر چلنا پھرنا - بولنا و چالنا - کھانا و پینا وغیرہ ٥

(ج) دھرم (धर्म) آتما کے اوصاف ذاتی کے موافق اعمال کرنا اور جو برخلاف ہیں اُن سے بچنا = ١٠

(د) انوپریکشا (अनुप्रेक्षा) دنیا کے عیش و آرام کو بے ثبات سمجھنا - اور اُن کے اسباب کے ہر پہلو پر بار بار غور کرنا - ١٢

(ہ) پریشہ جی (परिषहजय) بھوک و پیاس - سردی و گرمی وغیرہ تکالیف کو مستقل مزاجی کے ساتھ برداشت کرنا = ٢٢

(و) چارتر (चारित्र) دور تناسخ سے بچانے والے اعمال = ٥ کرنا -

گپتی کے تین اقسام

(١) منو گپتی = دل کی آزادی کو روکنا (٢) بچن گپتی = زبان کی آزادی کو روکنا (٣) کائے گپتی = جسم کی آزادی کو روکنا

سمتی کی پانچ اقسام

(١) ایریا سمتی (ईर्यासमिति) آفتاب کی روشنی میں زمین کو چار ہاتھ آگے تک کیڑے مکوڑے سے صاف دیکھ کر ضرورت کے موافق چلنا +

(٢) بھاشا سمتی (भाषा समिति) شیریں کلامی سے اپنے یا دوسرے کو دھرم کے متعلق فایدہ پہنچانے کے لئے حسب ضرورت بولنا -

(٣) ایکھنا سمتی (एषणा समिति) برائے قیام جسم دن میں صرف ایک دفعہ زدوش یعنی پاک طعام کھانا +

(٤) آدان نکھشیپنا (आदान निक्षेपण) اپنے جسم کو یا پیچھی کمنڈل و شاستر کو زمین پر دیکھ بھال کر رکھنا و اُٹھانا تا کہ کسی

کرنا۔ کسی میں لڑائی جھگڑا کرا دینا۔ اُستاد کے نقص ظاہر کرنا۔ بے ادبی کرنا۔ تکلیف دینا۔ تعریف نہ کرنا۔ بھگوان کے کہے ہوئے شاستر پر عمل نہ کرنا وغیرہ وغیرہ نیچ گوتر (ادنےٰ النسل) میں پیدا ہونے کے کارن ہیں۔ انکسار کرنا۔ دوسروں کی بڑائی کرنا دوسروں کے نیک اوصاف و اطوار کو ظاہر کرنا۔ بد اوصاف و اطوار کو چھپانا اپنے میں باوجود علم و ہنر ہونے کے شیخی نہ مارنا غرور نہ کرنا۔ کسی کی غیبت و چغلی نہ کرنا۔ کسی سے نفرت و حسد و لڑائی و جھگڑا نہ کرنا۔ دھرم آتما پرشوں کی عزت کرنا۔ دھرم میں دِل لگانا وغیرہ وغیرہ نیک افعال سے اُونچ گوتر (اعلےٰ النسل) میں پیدائش ہوتی ہے ✤

یہ پن اور پاپ یا شبھ و اشبھ کرم پرکرتیوں کے اسباب کی تفصیل جاننا۔ ان میں بعض اسباب ایسے کہے گئے ہیں جو کئی پرکرتیوں کے مشترکہ کارن ہیں۔ مگر چونکہ کئی قسم کی کرم پرکرتیاں ایک قالب میں جمع ہو کر روح کو آرام و تکلیف پہنچاتی ہیں اِس لئے اِس شراکت سے کچھ ہرج واقعہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ جو کارن شبھ یا اچھے ہیں وہ ہر حالت میں عمدہ نتائج کو پیدا کرنے والے ہیں۔ اور جو اشبھ یا بُرے ہیں وہ ہمیشہ خراب کرم پرکرتیوں سے واسطہ ڈالتے ہیں ✤

اب ہم سنبر (संवर) تتو کا ذکر کرتے ہیں۔ جس سے مندرجہ بالا ۱۴۸ اقسام کی پرکرتیوں کی آمد رُکتی ہے ✤

سنبر کے ۵۷ ذرائع حسب ذیل ہیں

(۱) گپتی (गुप्ति) ضعیف الاعتقادی سے بچنا اور جذبات نفسانی سے حذر و پرہیز کرنا = ۳

(۹) ویا ورت (वैयावृत्त) کسی عالم کو کوئی تکلیف ہو اُس میں اُس کی مدد اور خدمت کرنا +

(۱۰) ارہنت بھکتی (अर्हंत भक्ति) کیول گیانی (عالم کل) کے اوصاف پر بار بار غور کرنا اور اس میں محبت رکھنا +

(۱۱) آچاریہ بھکتی (आचार्य भक्ति) آچاریہ (کتب مقدسہ کی تعلیم دینے والے درجہ یافتہ عالم) کے اوصاف کی قدر و منزلت کرنا اُن کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا اور تعظیم و تکریم کرنا +

(۱۲) بہوشرت بھکتی (बहुश्रुत) کتب مقدسہ کے معنی و مطلب و رموز والوں کی تعظیم و تکریم کرنا +

(۱۳) پر بچن بھکتی (प्रवचन) کتب مقدسہ کی تعظیم و تکریم کرنا

(۱۴) آوشیہ کا پر ہان (आवश्यक का परिहाण) چھ[1] ضروری کاموں کا ہر روز وقت مناسب پر دل سے کرنا +

(۱۵) مارگ پر بھاونا (मार्ग प्रभावना) جین دھرم کی بزرگی بذریعہ اشاعت کتب و کرنے تپ و پوجا وغیرہ ظاہر کرنا +

(۱۶) پر بچن بات سلیہ (प्रवचन वत्सलत्व) دھرم استھانوں دھرم شاستروں و دھرم آتما پُرشوں سے محبت رکھنا +

گوتر کرم کے آشرو کے اسباب

دوسروں کے عیب خواہ ہوں یا نہ ہوں - ظاہر کرنا - اپنے اوصاف (خواہ موجود ہوں یا نہ ہوں) ظاہر کرنا - دوسرے شخص کی موجود صفات کو چھپانا - اور اپنے میں باوجود کسی وصف کے نہ ہونے کے ظاہر کرنا - آٹھ[2] قسم کا غرور کرنا - کسی کی بے ادبی کرنا - ہنسی

---

[1] ان کو کھٹ آوشیک کہتے ہیں - تفصیل صفحہ ۱۳۲ پر دیکھو -

[2] تفصیل کے لئے دیکھو صفحہ ۱۲۸ -

مندرجہ بالا باتوں کے برخلاف کرنا یعنی دھرم آتما کو دیکھ کر خوش ہونا۔ اعتقاد راست رکھنا سنسار بھرمن سے ڈرنا۔ سست نہ رہنا وغیرہ شُبھ نام کرم کے آشرو کے کارن ہیں + مندرجہ ذیل سولہ بھاونا کرنے سے تیرتھنکر مہاراج یعنے سکل پرماتما ہوتا ہے:۔

(۱) درشن بشُدھی [दर्शन विशुद्धि) ارہنت بھگوان کے کہے ہوئے موکش مارگ یعنے طریقۂ نجات میں دل لگانا اور اس میں کسی قسم کا شُبہ نہ کرنا +

(۲) بنے سمپنتا [विनय संपन्नता] خود صادق الاعتقاد و صادق العلم و صادق العمل ہونا اور جو اشخاص اِن صفات سے موصوف ہوں اُن کا ادب و لحاظ کرنا +

(۳) شِیل برتیش ونتی چار [शीलव्रतेष्वनतीचार] الفت و نفرت سے پاک رہنا۔ اور دل و جسم و زبان سے کسی کو ضرر نہ پہنچانا

(۴) گیانوپیوگ (ज्ञानोपयोग) تحصیل علم میں لگا رہنا جین شاستروں کا ہمیشہ مطالعہ رکھنا +

(۵) سم بیگ [संवेग] سنسار بھرمن سے ہمیشہ ڈرتے رہنا۔ یعنی دوزنا سنج میں پھنسانے والے جو افعال ہیں۔ اُن کو نہ کرنا +

(۶) شکتِس تیاگ [शक्तितस्त्याग] حسب مقدور خیرات کرنا

(۷) شکتِس تپ (शक्तितस्तप) اپنی طاقت کے موافق تپشیا اور ریاضت کرنا۔

(۸) سادھو سمادھی (साधुसमाधि) کسی سچے مہاتما کے برت۔ شیل۔ سنجم۔ تپ میں کسی وجہ سے فرق پڑتا ہو اُس کو دور کرنا +

دوسروں سے کرانے ۔کسی میں نفاق ڈالنے ۔چغلی کرنے ۔ خوف دینے ۔ تکلیف دینے ۔ بُرائی کرنے ۔شیخی مارنے ۔ضرورت سے زیادہ سامان مہیا کرنے ۔ احسان فراموش ہونے ۔ بلاضرورت رنج پہنچانے زہر دینے ۔پھانسی یا جال. بابجزہ وغیرہ بنانے ۔ جانوروں کو پکڑنے ۔ قید کرنے ۔ چھری وغیرہ اوزار بخشش کرنے ۔ عاریت دینے ۔کپٹ ۔ رکھنے وغیرہ وغیرہ سے اساتا بیدنی کا آشرو ہوتا ہے +

عام آدمیوں و جانداروں وسچے درویشوں اور سادھوؤں پر رحم کرنے ۔زاہد ہونے ۔بے طمع ہونے ۔غصہ نہ کرنے ۔ارہنت دیو کی پوجا کرنے ۔صاحب ادب ہونے وغیرہ وغیرہ سے ساتا بیدنی کا آشرو ہوتا ہے +

نام کرم کے آشرو کے کارن

اعتقاد باطل رکھنا ۔کسی کی غیبت کرنا ۔ دل کو قابو میں نہ رکھنا ۔ کم تولنا ۔قیمتی شے میں کم قیمت شے کا ملانا اور فروخت کرنا ۔ جھوٹی گواہی دینا ۔کسی جاندار کے اعضائے جسم کاٹنا ۔ جانوروں کو تکلیف دینے والے اوزار بنانا ۔کپٹ رکھنا ۔ دوسرے کی برائی کرنا ۔ اپنی تعریف کرنا ۔جھوٹ بولنا ۔ چوری کرنا ۔ آٹھ قسم کا غرور کرنا ۔سخت کلامی کرنا ۔شوخ ہونا ۔کسی کے رتبہ وغیرہ میں ہرج پہنچانا ۔ منتر جنتر کرنا ۔ دوسروں کو بیہودہ کھیل وتماشوں میں لگانا ۔ بھگوان کے مندر کی اشیاء چرانا ۔ دھرم شاستر وغیرہ کی ہنسی کرنا ۔بزادہ لگانا ۔بُت شکنی کرنا ۔مندر توڑنا ۔ مال وقف کا تصرف بیجا کرنا ۔انسان یا حیوان کے رہنے یا بیٹھنے کی جگہ میں خواہ مخواہ نجاست ڈالنا ۔ باغ یا غنچہ وغیرہ کا اُکھاڑنا ۔ ازحد غصہ وتکبر وریا و طمع رکھنا ۔ ناجائز طور سے روپیہ کمانا وغیرہ اُلمشبہ نام کرم کے آشرو کے اسباب ہیں

مقدور خیرات کرنے۔ کپوت بیشیا کےؔ نام رکھنے۔ دھرم دھیان[۱] میں مرنے۔ بدوں تعلیم کے ہی نیک خصلت و نیک اطوار ہونے۔ زاہد نہ ہونے و غیرہ و غیرہ سے انسان ہوتا ہے۔ سنجم پالنے۔ برت رکھنے۔ دوسرے کے بس میں ہوئے ہوئے بدوں خیالات بگاڑنے کے بھوک و پیاس کی تکلیف برداشت کرنے۔ زاہد رہنے۔ کوئی گالی دے۔ بُرا بھلا کہے۔ اُس کو سہنے۔ جھوٹی تپشیا کرنے۔ دھرم آتما آدمیوں سے دوستی رکھنے۔ دھرم استھانوں کی حفاظت کرنے و بنانے۔ برت کرنے۔ بیکسوں پر رحم کھانے۔ واثق الاعتقاد ہونے سنجولن کرودھ۔ مان۔ مایا۔ لوبھ ہونے۔ شُکل دھیان[۲] میں مرنے وغیرہ وغیرہ سے سورگ (بہشت) ملتا ہے +

بیدنی کے آشرو کے کارن

اپنے کسی مربی کے چلا جانے یا فوت ہونے پر ازحد رنج و غم کرنے سے جسے شوک (शोक) کہتے ہیں۔ لڑائی جھگڑے کے بعد ازحد تاسف کرنے سے جسے تاپ (ताप) کہتے ہیں۔ کسی وجہ سے ازحد گریہ و زاری کرنے سے جو آکرندن (आक्रंदन) کہلاتا ہے۔ کسی کے اعضائے جسم کاٹنے۔ دل کو رنج پہنچانے و قتل کرنے سے جو بدھ (वध) کے نام سے موسوم ہے۔ اور ایسا گریہ و زاری کرنے سے جسے دیکھ کر دوسروں کے دل میں رحم پیدا ہو جو پری دیون (परिदेवन) معروف ہے۔ ان سب باتوں کے آپ کرنے

[۱] دھرم دھیان (धर्मध्यान) اُن نیک خیالات کو کہتے ہیں۔ جس سے دورِ تناسخ کی بھلائی کی تجاویز پر غور کیا جاتا ہے اور نیک اعمال جنکا نتیجہ ہوتے ہیں

[۲] شُکل دھیان اپنی آتما میں محو رہنا ہوتا ہے

ان کی تفصیل اور اقسام کے لئے جین شاستر دیکھنے چاہئیں یہاں بخوف طوالت درج نہیں ہو سکتے +

سے مرنے وغیرہ وغیرہ سے حیوان مطلق کا قالب ملتا ہے - ضرورت
سے زیادہ سامان اکٹھا نہ کرنے - قانع ہونے - متعصب ہونے -
اپنے سے بڑوں کا ادب کرنے - راست گو ہونے - پرتیا کھان -
کردہ - مان - مایا - لوبھ کے رکھنے - شیریں گفتار ہونے - دنیا کے
دھندوں میں حد سے زیادہ مستغرق رہنے - حسد نہ کرنے - حسب

کرنیوالا - نفع و نقصان کو سوچنے والا ہوتا ہے - جیسا کہ کہا ہے -
پدم لیشیا والا نرم دل - प्रबुद्ध भवभावुको । माया कार्यविचारकः ॥
परहेزگار - زاہد - خیرات सदाप्रीतिः । प्रीत लेश्याधि कोमरः
کرنے والا - بھگوان کی پوجا وغیرہ میں دل لگانے والا ہمیشہ پاک اور
خوش و خرم رہتا ہے + جیسا کہ کہا ہے :-

दया शीलो सदा त्यागी । देवता धर्मतत्पर ॥
अधिभूता सदानन्दो । पद्म लेश्याधि कोमर ॥

شکل لیشیا والا کسی سے الفت یا نفرت نہیں رکھتا - کسی حالت میں بھی
غم و مکر نہیں کرتا - سست نہیں رہتا - دوسرے کے آرام و تکلیف میں
شریک ہوتا ہے جیسا کہ کہا ہے :-

रागद्वेष विनिर्मुक्तो । शोक निद्रा विवर्जित ॥
परात्मभाव सपन्नः । शुक्ल लेश्याधि कोमरः ॥

ان خیالات والا انسان بھی یا تو اعلےٰ نسل انسان میں پیدا ہوتا ہے
یا سورگ (بہشت) میں جاتا ہے +

ٔ آرت دھیان (आर्तध्यान) خیالات و تصوراتِ فکر و غم و
خواہشات لذات محسوسات کو کہتے ہیں +

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۰

کے کھانے - درویش صادق کی عیب جوئی کرنے - بھگوان کے بتلائے ہوئے دھرم پر نہ چلنے - کریشن[1] لیشیا کے پرنام رکھنے - رودر[2] دھیان میں مرنے و نخیرہ وغیرہ سے دوزخ ملتا ہے - کھوٹی باتوں کا اپدیش دینے - اپرتیاکھان کرودھ - مان - مایا - لوبھ کے رکھنے - کسی کا دل دکھانے - کسی کی عزت بگاڑنے - علم و ہنر کو چھپانے - بیجا عیب لگانے نیل[3] کپوت[4] لیشیا کے پرنام رکھنے - آرت دھیان[5]

[1] کریشن لیشیا کی علامات یہ ہیں - آرت اور رودر دھیان میں رہنا - ہمیشہ غصہ رکھنا - حسد کرنا - زناکار ہونا - دھرم کے خلاف چال چلن ہونا - بے رحم ہونا - اور دشمنی رکھنا جیسا کہ کہا ہے +

आर्तरौद्र: सदाक्रोधी । मत्सरो धर्म वर्जित: ॥
निर्दयो वैरसंयुक्तो । कृष्ण लेश्याधिकोनर: ॥

[2] رودر دھیان (रौद्रध्यान) ناسد خیالات کو کہتے ہیں - جو دوسرے جانداروں کے حق میں باعث ایذا رسانی ہوں +

[3] نیل لیشیا والا انسان کاہل الوجود - کم عقل - زناکار - ریاکار - کم ہمت اور مغرور ہوتا ہے - جیسا کہ کہا ہے

आलस्यो मंद बुद्धिश्च स्त्री लुब्धश्च प्रपंचक: ॥
कातरश्च सदामानी । नील लेश्याधि कोनर: ॥

[4] کپوت لیشیا والا ہمیشہ غمگین اور خفا رہتا ہے - دوسرے کی برائی میں خوش ہوتا ہے - اگر جنگ کا موقع آوے تو اپنی موت مانگتا ہے - یعنی پست حوصلہ ہوتا ہے - جیسا کہ کہا ہے :-

शोकाकुलो सदा रुष्ट: । परनिन्दा प्रशंसक: ॥
संग्रामे प्रार्थयते मृत्यु । कापोतोय सुदीरिता ॥

علاوہ ازیں تین لیشیا پیت پدم - شکل اور ہوتی ہیں جن کا مطلب یہ ہے - پیت لیشیا والا انسان - زیرک - رحم - برے بھلے میں تمیز

باتوں میں تضیع اوقات کرنے سے ہاسیہ بیدنی کا آشرو ہوتا ہے۔
کھیل تماشوں وغیرہ میں دل لگانے سے رتی بیدنی کا آشرو ہوتا
ہے۔کسی کے عیش و آرام کے سامان کے بگاڑ دینے سے۔خراب
آدمیوں کی صحبت میں رہنے سے۔بُرے کاموں میں خوش ہونے
سے شوک بیدنی کا آشرو ہوتا ہے۔دوسروں کو خوف دکھلانے
سے بیرحم ہوکر ایذا پہنچانے سے بھے بیدنی کا آشرو ہوتا ہے۔برہمن
یا چھتری یا ویش یا شودر جنہوں نے ست دھرم کو اختیار کر لیا ہو
اُن کے خاندان یا ذات کی خراب رسم ورواج کی وجہ نفرت کرنے
سے۔کسی کی بے عزتی کرنے سے جگپسا بیدنی کا آشرو ہوتا ہے
بہت غصہ کرنے بہت تکبر کرنے۔حسد کرنے۔جھوٹ بولنے۔
ریاکار ہونے۔عیاش ہونے۔زنا کرنے۔عورت کا سانگ بھرنے
سے اِستری بید کا آشرو ہوتا ہے۔تھوڑا غصہ کرنے۔ریاکار و
عیاش و حریص و حاسد وغیرہ نہ ہونے۔صرف اپنی عورت پر
صابر رہنے سے پُرش بید کا آشرو ہوتا ہے۔بے حد غصہ و تکبر
وریا و حرص کرنے سے۔کسی کے آلۂ تناسل کاٹنے سے خلاف
وضع فطری مباشرت کرنے سے زاہد کو تکلیف پہنچانے سے۔بہت
زنا کرنے۔نفس پرست وغیرہ ہونے سے جیو مخنث ہوتا ہے +

آیو کرم کے آشرو کے کارن

ضرورت سے زیادہ سامان مہیا کرنے اور دنیا کی محبت میں غرق
رہنے۔خلاف مذہب چال چلن رکھنے۔انتنا نو بندھی کرودھ
مان۔مایا۔لوبھ کے ہونے۔دوسروں کو تکلیف پہنچانے۔قتل
کرنے۔قید کرنے کا ارادہ رکھنے اور اُس ارادہ کو عمل میں لانے
جھوٹ بولنے۔چوری کرنے۔عاشق مزاج ہونے۔اشیاء ممنوع

ہوتا ہو۔ اس میں ہارج ہونے سے لابھ انترائے ہوتا ہے کسی کے عیش و عشرت میں خلل انداز ہونے سے بھوگ و اُپ بھوگ انترائے ہوتا ہے۔ کسی جاندار کی روحانی و جسمانی طاقتوں کے بڑھانے کے ذرائع میں مخل ہونے سے یا اعضائے جسم کاٹنے سے ویریج انترائے ہوتا ہے۔ کسی کے ذرائع تعلیم میں یا اشاعت کتب مقدسہ میں یا پُرانے دھرم استھانوں کی مرمت و تعمیر میں مانع ہونے سے کسی کی عزت ہوتی ہو۔ اس میں ہرج کرنے سے کسی کے جائز عیش و آرام کے بگاڑنے سے حسد کرنے سے۔ کنجوسی برتنے سے مال و دولت کی بہت خواہش سے۔ دیوتا پر چڑھی ہوئی شے کے لینے سے۔ مال وقف ہضم کرنے سے۔ دھرم میں نقص نکالنے سے عالم باعمل کے قتل سے۔ مورتی کھنڈن کرنے سے۔ کوئی شخص کسی غریب و بیکس کی امداد کرتا ہو۔ اُس کو روکنے سے۔ کسی کو حبس بیجا کرنے سے۔ قتل کرنے سے انترائے کرم کا آشرو ہوتا ہے۔

موہنی کے اسباب :-

عالم باعمل پر عیب لگانے سے۔ دھرم کا پھل اُلٹا کہنے سے درشن موہنی کا آشرو ہوتا ہے۔ پچیس ۲۵ قسم کے کشائے (جذبات) کے بس میں ہوکر فاسد خیالات و ارادات کے کرنے سے چارتر موہنی کا آشرو ہوتا ہے۔ زاہدانِ بے ریا و ریاضت کشان خداشناس کی عیب جوئی کرنے سے اُن کے زہد و تقوے کے بگاڑنے سے۔ ریاکاری کا جامہ پہننے سے۔ کھوٹی تپشیا کرنے سے آپ غصہ و تکبر و ریا و حرص کرنے سے دوسروں سے کرانے سے کشائے بیدنی کا آشرو ہوتا ہے۔ بے فایدہ ہنسی۔ دوسروں کی ہنسی و مخول اُڑانے۔ شہوت پرستی کا ذکر و اذکار کرنے۔ بیفایدہ

بتلانا اور کہنا کہ میں نہیں جانتا اس کو اصطلاحاً نہنو (निन्हव) کہتے ہیں۔ کسی کو اپنا ہمسر ہونے کے خیال سے شاستر و علم و ہنر نہ سکھلانا اس کو اصطلاح میں ماتسریہ (मात्सर्य) کہتے ہیں۔ کوئی شخص علم سیکھتا ہو۔ اس میں ہارج ہونا و اسباب تعلیم کا بگاڑ دینا۔ کوئی شخص ترقی علم و ہنر کے واسطے کوشش کر رہا ہو۔ اُس کی ہمت توڑ دینا۔ اس کو انترائے (अन्तराय) کہتے ہیں۔ دھرم شاستروں میں خواہ مخواہ حجت نکالنا اس کو اُپگھات (उपघात) کہتے ہیں۔ اور مندرجہ ذیل باتیں بھی اِس ذیل میں آتی ہیں۔ علماء سے بغض رکھنا۔ کتب مقدسہ کا بے وقت پڑھنا اور ان میں اعتقاد نہ رکھنا۔ علم سیکھنے میں سستی ظاہر کرنا۔ یا شاستر کی معنی و منشاء کو بے قدری کی نگاہ سے دیکھنا۔ دھرم استھانوں کو بگاڑنا۔ اپنے علم پر تکبر کرنا ناجایز کاموں کی ترغیب دینا۔ عالموں کی بے عزتی کرنا۔ جھوٹ پھیلانا۔ گمراہ کرنے والی و اخلاق کے بگاڑنے والی کتب شائع و فروخت کرنا۔ کسی کو ایذا پہنچانا وغیرہ وغیرہ *

درشنا ورنی کے اسباب

دوسروں کی بینائی پر حسد کرنا۔ کسی کو نابینا کرنا یا کسی کی بینائی میں ضرر پہنچانا۔ اپنی تیز بینائی پر تکبر کرنا۔ بہت سونا۔ دن میں خواب کرنا سست رہنا۔ بے اعتقاد ہونا۔ واثق الاعتقاد میں نقص نکالنا۔ کھوٹے تیرتھوں کی تعریف کرنا۔ جانداروں کو قتل و ذبح کرنا دوسروں کی غیبت کرنا۔ وغیرہ وغیرہ *

انترائے کے اسباب

کوئی شخص بخشش یا خیرات کرنا چاہتا ہو۔ یا کرتا ہو۔ اس میں ہارج ہونے سے دان انترائے کرم کا آشرو ہوتا ہے۔ کسی شخص کو فایدہ

تفصیل اس طرح پر ہے :-
سیاتا بیدنی - دیو آیو - منش آیو - تریّنچ آیو - اونچ گوتر - دیو
گت - منش گت - پنج اندری جات - پانچوں قسم کے شریر - تینوں
قسم کے انگو پانگ - نرمان - بندھن کی پانچ اقسام - سنگھات کی
پانچ اقسام - سم چتر سنستھان - بجر رشبھ ناراچ سنگھن - پرست
سپرش - رس - گندھ - ورن - منش گتیا نو پوروی - دیو گتیا نو پوری
اگر لگھو - پر گھات - آتاپ - اُدیوت - سولہویں پرست بھایو گت
پرتیک - ترس - شبھ - سبھگ - سوسور - بادر - پریاپت - ستھر
آدیہ - یش کیرتی - تیرتھنکر + باقی ایک سو پرکرتیاں پاپ روپ
ہیں - اس تفصیل سے معلوم ہوگا - کہ گھاتیا کرموں کی ۴۷ - اقسام
سب کی سب خراب ہیں - اگھاتیا میں پُن اور پاپ روپ دونوں
شامل ہیں - اگرچہ کرموں کا بندھ خواہ وہ پُن روپ ہے خواہ
پاپ روپ دونوں ہی قسم سنسار بھرمن کا کارن ہے - کیونکہ اول الذکر
مثل سونے کی بیڑی اور آخر الذکر مثل لوہے کی بیڑی کے ہے
تاہم اُن اعمال کو جن سے پُن پرکرتی کا بندھ ہوتا ہے - اُن اعمال
پر جن کا نتیجہ پاپ پرکرتی ہے - ترجیح دینی واجب ہے - اب
ہم ناظرین کو پُن اور پاپ پرکرتیوں کی اسباب کی ایک مختصر تشریح
بموجب شری ارتھ پرکاش کے بتلاتے ہیں - تاکہ بُرے افعال
سے بچنے اور نیک کے کرنے کی کوشش کی جاوے +

گیاناورنی کے اسباب

علمائے دین کی پند و نصائح و نیلو فی کو سنکر حسد سے اُن کی تعریف
نہ کرنا اور خاموش رہنا اس کو اصطلاحاً پردوش (प्रदोष) کہتے
ہیں - اپنی جانی ہوئی نیک باتوں کو دوسروں کے استفسار پر نہ

(۱۱) پرتیک[1] = ایسا جسم جس کا تعلق ایک ہی روح سے ہوتا ہے۔ (۱۲) ساودھارن[2] = ایسا جسم جس میں بہت سی روحیں ایک دفعہ ہی پیدا ہوں ایک دفعہ ہی فوت ہوں ایک دفعہ ہی سانس وغیرہ لیویں (۱۳) سنھاور = جس کی وجہ روح کو ایک حواسی جسم ملتا ہے (۱۴) ترس = جس کی وجہ جیو آتما دو حواس سے لیکر پانچ حواس تک جسم پاتا ہے (۱۵) شوکھشم = جسم لطیف (۱۶) بادر یا سَنتھول = جسم کثیف (۱۷) سُوسوَر (सुस्वर) خوش الحان (۱۸) دُسوَر [दु:स्वर] ناخوشگوار آواز (۱۹) شبھ جس کی وجہ جسم کے خط و خال خوبصورت ہوں (۲۰) اُشبھ = خوب صورت نہ ہوں (۲۱) ستھر = قابل برداشت سردی وگرمی وغیرہ (۲۲) استھر = ناقابل برداشت (۲۳) آدیئہ (आदेय) صاحب عزت (۲۴) انادیہ (अनादेय) بے عزت (۲۵) سُوبھگ (सुभग) خوش قسمت و خوشحال جس کے دیکھتے ہی محبت پیدا ہو جاوے (۲۶) دربھگ (दुर्भग) کم بخت و بدنصیب کہ باوجود عمدہ صفات ہونے کے بھی کسی کو پیارا نہ لگے (۲۷) یش کیرتی = ناموری (۲۸) ایش کیرتی بے ناموری +

اس طرح کرم بندھ کی ۴۸ اپرکرتیاں ہیں جن میں سے ۲۰ یعنی سپرس رس- گندھ- ورن- پرسست[3]- اپرسست[4]- دو قسم کی ہیں- گویا اس طرح ۱۶۸ پرکرتیاں ہوتی ہیں- جن میں سے ۶۸ پُن روپ[5] اور ۱۰۰ پاپ روپ[6] ہیں- پُن روپ کرتیوں کی

---

[1] و [2] یہ ہر دو قسم نباتات میں ہی ہوتی ہیں [3] پرسست = عمدہ [4] اپرست خراب [5] پُن روپ = نیک اعمال کرنے سے ملنے والی پرکرتیاں [6] پاپ روپ = بد اعمال کا نتیجہ +

زیادہ سے زیادہ تین سے (لمحہ) لگتے ہیں +

بھایوگت [विहायोगति] جس کی وجہ مندرجہ ذیل دو اقسام کی رفتار ہوتی ہے +

(۱) پرسست بھایوگت [प्रशस्त] خوش رفتار (۲) اپرسست بھایوگت یعنی بدرفتار +

اپنڈ پرکیتوں کی ۲۸- اقسام حسب ذیل ہیں +

(۱) اگر لگھووہ کرم پرکرتی ہے جس کی وجہ جسم خواہ ہلکا ہو - خواہ بھاری اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے +

(۲) سواسوسواس [श्वासोच्छ्वास] جس کی وجہ سانس چلتا ہے +

(۳) اپگھاتک - جس کی وجہ ایسا جسم ملتا ہے - جس کے اعضاء اپنے ہی لئے باعث ہلاکت ہوتے ہیں - جیسے ہرن کی ناف بارہ سینگے کے سینگ +

(۴) پرگھاتک وہ جسم جس کے اعضاء دوسروں کے لئے باعث ہلاکت ہوتی ہیں جیسے عقرب کا نیش - شیر کا پنجہ +

(۵) آتاپ جس کی وجہ جسم گرمی پیدا کرنے والا ملتا ہے +

(۶) اُدیوت چمکدار جسم مثل کرم شب تاب (۷) نرمان جس کی وجہ اعضاء جسم حسب مناسب قالب چھوٹے و بڑے پیدا ہوں - جیسے کہ ہاتھی کے لئے بڑے بڑے اور چیونٹی کے لئے چھوٹے چھوٹے

(۸) ترتھنکر جس کی وجہ تیرتھنکر کا جسم ملتا ہے یہ جسم دور تناسخ کا خاتمہ کرنے والا ہوتا ہے

(۹) پریاپت = مکمل جسم (۱۰) اپریاپت نامکمل جسم جس کو پیشتر پورا اور مکمل ہونے کے چھوڑنا پڑتا ہے - جیسے اسقاط حمل میں ہوتا ہے

(۱) مِردو [मृदु] نرم و ملایم (۲) کرکس [कर्कश] سخت (۳) شیت [शीत] سرد (۴) اُشن [उष्ण] گرم (۵) لگھو [लघु] ہلکا (۶) گرو [गुरु] بھاری (۷) سنِگدھن [स्निग्धिन] چکنا (۸) رُوکش [रूक्ष] روکھا +

رَس جس کی وجہ مندرجہ ذیل ۵ قسم کے ذائقوں والا جسم ملتا ہے

(۱) آمل [पाम्ल] ترش مثل لیموں (۲) مدھر [मधुर] شیریں مثل گُڑ (۳) کٹک [कुटक] تلخ مثل نیم (۴) کشائے [कषाय] کھاری مثل نمک (۵) تکش [तिक्त] چرچرا مثل مرچ +

نوٹ۔ دیگر ذائقوں کے جسم اِن ہی کی ملاوٹ سے بنتے ہیں

گندھ جس کی وجہ مندرجہ ذیل دو اقسام کی بو والا جسم ملتا ہے

(۱) شگندھ = خوشبودار (۲) دُرگندھ = بدبودار +

ورن جس کی وجہ مندرجہ ذیل پانچ اقسام کے رنگ والا یا اُن کی ملاوٹ سے بنے ہوئے دیگر رنگ والا جسم ملتا ہے +

(۱) کرشن [कृष्ण] سیاہ مثل بھونرا (۲) نیل [नील] نیلا مثل گرڑ (۳) ہرت [हरित] سبز مثل طوطا (۴) رکت [रक्त] سُرخ مثل بیر بہوٹی (۵) شکل [शुक्ल] سفید مثل بگلا +

انوپوروی کی چار اقسام

(۱) نرک گیتا نوپوروی (۲) تریَنچ گیتا نوپوروی (۳) منش گیتا نوپوروی (۴) دیو گیتا نوپوروی +

نوٹ - انوپوروی اُسے کہتے ہیں۔ جیسے اگر انسان فوت ہو کر حیواناتی قالب میں جاوے۔ تو اُن دونو قالبوں کے درمیان وقفہ میں روح کا جسم مثل جنم سابق رہتا ہے + گو وہ بہت ہی لطیف ہوتا ہے۔ ایک قالب سے دوسرے قالب میں جانے کے لئے

(۴) اردھ ناراچ - یعنے ایسے استخوان جن میں کیلیں ایک
طرف ہوں ایک طرف نہ ہوں +

(۵) کیلک - ایسے استخوان جن کی کیلیں چھوٹی چھوٹی ہوں

(۶) اسم پراپتا سپھاٹک [असंप्राप्तसृपाटिक] جس سے
استخوان بذریعہ کیلوں کے جڑے ہوئے نہ ہوں - صرف نسیں
لپٹی ہوئی ہوں اور باہر کی طرف پوست لپٹا ہوا ہو +

نوٹ سنگھنن صرف انسان وحیوان کے ہوتے ہیں بہشتی اور
نارکی اور ایک حواسی تا لب داون کے نہیں ہوتی +

سنستھان کی چھ اقسام

(۱) سم چترسنستھان [समचतुरसंस्थान] وہ کرم پرکرتی
ہے جس کی وجہ سے اعضائے جسم نہایت موزون و متناسب ہوں

(۲) نیگرودھ پری منڈل سنستھان [न्यग्रोध परिमण्डल]
جس کی وجہ مثل بڑ کے درخت کے زیریں اعضائے چھوٹے اور
تنگ ہوں اور بالائی بڑے اور کشادہ ہوں +

(۳) کھاتک سنستھان [स्वातिक] جس کی وجہ زیریں اعضائے
مثل سانپ کے بنبی کے بڑے اور بالائی چھوٹے ہوں +

(۴) باون سنستھان [वामन] جس کی وجہ ہاتھ اور
پاؤں چھوٹے ہوں شکم اور پیشانی بڑے ہوں +

(۵) کُبجک سنستھان [कुब्जक] جس کی وجہ جسم کُبڑا ہو +

(۶) ہُنڈک سنستھان [हुंडक] جس کی وجہ تمام جسم غیرموزون
وناتمناسب و بدنما ہو +

سپرس جس کی وجہ مندرجہ ذیل ۸ قسم کے لمس والا جسم
ملتا ہے +

ہے تو اس تھوڑے سے وقت میں چار شریر ہو جاتے ہیں۔ اور جب روح ایک قالب سے دوسرے قالب میں جاتی ہے تو اُس کے درمیانی وقت میں جو زیادہ سے زیادہ تین سمے (لمحہ) ہوتا ہے اس کی صرف تیجس اور کارمان دو شرید ہوتے ہیں۔ یہ دو شریر نجات ابدی تک روح کے ساتھ رہتے ہیں۔ نجات کی حالت میں روح کا کوئی جسم نہیں ہوتا +

انگوپانگ کی تین اقسام

(۱) اودارک انگوپانگ (۲) ویکریک انگوپانگ (۳) آہارک رنگوپانگ +

بندھن کی پانچ اقسام

(۱) اودراک بندھن (۲) دیکریک بندھن (۳) آہارک بندھن (۴) تیجس بندھن (۵) کارمان بندھن +

سنگھات کی پانچ اقسام

(۱) اوودراک سنگھات (۲) دیکریک سنگھات (۳) آہارک سنگھات (۴) تیجس سنگھات (۵) کارمان سنگھات +

سنگھنن کی چھ اقسام

(۱) بجررشبھ ناراچ سنگھنن [वज्रऋषभ नाराच] وہ کرم پرکرتی ہے۔ جس کی وجہ جسم میں استخوان اُن کے پٹھے اور کیلیں مثل ہیرے کے مضبوط ہوں +

(۲) بجرناراچ سنگھنن۔ جس کی وجہ استخوان اور ان کی کیلیں ہیرے جیسی مضبوط ہوں۔ مگر پٹھے ایسے مضبوط نہ ہوں۔

(۳) ناراچ۔ ایسے استخوان جن کی کیلیں معمولی ہوں۔ مثل ہیرے کے مضبوط نہ ہوں +

(۱) اودارک[1] [औदारिक] جس کی دو اقسام ہیں (و ۱)
سنمورچھن یعنے بلا مباشرت پیدا ہؤا ہؤا جیسے بیر بہوٹی و کیچوا وغیرہ
(ب) گربھج یعنے مباشرت سے پیدا ہؤا ہؤا۔ ان کی بھی تین اقسام
ہیں (۱) انڈج یعنی انڈے سے پیدا ہؤا ہؤا جیسے بطخ و مرغا وغیرہ
(۲) جیج (जरायुज) جو جلّی لئے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے گائے بھینس
وغیرہ (۳) پوتج جن کے نال ہوتی ہے جیسے انسان +
(۲) ویکریک [वैक्रियक] جیسے فرشتوں اور دوزخیوں کا
جسم لطیف +
(۳) آہارک[2] [आहारक] زہ جسم لطیف جو چھٹے گُن استھان
والے مُنیوں کی پیشانی سے نکل کر بعض وقت کسی مسئلہ فیلسوفی
کے متعلق کسی کیولی (ہمہ دان) کے پاس دلی شکوک رفع کرنے کے
لئے جاتا ہے +
(۴) تیجس[3] (तैजस) برقی جسم
(۵) کارمان [कार्माण] لطیف جسم جس میں اعمال روح کو
گھیرے رہتے ہیں +
نوٹ۔ مندرجہ بالا پانچوں شریروں میں سے روح کے ساتھ
ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ چار اور کم سے کم دو شریر ہوتے ہیں
انسان و حیوان مطلق و نباتات و جمادات کے اودارک و تیجس و
کارمان اور بہشتی فرشتوں اور دوزخیوں کے دیکریک و تیجس و کارمان
تین شریر ہوتے ہیں۔ جب مُنی کی پیشانی سے آہارک شریر نکلتا

[1] اس کی تشریح علم حیوانات ہے +
[2] مسمریزم اس کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے۔
[3] علم ٹیلیگراف تار والا و بلا تار والا اس کی ہی تشریح ہے +

(۲) منش گت یعنی انسانی قالب۔
(۳) ترینچ گت یعنی قالب حیوانی و نباتاتی و جماداتی
(۴) نرک گت۔ یعنی قالب دوزخی۔

اندری یا جات کی ۵۔اقسام

(۱) ایک اندری یعنی یک حواسی قالب خاک۔باد۔آب
آتش۔ نباتات ان میں صرف ایک قوت لامسہ ہوتی ہے۔ اُن
کو ستھاور یعنے جاندار ان غیر متحرک کہتے ہیں۔کیونکہ ان میں خود
بخود حرکت کرنے کی قوت نہیں ہوتی +
(۲) دو اندری۔جن میں قوت لامسہ و ذائقہ ہوتی ہے جیسے
لٹ وغیرہ +
(۳) تین اندری جن میں قوت لامسہ و ذائقہ و شامہ
ہوتی ہے۔ جیسے چیونٹی وغیرہ +
(۴) چار اندری۔جن میں قوت لامسہ و ذائقہ و شامہ و
باصرہ ہوتی ہے۔ جیسے بھونرا و مکھی وغیرہ +
(۵) پانچ اندری۔جن میں قوت لامسہ و ذائقہ و شامہ و
باصرہ و سامعہ ہوتی ہے۔ جیسے انسان۔ہاتھی و گھوڑا +
نوٹ۔قسم مندرجہ مد النہایت ۵ کو ترس (۲۲) یا جنگم یا جاندار
متحرک کہتے ہیں۔چار اندری تک کے جاندار کے من نہیں ہوتا۔
پانچ اندری من والے بھی ہوتے ہیں۔ جن کو سینی کہتے ہیں۔
جیسے انسان۔دیو۔ نارکی۔گھوڑا۔گائے وغیرہ اور بےدل من
کے بھی ہوتے ہیں۔ جو اسینی کہلاتے ہیں۔ جیسے ایک قسم کے طوطے
وغیرہ جو گھونسلا نہیں بناتے +

شہر کی پانچ اقسام

وجہ روح دیو اور منش کی اعلےٰ نسل میں پیدا ہوتی ہے +

(۲) نیچ گوتر [नीचगोत्र] جس سے انسان کی ادنےٰ نسل وشودر) یا حیوانات مطلق و نباتات وجمادات کی قالب میں جنم ہوتا ہے +

نام کرم کی ۹۳ پرکرتیوں میں سے ۶۵ پنڈ اور ۲۸ اپنڈ کہلاتی ہیں +

پنڈ پرکرتیاں اس طرح پر ہیں :-

(ا) گت[1] = قالب ۴ (ب) اندری یا جات = حواس ۵ (ج) شریر = جسم ۵ (د) انگوپانگ = اعضائے جسم ۳ (ح) بندھن = نسیں ۵ (و) سنگھات = گوشت و پوست ۵ (ز) سنگھنن = استخوان ۶ (ح) سنستھان = قدوقامت ۶ (ط) سپرس = لمس ۸ (ی) رس = ذائقہ ۵ (ک) گندھ = بو ۲ (ل) ورن = رنگ ۵ (ص) انوپوردی = وقفۂ نقل قالب ۴ (ن) بھایوگت = قسم حرکت ۲ - میزان ۶۵ +

گت کی چار اقسام یہ ہیں

(۱) دیوگت جس کی چار قسمیں ہیں (۱) کلپ باسی یعنی جنتی فرشتہ (۲) جوتشی[2] یعنی اجرام فلکی آفتاب و ماہتاب و سیارات و ستارگان و نچھتر میں رہنے والے (۳) ونیتر یعنی بھوت و پریت وغیرہ جنات + (۴) بھون باشی یعنی بھوانی و چنڈی وغیرہ +

---

[1] گت کے اصلی معنے پانے والے جسم کی طرف حرکت کرنے کے ہیں - لیکن اصطلاح میں قالب کو کہتے ہیں +

[2] ان کی تشریح کا نام علم ہیئت وعلم جوتش ہے +

اقسام مندرجہ مدہ ۴ لغایت ۲۸ چار تر موہنی کے نام سے موسوم ہیں - کیونکہ یہ روح کو صادق العمل نہیں ہونے دیتی - مندرجہ بالا چار گھاتیا کرموں کی ۴۷ - اقسام میں سے گیاناورنی کی ایک کیول گیاناورنی اور درشناورنی کی نو میں سے آخری چھ اور موہنی کی ۲۸ میں سے تیسری (سمیکت پرکرت متھیات) چھوڑ کر اول سے پندرھویں تک ۲۰ اکل ۲۱ سرب گھاتیا کہلاتی ہیں کیونکہ انہوں نے روحانی طاقتوں کو بالکل نا اہل کر رکھا ہے اور باقی ۲۶ دیش گھاتیا کہلاتی ہیں - کیونکہ اُن کی طاقت محدود ہوتی ہے

آیو کی چار اقسام حسب ذیل ہیں :-

(۱) دیو آیو جس سے بہشتی قالب ایک مدت محدود کے لئے ملتا ہے

(۲) منش آیو جس سے جسم انسانی " " "

(۳) تریچ آیو - جس سے حیوانات مطلق و نباتات و جمادات کے قالب میں ایک مدت معینہ کے لئے رہنا ہونا ہے +

(۴) نرک آیو - جس سے ایک خاص کے لئے دوزخ میں رہنا پڑتا ہے +

بیدنی کی دو اقسام ہیں :-

(۱) ساتا بیدنی وہ کرم پرکرتی ہے جس سے عیش و عشرت کے سامان بہم پہنچتے ہیں +

(۲) اساتا بیدنی - جس سے دُکھ اور تکالیف کا سامنا ہوتا ہے +

گوتر کی دو اقسام

(۱) اُوّچ گوتر [उच्चगोत्र] وہ کرم پرکرتی ہے - جس کی

اپرتیاکھان کشائے کی چوکڑی مندرجہ مد ۵ و ۹ و ۱۳ و ۱۷ اروح کو شراوک کے برت لینے نہیں دیتی یعنی حواس ظاہری و باطنی پر قابو پانے نہیں دیتی - اور ایسے بد افعال سرزد کراتی ہے - جس سے تریچ گت (قالب حیوانی) ملتی ہے - پرتیاکھان کی چوکڑی (مد ۶ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۸) والی روح کو منی کا دھرم یعنے نفس پر قابو پانا اور تارک الدنیا ہونا ناممکن ہے اور وہ ایسے افعال کراتی ہے - جس سے منش جنم (قالب انسانی) ملتا ہے - سنجولن کشائے کی چوکڑی (مندرجہ مد ۷ و ۱۱ و ۱۵ و ۱۹) والی روح یتھاکھیات چارتر نہیں دھارن کرسکتی سورگ (بہشت) میں جاتی ہے - مگر جب تک یہ چوکڑی رہتی ہے کیول گیان (علم کل) حاصل نہیں کرسکتی +

(۲۰) ہاسیہ [हास्य] وہ کرم پر کرتی ہے جس کی وجہ روح کو ہنسی آتی ہے +

(۲۱) رتی [रति] دنیاوی عیش کے سامان مثل مال و دولت زن و فرزند وغیرہ سے الفت +

(۲۲) ارتی [अरति] نفرت (۲۳) شوک [शोक] رنج و فکر (۲۴) بھئے (भय) خوف (۲۵) جُگپسا [जुगुप्सा] کراہیت

(۲۶) پرش بید [पुरुष वेद] خواہش نرینہ +

(۲۷) استری بید [स्त्रीवेद] خواہش مادینہ

(۲۸) نپنسک بید [नपुंसक] خواہش مخنثانہ یعنے نر و مادہ ہر دو سے مباشرت کرنے کی خواہش ہوتی ہے +

نوٹ - اقسام مندرجہ ۲۰ لغایت ۲۸ نو اکشائے بیدنی کہلاتی ہیں اور روح کو درجہ استغراق میں کم نارج ہیں - موہنی کرم کی ۲۵

جو پیچ در پیچ ہوتی ہے +

(۱۳) اپرتیاکھان مایا۔ قریب مثل مینڈھے کے سینگ کے جو پہلے درجے کے لحاظ سے کم پیچدار ہوتا ہے +

(۱۴) پرتیاکھان مایا = قریب مثل ہرن کے سینگ کے جو پہلے درجے کے لحاظ کم پیچدار ہوتا ہے (۱۵) سنجولن مایا = قریب مثل گائے کے سینگ کے جو بہت ہی کم پیچدار ہوتا ہے +

(۱۶) اننتانوبندھی لوبھ وہ کرم پرکرتی ہے۔ جس کی وجہ سے جیو آتما اعلےٰ درجہ کی طمع کرتا ہے۔ مثل قرمزی رنگ کے جو کبھی پھیکا نہیں پڑتا +

(۱۷) اپرتیاکھان لوبھ = طمع مثل مجیٹھ کے رنگ کے جو عرصہ دراز کے بعد چھوٹتا ہے +

(۱۸) پرتیاکھان لوبھ۔ طمع مثل کسوم کے رنگ کے جو عرصہ قلیل میں جاتا رہتا ہے +

(۱۹) سنجولن لوبھ۔ طمع مثل ہلدی کے رنگ کے جو فوراً پھیکا پڑ جاتا ہے +

نوٹ۔ اقسام مندرجہ مد ۴ لغایت ۱۹ کو کشائے (جذبات) کی چار چوکڑی اور ۱۶ کشائے بیدنی کہتے ہیں۔ اور یہ روح کو سمیک چارتر یعنے دل وحواس پر قابو پانے کا عمل نہیں کرنے دینے اور حصول درجہ استغراق میں سخت حارج ہوتے ہیں۔ درشن موہنی کی ہر سہ اقسام مندرجہ مد ۱ لغایت ۳۔ اور اننتانوبندھی کشائے کی چوکڑی مندرجہ مد ۴ و ۸ و ۱۲ و ۱۶ جب تک رہتی ہے آتما کو سمیک درشٹی یعنے واثق الاعتقاد نہیں ہونے دیتی۔ اور ایسے ایسے ناجائز افعال کراتی ہے۔ جس کی وجہ سے نرک گت (دوزخ) ملتی ہے۔

(۳) سمیکت پرکرت متھیات [सम्यक्त्व प्रकृति मिथ्यात्व] جس سے صادق الاعتقادی کسی قدر کثافت کے ساتھ ہوتی ہے ۔ مگر کامل نہیں ہوتی +

نوٹ متذکرہ بالا ہرسہ اقسام کو درشن موہنی کہتے ہیں کیونکہ ان کی موجودگی میں روح واثق و صادق الاعتقاد نہیں ہوتی +

(۴) اننتانو بندھی کرودھ [अनंतानु बन्धीक्रोध] وہ کرم پرکرتی ہے ۔ جس کی وجہ سے جیو آتما کو اعلیٰ درجہ کا غصہ آتا ہے اور مثل پتھر کی لکیر کے کبھی دور نہیں ہوتا +

(۵) اپرتیاکھان کرودھ [अप्रत्याख्यान] اوپر لے درجہ سے کم غصہ مثل زمین کی لکیر کے جو بہت عرصہ میں دور ہوتی ہے +

(۶) پرتیاکھان کرودھ [प्रत्याख्यान] اوپر والے درجہ سے کم غصہ مثل ریت کی لکیر کے جو عرصہ قلیل میں مٹ جاتی ہے +

(۷) سنجولن کرودھ (संज्वलन) جس کے وجہ غصہ آتا ہے ۔ مگر مثل پانی کی لکیر کے فوراً دور ہو جاتا ہے +

(۸) اننتانو بندھی مان جس کی وجہ سے روح کو اعلیٰ درجے کا غرور مثل ستون سنگی ہوتا ہے جو کبھی خم نہیں کھاتا +

(۹) اپرتیاکھان مان = غرور مثل ستون استخوانی جو عرصہ دراز میں خم کھاتا ہے +

(۱۰) پرتیاکھان = غرور مثل ستون چوبی جو عرصہ قلیل میں خم کھا جاتا ہے +

(۱۱) سنجولن مان = غرور مثل ستون بید جو فوراً خم کھا جاتا ہے ۔

(۱۲) اننتانو بندھی مایا ۔ فریب درجہ اعلیٰ مثل بانس کی جڑ کے

خیرات کرنا چاہے مگر کر نہ سکے +

(۲) لابھ انترائے [लाभांतराय] جس سے اشیاء مطلوبہ حاصل نہیں ہوتی - اور جہاں سے فایدہ کی امید ہو - پوری نہیں ہوتی +

(۳) بھوگ[1] انترائے [भोगांतराय] جس سے دنیاوی عیش از قسم اکل و شرب وغیرہ حاصل نہیں ہو سکتے - اور باوجود سامان عیش کی موجودگی کے اُن سے حظ نہیں اُٹھایا جا سکتا +

(۴) اُپ[1] بھوگ انترائے [उपभोगांतराय] جس کی وجہ عیش از قسم زن و زیور و پارچہ وغیرہ باوجود میسر آنے کے بھی بھوگے نہیں جا سکتے +

(۵) ویرج انترائے [वीर्यांतराय] جس کی وجہ پست ہمتی اور کمزوری ہوتی ہے - اور جس کام کا کرنے کا ارادہ کیا جاوے - پورا نہیں ہوتا +

موہنی کی ۲۸ اقسام

(۱) متھیات [मिथ्यात्व] جس کی وجہ روح ضعیف الاعتقاد ہوتی ہے - یا یوں کہو - کہ جس سبب سے روح کو سمیکت (صادق الاعتقادی) بالکل نہیں ہوتی +

(۲) مشر متھیات [मिश्रमिथ्यात्व] جس کے سبب روح کو عرصہ قلیل کے لئے تھوڑی سی صادق الاعتقادی ہو جاتی ہے +

---

[1] و[1] بھوگ اور اُپ بھوگ میں یہ فرق ہے - کہ بھوگ اُس کو کہتے ہیں جس سے صرف ایک دفعہ حظ اُٹھایا جاوے اور جس کو صرف ایک بار استعمال کیا جاوے - جیسے حلوا - پوری - مٹھائی وغیرہ اور اُپ بھوگ وہ ہوتا ہے - جو بار بار بھوگا جا سکے - جیسے زن و پارچہ وغیرہ +

درشناورنی کے ۹ - اقسام

(۱) چکشو درشناورنی [चक्षुदर्शनावरणी] جو روح کی قوت باصرہ کو روکتی ہے +

(۲) اچکشو درشناورنی [अचक्षु दर्शनावरणी] جو روح کی قوت باصرہ کے علاوہ دیگر حواس (سامعہ - لامسہ - ذائقہ - شامہ) میں خلل انداز ہوتی ہے +

(۳) اودھ درشناورنی - اس باطنی بصارت کو روکتی ہے جو ایک محدود فاصلہ اور زمانہ تک اپنا کام کر سکتی ہے +

(۴) کیول درشناورنی جو روح کی قوت ہمہ بینی کو ڈھانپتی ہے +

(۵) ندرا جس کی وجہ نیند آتی ہے +

(۶) ندرا ندرا جس کی وجہ خواب بے ہوشی طاری ہوتا ہے +

(۷) پرچلا ندرا - جس کی وجہ بیٹھے ہوئے بھی نیند کی خماری آتی ہے +

(۸) پرچلا پرچلا جس کی وجہ سے زور سے گہری خماری یعنی خماری پر خماری آتی ہے +

(۹) ستیان گردھی [स्त्यानगृद्धी] جس کے سبب حالت خواب میں کچھ کام کر لیا جاوے اور جاگنے پر یاد نہ رہے اُس کو انگریزی میں سوم نیمبولزم Somnambulism کہتے ہیں +

انترائے کی ۵ - اقسام

(۱) دان انترائے [दानांतराय] جس سے روح کی خیرات دینے کی آرزو پوری نہیں ہوتی یعنی جس کی وجہ سے

ہے جو روح کو مت گیان یعنی وہ علم جو حواس خمسہ اور دل کے ذریعہ سے ہوتا ہے - نہیں ہونے دیتی - اور جس کی وجہ سے جملہ جانداروں کے قواء حواس میں کمی و بیشی ہے +

(۲) شرت گیاناورنی (श्रुतज्ञानावरणी) جو روح کو شرت گیان[1] (وہ علم جو حواس و دل کے ذریعہ سے حاصل ہوئے ہوئے علم میں قوت متمیّزہ و متخیلہ کے شامل کرنے سے ہوتا ہے)- ہونے نہیں دیتی - اور جس کی وجہ سے فرداً فرداً ہر انسان و حیوان کی عقل و تمیز وغیرہ میں کمی و بیشی ہے +

(۳) اودھ گیاناورنی (अवधि ज्ञानावरणी) جو روح کو اودھ گیان (وہ علم جس کی وجہ سے اپنے یا دیگر جانداروں کے چند جنم سابقہ و نیز دیگر امور متعلقہ کا حال ایک خاص حد تک معلوم ہو جاتا ہے) نہیں ہونے دیتی +

(۴) من پریہ گیاناورنی [मनःपर्यय ज्ञानावरणी] جو روح کو من پریہ گیان (وہ علم جس کے ذریعہ سے دوسروں کے دلی خیالات معلوم ہو جاتے ہیں) ہونے نہیں دیتی +

(۵) کیول گیاناورنی [केवल ज्ञानावरणी] جو روح کو کیول گیان یعنی ہمہ دان ہونے سے روکتی ہے - اس کے دور ہونے سے انسان سراپا علم ہو جاتا ہے - اور پھر سلسلۂ تناسخ میں نہیں پھنستا - اور درجۂ سکل پرماتما پر پہنچ جاتا ہے +

---

[1] مت اور شرت گیان میں یہ فرق ہے کہ مت گیان حواس کے ذریعہ سے ہوا ہوا مجمل علم ہوتا ہے - اور شرت گیان اس میں قوت متمیزہ اور متخیلہ کے شامل کرنے سے مفصل اور واضح ہوتا ہے مثلاً کان سے گانے کی آواز سننا مت گیان ہے اور اس کو سنکر یہ جاننا کہ یہ مالکوس یا سری راگ ہے شرت گیان ہے +

کی ۹ - اقسام ہیں +

(۳) انترائے جو روح کی صفت طاقت کل کو روکتی ہے - اور اُس کو اپنی طاقتیں بہ آزادی عمل میں لانے نہیں دیتی - اس کی ۵ - اقسام ہیں +

(۴) موہنی جو روح کو سرور کل حاصل نہیں ہونے دیتی اور دنیا کی اسباب زن و فرزند وغیرہ کی الفت میں گرفتار کرکے حظ روحانی نہیں اٹھانے دیتی اس کی ۲۸ اقسام ہیں +

نوٹ متذکرہ بالا چار اقسام گھاتیا کہلاتی ہیں - کیونکہ انہوں نے روح کی چار ذاتی صفات کو روک رکھا ہے +

(۵) آیوو کرم پرکرتی ہے جو روح کو کسی خاص جسم میں ایک خاص مدت کے لئے مقید رکھتی ہے - اس کی چار اقسام ہیں

(۶) بیدنی جو روح کے لئے دنیوی آرام و تکلیف کے سامان بہم پہنچاتی ہے - اس کی دو اقسام ہیں +

(۷) گوتر - جس کے سبب روح کی پیدایش ادنےٰ و اعلےٰ نسل و خاندان میں ہوتی ہے - اس کی دو اقسام ہیں +

(۸) نام جس کے وجہ کسی قالب کے جس میں روح جاتی ہے اعضائے و قد و قامت وغیرہ بنتے ہیں - اس کی ۹۳ اقسام ہیں +

نوٹ - اقسام مندرجہ نمبر ۵ لغایت ۸ اگھاتیا کہلاتی ہیں - کیونکہ یہ روح کی ذاتی صفات کو کچھ نقصان نہیں پہنچاتی

اب گیاناورنی کی ۵ اقسام یہ ہیں

(۱) مت گیاناورنی (मतिज्ञानावरणी) وہ کرم پرکرتی

دل بجانب صدق و کذب ہر دو (۴) انو بہے منو یوگ = تحریک دل نہ بجانب صدق و نہ بطرف کذب (۵) ست بچن یوگ۔ تحریک زبان بطرف صدق (۶) است بچن یوگ = تحریک زبان بجانب کذب (۷) اُبھے بچن یوگ = تحریک زبان بجانب صدق و کذب ہر دو (۸) انو بہے بچن یوگ = تحریک زبان نہ بجانب صدق نہ بجانب کذب (۹) اودارک کا ے یوگ تحریک[1] اجسام اودارک (۱۰) اودارک مسر کا ے یوگ = تحریک اجسام اودارک باشتراک دیگرے (۱۱) ویکریک[2] کا ے یوگ = تحریک اجسام ویکریک (۱۲) ویکریک مسر کا ے یوگ = تحریک اجسام ویکریک باشتراک دیگرے (۱۳) آہارک[3] کا ے یوگ = تحریک اجسام آہارک (۱۴) آہارک مسر کا ے یوگ = تحریک اجسام آہارک باشتراک دیگرے (۱۵) کارمان[4] کا ے یوگ = تحریک اجسام کارمان

(نوٹ) واضح ہو کہ جملہ اعمال حمیدہ و قبیحہ دل و زبان و جسم کی تحریک سے ہوتے ہیں۔ مگر اُن کی تحریک میں جب تک خواہشات و جذبات نہ ہوں وہ باعث ثواب و گناہ نہیں ہوتے مندرجہ بالا ۵۷ دروازوں سے آئے ہوئے کرموں سے مندرجہ ذیل آٹھ قسم کا بندھ پڑتا ہے۔ جس کو اصطلاح میں کرم پرکرتی کہتے ہیں۔ جو تعداد میں ۱۴۷ ہیں +

(۱) گیانا ورنی یعنی وہ کرم پرکرتی جو روح کی طاقت ہمہ دانی کو روکتی اور ڈھکتی ہے۔ اسکی ۵ اقسام ہیں +

(۲) درشنا ورنی۔ جو روح کی طاقت ہمہ بینی کو ڈھکتی ہے اس

---

[1] لغایت [4] اودارک۔ ویکریک۔ آہارک و کارمان شریر کے معنے اور مطلب آگے بیان کئے گئے ہیں +

وغیرہ کی رسوم ہیں۔ اُن ہی کو دھرم ماننا۔

(۳) سنشے (اعتقاد مشتبہ) یعنی ہر ایک مذہب میں شبہ کرنا اور کسی کو بھی سچا نہ جاننا +

(۴) بی نے (विनय) = اعتقاد غیر امتیازی یعنی سچّے اور جھوٹے ہر ایک مت کو یکساں ہی سمجھنا اور یہ ماننا۔ کہ منزل مقصود کے یہ سب ہی رستے ہیں +

(۵) اگیان = اعتقاد جاہلانہ یعنی دھرم کرم سے بالکل بے خبر رہنا اور لاعلمی کو ہی اچھا جاننا +

(ب) ابرت کی ۱۲ اقسام

(۱) سپرس اندری یعنی حس لامسہ کا قابو میں نہ رکھنا (۲) رسن اندری = حس ذائقہ یا زبان کا۔ (۳) گھران اندری = حس شامہ یا ناک کا (۴) چکشو اندری = حس باصرہ یا آنکھ کا۔ (۵) شروتر اندری = حس سامعہ یا کان کا (۶) من اندری = حس باطنی یا دل کا قابو میں نہ رکھنا (۷) پرتھوی کاے = اجسام خاکی والے (۸) جل کاے = اجسام آبی والے (۹) اگنی کاے = اجسام آتشی والے (۱۰) بایو کاے = اجسام ہوائی والے (۱۱) بناسپتی کاے = اجسام نباتاتی والے (۱۲) ترس کاے = دو حواس سے لیکر پانچ حواس تک والے جانداروں کو ایذا پہنچانا +

(ج) کشاے کی ۲۵۔ اقسام کے لئے دیکھو صفحہ ۳۹ لغایت ۴۱ کتاب ہذا (موہنی اقسام ۳ لغایت ۲۸) +

(د) یوگ کی ۱۵۔ اقسام اس طرح پر ہیں۔

(۱) ست منو یوگ = تحریک دل بطرف صدق (۲) است منو یوگ = تحریک دل بجانب کذب (۳) اُبھے منو یوگ = تحریک

ضائع ہو جاتے ہیں اور روح اور مادہ کا تعلق ٹوٹ جاتا ہے۔ من۔ بچن۔ کائے جو افعال کے آنے کے راستے تھے۔ اور مادہ کے اجزا تھے۔روح اور مادہ کے علیحدہ علیحدہ ہو جانے سے روح کے ساتھ نہیں رہتے۔اِس وجہ سے نئے افعال پیدا نہیں ہوتے۔ پہلے افعال کے نہ رہنے اور نئے افعال کے پیدایش بند ہونے سے دوبارہ تعلق روح اور مادہ کا نہیں ہوتا۔ دور تناسخ منقطع ہو جاتا ہے۔ جو آلودگی رُوح پر تعلق مادہ سے آئی ہوئی تھی دور ہو جاتی ہے۔ اور روح کی اصلی اوصاف ہمہ دانی وہمہ بینی و طاقت کل وسرور کل ظہور میں آجاتے ہیں۔اِس ہی کا نام موکش اور نجات ابدی ہے۔ اِس کا نام جیو آتما سے پرماتما بن جاتا ہے +

جیو اور اجیو یعنے روح و مادہ میں جو اُپادھک سنبندھ[1] یعنے تعلق غیری بوجہ کرموں کے ہے۔ اُن کے آشرو کے مندرجہ ذیل ۵۷ دروازے ہیں +

(ا) متھیات (اعتقاد کاذب) = ۵ (ب) اَبِرَت (نفس پرستی) = ۱۲ (ج) کشائے (جذبات) = ۲۵ (د) یوگ (تحریک دل وزبان وجسم) = ۱۵ میزان ۵۷ +

(ا) متھیات کی پانچ اقسام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ایکانت (اعتقاد جزئی) یعنی روح و مادہ اور اُن کی باہمی تعلقات کی صرف ایک پہلو پر غور کرنا اور اُس ہی کو کل سمجھنا۔ تمثیل کے لئے باب ایشور وچار میں اندھوں کی کہانی پڑھو +

(۲) وپریت (اعتقاد اختلافی) یعنے دھرم کے برخلاف جو فربانی

---

[1] اُپادھک سنبندھ کی تعریف ایشور وچار میں کی گئی ہے +

آلودہ رتن روشنی نہیں دیتا اِسی طرح پدگل سے ملا ہؤا جیو اپنے اوصاف ذاتی کو ظاہر نہیں کرسکتا۔ جو دُکھ و سکھ آرام و تکلیف جیو کو اِس سنسار میں ہوتا ہے۔ اِس ہی تعلق کی وجہ سے ہے یہ تعلق جب تک جیو کو نجات ابدی حاصل نہیں ہوتی بنا رہتا ہے۔ اور اِس ہی لئے یہ انواع و اقسام کے آفات میں مبتلا رہتا ہے۔ اور سلسلہ تناسخ میں وابستہ ہے۔ متلاشیان نجات ابدی کے لئے سات چیزوں کی کیفیت و ماہیت کا جاننا ضروری ہے۔ وہ سات چیزیں جیو یعنی روح پدگل یعنی مادہ آشرو یعنی نئے کرموں (افعال) کا آنا۔ بندھ یعنی کرموں کا جیو کو باندھنا سبنر نئے کرموں کی آمد کو روکنا نرجرا ہر ایک کرم کا علیحدہ علیحدہ ناش کرنا اور ہونا اور موکش (نجات ابدی) تمام کرموں سے ہمیشہ کے لئے رستگاری پانا اور اوصاف ذاتی پر سے آلودگی کا دور ہونا اور آلودگی کے دور ہو جانے سے اُن کا ظہور ہونا۔ ان ساتوں کو سات تتو کہتے ہیں۔ تمثیلاً اگر روح اور مادہ کے تعلق کو جو قدیمی ہے ایک تالاب فرض کرلیا جاوے۔ اور افعال حسنہ و قبیحہ کا اس میں پانی بھرا ہؤا سمجھا جاوے اور من یعنی دل بچن یعنے زبان اور کائے یعنے اعضائے جسم نئے افعال روپی پانی آنے کے لئے اس تالاب کی موریاں مان لی جاویں تو نئے افعال روپی پانی آنے کو آشرو کہتے ہیں اور اِس کے آکر تالاب میں جمع ہونے کا نام بندھ اور موریوں کے منہ کو بند کرنے اور اِس طرح نئے پانی کی آمد کو روکنے کا نام سبنر اور آہستہ آہستہ پانی کے ہر یک جز کے فرداً فرداً خشک ہونے کا نام نرجرا ہے اور جیسا کہ تالاب کا کل پانی ماہ جون کی آفتاب کی تمازت سے بالکل خشک ہو جاتا ہے۔ اور وہ تالاب تالاب نہیں رہتا اِسی طرح بذریعہ کثرت ریاضت و مراقبہ و استغراق جملہ افعال نیک و بد

جوہر کہلاتی ہیں۔ دربیہ یعنی جوہر اُس کو کہتے ہیں۔ جو اپنے گُن اور پریائے کو لئے ہوئے ہوں۔ چونکہ جیو۔ پدگل۔ دھرم۔ ادھرم۔ کال آکاش میں سے ہر ایک اپنے اپنے گُن[1] اور پریائے[2] رکھتے ہیں۔ اس لئے دربیہ کہلاتے ہیں۔ جیو کے گُن۔ اننت گیان[3]۔ اننت درشن[4]۔ اننت وبرج[5]۔ اننت سُکھ[6] وغیرہ ہیں۔ پُدگل کے گُن (۱) سپرس[7] (۲) رس[8] (۳) گندھ[9] (۴) ورن[10] وغیرہ ہیں۔ دھرم کا گُن جیو اور پدگل کو متحرک ہونے میں مدد کرنا ہے۔ ادھرم کا گُن اِن ہر دو کو ساکن ہونے میں سہارا دینا ہے۔ کال کا گن گذرنا اور وقت بتلانا اور آکاش کا گن اپنے سوائے دیگر پانچوں دربیوں کو جگہ دینا ہے۔ اس سنسار میں جیو (کرم سہت) اور پدگل یعنی رُوح و مادّہ کا تعلق ازلی ہے۔ اور اس ہی تعلق نے جیو کے اوصاف ذاتی ہمہ دانی و ہمہ بینی و طاقت کل و سرورِ کل کو چھپا رکھا ہے۔ جیسا کہ کیچڑ میں پڑا ہوُا اور خاک

(بقیہ صفحہ ۸۵) ہیں جن کا نام (۱) برہم (کرم رہت جیو یا پرماتما) (۲) جیو (کرم سہت یا جیو آتما) اور (۳) پرکرتی (اجیو یا مادّہ) ہے ٭

ے چوراسی لاکھ قالبوں کی تفصیل اس طرح پر ہے لطیف کثیف میں سے۔

۸ لاکھ

جیوانات	نباتات	جمادات میں سے	خاکی	بادی	آبی
۲۴ لاکھ	۲۴ لاکھ		۷ لاکھ	۷ لاکھ	۷ لاکھ
آتشی	کل میزان	۲۴ لاکھ حیوانات کی تقسیم اس طرح پر ہے	دو حواسی		
۷ لاکھ	۸۴ لاکھ		۲ لاکھ		
انسان [illegible]	پانچ حواسی حیوان مطلق	چار حواسی	تین حواسی		
۱۴ لاکھ	۴ لاکھ	۲ لاکھ	۲ لاکھ		

[1] گن = صفت [2] پریائے = حالت [3] اننت گیان = ہمہ دانی [4] اننت درشن = ہمہ بینی [5] اننت ویرج = طاقت کل [6] اننت سکھ = سرور کل [7] سپرس = لمس [8] ذائقہ [9] بو [10] رنگ

مسوری وغیرہ دریا بہتے ہیں - اور ہمالیہ - قاف - الپز وغیرہ سلسلہ کوہ استادہ ہیں - اور صحراے اعظم جیسے صحراے اور تہت جیسے سطح ارتفاع - غرضیکہ تمام محل اور ماڑی گلستان و گلکاری - آبادی وغیر آبادی - چاند و ستارے - آفتاب و سیّارے موجود ہیں بہیئت مجموعی جیسا اب ہے - اناد[1] سے موجود ہے - نہ اِس کا کوئی[2] خالق ہے اور نہ مثل عکس[3] آفتاب وہم و خیال ہے - نہ کبھی اجزاء لاتجزی کی صورت میں منتشر ہو کر کسی ادویت برہم[4] میں ملا ہے اور نہ کبھی ملیگا یہ سنسار لفظ ہی سری सृ.गतौ دھاتو[5] سے بنتا ہے اور اس کی معنی " چلتا ہوٗا " ہیں جس سے اِس کا ہمیشہ سے بشکل مجموعی موجود موجود ہونا ثابت ہے - یہ دو قسم کی اشیاء قدیمی کا مجموعہ ہے (۱) جیو یعنی روح (۲) اجیو یعنی غیر روح - جیو کی دو قسمیں ہیں (۱) کرم[6] رہت (۲) کرم سہت + کرم رہت سِدّھ و ایشور و پرماتما و برہم و خدا و گوڈ وغیرہ مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے - کرم سہت جیو بموجب اپنے اعمال کے انواع و اقسام کے چوراسی[7] لاکھ قالبوں میں دورہ کرتا ہے اور اُن قالبوں کے مطابق کبھی انسان کبھی حیوان کبھی نبات کبھی جماد کبھی بہشتی کبھی دوزخی کہلاتا ہے - جیو اگرچہ تعداد میں بے شمار ہیں - مگر اُن سب کے ذاتی اوصاف ایک ہی ہے +

اجیو کی پانچ اقسام ہیں - پدگل[1] - دھرم[2] - ادھرم[3] - کال[4] - آکاش[5] - یہ اجیو کی پانچ اقسام بایزادی جیو کھٹ دربیہ یعنے چھ

[1] اناد = ازل یعنی زمانہ جس کا شروع نہیں [2] تا [4] اس کی بحث باب سابقہ میں کی گئی ہے [5] دھاتو = مصدر یا اشتقاق [6] بعض مذاہب میں کرم رہت جیو کی علٰحدہ ہستی مانتے ہیں - اور اِس طرح ان کے نزدیک سنسار میں تین اشیاء قدیمی

کے ہیں - چرنانویوگ میں اُن افعال کا ذکر ہے - جو خانہ دار اور تارک الدنیا کو کرنے لازم ہیں - کن کن بد افعالیوں سے بچنا اور کن کن نیک افعال کا کرنا مناسب ہے - آچار سار - تربیبا چار - مُولاچار رتن کرانڈ سرا وکا چار - جوگ مول - پدم نند پچیسی وغیرہ شاستر اس ذیل میں آتے ہیں - دربیانویوگ میں روح اور مادہ وغیرہ دربوں کا ذکر ہے - اور یہی جین فلسفہ ہے - گومٹ سار - پربچن سار - راج بارتک - اسٹا سہسری - پرمے کمل مارتنڈ وغیرہ گرنتھ جین فلاسفی کے ہیں +

اب ہم پرتھمانویوگ اور کرنانویوگ کو چھوڑکر دربیانویوگ اور چرنانویوگ کا مختصر سا ذکر کرتے ہیں +

باب ششم

جین فلسفہ یا فیلسوفی یا دربیہ چرچا

یہ سنسار یعنی دنیا جس میں ہم اور تم رہتے ہیں - صرف ہم اور تم ہی نہیں - بلکہ جس میں تمام اقسام کی ارواح انسانی و حیوانی نباتاتی و جماداتی - بہشتی و دوزخی مقیم ہیں - اور جس میں براعظم ایشیا و یورپ - افریقہ و امریکہ اور جملہ دیگر جزائر جو اب تک معلوم ہیں اور آیندہ معلوم ہونگے - شامل ہیں - جس میں گنگا اور جمنا - سندھ برہم پتر - ینگ سی کیانگ - ہوانگ ہو - الب - نیل - مسس پی -

اور نیک اطوار کا حال معلوم ہوتا ہے - اور یہ پتہ لگتا ہے کہ باوجود
ایسے ایسے بڑے راجہ و مہاراجہ ہونے کے اُنہوں نے اپنے فرائض
انسانی کس کس طرح ادا کئے ہیں - اور اپنے افعال نیک و بد
کی جو اُنہوں نے جنم سابقہ یا موجودہ میں کئے - کیسی کیسی سزا و جزا
پائی ہے - جیساکہ راجہ رامچندر جی و یدھشٹر جی و کرشن جی وغیرہ کے
تذکرات سے واضح ہوتا ہے - غرض اس سے یہ ہے - کہ جو لوگ
دھرم کی باریکیاں نہیں سمجھ سکتے - اور کتھا و کہانی میں دل لگاتے
ہیں - وہ ان کو بطور دل لگی کے پڑھیں - اور پھر اُس میں سے نتیجہ
نکالیں اور اُن مہاں پرشوں کے قدم بہ قدم چلنے کی کوشش کریں
اور اگر تتو گیانی یعنی فلسفہ دان پڑھیں تو اُن کو پرتھما نو یوگ کی
کتھائیں تمثیل کا کام دیتی ہیں - مثلاً اُن کو پہلے یہ معلوم تھا - کہ
روح ازلی و ابدی ہے - افعال حمیدہ اور قبیحہ کی سزا و جزا ضرور
ملتی ہے - اب اُنہوں نے رامچندر جی وغیرہ کی کتھا میں جو اُن کے
سابقہ جنم کا حال اور اُن کی اس جنم کی فتوحات اور بنو باس کی
تکالیف کا بیان پڑھا - تو یہ اُن کی اُس علم کی تمثیل ہو جاتا ہے -
اور جیسے کوئی بہادر کسی پہلے بہادر کی تعریف سُنکر خوش ہوتا ہے
اور خود ویسا ہونے کی کوشش کرتا ہے ایسے ہی پرتھما نو یوگ کے
تذکرات سے پُن اور پاپ کا پھل معلوم کر کے پاپ سے بچنے اور پُن
میں لگنے کی کوشش کرتا ہے - شری پدم پُران - ہری بنس پُران
آدپُران - اُتر پُران وغیرہ پرتھما نو یوگ کے شاستر ہیں + کرنا نو یوگ
میں دوزخ اور بہشت کے درجات - زمین و آسمان اور اُن کے
متعلق ممالک و ستارات و سیارات کا ذکر ہے - ترلوک سار - جوتش پسا
بجے گنت - چندر پرجیاپتی - سورج پرجیاپتی وغیرہ گرنتھ اس قسم

اُس پر عاشق ہو جاتا ہے۔ بیسیوں طرح کے خیالات فاسد
اُس کے دل میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اُن خیالات کی وجہ سے وہ
بہت سے بد افعال کر بیٹھتا ہے۔ اسی طرح پرماتما گو ڈایرکٹ
طور پر ہم کو نہ کچھ دیتا ہے۔ نہ کچھ لیتا ہے۔ نہ دوزخ میں ڈالتا
ہے نہ بہشت عطا کرتا ہے۔ تاہم اُس کے گُنوں کے سمرن کرنے
اُس کے بحالت سکل پرماتما بنائے ہوئے رستہ پر چلنے۔ اُس
کے قدم بقدم پیروی کرنے سے ہمارا اکلیان ہوتا ہے۔ وہ
ہماری زندگی کے لئے آئڈیل (Ideal) اور ہماری سنسار
روپی سمندر میں بہتی ہوئی کشتی کے لئے "لائٹ ہوس" ہے اس
لئے اُس کی اُپاشنا کرنی ضروری ہے +

پانچواں باب

جین مت کے کتب مقدسہ کی تقسیم

جین مت کی کتب مقدسہ چار اقسام پر منقسم ہیں۔ اول
پرتھمانویوگ (प्रथमानुयोग) دوم۔ کرنانویوگ (करणानुयोग)
سوم چرنانویوگ (चरणानुयोग) چہارم دربیانو
یوگ (द्रव्यानुयोग) + پرتھمانویوگ میں مہاں پرشوں کے
تذکرے اور تواریخ ہوتی ہے۔ جس سے اُن کے چال چلن

پرماتما انیک بھی ہے اور ایک بھی۔ انیک اس لحاظ سے کہ ہر جیو آتما کرموں سے علیحدہ ہو کر دور تنا سخ سے رہائی پا کر اور قفس دنیا سے رُستگاری حاصل کر کے سِدّھ پد (درجہ نجات ابدی) کو پراپت ہو جاتا ہے۔ مگر اپنی ہستی علیحدہ علیحدہ قائم رکھتا ہے۔ اور ایک اس لحاظ سے کہ ہر ایک نجات یافتہ جیو کا گیان و گُن یکساں ہوتا ہے +

مندرجہ بالا طریقہ سے جین مت میں پرماتما کی دیگر صفات کو بھی ہر پہلو سے مانا گیا ہے۔ اور اس ہی لئے اس کو انیکانت مت کہتے ہیں۔ البتہ آپ اس پر یہ کہ سکتے ہیں کہ جب پرماتما نہ ہم کو کسی نیک کام کے کرنے کی تحریک اور بد کام کے چھوڑنے کا اُپدیش کرتا ہے۔ اور نہ ہم کو ہمارے بد افعال کی سزا اور نیک اعمال کی جزا دیتا ہے۔ تو اُس کے ماننے۔ اُس کے آگے سر جھکانے۔ اور اُس کی توصیف کرنے۔ اُس کے گُن گانے سے کیا فایدہ ہے۔ کیوں جین لوگ مندر بنواتے ہیں۔ کیوں پوجا رچاتے ہیں۔ اور کیوں تیرتھ جاترائوں کو جاتے ہیں ؟ ناظرین ہم پرماتما کو اپنے دل میں نیک خیالات پیدا کرنے کے لئے سادھارن کارن مانتے ہیں۔ نیک خیالات نیک افعال کا باعث ہوتے ہیں۔ اور نیک افعال سے آخر کار نجات حاصل ہوتی ہے۔ جیسے فرض کیجئے۔ کہ ایک زناکار شخص ایک جگہ بیٹھا ہوا ہے اور اُس کے سامنے سے ایک پری پیکر مگر پاکدامن عورت گزرتی ہے۔ نہ تو وہ عورت اُس شخص سے بات کرتی ہے نہ ہنستی ہے۔ نہ کوئی اشارہ کرتی ہے۔ اپنے شانت سبھاؤ میں بلا کسی ناپاک خیال کے چلی جاتی ہے مگر وہ زناکار شخص اُس عورت کو دیکھ کر

کی بنیاد کو ڈالا۔ اور نیاے کاری کہلایا۔ اگر پرماتما ہر وقت
جیووں کو بہشت و دوزخ میں بھیجنے کے جھگڑے میں پھنسا رہتا
ہے تو جیو آتما اور پرماتما کی حالت میں کچھ فرق نہیں رہتا۔ شائد
پرماتما کو اس ہمیشہ کے جھگڑے سے بچانے کے لئے اسلام
وغیرہ مذاہب میں ایسا مانا ہے۔ کہ اُس نے سب جیووں کے
اعمال کا فیصلہ کرنے کے لئے قیامت کے دن کی تاریخ مقرر کی
ہے مگر ایسا ماننے میں تناسخ جیسے علمی مسئلہ کی بیخ کنی ہوئی ہے
اور محدود وقت میں کئے ہوئے فعل کی سزا وجزا غیر محدود زمانہ
تک دلائی ہے۔ جو سراسر بے موزوں معلوم ہوتی ہے +

پرماتما مُورتیک بھی ہے اموُرتیک بھی۔ مورتیک یا سکل
پرماتما یا جیون مُکت روح کی اُس حالت کا نام ہے۔ جس میں کثرت
ریاضت و استغراق کی وجہ سے جسم انسانی کی موجودگی ہی میں
گھاتیا[1] کرموں کی جملہ پرکرتیوں اور اگھاتیا کی خاص خاص پرکرتیوں
کے دور ہو جانے سے جیو آتما میں اننت گیان و اننت درشن وغیرہ
ذاتی صفات کا ظہور ہو جاتا ہے۔ ایسا جیو آتما کو کیول[2] گیان
حاصل ہونے پر ہوتا ہے۔ کیول گیان حاصل کرکے جیو آتما پھر
اپنے درجہ اعلے سے نہیں گرتا۔ امورتیک یا "نکل پرماتما" یا "بدیہ
مکت" اُس حالت کا نام ہے۔ جس میں باقیماندہ پرکرتیاں بھی
دور ہو جاتی ہیں اور جسم انسانی کا تعلق بھی ٹوٹ جاتا ہے اور
جیو آتما نجات ابدی حاصل کرکے پرماتما ہو کر سراپا علم وسرور
بن جاتا ہے +

---

[1] گھاتیا اور اگھاتیا کرموں کی تفصیل کے لئے دیکھو باب جین فلسفہ کتاب ہذا
[2] کیول گیان = علم کل

ذرّہ تک کے حالات کو جاننا اور دیکھتا ہے اور نیز اس لحاظ سے کہ جیو جو اس سنسار میں اس طرح بھرے ہوئے ہیں۔ جیسا گھی گھڑے ہیں۔ گو بالفعل بوجہ کرم بندھن پرماتما نہیں ہیں۔ مگر بلحاظ ایک وقت میں کرم رہت ہونے کے بالقوے پرماتما ہیں۔ اس راز کو نہ سمجھ کر ویدانتی نرو کار برہم کو مایا کے وکار سے ویکت کر کے اُس کو تمام سنسار میں ویاپک بتاتا ہے۔ دراصل برہم جیو کی اُس حالت کا نام ہے۔ جس میں بعد نجات ابدی اُس کی اصلی صفات ہمہ دانی و ہمہ بینی و طاقت کل و سرور کل ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور مایا سے مراد مادہ یا کرم بندھن ست ہے۔ جس سے یہ جیو سنساری حالت میں ویکت ہو رہا ہے ❊

پرماتما جگت کرتا ایسا نہیں ہے۔ جیسا کمہار گھڑے کا اور معمار مکان کا۔ جیسے کہ اہل اسلام و عیسائی و آریہ سماجی وغیرہ مانتے ہیں۔ بلکہ جگت کرتا بوجہ اپنے پہلے جیو آتما ہونے کی حالت کے ہے کہ جس پر جگت کا دارومدار ہے۔ کیونکہ اگر جیو آتما نہ ہوتا تو جگت بھی نہ ہوتا۔ جیسے مکین نہ ہوتا تو مکان بھی نہ ہوتا۔ پرماتما نے جگت کو پیدا نہیں کیا۔ جیسے خود ازلی و ابدی ہے۔ ویسے ہی جگت بھی ازلی و ابدی ہے ❊

پرماتما نیائے کاری مثل حکام دنیا نہیں ہے۔ کہ اجلاس لگا کر سنساری جیووں کو بموجب اُن کے اعمال کے بہشت و دوزخ میں بھیجتا ہے۔ بلکہ نیاکاری سے مراد نیائے کا قائم کرنے والا ہے جیو آتما کی حالت میں جیسا کیا ویسا پایا۔ یہ نہیں۔ کہ دوسروں کو دکھ دیا۔ اور آپ سکھ اٹھایا۔ یہ نہیں کہ دوسروں کو ذبح کیا اور آپ مارا نہ گیا۔ بلکہ جیسا بویا ویسا کاٹا۔ اور اس طرح نیائے

دیکھ بھال کے واپس آئے۔ اور سب اکٹھے ہوئے۔ اور ایک دوسرے سے ہاتھی کا سُروپ بیان کرنے لگے۔ تو جس نے اُس کی سونڈ پر ہاتھ پھیرا تھا۔ وہ بولا کہ ہاتھی ایسا تھا۔ جیسا کہ موسل جس نے کان کو چھؤا تھا۔ اُس نے کہا۔ وہ ایسا تھا۔ جیسا چھاج پاؤں کے ٹٹولنے والے نے اُس کو ستون کے مانند۔ اور پشت والے نے تختہ جیسا بیان کیا۔ ہر ایک اپنی بات کو سچا اور دوسرے کی کو جھوٹا کہنے لگا اور ایک دوسرے سے جھگڑنے لگا۔ اتنے میں ایک بینا آدمی وہاں پہنچا اور ان کے رڑنے جھگڑنے کا حال معلوم کر کے اُن سب کو سمجھایا اور کہا کہ اے دوستو! تم آپس میں مت لڑو۔ تم میں سے ہر ایک نے صرف اُس کے ایک ایک عضو کو ٹٹولا ہے۔ اور اُس ہی عضو کی مانند تمام کو جانا ہے۔ حقیقت میں وہ ان سب صفتوں کا مجموعہ ہے۔ یعنے موسل سا بھی ہے اور چھاج جیسا بھی ستون کے مانند بھی اور تختہ کی مثال بھی۔ بعینہٖ ایسا ہی حال مختلف مذاہب کا ہے۔ ہر ایک نے پرماتما کی صفات کو علیحدہ علیحدہ طور پر اپنے خیالات کے مطابق مان رکھا ہے۔ لیکن حقیقت میں وہ ان سب کا مجموعہ ہے۔ ان صفات کے علیحدہ علیحدہ طرز خاص پر معتقد ہونے ہی کا نام ایکانت مت ہے۔ جس کے معنی اعتقاد جزوی کے ہیں۔ جین مت ایکانت مت نہیں ہے۔ بلکہ انیکانت مت یعنے ہر پہلو سے ماننے والا ہے ؛

جین مت میں پرماتما کو سرب ویاپک اُس طرح پر جیسا کہ ویدانتی و آریہ سماجی وغیرہ اعتقاد کرتے ہیں (جس کی بحث ہم نے پیچھے کی ہے) نہیں مانا ہے۔ بلکہ وہ سرب ویاپک اس لحاظ سے ہے کہ اپنی طاقت ہمہ دانی و ہمہ بینی سے دنیا کے چھوٹے سے چھوٹے

Pushes to these! The Master of this world
Takes on himself the good or evil deeds
Of no man- - dwelling beyond ; Mankind
By folly, darkening knowledge, errs here

(ترجمہ) پرمیشر نہ کرم کو پیدا کرتا ہے۔ اور نہ کرم کرنے کی خواہش کو اور نہ کرم کے پھل کو - بلکہ یہ سب کچھ خود بخود ہوتا چلا جاتا ہے - اور جیو خود اُن کو حاصل کرتا ہے - پرمیشر کسی کا پاپ و پُن نہیں لیتا وہ اِن سب سے پرے اور علیحدہ ہے - اگیان کے سبب گیان پر پردہ پڑجانے سے جیو موہ کے بس میں ہیں - اور کرم کرتے ہیں - اور پھل بھوگتے ہیں +

ناظرین! میں نے جو مختلف مذاہب کے عقاید متعلق بہ صفات پرماتما پر مندرجہ بالا بحث کی ہے - اُس سے میرا مطلب یہ نہیں ہے - کہ سوائے جین مذہب کے اور سب کا اعتقاد بالکل جھوٹا ہے - نہیں - نہیں! ہر ایک قسم کے عقیدہ میں پرماتما کی بابت کچھ کچھ سچائی ضرور ہے اگر غلطی ہے - تو ایکانت مت (اعتقاد جُزئ) ہونے کی ہے - ایکانت مت سے کیا مراد ہے - اس کو بذریعہ تمثیل کے بتلایا جاتا ہے روایت ہے - کہ کسی گاؤں میں چند اندھے رہا کرتے تھے انہوں نے ہاتھی کا ذکر اکثر دفعہ سنا تھا - مگر بوجہ اندھا ہونے کے کسی نے کبھی دیکھا نہیں تھا - ایک روز ایک راجا کے ہاتھی کا اُس گاؤں میں گذر ہؤا - وہ اندھے اِس موقع کو غنیمت جان اُس ہاتھی کو دیکھنے گئے - تو ایک اندھے نے اپنے ہاتھ سے اُس ہاتھی کی سونڈ کو ٹٹولا - دوسرے نے کان کو - تیسرے نے پاؤں کو چوتھے نے پشت کو - وقس علے ہذا البواقی - جب اس طرح

کرکے نکالنا چاہتا ہے۔ اور وہ نہیں نکل سکتا اور خود تکلیف اُٹھاتا ہے۔ اِسی طرح جیو آتما اپنے ہی کئے ہوئے کرم کے بس میں پھنس جاتا ہے۔ اور جیسے طوطا شکاری کی لگائی ہوئے نلکی پر سے روٹی کے ٹکڑے کو کھانے کے لئے اُس پر پاؤں رکھتا ہے۔ اور فوراً اپنے بوجھ سے اُس نلکی کے گھوم جانے کی وجہ سے اوپر پاؤں اور نیچے سر ہو جاتا ہے۔ اور پھر یہ خوف کھا کر کہ اگر میں اِس نلکی کو چھوڑ دوں گا۔ تو سر کے بل زمین پر گر جاؤں گا۔ نلکی کو نہیں چھوڑتا اور شکاری کے قابو میں آ جاتا ہے۔ اِسی طرح یہ اگیانی جیو آتما سنساری وشیوں (لذات محسوسات) کے لالچ میں آ کر ایسے ایسے ناجائز کرم کرتا ہے جو خود اُس ہی کے گرفتار کرنے والے بن جاتے ہیں۔ اِس طرح افعال کے کرنے اور اُن کی سزا و جزا دینے میں پرماتما کا کچھ تعلق نہیں ہے پرماتما کے جگت کرتا اور نیاے کاری ہونے میں جیسا کہ ہم نے بیان کیا۔ صرف جین لوگوں کو ہی اعتراض نہیں ہے۔ بلکہ ہندوستان کے دیگر فلاسفروں نے بھی انکار کیا ہے۔ چنانچہ سری مد بھاگوت گیتا کے پانچویں ادھیائے کا ۱۴ و ۱۵ واں شلوک ہے +

न कर्तृत्वं न कर्माणि लोकस्य सृजति प्रभुः ।
न कर्मफलसंयोगं स्वभावस्तु प्रवर्तते ॥ १४ ॥
नादत्ते कस्यचित्पापं न चैव सुकृतं विभुः ।
अज्ञानेनावृतं ज्ञानं तेन मुह्यन्ति जन्तवः ॥ १५ ॥

ان کا ترجمہ سر ایڈون ارنولڈ (Sir Edwin Arnold) ایم۔ اے۔ کے سی۔ آئی۔ ای۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ نے ایسا کیا ہے۔

* * * * This world's Lord makes
Neither the work, nor passion for the work,
Nor lust for fruit of work, the man's ownself

نہایت ہی لطیف جسم بن جاتا ہے۔ اور وہ جسم جیو آتما کو ہر وقت گھیرے رہتا ہے۔ اور جب اُس کا وقت آتا ہے۔ تب وہ اپنا اثر دکھلا کر روح سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ یہ لطیف جسم والا کرم ہی ایک طاقت ہے۔ جو جیو آتما کو سزا و جزا پانے میں مجبور کرتا ہے۔ اس میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کرم جس کا لطیف جسم بن جاتا ہے چیتن ہے یا جڑ اور اگر جڑ ہے تو جڑ وستو میں ایسی طاقت کس طرح ہو سکتی ہے۔ جین مت میں کرم کو جڑ مانا گیا ہے۔ اور جڑ میں طاقت ہونا کوئی ناممکن بات نہیں ہے کیا زہر جو جڑ ہے۔ انسان کو ہلاک نہیں کر دیتا؟ کیا رعد جو جڑ ہے۔ درخت و مکان وغیرہ کو ایک منٹ میں بھسم نہیں کر دیتی؟ کیا آگ جو جڑ ہے عمدہ سے عمدہ اور مضبوط سے مضبوط شے کو ایک پل میں خاک سیاہ نہیں بنا دیتی؟ کیا الکٹری سیٹی (قوت برقی) جو جڑ ہے۔ ایک سکنڈ میں کہیں کی کہیں خبر نہیں پہنچا دیتی؟ جب یہ سب کچھ کام جڑ وستو کر سکتی ہے۔ تو فعل کا جیو کو سزا و جزا دینا کیا مشکل بات ہے؟ بہت سے صاحب اِس بارے میں یہ بھی کہا کرتے ہیں۔ کہ فعل جو ہمارا بنایا ہوا ہے۔ وہ ہم کو کیسے سزا دے دیتا ہے یا یوں کہو کہ مفعول (کیا ہوا فعل) فاعل پر کس طرح قابو پا جاتا ہے۔ بیشک مفعول فاعل پر بحالت مفعولیت قابو نہیں پا سکتا۔ لیکن یہ ضرور نہیں ہے۔ کہ جو مفعول ہے وہ ہمیشہ اور ہر حالت میں مفعول ہی رہے۔ فعل جب جیو آتما کو سزا دیتا ہے۔ تب وہ فاعل ہو کر سزا دیتا ہے۔ جیسے کوئی شخص آسمان کی طرف تھوکتا ہے۔ تو وہ تھوکا ہوا اُس ہی کے منہ پر آ کر پڑتا ہے اِسی طرح جیسا جیو آتما کرتا ہے۔ ویسا ہی وہ کرم اُس کو پھل دیتا ہے۔ اور جیسے بندر تنگ منہ کے زمین میں گڑے ہوئے برتن میں اُسمیں سے غلہ نکالنے کے لئے اپنا ہاتھ ڈالتا ہے۔ اور غلہ کو مٹھی میں بند

مگر اس صورت میں بھی ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ نروکار پرماتما نے یہ جھگڑا اپنے ذمہ کیوں لے رکھا ہے اور رات دن صبح و شام ہر منٹ و ہر لحظہ اس کلیش میں کیوں لگا ہوا ہے اور اس میں اس کا کیا فائدہ ہے۔ اگر شاہان زمین دنیا کا انتظام کرتے ہیں۔ تو وہ اپنے رعب و داب جاہ و جلال حیثیت و عزت کی خاطر کرتے ہیں پرماتما کا تو ایسا مطلب معلوم نہیں ہوتا۔ اور اگر بدون مطلب کے ہی اس قدر جھگڑا کرتا ہے۔ تو بے فائدہ ہے۔ اور اگر یہ کہا جاوے۔ کہ پرماتما ہر وقت اس جھگڑے میں نہیں لگا رہتا۔ صرف بوقت آفرینش ایک قانون بنا دیا تھا۔ اُس کے مطابق خود بخود ہر روح کو بموجب اُس کے اعمال کے سزا و جزا ملتی رہتی ہے۔ تو اس میں اور جین مت کے اعتقاد میں صرف اتنا ہی فرق ہے۔ کہ جین مت میں اِس قانون کا خود بخود بلا امداد پرماتما موجود ہونا مانا گیا ہے۔ چونکہ جین لوگ دُنیا کا پیدا ہونا نہیں مانتے (جس کی بحث ہم پہلے کر چکے ہیں) اِس لئے ایسے قانون کے کسی خاص وقت میں بننے پر بھی اعتقاد نہیں رکھتے۔ چونکہ دنیا ازلی و ابدی ہے۔ اور کسی کی بنائی ہوئی نہیں ہے اِس لئے اِس کا قانون بھی ازلی و ابدی ہے۔ اور کسی کا بنایا ہُوا نہیں ہے۔ جب سے جو چیز ہوتی ہے۔ تب ہی سے اُس کا گُن ہوتا ہے۔ جیو آتما اور افعال قدیمی ہیں۔ اُن کا پھل اور اُس کا بھوگنا بھی قدیمی ہے۔ جین مت میں آتما کو ہر قسم کے افعال کرنے میں خود مختار مانا گیا ہے۔ اور اُن کی سزا و جزا پانے میں بھی کسی کا محتاج نہیں ٹھیرایا گیا۔ اس پر یہ سوال ہوتا ہے۔ کہ جیو آتما خود بخود کیسے سزا و جزا پاجاتا ہے۔ اور کون ایسا ہے۔ جو خود بخود سزا پانے کے لئے تیار رہے۔ جب تک کہ اُس کو کوئی اور طاقت مجبور نہ کرے۔ اِس کا جواب فیلسوفانہ ایسا ہے۔ کہ ہر فعل جو جیو آتما کرتا ہے۔ وہ فوراً ہی ضائع نہیں ہوتا۔ بلکہ اُس کا ایک

اور شہادت پر مبنی ہے نہیں کرتے۔ اگر بیٹا کرتا ہے۔ بیٹا بھرتا ہے۔ باپ کرتا ہے باپ بھرتا ہے۔ ایسا نہیں ہوتا۔ کہ کرے سونار کا اور بھرے منیار کا۔ کیا کبھی آپ نے ایسا دیکھا ہے۔ کہ باپ بغاوت کا مرتکب ہؤا ہو۔ اور بیٹے نے عبور دریائے شور کی سزا پائی ہو۔ ہمارے نزدیک تو خدا اسے تعالےٰ عالم کون و مکان پر ایسا الزام لگانا اپنے آپ کو گنہگار ٹھیراتا ہے۔ کوئی (مثلاً اہل اسلام) بُرے فعلوں کو شیطان سے منسوب کرتا ہے۔ اور شیطان کو ایسا طاقتور قرار دیتا ہے۔ جس کو خدا باوجود قادر مطلق اور اپنے بندوں پر رحیم اور کریم ہونے کے روک نہیں سکتا اور اس طرح حالت مجبوری میں شیطان کے کرائے ہوئے فعل محدود کی سزا خدا سے دوزخ دائمی دلواتا ہے۔ یا کسی کی سفارش کراکر معاف کراتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے

بس ہنسی آتی ہے مجھ کو حضرت انسان پر
فعل بد تو خود کرے لعنت کرے شیطان پر

ناظرین! شیطان کوئی چیز نہیں ہے۔ بد ذات حیوانی کا ہی نام شیطان ہے۔ اس کے بس میں ہؤا ہؤا یہ جبو کردنی اور ناکردنی سینکڑوں قسم کے فعل بد کرتا ہے۔ اور اُنہی کی سزا نارجہنم میں پاتا ہے۔ کیا آپ نے کبھی زناکاری کا نام شیطان کا سرپر چڑھنا نہیں سنا ہے؟

پرماتما کو نیک افعال کا تحریک دینے والا اور شیطان کو بد کا کرانے والا ٹھیرانے میں مندرجہ بالا اعتراض ہوتے ہوئے دیکھکر کوئی (جیسے آریہ سماجی) کہتا ہے۔ کہ جیو نیک و بد اعمال کرنے میں خود مختار ہے۔ پرماتما نیکی کی جزا اور بدی کی سزا دے دیتا ہے

مجبوری میں کئے ہوئے افعال کی جزا و سزا دیتا ہے۔ ناظرین! ذرا تعصب کو چھوڑ کر اور انصاف کو کام میں لاکر غور تو کیجئے۔ کیا یہ مسئلہ ٹھیک ہے۔ آپ نے کبھی پتلیوں کا تماشا دیکھا ہے جو رات کے وقت کیا جاتا ہے۔ اور جس میں شاہنشاہ اکبر کا دربار لگایا جاتا ہے۔ اور تماشہ کرنے والا پردہ کے پیچھے بیٹھ کر پتلیوں کو بذریعہ تار کے نچاتا اور کودواتا ہے؟ بعینہٖ یہی حال اس عقیدہ کے آدمیوں کے نزدیک اس دنیا کا ہے۔ جس طرح تماشہ والا پتلیوں کو جدھر چاہے پھراتا ہے۔ اُسی طرح پرماتما ہر ذی روح سے اس تماشہ گاہ گیتی میں جو چاہے فعل کراتا ہے۔ تو بھلا پھر اس میں اس کا (روح کا) کیا قصور ہے۔ یہ تو ایک ایسی بات ہوئی جیسے ایک آقا نے اپنے نوکر سے کہا۔ کہ ایک روپیہ کے پیسہ لاکر فقیروں کو تقسیم کر دو۔ جب نوکر نے تقسیم کر دئے۔ تو پھر آپ خفا ہوئے۔ اور روپیہ نوکر کی تنخواہ میں سے وضع کرنا چاہا۔ کیا انصاف اسی کا نام ہے؟ کوئی (مثلاً عیسائی) اُس کو ایسا نیایے کاری قرار دیتا ہے۔ کہ باپ کے فعل کی سزا اولاد کو دیتا ہے۔ خلد بریں میں رہتے ہوئے جب آدم و حوا نے خدائے تعالےٰ کے حکم کی نافرمانی کی۔ اور شیطان کے بہکانے سے ایک درخت ممنوع کا پھل کھایا۔ تو وہ زمین پر ڈال دئے گئے۔ اب جو انسان ان کی اولاد ہیں۔ اُسی گناہ کی وجہ سے دُکھ بھوگتے اور تکالیف اُٹھاتے ہیں۔ شیخ سعدی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

گناہ بود مرد ستمگارہ را چہ تاوان زن و بچہ بیچارہ را

ایسا انصاف تو اس دنیا کے حاکم بھی۔ جن کا علم محدود تحقیقات

اور اس کا ملاپ جگت وغیرہ اور جو چیز بنانے سے بنتی ہے۔ وہ ایک خاص وقت میں بنا کرتی ہے۔ اور جو ایک خاص وقت میں بنا کرتی ہے۔ وہ بگڑتی بھی ضرور ہے۔ اس لئے وہ بے ثبات عارضی اور مصنوعی ہوتی ہے۔ مگر چونکہ جگت نہ کبھی بنا ہے۔ اور نہ کبھی ناش کو پراپت ہوتا ہے۔ اس لئے نہ اس کے بننے کا کوئی وقت ہے۔ اور نہ کوئی بنانے والا ہے۔ قدیمی اور ازلی شے کا کوئی بنانے والا نہیں ہوتا۔ جیسے کہ پرماتما قدیمی مانا جاتا ہے اور اُس کا کوئی بنانے والا نہیں ہے۔ ایسے ہی جگت بھی قدیمی ہے اور اس کا کوئی بنانے والا نہیں ہے۔ جب سے کوئی چیز ہوتی ہے تب ہی سے اُس کا گُن[1] اور پریائے اُس میں ہوتے ہیں۔ اس لئے جب سے مادّہ اور روح موجود ہیں تب ہی سے ان میں خود بخود مل جانے اور علیحدہ ہو جانے کی صفت موجود ہے۔ اور چونکہ روح اور مادہ قدیمی ہیں۔ اس لئے اس کا تعلق جو جگت یا سنسار یا دُنیا ہے وہ بھی قدیمی ہے۔ پریائے (حالتوں) میں تغیر و تبدل ضرور ہوتا ہے۔ مگر اصلی شے تغیر پذیر نہیں ہوتی +

اب ہم پرماتما کے نیائے کاری یعنے عادل ہونے پر غور کرتے ہیں۔ نیاکاری کے معنے انصاف کرنے والا ہیں۔ بہت سے آدمیوں کے نزدیک تو دنیا کا کوئی کام چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا بھلے سے بھلا اور بُرے سے بُرا بدون پرماتما کی مرضی کے نہیں ہوتا۔ اور ہر انسان اور حیوان کا ہر ایک کام میں متحرک کرنے والا پرماتما ہے۔ گویا ہر ذی روح جو فعل کرتا ہے۔ اپنی خوشی سے نہیں کرتا۔ بحالت مجبوری کرتا ہے۔ اور پھر پرماتما اس حالت

---

[1] گُن بمعنی صفت و پریائے بمعنی حالت جس کو انگریزی میں (Modification) کہتے ہیں +

اس جگت کو اپنی بھگتوں کو سکھ اور راکھشوں کو دُکھ دینے کے لئے (جیسا کہ پورانک مت کا عقیدہ ہے) بنایا تو اُس کے راگ ودویش[1] کا ہونا پایا جاویگا جس کا اطلاق اُس کی ذات پاک پر ہو نہیں سکتا۔ پانچویں جو جگت کا بننا مانتے ہیں وہ اس کا پرلے[2] ہونا بھی ٹھیراتے ہیں۔ اِس میں یہ سوال ہوتا ہے۔ کہ پہلے پرماتما نے کیوں تو اتنا جھگڑا کیا۔ اور پھر کیوں اس کو مٹایا۔ اگر اس لئے مٹایا۔ کہ اس میں پاپ بہت ہوتے ہیں۔ اور سنساری جیو افعال قبیحہ بہت کرتے ہیں۔ تو کیا پرماتما کو یہ پہلے سے معلوم نہیں تھا۔ اگر نہیں تھا۔ تو اس کے سروگیہ اور سرب دان ہونے میں فرق آتا ہے۔ اور اگر تھا۔ تو کیوں بنایا تھا۔ اگر یہ کہا جاوے۔ کہ اُس وقت اُس کی ایسی ہی مرضی تھی۔ اور پرلے کے وقت ایسی ہی ہوگی۔ تو اول تو اس کی مرضی اور قیامت برپا کرنے کا حال آپ کو کہاں سے معلوم ہؤا۔ دوسرے بار بار کبھی کسی مرضی کا اور کبھی کسی مرضی کا ہونا دیوانوں جیسا فعل ہوتا ہے۔ جو پرماتما شدھ سروپ کے لئے کہا نہیں جا سکتا۔ اِس طرح پرماتما کو جگت کرتا ماننے میں بہت سے سوال پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اگر یہ جگت پرماتما نے نہیں بنایا۔ تو خود بخود کیسے بن گیا۔ کوئی چیز بھی بدون بنانے والے کے نہیں بن سکتی۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ چیزیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک مصنوعی جن کو بنایا جاتا ہے۔ اور جن کا بنانے والا ہوتا ہے۔ جیسے صندوق۔ دوسری قدرتی جو خود بخود بدون کسی کے بنانے کے قدیم سے موجود ہیں۔ جیسے روح و مادہ۔

---

[1] راگ ودویش = الفت و نفرت ۔

[2] پرلے = قیامت ۔

ہوگا۔ عیسائی مذہب کے مطابق تو خدا نے دُنیا کو چھ[2] روز میں بنایا
ہی ہے۔ دوم ہر مادی شے بنانے کے لئے تین کارن (علت)
ضرور ہوتے ہیں۔ اول نمت کارن یا علت فاعلی یعنی بنانے والا
جیسے گھڑے کے بنانے میں کمہار۔ دوسرے اُپادان کارن یا علت
مادی یعنی جس سے وہ چیز بنائی جاوے۔ جیسے گھڑے کے بنانے
میں مٹی۔ تیسرے سادھارن کارن یا علت آلی۔ یعنے اوزار جیسے
گھڑے کے بنانے میں کمہار کا چاک وغیرہ۔ اس طرح جگت کے
بنانے میں پرماتما تو نمت کارن ہے۔ اور رُوح اور مادہ جس کے
ملاپ سے جگت بنایا۔ اُپادان کارن ہے۔ سادھارن کارن کیا ہے؟
کچھ نظر نہیں آتا۔ اگر کہا جاوے۔ کہ پرماتما کا سرب شکتیمان پنا سادھارن
کارن ہے تو یہ ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ یہ نمت کارن کا گن ہے۔ اور
گُن گُنی[1] سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ تیسرے مجسم شے بلا مجسم کے نہیں
بن سکتی۔ پرماتما شُدھ چیتن سُروپ غیر مجسم مانا جاتا ہے۔ اس لئے
مجسم جگت کو بنا نہیں سکتا۔ اس ہی علم متعارفہ پر غور کر کے تو بعض
مذاہب اسلام وغیرہ میں پرماتما کو مثل انسان مجسم قرار دیکر اور
اپنے ہاتھ سے مٹی کو گوندھ کر انسان بنانا بتلایا ہے۔ مگر اس صورت
میں پرماتما کا محدود ہونا ثابت ہوگا۔ جس پر ہم پہلے ہی بحث کر
چکے ہیں۔ چوتھے ہر کام کے کرنے کی کچھ غرض ہوتی ہے۔ پرماتما
کی جگت کے بنانے میں کچھ غرض نہیں معلوم ہوتی۔ اور نئی غرض
اور خواہش اُس وقت ہوتی ہے۔ جب پہلی حالت نامکمل ہو ایسا
پرماتما کے بارے میں کہہ نہیں سکتے۔ اگر یہ کہا جاوے۔ کہ پرماتما نے

[1] گن گنی سے علیحدہ نہیں ہوتا = صفت موصوف سے الگ نہیں ہوتی۔ یعنی یہ ہر دو لازم و ملزوم ہیں ۔ [2] دیکھو انجیل کتاب پیدائش ۔

سے صرف جسم قبل از وقت کثیف ہو گیا ہے۔ جیسے کہ بعض پودوں و درختوں کو خاص طور پر گرمی پہنچانے سے ان میں بے موسم پھل و پھول نکل آتا ہے۔ روح پیدا نہیں ہوئی ہے۔ روح کا مادہ سے ایک علیحدہ شے ہونا اس امر سے بھی ظاہر ہے۔ کہ ہم دس بیس برس کے دیکھے ہوئے کسی آدمی یا شے کو پہچان لیتے ہیں۔ کیونکہ بموجب قول حکماء جسم کے اجزاء ہر لحظہ بدلتے رہتے ہیں۔ حتے کہ چالیس روز کے بعد پہلا جسم بالکل تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس لئے اگر پہچاننے والا جسم یا اُس کے اعضاے آنکھ وغیرہ کو مانا جاوے تو وہ تو قائم نہیں رہتے۔ پس پہچاننے والی شے علیحدہ ہے جس کو روح کہتے ہیں۔ اگر یہ تسلیم کیا جاوے۔ کہ پرماتما اور ارواح و مادہ بشکل اجزاء لاتیجزی موجود تھے۔ پرماتما نے روح اور مادہ کو ملا کر یہ ستھول[1] جگت بنا دیا۔ تو اول تو پرماتما کو خواہش کا ہونا ماننا پڑیگا۔ اور خواہش کا ہونا دُکھ ہے۔ تو اس صورت میں پرماتما کو دُکھ ہوا دُکھ کے ہونے سے وہ نروکار نہ رہا۔ اور اگر یہ کہا جاوے۔ کہ خواہش کے ہونے میں دُکھ اُس وقت ہوتا ہے جب وہ خواہش پوری نہ ہو پرماتما کو جس وقت خواہش ہوئی۔ فوراً جگت بن گیا۔ اس لئے پرماتما کو دکھ ہونا نہیں کہہ سکتے۔ تو کیا جگت کن اور فیکن[2] کے مسئلہ کے مطابق بن گیا۔ اس کی تردید تو ہم پہلے ہی کر چکے ہیں۔ اگر ایسا نہیں ہوا تو کچھ عرصہ خواہ وہ کیسا ہی قلیل مانا جاوے ضرور لگا ہوگا۔ اور اُس عرصہ تک ضرور دُکھ رہا

[1] ستھول = کثیف۔ [2] کُن ہو جا۔ فیکن۔ پس ہو گیا۔ یہ اہل اسلام کا مسئلہ پیدائش دنیا ہے ؎

اور مثل شاہان ارض ڈپٹی و ویسرائے وغیرہ مامور کرنے پڑینگے۔ جیسا کہ اہل اسلام و عیسائی عزرائیل و اسرافیل و کراماً کاتبین وغیرہ کو مقرر کرتے ہیں۔ مگر ایسا ماننے میں۔ اُس کی صفت سرب شکتیمان یا طاقت کل و قادر مطلق میں فرق آئیگا۔ اور اُس کی اور شاہان ارض کی حیثیت برابر ہو جاویگی۔ جو بالکل نامناسب ہے۔ اور اگر یہ کہا جاوے کہ مادّہ بشکل اجزاء لاتیجزی موجود تھا۔ اُس سے جگت بنایا تو ارواح کہاں سے آئیں۔ اگر بموجب چارواک مت روح کو کچھ نہ مانا جاوے۔ اور کہا جاوے۔ کہ صرف مادہ کی مختلف اقسام خاک و باد۔ آب و آتش کی ایک خاص ترکیب سے روح بن جاتی ہے۔ تو اس مت کا کوئی پیروکار بلکہ بانی مبانی آج تک اس قابل نہیں ہؤا اور نہ ہو۔ کہ ان اربعہ عناصر کی کسی ترکیب کیمیاوی سے روح پیدا کردیوے اور اپنے دعوے کا ثبوت دے۔ جیساکہ کسی شاعر کا مقولہ ہے

ع نسخے لاکھوں لکھیں اطبا لیکن ✤ ترکیب عناصری نہ پیدا ہوگی

بعض آدمی اس کے جواب میں یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ گوبر کو دہی میں ملاکر دھوپ میں رکھنے سے جو کیڑے اِس میں پیدا ہو جاتے ہیں وہ مادّہ کے ترکیب کیمیاوی میں ملنے سے روح پیدا ہونے کا ایک ثبوت ہیں۔ لیکن اگر اس پر بخوبی غور کیا جاوے تو معلوم ہو جاویگا۔ کہ گوبر کو دھوپ میں رکھنے سے کیڑے پیدا نہیں ہوئے۔ بلکہ ہویدا ہوئے ہیں۔ وہ اس میں پہلے سے ایسے جسم لطیف میں موجود تھے۔ جو آنکھوں سے نظر نہیں آتا تھا۔ دھوپ کی گرمی سے ان کا جسم قبل از وقت کثیف ہوکر نظر آنے لگ گیا ہے۔ اگر گوبر کو دہی میں ملاکر دھوپ میں نہ رکھا جاتا تو بھی کیڑوں کا جسم ایک خاص وقت پر نظر آنے کے قابل ہو جاتا۔ اس طرح گرمی پہنچانے

پیدایش کا علم پہلے نسلاً بعد نسلاً بطور روایت چلا آیا - اور پھر اُسی
روایت کو ویدوں میں بوقت اُن کی تصنیف کے درج کر دیا - تو یہ
بھی ٹھیک نہیں بیٹھتا - کیونکہ جیسے مکین بدوں مکان کے نہیں ہو
سکتا - اسی طرح بغیر پہلے دنیا کے ہونے کے اس میں انسان بھی
موجود نہیں ہو سکتا - اور جب انسان دنیا کی پیدایش کے بعد کا
ہے - تو وہ دنیا کی پیدایش کا حال نہیں بیان کر سکتا - جیسے بیٹا باپ
کے جنم کا حال نہیں بتلا سکتا - لہذا پرماتما کا جگت کو بنانا کسی طرح بھی
پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتا - اور اگر یہ کہا جاوے - کہ پرماتما اب بھی جگت
کو بناتا رہتا ہے تو پہلے لحاظ سے اُس کے سرب شکتیمان ہونے میں
فرق آتا ہے - جو قابل اعتراض ہے - دوسرا سوال یہ ہے - کہ آیا
پرماتما نے جگت کو نیستی سے ہست کیا - جیسا کہ اہل اسلام و عیسائی
مانتے ہیں - یا کسی مادہ سے جو پیشتر سے موجود تھا بنایا - جیسا کہ
آریہ سماجی بتلاتے ہیں ؟ صورت اول تو علم کے بالکل برخلاف ہے
اور سفر میں سے سد تسلیم کے تفریق کرنے کے برابر ہے - صورت دوم
پر یہ سوال ہے - کہ وہ مادہ کیسے موجود تھا - اگر یہ کہیں کہ پرماتما سے
علیحدہ تھا تو بس دنیا کا اناد ہونا ثابت ہے - اگر یہ کہیں کہ پرماتما
میں تھا تو چیتن پرماتما میں جڑ مادہ کیسے تھا - اجتماع ضدین محال ہے
اور اگر یہ کہا جاوے کہ پرماتما اور مادہ کا ملاپ ایسا تھا - جیسا کہ جسم
انسان کا اور روح کا ہے - تو پرماتما مورتیک پدارتھ ہو جاویگا -
کیونکہ مادہ مورتیک ہے اور مورتیک ہونے سے محدود ہو جاویگا - اور
پھر اس کو عرش پر یا اُس جگہ کا کچھ اور جو چاہو نام رکھ لو متمکن ماننا
ہوگا - جیسا کہ اہل اسلام و عیسائی اعتقاد کرتے ہیں - اور اس طرح
محدود ہونے سے اُس کے جملہ افعال انتظام یعنی وغیرہ محدود ہو

سے یہ پرتیکش کی ذیل میں ہے۔ پرماتما کے جگت کرتا ہونے میں پرتیکش
پرمان تو ہے ہی نہیں۔ پرتیکش کے نہ ہونے سے انومان اور اپمان
بھی نہیں۔ باقی رہا شبد پرمان یعنے شہادت زبانی و تحریری۔ سو اس
میں سے بھی زبانی کا تو عدم ہی ہے۔ تحریری ثبوت میں کتب مقدسہ
مختلف مذاہب میں وید سب سے پرانے مانے گئے ہیں۔ مگر وہ بموجب
تحریر محققان یورپ زیادہ سے زیادہ حضرت عیسےٰ سے دو ہزار[1] برس
پہلے کی تصنیف ہیں۔ اور دنیا کی پیدائش اہل اسلام و عیسائی حضرت
عیسےٰ سے چار ہزار چار برس پہلے اور اہل ہنود اسے تقریباً دو ارب
سال قرار دیتے ہیں۔ گویا وید دنیا کی پیدائش سے ہزارہا برس
بعد کی تصنیف ہیں۔ چونکہ یہ کتب مقدسہ اُس وقت کی نہیں ہیں۔
جس وقت کہ پرماتما کا جگت کو بنانا بیان کیا جاتا ہے۔ اس لئے اگر
ان کا کوئی منتر شہادت میں پیش کیا جاوے۔ تو وہ قابل شہادت
نہیں ہو سکتا۔ اگر اس کے جواب میں کہا جاوے۔ کہ دنیا کی

---

[1] مسٹر آر سی دت اپنی تواریخ ہندوستان میں رقمطراز ہیں:-

Modern scholars have not claimed an earlier date than 2000 B. C. for the hymns of the Rig Veda, though Hindu civilisation must have been centuries or thousands of years old when those hymns were composed.

(ترجمہ) "آج کل کے علماء وید کی تصنیف حضرت عیسےٰ سے دو ہزار برس پہلے
سے زیادہ کی نہیں بتلاتے۔ خواہ ہندوستان کے باشندے اس سے سینکڑوں
یا ہزاروں برس پہلے تہذیب حالت میں ہوں۔"

مسٹر ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر کی تواریخ ہند میں ایسا لکھا ہے:-

European scholars have inferred from astronomical data that its (the Veda's) composition was going on about 1400 B. C.

(ترجمہ) علماء یورپ نے ستاروں وغیرہ کا حساب لگا کر جن کا ذکر رگوید میں ہے۔ یہ
نتیجہ نکالا ہے کہ یہ حضرت عیسےٰ سے چودہ سو برس پیشتر تصنیف ہو رہا تھا۔

یعنے ناممکن۔ جیسا اگر کہیں گدھا یا حیوان ہے۔ جس کے سر پر سینگ ہوتے ہیں۔ اس طرح پرماتما کو آکاش وت سرب ویاپک ماننے میں اس کی صفت میں اتی ویاپتی دوش ہے کیونکہ یہ صفت آکاش اور پرماتما دونوں میں مشترک ہو جاتی ہے۔ اور پھر ان دو موصوف کا تمیز کرنا مشکل ہوگا۔

پرماتما کو جگت کا خالق ماننے میں اول تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آیا اس نے جگت کو ایک دفعہ ہی بنا لیا ہے۔ یا اب بھی بناتا چلا جا رہا ہے۔ اگر ایسا مانا جاوے کہ ایک دفعہ بنا لیا ہے۔ تو اس میں اویاپتی دوش ہے۔ اور پرماتما کی شکتی اس صفت سے نہیں ہو سکتی۔ اور نہ یہ بات کسی دلیل یا شہادت سے ثابت ہو سکتی ہے۔ کہ پرماتما نے جگت کو بنایا ہے۔ دلیل یا شہادت کی وجہ کو سنسکرت کی کتب منطق میں پرمان کہتے ہیں۔ پرمان چار قسم ہیں (۱) پرتیکش یعنی ظاہری (۲) انومان یعنی قیاسی یا استخراجی (۳) شبد یعنی شہادت زبانی و تحریری (۴) اُپمان یعنی تشبیہ۔ پرتیکش وہ علم ہے جو حواس اور شے کے ملاپ سے ہوتا ہے۔ جیسے گھوڑے کو آنکھ سے دیکھ کر اور راگ کو کان سے سن کر اس کا علم ہونا۔ انومان وہ ہے جو پرتیکش کے بعد علت و معلول کے سلسلہ کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ جیسے پہلے پرتیکش میں آگ و دھوئیں کا تعلق دیکھا تھا۔ اب صرف دھوئیں کو دیکھ کر یہ جاننا کہ وہاں آگ ضرور ہے۔ شبد پرمان[1] زبانی و تحریری و تاریخی ثبوت کا نام ہے۔ اُپمان تشبیہ کو کہتے ہیں۔ جیسے مثلاً نیل گائے عام گائے جیسی ہوتی

[1] کتب منطق میں شبد پرمان سے مراد صرف آپت کے اپدیش سے ہے۔ مگر ہم نے یہاں اس کو عام معنوں میں مستعمل کیا ہے۔ کیونکہ اتیہہ پرمان (ثبوت تاریخی) وغیرہ بھی شبد کے ذیل میں شمار کیا جاتا ہے۔

ہمہ اوست کے مسئلہ پر اس قسم کے بہت سے اعتراض ہو سکتے ہیں۔
پرماتما کو سرب ویاپک ماننے کی دوسری طرز اُس کو آکاش وت
ہر چیز میں موجود سمجھنا ہے۔ مگر اس طرح جب وہ جڑ وستو کے ذرہ
ذرہ میں براجمان ہے۔ تو وہ جڑ وستو چیتن کیوں نہیں ہو جاتی۔
جیسا کہ چراغ سے اندھیرا گھر روشن ہو جاتا ہے۔ اگر اس کے جواب
میں یہ کہا جاوے۔ کہ پھر چیتن کی موجودگی میں جسم بھی چیتن ہو جانا
چاہئے۔ تو یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ جسم میں چیتن مقید ہے
اور اس کے قواعد محدود ہیں مگر پرماتما مقید نہیں ہے۔ اور نہ اُس کے
سرب شکتیمان ہونے کی طاقت کو کسی نے روک رکھا ہے۔ دوسرے
آکاش وت کہنے میں اُس کی صفت سرب ویاپک میں اتی ویاپتی
(अतिव्याप्ति) دوش آتا ہے۔ ایک شے کی تمیز دوسری شے سے بذریعہ
اُس کی صفت کے ہوتی ہے۔ اور یہ صفت کامل ہونے کے لئے تین
دوشوں سے مبرا ہونی چاہئے۔ اول اویاپتی (अव्याप्ति) جو کبھی ہو
کبھی نہ ہو۔ جیسے اگر کوئی شخص یہ سوال کرے۔ کہ مجھ کو امولک رام سے
ملنا ہے۔ اس کی کیا شناخت ہے۔ اس کو جواب دیا جاوے۔ کہ
امولک رام وہ ہے۔ جو سیاہ ٹوپی پہنے ہوتا ہے۔ تو اس صفت
"سیاہ ٹوپی پہننے والا" میں اویاپتی دوش ہے۔ اور شناخت کا کامل
ذریعہ نہیں ہے۔ کیونکہ ممکن ہے۔ کہ وہ اُس روز سیاہ ٹوپی پہنے نہ ہو۔
بلکہ سرخ پہنے ہوا ہو۔ دوم اتی ویاپتی (अतिव्याप्ति) جو بہت سی چیزوں
میں ہو جیسے کوئی شخص چودھری سے یہ سوال کرے۔ کہ گوپی چند کی
گائے کونسی ہے۔ وہ اس کا جواب دے۔ کہ جس کا رنگ گورا ہے
مگر گاؤں میں گورے رنگ کی بہت سی گائیں ہیں۔ اس لئے اسکی صفت
گوری کہنے میں۔ اتی ویاپتی دوش ہے۔ سوم اسمبھوی (असम्भव)

ہیں۔ ان کے مجموعے کا نام بہ تمثیل اعضائے وجسم انسان برہم کیسے ہو سکتا ہے۔ چوتھے اگر یہ کہا جاوے۔ کہ برہم سنسار کی ہر شے کے درمیان جزلاتیجزی کی صورت میں موجود ہے۔ اور سب کو ملا رکھا ہے۔ تو وہ ملا رکھنا کس طرح کا ہے۔ آیا ہر جز جہاں کا تہاں جڑا ہوا ہے یا علحدہ ہو کر ایک جگہ سے دوسری جگہ بھی جا جڑتا ہے۔ اگر جہاں کا تہاں جڑا ہوا مانا جاوے۔ تو جبکہ آفتاب جو دنیا کا ایک بہت بڑا عضو ہے حرکت کرتا ہے۔ تو اُس کے ساتھ تمام زمین حرکت کیوں نہیں کرتی۔ یا بموجب تحقیقات جدید جبکہ زمین حرکت کرتی ہے تو آفتاب کیوں ساکن ہے۔ کیونکہ وہ ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ اور اگر سنسار کا ہر جز اپنی جگہ خاص سے علحدہ ہو کر دوسری جگہ جڑ جاتا ہے۔ تو اس صورت میں وہ جُڑا ہوا نہیں کہا جا سکتا۔ پانچویں اگر ایسا مانا جاوے۔ کہ پہلے برہم ایک تھا۔ بعد میں انیک ہو گیا اور پھر ایک ہو جاویگا۔ تو اس صورت میں ہر شے کے خواص و انسان وحیوان کی عادت یکساں ہوتی۔ کیونکہ جو گُن کل میں ہوتا ہے۔ وہی اُس کے جزو میں ہوتا ہے۔ مگر سنسار میں کوئی متواضع ہے۔ تو کوئی متکبر ہے کوئی حلیم ہے تو کوئی متنفر ہے۔ اگر ایک شے جڑ ہے۔ تو دوسری چیتن ہے۔ کہیں گل ہے۔ کہیں خار ہے۔ کہیں خزاں ہے کہیں بہار ہے + اور جس وقت یہ سب اشیاء جو صرف جڑ اور چیتن کی ذیل میں شمار ہیں۔ برہم میں مل جاوینگی۔ تو علحدہ علحدہ اپنی ہستی کو قائم رکھینگی یا سب برہم روپ ہو جاوینگی۔ بصورت اول مسئلہ ایکو برہم دتیو ناستی (एको ब्रह्म द्वितीयो नास्ति) "صرف برہم ہی برہم ہے دوسرا کچھ نہیں ہے" قائم نہیں رہ سکتا۔ اور بصورت دوم جڑ چیتن اور چیتن جڑ ہو جاویگا۔ جو بالکل غیر ممکن ہے۔ غرضیکہ ادویت برہم یا

مایا کو جڑ کہا جاوے۔ اور برہم جو چیتن ہے۔ اس میں ویاپک مانا جاوے۔ تو پھر مایا کا وکار نہیں رہ سکتا۔ جیسا کہ مکان میں لیمپ موجود ہونے سے اندھیرا نہیں رہ سکتا۔ اگر مایا چیتن ہے۔ تو اس میں وہ چیتن شکتی اپنی ہے یا برہم کی؟ اور اگر اپنی ہے۔ تو پھر اس میں برہم کا کیا تعلق رہا۔ اور اگر مثل عکس آفتاب برہم کی ہے۔ تو پھر اس میں وکار کیسا؟ علاوہ بریں سرب ویاپک ہونے کے کئی پہلو ہیں۔ ایک تو یہ کہ تمام شے علحدہ علحدہ ہیں۔ مگر ان کے مجموعہ کا نام برہم ہے۔ جیسے کہ گھوڑے۔ ہاتھی۔ سوار۔ پیادے علحدہ علحدہ ہیں۔ مگر اُن کے مجموعہ کا نام فوج ہے۔ تو اس صورت میں برہم کوئی علحدہ چیز تو نہ ہوا۔ صرف ایک وہم و خیال ہوا۔ دوسرے یہ کہ تمام شے اپنی ذاتی ہستی کے لحاظ سے تو علحدہ علحدہ ہیں۔ مگر ایک قسم ہونے کے سبب سے ایک ہیں۔ جیسے گھوڑا کوئی تازی ہے کوئی ترکی ہے۔ کوئی ایسا ہے کوئی ویسا ہے۔ مگر جنس کے لحاظ سے ایک ہی ہے۔ تو پھر وہ جنس کوئی علحدہ شے تو نہ ہوئی۔ اسی طرح برہم بھی کوئی علحدہ شے نہ ہوا۔ تیسرے یہ کہ اعضاے تو علحدہ علحدہ ہیں۔ مگر جس کے یہ اعضاء ہیں۔ وہ علحدہ ہے۔ جیسے کہ آنکھ۔ کان۔ ناک وغیرہ اعضاے تو علحدہ علحدہ ہیں۔ مگر ان سب اعضاے کا مالک انسان علحدہ ہے اور اسی طرح جملہ دریا و سمندر۔ ارض و سما جو کچھ ہے۔ وہ سب براٹ روپ برہم کے اعضاے ہیں۔ اس صورت میں ناک و کان وغیرہ اعضاے کے اپنی جگہ موجود ہو کر مجموعہ ہونے کا نام انسان ہے۔ علحدہ علحدہ ہو جانے سے انسان (جسم) قائم نہیں رہتا۔ مگر دنیا کی تمام اشیاء تو بالکل علحدہ علحدہ اور ہر دم متغیر نظر آتی

अन्ये त्रिक स्थले विष्णु विष्णु पर्वत मस्तके ।

ज्वाला माला कुले विष्णु विष्णु सर्वं मयंजगत् ॥

پرماتما روپ ہے اور ان اشیا کی اپنی کچھ ہستی نہیں ہے۔ تو ان میں ایک
میرو دوسرا غریب۔ تیسرا سکھی۔ چوتھا دکھی وغیرہ وغیرہ کیوں ہیں؟ اور جب ان
سب میں ایک ہی طاقت مثل برقی قوت کے کام کر رہی ہے۔ تو ایک کو دوسرے
کا حال کیوں نہیں معلوم ہوتا؟ ہر ایک اپنی ہستی کو علحدہ علحدہ کیوں جان
رہا ہے؟ ایک دوسرے پر اپنا تسلط کیوں جماتا ہے؟ ایک دوسرے کو
کیوں تکلیف پہنچاتا ہے؟ انسان۔ گھوڑے وغیرہ حیوانات پر کیوں سوار
ہوتا ہے؟ کہار کیوں پالکی اٹھا کر چلتا ہے؟ اور امیر اُس پالکی میں کیوں
بیٹھتا ہے؟ ایک دوسرے کا حاکم و محکوم۔ ظالم و مظلوم کیوں ہے؟ اگر
ہر ایک چیز میں پرماتما ہے تو چور کو چوری کی سزا کیوں دی جاتی ہے؟
کیونکہ چور اور وہ شخص جس کے مال چوری کی گئی ہے ایک ہی ہے۔
گویا ایک ساہوکار کی دو دکانیں ہیں۔ خواہ مال اس میں رہا خواہ
اس میں۔ دوسرے وہ مال بھی پرماتما ہے۔ اس لئے کس نے
چوری کی۔ کس کے مال کی؟ اور کیا کی؟ پھر سزا اور جزا کیسی؟
اس کے جواب میں ویدانتی کہتا ہے۔ کہ یہ سب کچھ مایا[1] کا وکار ہے۔
اس میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ مایا برہم[2] کی اور اس کا کوئی گن[3]
ہے یا علحدہ شے ہے؟ اور اگر علحدہ شے ہے۔ تو جڑ ہے یا چیتن
اگر مایا برہم کی اور اس کا گن ہے۔ تو پرماتما میں بھی وکار ٹھیرا اور
اگر برہم میں وکار ہے۔ تو وہ برہم کیسا؟ اور اگر کوئی علحدہ شے
ہے تو پھر ہمہ اوست اور ادویت برہم کا مسئلہ قائم نہیں رہتا۔ اگر

[1] مایا کا وکار = مادہ کا فساد [2] برہم = پرماتما و پرمیشر۔ [3] گن = صفت۔

ر اسی کوشش کرنے سے جھٹ پٹ یاد کر سکتا ہے - لیکن جس نے بالکل نہیں پڑھی - اس کو از حد مشکل ہوتی ہے - اِسی طرح جس شخص نے پچھلے جنم میں تحصیل علم میں دل لگایا ہے - وہ اس جنم میں تھوڑی سی بات پر عالم بن جاتا ہے - اور جس نے گیان ابھیاس نہیں کیا - ہے وہ کوڑھ مغز ہوتا ہے - ایسا ہی حال جاہ و حشمت صنعت و حرفت دھن و دولت وغیرہ کا ہے - ان دلائل عقلی کو قطع نظر کرکے کملہ ذنتل وغیرہ جانوروں میں جو استحقار رہتا ہے وہ تناسخ کا ظاہری ثبوت ہے ٭

ایشور و چار جاری رہا

آمدم بر سر مطلب - آستک مذہب والے جن میں جین بھی شامل ہیں - پرماتما کو پرم پوتر - سروگیہ - چدانند - سرب شکتیمان - نروکار - اجر - امر - ابھے وغیرہ تو سب ہی مانتے ہیں - مگر ان میں بڑا بھاری جھگڑا جو تفرقہ کا باعث ہے - اُس کی تین صفات (۱) سرب ویاپک (۲) جگت کرتا اور (۳) نیاکاری پر ہے - ان کو ہر ایک اپنے اپنے طرز خاص میں مانتا ہے - جین مت ان صفات کو جس طرح کہ دیگر آستک مانتے ہیں تسلیم نہیں کرتا - اِس امر کی بحث اس طرح پر ہے

سرب ویاپک کے معنی ہیں ہر ایک چیز میں موجود ہونے والا اس کے دو پہلو ہیں - ایک تو جیسا کہ ادویت برہم [[illegible]] یعنی ہمہ اوست کے قائل ویدانتی مانتے ہیں - دوسرے آکاش وت (خلا کی مانند) ہر شئے میں موجود ہونا - جیسا کہ آریہ سماج[1] کا اعتقاد ہے - بصورت اول - اگر ہر انسان و حیوان - چرند و پرند - دریا و سمندر - خاک و پتھر - جیسا کہ کہا ہے :-

[1] دیکھو ستیارتھ پرکاش اردو مطبوعہ دفعہ اول سمواس ۷ مد ا صفحہ ۲۳۰ ٭

ہے - جس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں کیا جا سکتا - اور جن کو گیان حاصل ہو جاتا ہے - اُن کو سزا و جزا کا سبب بھی معلوم ہونا کچھ بات نہیں ہے ✦

بہت سے آدمیوں کا تناسخ پر یہ اعتراض ہے کہ انسان جو اشرف المخلوقات ہے - وہ کُتّے اور بندر وغیرہ کے جسم میں کیسے چلا جاتا ہے - بات یہ ہے - کہ جیسے دُنیا کی کوئی چیز ضائع نہیں ہوتی اسی طرح ہر ایک کرم اور خواہش (کہ وہ بھی کرم کی ایک قسم ہے) ضائع نہیں ہوتی - بلکہ اُس کا پُورا ہونا امر لازمی ہے - اگر خواہش بہت قوی ہوگی - تو اُس کا پھل بھی قوی ہوگا اور اگر وہ خواہش اس جنم میں پوری نہیں ہوئی ہے اور بہت قوی ہے - تو اُس کے حاصل کرنے کے - لئے اُس ہی کے حسب حال جسم دھارنا پڑیگا - مثلاً اگر کسی انسان میں شہوت پرستی کی از حد خواہش ہے - اور وہ کسی طرح بھی پوری نہیں ہوتی - اور بعد مرنے کے بھی اُسی طرح مضبوط رہتی ہے - تو یہ ضرور ہے - کہ وہ کُتّے[1] یا گدھے کے جسم میں جاوے - جہاں اُس کو اُس خواہش کے پورا کرنے کا ہر طرح کا موقع ملے ✦

بعض اشخاص کو جو اس دنیا میں علم و ہنر - جاہ و حشمت - دھن و دولت صرف تھوڑی سی کوشش سے بلکہ بدون کوشش مل جاتے ہیں - اور بعض کو باوجود کوشش کامل و سعی بلیغ حاصل نہیں ہوتے - اس کی وجہ صرف جنم سابقہ کے اعمال ہی ہیں - جیسے جس شخص نے بچپن میں تواریخ پڑھی ہے - وہ اب اس کو

---

[1] شہوت پرستی کے خیالات رکھنے سے کُتّے یا گدھے کا جسم ملنا صرف تمثیلاً بیان کیا گیا ہے یہ کوئی کلیہ قاعدہ نہیں ہے کیونکہ جیو کے دیگر نیک و بد اعمال کا بھی اثر ہوتا ہے

جبکہ اِس جنم کے عالم طفولیت کی بلکہ دو چار سال گذشتہ کی باتیں اور واقعات یاد نہیں رہتے - تو پھر پچھلے جنم کا حال کہ جس کے درمیان جسم سے جدائی (موت) کا ایک بڑا بھاری حادثہ واقع ہو چکا ہے - کس طرح یاد رہ سکتا ہے - لیکن اگر کسی کو اِس قانون قدرت کے معلوم کرنے کا خیال ہو - تو اُس کو چاہیئے - کہ خواہشات نفسانی و تعلقات دنیا کو ترک کر کے گیان - دھیان کے رستہ میں لگے - مہاں پُرشوں کو جنھوں نے لذات محسوسات سے کچھ واسطہ نہیں رکھا ہے - اور بڑی بڑی تپشیا کر کے اس چنچل من کو اور اندریوں کو اپنے قابو میں کیا ہے - ایک جنم کا کیا بلکہ کئی جنموں کا حال معلوم ہو گیا ہے *

بعض شخص یہ کہا کرتے ہیں - کہ ہر بد فعل کی سزا اور نیک عمل کی جزا ملتے وقت یہ معلوم ہونا ضروری ہے - کہ یہ کس فعل کا عوض ہے - تاکہ آیندہ بُرے کام سے پرہیز اور نیک کام کے کرنے کی کوشش کی جاوے - لیکن کرموں کا سلسلہ ایک پیچیدہ سلسلہ ہے - اور اکثر دفعہ ایک عوض کے کئی سبب ہوتے ہیں - اس لئے سزا و جزا بھگتنے کے وقت فعل کا علم معمولی طور پر ہونا بہت مشکل ہے - اور جیسے جب پہاڑ پر بارش ہوتی ہے - تب دیس والوں کو معلوم نہیں ہوتی - لیکن جب وہ سیلاب بنکر دریاؤں میں آتی ہے تو دلیل استخراجی سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے - کہ پہاڑ پر بارش ہوئی ہے - اِسی طرح ہر سزا و جزا پچھلے کئے ہوئے کرموں کا پھل ہوتا ہے اور یہ سزا و جزا جو بذریعہ تناسخ ملتی ہے - کسی ایسے شخص کے ہاتھ میں نہیں ہے - جس کے ہر فعل کی صداقت ہونی واجب ہے - بلکہ یہ ایک قانون قدرت

اعتقاد نہیں ہے +

تناسخ یا آواگون

یہ ایک عام اصول اور علمی مسئلہ ہے کہ ہر ایک کارن کا کاریج اور ہر علت کا معلول ضرور ہوتا ہے۔ پس بموجب اس مسئلہ کے ہر فعل جو کیا جاتا ہے۔ اُس کا اجر ملنا ضروری ہے۔ لیکن بہت سے افعال ایسے کئے جاتے ہیں۔ جن کا عوض اِس جنم میں نہیں ملتا۔ اس لئے علت اور معلول کا سلسلہ قائم کرنے کے لئے یہہ لابُدی ہوا۔ کہ دوسرا جنم اختیار کر کے اُن اعمال کا عوض بھگتا جاوے۔ اب چونکہ ہر جنم میں کچھ نہ کچھ نئے کرم ضرور کئے جاتے ہیں۔ اس لئے سلسلہ جنم مرن قائم رہتا ہے۔ اور جب تک یہ جیو پچھلے کئے ہوئے کرموں کا بھلا یا بُرا پھل نہیں بھوگ لیتا اور آیندہ نشدھ یا نسکام کرموں میں نہیں لگتا۔ یہ سلسلہ تناسخ کبھی ختم نہیں ہوتا۔ اور جب پچھلے کرموں کا اجر پا چکتا ہے۔ اور آیندہ کوئی اشبھ و شبھ کام نہیں کرتا۔ تب پھر اس کا جنم نہیں ہوتا اور ہمیشہ کے لئے نجات پا جاتا ہے۔ جیسا کہ دھان پر سے تُس علاحدہ ہو جانے سے پھر چانول بویا نہیں جاتا +

بعض آدمی مسئلہ تناسخ پر یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اگر ایک ہی جیو آتما بار بار جنم لیتا ہے۔ تو پھر اس کو پہلے جنم کا حال کیوں یاد نہیں رہتا۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ یاد رکھنا من کا کام ہے اور من جسم کا ایک حصہ ہے۔ جب پچھلا جسم ہی نہیں رہا۔ تو وہ من بھی جو پچھلے جسم کا حصہ تھا نہیں رہا۔ اور جب گودام ہی قائم نہیں رہا۔ تو اس میں جو شے تھی وہ بھی نہیں رہی۔ اور

اُوچ اُوچ وسا دھار- چت پر ماد کو ٹار
او نچلی وسا نے مت گرو. آدھو دھرنی- ٹیک
بھاگ چند پاپر کار جیو ہے سُکھ اپار
یا کے نردھار سیا د باد کی اُچرنی- فقط

مطلب

جین شاستروں میں روح کا رجحان تین قسم کا کہا ہے - ایک پُن رُوپ دوسرا پاپ رُوپ- تیسرا دتیراگ رُوپ - ان میں سے پُن اور پاپ روپ جو رجحان ہے - اُس سے کرم کا بندھ پڑتا ہے - اور وتیراگ روپ رجحان سے دورِ تناسخ سے رہائی ملتی ہے- جب تک علم حقیقی حاصل نہ ہو- تب تک پُن کرم کرنا مناسب ہے - مگر دل سے کاہلی کو دور کر کے اعلےٰ ہی اعلےٰ درجہ پر چڑھنا ٹھیک ہے - اور اعلےٰ درجہ سے نیچے گرنا درست اور مناسب نہیں ہے - ایسا کرنے سے بھاگ چند جی کہتے ہیں - جیو کا کلیان ہوتا ہے - یہی ارہنت دیو نے اُپدیش دیا ہے" +

ارواح میں علم و طاقت کا کم و بیش ہونا و کوشش کرنے سے ان کا ترقی پانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ متواتر بطریق مناسب سعی کرنے سے قواء درجہ کمالیت پر پہنچ سکتی ہیں اس درجہ کمالیت پر پہنچنے کا نام جیو آتما کا پرماتما بن جانا ہے - اور دور تناسخ سے رہائی پانا - اِس موقع پر قبل اس کے کہ ہم سلسلہ مضمون کو اختیار کریں - تناسخ کا بھی کچھ ذکر بطور جملہ معترضہ کے کر دینا مناسب خیال کرتے ہیں - کیونکہ بہت سے مت والوں کا اس پر

سورگ میں رہ کر آنند بھوگنا ہوتا ہے۔ بشدھ کرم وہ ہیں۔ جو بلا کسی غرض کے صرف آتمیک سدھار اور روحانی ترقی کے لئے کئے جاتے ہیں جیسے زہد و تقویٰ۔ عبادت و ریاضت ایسے کرم کرنے اور پہلے ہر دو اقسام کے کرموں سے بچنے سے موکش یا نجات ابدی حاصل ہوتی ہے۔ اور سلسلۂ تناسخ سے ہمیشہ کے لئے رہائی پاکر جیو آتما پرماتما کے درجہ پر پہنچ جاتا ہے۔ جب تک جیو آتما کو علم معرفت و حقیقی حاصل نہ ہو۔ تب تک بمقابلہ اشبھ کرموں کے شبھ کرموں کا کرنا اچھا ہے۔ مگر چونکہ شبھ کرم بھی سنسار بھرمن کا کارن ہیں اور ان میں (شبھ کرموں) اور اشبھ کرموں میں صرف سونے اور لوہے کی بیڑی جیسا فرق ہے۔ اس لئے گیان کے ہو جانے پر ان کو بھی باعث گرفتاری خیال کر کے چھوڑ دینا اور بشدھ کرموں میں لگنا چاہئے۔ جیسا کہ بھاگ چند جی نے کہا ہے :-

بھجن

پرنتی سب جیون کی تین بھانت برنی

ایک پن ایک پاپ ایک راگ ہرنی۔ ٹیک

تامیں شبھ اشبھ دھندھ دوئے کریں کرم بندھ

بیت راگ پرنت ہی بھو سمدر ترنی۔ ٹیک

یاوت شدھ اپیوگ پاوت ناہیں منوگ

تاوت ہی کرن یوگ کہی پن کرنی۔ ٹیک

لہ سری سوامی دیانند سرسوتی بانی آریہ سماج نے اس ہی کو موکش مانا ہے کیونکہ ان کے نزدیک جیو کو نجات ابدی نہیں ملتی۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش اردو مطبوعہ دفعہ اول سملاس ۹ نمبر ۲۰ ۔

ایسے ہی جیو آتما کے تعلقات ہیں۔ گیان سے سبھاوِک سنبندھ[1] ہے۔ جو کبھی دور نہیں ہوتا۔ پدگل سے اُپادِھک سنبندھ ہے جو باوجود مثل چانول اور تُس کے انادی ہونے کے دُور ہوجاتا ہے۔ زن و فرزند و دیگر اسباب دُنیا سے سنجوگ سنبندھ ہے۔ جو مثل سرا کے مسافروں کے ہے۔ جو ہر دم ہوتا اور بچھڑتا رہتا ہے۔ جیو آتما اور پدگل کا سنبندھ کرموں کی وجہ سے ہے۔ اور اس سنبندھ سے جیو آتما پر حسب ذیل آٹھ قسم کی آلودگی آئی ہوئی ہے (۱) گیانا ورنی (۲) درشناورنی (۳) موہنی۔ (۴) انترائے (۵) نام (۶) گوتر (۷) آیو (۸) بیدنی + ان کے معنی اور مطلب سمجھنے کے لئے کتاب ہٰذا کا باب "جین فلسفہ" ملاحظہ کیجئے۔ کرم جو جیو آتما کرتا ہے۔ وہ تین قسم کے ہیں۔ ایک اَشبھ یعنی بُرے۔ دوسرے شُبھ یعنی بھلے۔ تیسرے شُدّھ یعنی بہت ہی اچھے ان ہی کو نشیدھ۔ سکام و نسکام کہتے ہیں۔ اشبھ کرم وہ ہیں۔ جن کے کرتے وقت خوف یا شرم یا شک پیدا ہو جیسے چوری۔ زنا و جھوٹ۔ ایسے کرموں کا اثر موجب اُن کے درجہ کے قالب دوزخی وحیوانی و نباتاتی وغیرہ دیتا ہے۔ شُبھ کرم وہ ہیں ۔ جو کسی دوسرے جیو یا جیووں کو فائدہ پہنچانے کی نیت اور ساتھ ہی اپنے فائدہ کے لئے کئے جاویں۔ جیسے بغرض شہرت و ناموری خود و مفاد خلائق سکولوں و کالجوں کا کھولنا سدابرت وغیرہ جاری کرنا ایسے کرموں کا عوض دنیاوی سُکھ۔ قالب انسانی میں راجہ مہاراجہ کا درجہ اور مدت دراز کے لئے

---

[1] سنبندھ۔ تعلق +

دور ہو گئی ہے۔ اور اب جین مت بودھ مذہب سے بالکل علیحدہ تسلیم کیا گیا ہے۔ چونکہ جین مذہب پرماتما و جیو آتما و پرلوک سب کا معتقد ہے۔ اس لئے اس کو ناستک مت خیال کرنا سراسر غلطی اور جہالت ہے۔ بموجب اعتقاد جین مذہب پرماتما و جیو آتما میں جو فرق ہے۔ وہ اِسطرح ہے۔ جیو آتما اناد[1] و اننت[2] ہے۔ ہمہ دانی۔ ہمہ بینی۔ طاقت کل و سرور کل اس کے ذاتی اوصاف ہیں۔ مگر چونکہ پُدگل[3] سے بھی اِس کا اناد سے تعلق ہے۔ اِس لئے بوجہ اِس آلودگی کے وہ اوصاف چھپے ہوئے ہیں۔ جس وقت پُدگل کا تعلق دور ہو جاتا ہے۔ اصلی اوصاف ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور اس وقت جیو آتما پرماتما کہلانے لگتا ہے۔ اس میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ جیو آتما اور پُدگل کا تعلق جو انادی ہے وہ کس طرح ٹوٹ جاتا ہے۔ اِس کا جواب یہ ہے کہ تعلق تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک سُبھاوِک[4] یعنی ذاتی و جبلی۔ دوسرا اُپادھک یعنی غیری و خارجی۔ تیسرا سنجوگ یعنی اتفاقی و عارضی + سُبھاوِک وہ تعلق ہوتا ہے۔ جس کا نہ شروع ہوتا ہے اور نہ اخیر۔ جیسے آگ میں گرمی + اُپادھک تعلق وہ ہوتا ہے۔ جس کا شروع نہیں ہوتا۔ مگر آخیر ہوتا ہے۔ جیسے چاول اور تُس + سنجوگ وہ تعلق ہے۔ جس کا شروع اور آخیر دونو ہوتے ہیں۔ جیسے پانی میں گرمی یعنے جب گرم کیا جاتا ہے۔ گرم ہو جاتا ہے۔ اور جب گرمی دور ہو جاتی ہے۔ تو پھر اصلی خاصیت یعنی سردی اختیار کر لیتا ہے

---

[1] اناد۔ زمانہ جس کا شروع نہ ہو = ازل [2] اننت۔ جس کا اخیر نہ ہو یعنی ابد [3] پُدگل = مادہ میٹر Matter [4] سُبھاوِک = سنبدھ کو سمبندھ بھی کہتے ہیں +

بدیں خیال کہ وہ نہیں جانتا کہ موت کے بعد کیا ہے۔ پس اے ملوک پتر جو تجھ کو بتلایا گیا ہے۔ اُس کو جان اور جو نہیں بتلایا گیا اُس کو دریافت نہ کر (ازچول ملوک دواد مجھم نکائے)

گوتم بُدھ روح کی ہستی میں اعتقاد نہیں رکھتا تھا۔ مگر چونکہ مسئلہ تناسخ اہل ہنود کے دلوں پر ایسا جما ہوا تھا۔ اُس کا اُکھاڑنا ناممکن تھا۔ اس لئے گوتم مسئلہ تناسخ کو بدون مسئلہ رُوح مانتا رہا۔ مگر اس میں سوال یہ ہوتا ہے۔ کہ جب روح ہی نہیں تو جنم مرن کس کا ہوتا ہے اس کا جواب یہ دیا ہے۔ کہ انسان کا کرم (اعمال) ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ اور جب ایک جیو مرجاتا ہے۔ تو اُس کے کرم کے موافق ایک اور نیا جیو پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ایک چراغ کے شعلہ سے دوسرے چراغ کا شعلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ پہلی نسل کے گناہ و ثواب و نیکی و بدی کے پھل کے بھوگنے والی دوسری نسل ہوتی ہے۔ اور اس طرح قوم اپنے کئے کا اجر پاتی ہے۔ گوتم کے نزدیک نیکی کا پھل آیندہ جنم میں نہیں ملتا نیکی کا اجر خود نیکی ہی ہے۔ کیونکہ نیک افعال سے جو شانتی اس دنیا میں ملتی ہے۔ وہ ہی بُدھ کے نزدیک نروان ہے۔ بُدھ نے روح کے بڑے بھاری مسئلہ کو جو متعصبوں اور غور کرنے والوں کے دلوں پر جما ہوا تھا۔ ایک دم اُٹھا دیا +

بعض ناواقف آدمی جین مذہب کو بھی ناستک مت خیال کرتے ہیں اہل ہنود تو بوجہ تعصب مذہبی اور ناواقفیت اس کو ناستک کہتے ہیں اور دیگر اقوام نے اِس وجہ سے غلطی کھائی ہے۔ کہ وہ بہت عرصہ تک جین مذہب کو بودھ مذہب کی ایک شاخ سمجھتے رہے ہیں۔ مگر اب یہ غلط فہمی مسٹر جیکوبی[1] وغیرہ کی تحقیقات سے

[1] دیکھو باب قدامت جین مذہب کتاب ہذا +

یہ دل کی بیگناہ شانت حالت۔ خواہشات و لذات سے آزادی
مکمل سُکھ نیکی اور گیان ہے جو انسان کو لگاتار اپنے سُدھار میں
لگا رہنے سے حاصل ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہرس ڈیوس صاحب
نے کہا ہے "بودھ کے نزدیک بہشت موت نہیں ہے پٹاکاؤں
(بودھ مذہب کی کتب مقدسہ) میں جو درجہ ارہنت کے (جو نہایت
ہی عمدہ راستہ کی منزل مقصود اور نربان کی ایک حالت ہے) اننت
سکھوں کا ذکر ہے۔ وہ اس دنیا اور اس جنم میں مل سکتا ہے۔ مرنے
کے بعد نہیں" لیکن اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا اس
جنم کے نیک اعمال کی نتیجہ [illegible] آئندہ جنم سکھ اور بہشت
نہیں ہے؟ اس کا جواب گوتم بدھ نے ٹھیک ٹھیک نہیں دیا
ہے۔ اور نہ اس نے اپنے پیروؤں کو زبان کے علاوہ کہ وہی اُس
کے نزدیک بہشت ہے امید دلائی ہے۔ ملوک پتر نے یہ سوال
گوتم بدھ سے دریافت کیا اور صاف صاف معلوم کرنا چاہا۔ کہ آیا
موت کے بعد کامل بدھ قائم رہتا ہے یا نہیں؟ بدھ نے جواب
دیا کہ اے ملوک پتر میں نے تجھ سے کہا ہے۔ کہ تو میرا شاگرد
ہو جا۔ میں تجھ کو بتلاؤنگا۔ کہ دنیا ہمیشہ قائم رہنے والی ہے یا
نہیں۔ ملوک پتر نے کہا کہ اے مہرشی! تو نے میری بات کا جواب
نہیں دیا۔ گوتم بولا۔ تو اُس بات کی تصدیق کر اگر ایک آدمی جس کے
زہر کا بجھا ہوا تیر لگا ہے۔ حکیم سے کہے۔ کہ میں اپنے زخم کا علاج
نہیں کراؤنگا۔ جب تک مجھ کو یہ معلوم نہ ہو۔ کہ مجھ کو زخمی کرنے
والا برہمن تھا یا چھتری یا ویش یا شودر تو اس کا کیا نتیجہ ہوگا؟ وہ
اپنے زخم میں مر جاویگا۔ اور اسی طرح وہ آدمی فنا ہو جاویگا۔
جو پاک زندگی اور گیان کے حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا

What Gautama meant by Nirvana is attainable in life; it is what he attained in life, it is a sinless calm state of mind, the freedom from desires and passions, the perfect peace, goodness and wisdom which continuous self culture can produce for man. As Rhys Davis puts it "the Budhist heaven is not death and it is not on death, but on a virtuous life here and now that the Pitakas lavish those terms of ecstatic description which they apply to Arhatship, the goal of the excellent way and to Nirvana as one aspect of it" But is there no future bliss nor future heaven beyond the virtuous life here now? Reply of Gautama to this is uncertain nor does he ever appear to have inspired in his followers any hopes of heaven beyond Nirvana which is the Budhists' heaven and salvation Malukyaputta pressed this question on Gautama and desired to know definitely if the perfect Budh did or did not live beyond the death Gautama enquired; "Have, I said, come, Malukyaputta and be my disciple, I shall teach thee whether the world is everlasting or not everlasting?" "That thou hast not said, Sire", replied Malukyaputta "Then", said Gautama, "do not press the enquiry 'If a man, struck by a poisoned arrow says to his physician, I shall not allow my wound to be treated until I know who the man is by whom I have been wounded, whether he is a Kshatriya, a Brahman, or Vaisya or a Sudra' what would be the end of him"? "He would die of his wound

"And so would the man perish who did not strive after enlightenment and a holy life," because he did not know what lay beyond Thereforte, Malukyaputta whatever has not been revealed by me, let that remain unrevealed, and what has been revealed let it be revealed, (Chula Mulakya Oasda, Majjhima Nikaya)"

Gautama did not believe in the existence of a soul but nevertheless, the theory of transmigration of souls was too deeply implanted in the Hindu mind to be eradicated, and Gautama, therefore, adhered to the theory of transmigration without accepting the theory of soul But if there is no soul what is that which undergoes transmigration? The reply is that Karma or doing of a man cannot die, and when a living being dies a new living is produced according to Karma of the living that is dead, as that of the flame of a lamp flame of another lamp is produced This means that each generation is the heir to the consequences of the virtues and sins of the preceding generation, and that in this sense a nation reaps as it sows Gautama's religion offers no glowing rewards in a world to come, virtue is its own reward, because virtuous peace on earth is the Budhist's Nirvana Budhism swept away from the field of its vision the whole of the great soul theory which had hitherto so completely filled and dominated the minds of the superstitious and of the thoughtful alike."

(ترجمہ) گوتم (بدھ) نے جسے نجات سمجھا ہے۔ وہ اسی زندگی میں مل سکتی ہے۔ اور جس کو اُس نے اپنی زندگی میں حاصل کیا

چارواک مت والے ایسا مانتے ہیں - کہ نہ کوئی پرماتما ہے - اور نہ کوئی جیوآتما - چار اشیاء قدیمی آب و ہوا و خاک و آتش (جو مادہ کی اقسام ہیں) کے ایک خاص ترکیب کیمیادی میں مل جانے سے جسم خود بخود بن جاتا ہے - اور اس میں روح پیدا ہو جاتی ہے - اور اس ترکیب میں فرق آنے سے جسم پھر عناصر اربعہ میں مل جاتا ہے - اور روح قائم نہیں رہتی - جیسا کہ گھڑی کے چند پرزوں کے ایک خاص ترکیب کے ساتھ ملنے سے اس میں آواز پیدا ہو جاتی ہے - اور بگڑ جانے سے بند ہو جاتی ہے - جسم اور روح کے قائم نہ رہنے کے بعد نہ کوئی جزا ہے نیک اعمال ہے - اور نہ سزا ہے بدکردار - جیسا کہ کسی نے کہا ہے ؎ جو چلے اجل سے وہ چل بسے + ہے سزا جزا کی خبر کسے + یہ یہیں کے ہیں سب مباحثے - نہ عذاب ہے نہ ثواب ہے + اس مت کے ماننے والے ہندوستان میں پہلے بہت آدمی تھے مگر آج کل کوئی نظر نہیں آتا - امریکہ وغیرہ ممالک میں اس خیال کے بہت سے آدمی پائے جاتے ہیں جنکو میٹریلسٹ[1] کہتے ہیں + (Materialist)

بودھ مت میں پرماتما سے بالکل انکار کیا گیا ہے - اور ایسا کہا گیا ہے - کہ جیوآتما بھی ازلی و ابدی نہیں ہے - اس بارے میں بودھوں کا جو اعتقاد ہے - اُس کو ہم مسٹر آر - سی - دت کی تواریخ[2] قدیمی ہندوستان سے نقل کرتے ہیں +

---

[1] میٹریلسٹ (Materialist) صرف مادہ میں اعتقاد رکھنے والا +

[2] History of Ancient India by Mr R. C. Dutt

اس سُوتر کی شرح کرتے ہوئے (अस्ति नास्तिदिष्टं मतिः) پاتنجلی رشی کہتے ہیں अस्ति यस्यमतिः आस्तिकः

یعنی ہستی میں جس کا اعتقاد ہے وہ नास्ति यस्यमतिः नास्तिकः। آستک ہے۔ اور نیستی کا جو قایل ہے وہ ناستک ہے۔ اِس شرح پر پنڈت کیئٹ نے اپنے ٹیکا[1] میں ایسا لکھا ہے

परलोकोऽस्तीति मतिर्यस्य स आस्तिकस्तद्विपरीतो नास्तिकः।

یعنے جو پرلوک (عاقبت یا دوسرا جنم) کو مانتا ہے وہ آستک ہے اور جو نہیں مانتا وہ ناستک ہے۔ مندرجہ بالا شہادت سے آستک کے اصلی معنی "پرلوک کو ماننے والے" اور ناستک کے معنے اُس سے منکر کے ہیں۔ مگر عام طور پر آستک[2] کے معنی "پرماتما و جیوآتما و پرلوک کے ماننے والے" کے لئے جاتے ہیں اور ناستک[3] کے معنی اِن سے انکار کرنے والے کے۔ آستک کی مندرجہ ذیل چار بڑی اقسام ہیں (۱) برہم و جیو و مایا بادی یعنی ان ہرسہ کو الگ الگ انادی (ازلی) ماننے والے جیسے آریہ سماجی (۲) جیو و مایا بادی یعنے پرماتما و جیوآتما کو ایک اور مایا یا مادّہ کو علٰحدہ ماننے والے جیسے جین اور سانکھ (۳) برہم بادی یا ہمہ از اوست والے جیسے مسلمان و عیسائی (۴) برہم ہی برہم بادی یا ہمہ اوست والے جیسے نوین ویدانتی + ناستک یا مایا بادی یا میٹیریلسٹ (Materialist) صرف مادہ ہی کو ازلی مانتے ہیں۔ اِس میں چارواک اور بودھ مذہب شامل ہیں۔

---

[1] ٹیکا بمعنی شرح و تفسیر [2] آستک بمعنی قایل خدا جس کو انگریزی میں "تھی اسٹ (Theist)" کہتے ہیں [3] ناستک بمعنی مُنکر جس کو انگریزی میں "ایتھی اِسٹ" کہتے ہیں +

سے بھارت ورش کی زمانہ قدیم کی ترقی ثابت ہوتی ہے۔ کہ اس دیش (ملک) کے باشندوں نے کہاں کہاں تک پہنچ کر اور دھرم کا اُپدیش دے کر لوگوں کو دنیاوی دُکھوں سے چھڑایا ہے۔ اگر یہ مورتیں نہ ہوتیں تو دوسرے ممالک کے لوگوں کے قائل کرنے کے لئے ہمارے پاس کوئی کافی ثبوت اِس امر کا نہیں تھا کہ یہ ملک بھی کبھی ترقی پر تھا ۔

باب چہارم

ایشور وچار

یوں تو دنیا میں سینکڑوں مذہب اور ان کے ہزاروں فرقے ہیں مگر وہ سب دو گروہوں (۱) آستک و (۲) ناستک میں منقسم ہو سکتے ہیں۔ آستک و ناستک کس کو کہتے ہیں۔ اِس کے جاننے کے واسطے ہم پاننی ویاکرن کے چوتھے ادھیائے کے چوتھے پاد کا ساٹھواں سُوتر پیش کرتے ہیں جو اِس طرح پر ہے :۔

کی دھیان کرنے وقت کی۔ علاوہ ازیں جین مت کی مورتیں اُن کی چوبیس تیرتھنکروں کی (جن کے نام پہلے بیان ہو چکے ہیں) ہوتی ہیں اور اُن پر شناخت کے لئے مندرجہ ذیل نشان بنے ہوئے ہوتے ہیں (۱) بیل (۲) ہاتھی (۳) گھوڑا (۴) بندر (۵) چکوا چکوی (۶) پدم (۷) سنتھیا (۸) چاند (۹) مگرمچھ (۱۰) بچھو (۱۱) گینڈا (۱۲) بھینسا (۱۳) سور (۱۴) سیہ یا خارپشت (۱۵) بجر (۱۶) ہرن (۱۷) بکرا (۱۸) مچھلی (۱۹) کلس (۲۰) کچھوا (۲۱) کنول کا پھول (۲۲) سنکھ (۲۳) سانپ (۲۴) شیر۔ یہ نشان چوبیس تیرتھنکروں کی مورتیوں کے بالترتیب لکھے گئے ہیں

اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو استری کو اپنے ننگے بچہ کو دیکھ کر بھی بد خیالات پیدا ہو جایا کرتے جو بالکل واہیات ہے +

ناظرین! اب آپ سمجھ گئے ہونگے۔ کہ جین لوگ کس طرح کے بُت پرست ہیں۔ اور جیسا انگریزی میں کہتے ہیں وہ آئڈل ورشپ[1] (Idol Worshap) نہیں کرتے۔ بلکہ آئیڈیل ورشپ[2] (Ideal Worship) کرتے ہیں۔ اور اُنہی کا طریقہ مُورتی پوجن درست ہے اور نجات حاصل کرنے کے لئے بمنزلہ زینہ کے ہے اور دیگر اہل ہنود اقوام نے جین لوگوں ہی کو دیکھ کر مورتی پوجن شروع کیا ہے۔ جیسا کہ شری سوامی دیانند سرسوتی جی نے اپنی پستک ستیارتھ پرکاش کے گیارھویں سملاس کی مد ۲۰ میں لکھا ہے۔ مگر دیگر اہل ہنود کی مورتیاں سنساری حالتوں کی تصویریں ہیں۔ جن میں انسان پہلے ہی سے ہر وقت لگا ہؤا ہے۔ راہ نجات سنساری حالتوں میں لگا رہنے سے نہیں ملتا۔ بلکہ اُن کے ترک سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اس لئے پرستش کے استھانوں۔ مندروں وغیرہ میں سنساری اوستھا (دنیوی حالت) کے برخلاف ہدایت کرنے والے کارن ہونے لازم ہیں۔ جیسے جین مندروں کی دھیان اوستھت (دھیان یا استغراق میں لگے ہوئی اور اُس کے ظاہر کرنیوالی) مورتیں۔ اِن مُورتیوں نے بھارت ورش کی پُرانی زمانہ کی ترقی ثابت کرنے میں بھی بڑا کام دیا ہے۔ یعنی جزائر جاوا و سماٹرا اور امریکہ وغیرہ میں جو مورتیں جین[3] اور بودھ مذہب کی نکلی ہیں اُن

[1] آیڈل ورشپ بمعنی بُت پرستی۔ [2] کسی چیز کو اپنے خیالات کے موافق نمونہ کمال سمجھ کر اُس کی پیروی کرنا + [3] جین اور بودھ مذہب کی مورتیوں کی شناخت اِس طرح پر ہو سکتی ہے۔ کہ بدھ دیو کی تصویر اُپدیش دیتے وقت کی ہے اور جن دیو

اُن کا لقب تھا۔ اور صرف جین تیرتھنکر اور رشی ہی عریان نہیں تھے۔ بلکہ ہندو مت کے مہاتما شوجی و سکھا چاریہ وغیرہ بھی عریان رہتے تھے۔ حضرت آدم[1] و حوا بھی بہشت میں عریان ہی تھے۔ اور عریانی و غیر عریانی اور نیکی و بدی[2] (ثواب و گناہ) میں تمیز نہ کرتے تھے جب انہوں نے نیکی و بدی کے درخت کا پھل کھایا اور اپنی عریانی کو جانا۔ تب ہی تو بہشت سے نکالے گئے۔ جین مذہب کے رشیوں کا عریان رہنا اس مت کی قدامت کا بھی ایک خاصہ ثبوت ہے۔ کیونکہ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ جین مذہب اُس ابتدائی زمانہ میں جاری ہؤا۔ جب لوگ بچوں کی طرح عریان رہتے تھے +

ننگی مورتی پر ایک یہ سوال کیا جاتا ہے۔ کہ جیسا اُس کے دیکھنے سے شانتی حاصل ہو سکتی ہے۔ ویسی ہی اُس کو دیکھ کر خیالات فاسد بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر اس پر بخوبی غور کیا جاوے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ چونکہ وہ مورتی ایک پرش (مرد) کی ہے۔ اس لئے پرشوں کو تو اُس کے دیکھنے سے خیالات فاسد کا پیدا ہونا بالکل ناممکن ہے۔ کیونکہ ایسے خیالات اپنے مقابل کی جنس کو دیکھ کر ہؤا کرتے ہیں۔ باقی رہی استریاں۔ ان کو اس لئے نہیں ہو سکتے کہ وہ ایسے مہاتما کی مورتی ہے۔ جس نے استری سنگ کو بالکل ترک کر دیا تھا۔ کسی کی تصویر کو دیکھ کر اُس شخص کی عادات و خصلات کا خیال پیدا ہؤا کرتا ہے۔ اُن ہی عادات و خصلات کا دل پر اثر ہوتا ہے۔ مثلاً رنڈی کی تصویر کو دیکھ کر بدفعلی (شہوت) کے خیالات اس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ وہ رنڈی خود بدفعل ہے

[1] دیکھو انجیل کتاب پیدائش [2] اس کا مطلب یہ ہے کہ شبھ اور اشبھ دونو قسم کے فعل باعث گرفتاری ہیں اور صرف شدھ کرم ہی سے نجات ملتی ہے جیسا آگے چلکر معلوم ہوگا

کی بڑائی دیگر اقوام پر ظاہر ہوتی ہے۔ اور اس موقع پر پوجا وغیرہ
پبلک میں کرنے سے تمام لوگوں کو سچا طریقہ پرستش معلوم ہو جاتا ہے
اور بیسیوں قسم کی غلط فہمیاں جو بوجہ ناواقفیت جین مذہب کی
نسبت قائم ہیں دور ہو جاتی ہیں۔ اور چونکہ اس موقع پر دور دور
سے بڑے بڑے پنڈت وودوان (عالم) آکر دھرم کا اُپدیش دیتے
ہیں۔ ناواقف لوگ اپنے طرح طرح کے شکوک رفع کرتے ہیں۔
ایسے میلوں سے ودیا کی اونتی۔ تجارت کی ترقّی۔ ایک دوسرے سے
محبت اور میل جول پیدا ہوتا ہے۔ اور دیگر اقوام کے لوگوں کو
اِس سچے دھرم میں داخل ہونے کا ایک اچھا موقع ملتا ہے +

پہلے زمانہ میں ہزاروں آدمی اِن پوجا وغیرہ کے ذریعہ ہی سے
اس مت میں داخل ہوئے ہیں۔ دیگر پوجا کرنے سے انسان کا
پریم پرمیشر میں بڑھتا ہے۔ اور یہ بھکتی کا ایک عمدہ طریقہ ہے۔
جیسے ایک عیاش اپنے معشوق کی تصویر کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔
کبھی اُس کو چومتا اور کبھی سینہ سے لگاتا ہے۔ اسی طرح بھکتی
میں لگے ہوئے پُرش پرماتما کی مورتی کی پوجا وغیرہ کرتے ہیں +

جینیوں کی مورتیوں پر ایک یہ اعتراض بھی ہے۔ کہ وہ عریان
کیوں ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ مورتیں اُن مہاتماؤں
(ارہنتوں) کی ہیں۔ جو خود عریان رہتے تھے۔ اور جنہوں نے (۶)
"تن عریاں سے نہیں بہتر کوئی جامہ اپنا" پر غور کر کے اور دنیاوی
جاہ وحشمت کو ترک کر کے اپنے جسم تک کے ساتھ محبت نہیں رکھی
تھی اور عریانی وغیر عریانی (نیکی وبدی) کے خیال تک کو دل میں
جگہ نہ دیکر اور صرف خود شناسی ہی میں مصروف رہ کر نجات حاصل
کی تھی۔ دگمبر یعنے سمت ہی کو اپنا لباس رکھنے والے تب ہی تو

سامان عیش آجاتے ہیں۔ بھگوان کی مورتی کے سامنے پیش
کرکے یہ کہتے ہیں۔ کہ اے پرماتما مجھ کو سنسار کی ان اشیاے
ہشتگانہ نے دکھ دے رکھا ہے۔ اور الفت میں پھنسا رکھا ہے
آپ نے ان سب کا تیاگ کیا ہے۔ اس لئے آپ میرے دل
کو ان سے ہٹا دیں۔ شانتی اور ویراگ بھاؤ کو پیدا کوں جیسا
کہ ویانت رائے جی نے اشٹائی پوجا میں کہا ہے :- (اڑل)

(۱) تم کام بناشک دیو دھیاؤن پھولن سون
لہون شیل لکشمی ! یو چھوٹوں سولن سون
(۲) یہ ارگھ کیو نج ہیت تم کوار پت ہو ن
ویانت دیہو شو کھیت بھوپ سمر پت ہون

مطلب

(۱) اے پرماتما! تم شہوت پرستی کی دور کرنے والی ہو۔ اس لئے
میں پھولوں کو۔ جو شہوت پرستی اور سامان عیش وطرب کے
جزو اعظم ہیں۔ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ آپ مجھے
زہد و تقویٰ عنایت کریں۔ تاکہ میں دکھوں سے رہائی پاؤں
(۲) میں نے یہ اشیاء ہشتگانہ اپنے بھلا ہونے کے لئے تیار کی
ہیں۔ آپ کے کھلانے کے واسطے نہیں لایا ہوں۔ آپ تو
بھوک۔ پیاس وغیرہ جھگڑوں سے مُبّرا ہو میں ان کو صرف
آپ کے سامنے پیش کرکے ملتمس ہوں۔ کہ آپ مجھے ان سے
بچھوڑا کر نجات ابدی کا دان دیں *

اور رتھ جاترا وغیرہ جو کی جاتی ہے وہ سمیکت (صادق الاعتقادی
جس کے آٹھ رنگ ہیں) کا پربھاونا انگ ہے۔ پربھاؤنا کے
معنے بڑائی ظاہر کرنے کے ہیں۔ رتھ جاترا وغیرہ سے جین مت

چھوٹے سکیل (پیمانہ) کا نقشہ بنانا ہے۔ یا یوں کہئے۔ کہ مورتی اس
شکل میں سرب ویاپک پرماتما کا مثنی ایچر (چھوٹا نقشہ یا نمونہ) ہے
اور عیسائی تو کہتے ہی ہیں[1] کہ God created man in his own image
"خدا نے انسان کو اپنے نمونہ کا بنایا ہے"۔ اس طرح انسان کی
مورتی خدا کی مورتی ہے۔ اس پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ جب ہر
انسان خدا کی مجسم مورتی موجود ہے۔ پھر مورتی بنانے کی کیا
ضرورت ہے۔ لیکن ہر عام انسان عیبوں سے بھرا ہؤا ہے۔ اس
لئے پتھر وغیرہ جڑ وستو کی مورتی بنانا زیادہ مناسب ہے۔ کیونکہ اس
میں کسی عیب کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ دیگر جب پرماتما دنیا کی ہر
شے میں موجود ہے۔ تو کیا وہ مورتی میں نہیں ہے؟ پھر مورتی بنانے
میں کیا ہرج ہے؟

اب تو ثابت ہو گیا کہ جن پرتما نیک خیالات کے پیدا کرنے
والی ہے۔ مگر پھر یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ اُس کی پوجا وغیرہ
کرنے اور اُس کے آگے پھول وغیرہ اشیاء چڑھانے سے کیا فائدہ
ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ہم جین لوگ جو اشیاء مورتی کے آگے
چڑھاتے ہیں۔ اُس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ہم مثل اپنے دیگر اہل
ہنود بھائیوں کے مورتی کو بھوگ[2] لگاتے ہیں بلکہ آٹھ قسم کی اشیاء
جن کو ہم اشٹ درب[3] کہتے ہیں اور جس میں دنیا کے سب قسم کے

[1] دیکھو انجیل کتاب پیدائش یعنی Book of Genesis I, 26-27 [2] بھوگ لگانا = کھلانا [3]
اشٹ درب یہ ہیں (۱) جل (۲) چندن (۳) اکشت (۴) پشپ (۵) نئی وید (۶)
دیپ (۷) دھوپ (۸) پھل۔ جل میں تمام اقسام کے مائعات چندن میں بدن
پر لگانے کی خوشبودار چیزیں۔ اکشت میں تمام اقسام کے اجناس۔ پشپ میں
ہر قسم کے پھول۔ نئی وید میں ہر قسم کی شیرینی۔ دیپ میں ہر قسم کی روشنی
دھوپ میں بخورات اور پھل میں میوہ جات شامل ہیں۔

اگر کسی مت والا انسان کے اکار کی مورتی کو نہیں مانتا اور اُس کی عزت نہیں کرتا تو وہ وید و قرآن وغیرہ کتب مقدسہ کو جو اکار روپ ہیں اور اکار روپ اکشرون (حروف) کا مجموعہ ہیں مانتا اور عزت کرتا ہے۔ گویا بات ایک ہی ہے صرف شکل اور نمونہ کا فرق ہے جو کچھ بات نہیں ہے +

دیگر اعتراض یہ ہے۔ کہ پرماتما جو سرب ویاپک اور نراکار ہے۔ اُس کی مورتی کس طرح بن سکتی ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ اول تو جین مت میں پرماتما کو اس طرح سرب ویاپک نہیں مانا ہے۔ جس طرح دیگر اہل ہنود مانتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ بموجب جین فلسفہ جیو آتما اور پرماتما ایک ہی شے ہیں دو نہیں ہیں۔ جیو آتما کرموں سے آلودہ ہے۔ جب جیو آتما سے کرم علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ اُس وقت وہی پرماتما ہو جاتا ہے۔ اِس کی زیادہ بحث ہم "ایشور وچار" میں کرینگے۔ چنانچہ مورتی ہم اُس جیو آتما کی بناتے ہیں۔ جس کو کیول یعنے سپنورن گیان ہو جاتا ہے۔ اور سکل پرماتما کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور جس کے نکل پرماتما ہونے میں بہت تھوڑا فرق باقی رہ جاتا ہے۔ اور اگر بغرض بحث پرماتما کو سرب ویاپک بھی مان لیا جاوے۔ جیسا کہ ویدانت مت کا اصول ہے تو اُس صورت میں پرماتما تمام سنسار میں ویاپک ہے شاستروں میں سنسار کو پرشاکار یعنے انسان کی شکل کا مانا ہے۔ گویا اس کی (انسان کی) مورتی بنانا اُس کا (براٹ روپ برہم کا) ایک

---

۱ اکار = شکل۔ ۲ سرب ویاپک = ہر شے میں موجود۔ ۳ نراکار = امورنیک جس کی کوئی شکل اور صورت نہ ہو۔ ۴ و ۵ سکل و نکل پرماتما کی تعریف کے لئے دیکھو باب "ایشور وچار" کتاب ہذا +

پرماتما دھیان کو سدھانے کا بھی کارن ہے۔ جیسے کوئی شخص تیراندازی یا بندوق چلانا سیکھنا چاہتا ہے۔ تو وہ پہلے دیوار پر ایک سیاہ نشان لگا کر اُس میں تیر یا بندوق مارتا ہے۔ اور جس وقت مشق ہو جاتی ہے۔ پھر وہ اُس نشان کو استعمال نہیں کرتا۔ اسی طرح جو شخص ویراگ بھاؤ کو پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اُس کے لئے بھگوان کی مورتی نشان کا کام دیتی ہے۔ اور جب اُس کے خیالات پختہ ہو جاتے ہیں۔ تب پھر اُس کو مورتی کے درشن کرنے کی کچھ ضرورت نہیں رہتی۔ چنانچہ رشیوں اور منیوں[1] کے لئے مورتی پوجن کرنا ضروری نہیں ہے۔ اور جو شخص مورتی بدون دھیان کا لگانا اور چت[2] کا ایک سو کرنا چاہتا ہے۔ وہ گویا خلا میں تیر پھینک کر تیر اندازی سیکھنا چاہتا ہے جو بالکل ناممکن ہے۔

مورتی پر یہ ایک اعتراض ہے۔ کہ وہ جڑ وستو ہے۔ جڑ سے چیتن برہم کا کیسے خیال ہو سکتا ہے۔ اس لئے اُس کا پوجن وغیرہ کرنا فضول ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ہم جڑ سے چیتن کا کام نہیں لیتے۔ خیالات بھی جڑ ہیں۔ اور مورتی بھی جڑ ہے۔ اس لئے مہان پُرش کی مورتی جو جڑ روپ ہے وہ نیک خیالات کے کہ وہ بھی جڑ روپ ہیں پیدا کرنے والی ہے۔ دیگر یہ کہ شاستر اور مورتی میں جغرافیہ اور نقشہ جیسا تعلق ہے۔ شاستر ویراگ بھاؤ کو بیان کرتا ہے۔ مورتی اُس کا کھینچا ہوا نقشہ ہے۔ جیسا کہ شاستر جڑ ہے۔ مگر نیک خیالات کا پیدا کرنے والا ہے۔ ایسا ہی مورتی بھی جڑ ہے اور نیک خیالات کو پیدا کرتی ہے۔ دنیا میں ایسا کوئی مت نہیں ہے۔ جو مورتی کو کسی نہ کسی شکل میں مانتا اور عزت نہ کرتا ہو

[1] منی = تارک الدنیا۔ [2] چت = دل

(۳) راگ دویش برجت اَئل سُکھ دُکھ داتا نا تُہہ
درپن وت بھگوان ہیں یہ آنو اُر ما تُہہ
(۴) ایدپی شِلپی کرت کرتم جڑ ور بمب اچیت
تدپی سہی انتر بکھے شُبھ بھاون کو ہیت

ترجمہ

(۱) جن خیالات کے ہونے سے ثواب ملتا ہے۔ اُن کے پیدا کرنے والی بھگوان کی مورتی ہے +
(۲) تارک الدنیا کی تصویر دیکھ کر پرماتما کا خیال آتا ہے۔ اور یہی خیال ثواب ہونے کا باعث ہوتا ہے +
(۳) یاد رکھو۔ کہ بھگوان کی مورتی اُلفت و نفرت سے مُبّرا ہے۔ نہ کسی کو سُکھ دیتی ہے اور نہ دُکھ دیتی ہے۔ وہ تو مانند آئینہ کے ہے۔ یعنے جیسے سیدھا و ٹیڑھا منہ آئینہ کے سامنے کیا جاتا ہے۔ ویسا ہی نظر آتا ہے۔ اسی طرح بھگوان کی مورتی بھی اُس کے پوجنے والے کو بموجب اُس کے خیالات کے اجر ملنے میں ممد ہے۔ خود کسی کو آرام یا تکلیف دینے والی نہیں ہے
(۴) اگرچہ بھگوان کی مورتی سنگ تراش کی بنائی ہوئی مصنوعی اور جڑ[1] وستو ہے۔ تاہم دل کے اندر نیک خیالات پیدا کرنے کا سبب ہے +

اور جیسا ایک ویشیا[2] کی تصویر دیکھ کر فاسد خیال پیدا ہوتا ہے ایسا ہی ارہنت دیو کی پرتما دیکھ کر نیک خیال پیدا ہوتا ہے اور یہ جن[3]

[1] جڑ وستو = شے غیر مدرک۔ [2] ویشیا = رنڈی۔ [3] جن پرتما = جنیندر دیو کی مورتی = بھگوان کی تصویر +

پیدا نہیں ہوتا۔ کارن دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک بہرنگ[1] یعنی بیرونی۔ دوسرا انترنگ[2] یعنے اندرونی اور بہرنگ کارن انترنگ کارن کی علت ہوتا ہے۔ اب اُس انترنگ کارن سے خیال پختہ پیدا ہوتا ہے۔ اور خیال سے جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا عمل (کرم) بنتا ہے۔ اور عمل سے پُن و پاپ (ثواب و گناہ) کا بندھ ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ایک عام مسئلہ بلکہ علم متعارف ہے۔ کہ جیسا کارن ہوتا ہے۔ ویسا ہی اُس کا کارج ہوتا ہے۔ جیسا کہ نگینہ کے نیچے جس رنگ کا کاغذ لگایا جاتا ہے۔ ویسا ہی رنگ اُس نگینہ کا معلوم ہونے لگتا ہے۔ اور اگر خربوزہ کا تخم ہوتا ہے۔ تو اُس سے خربوزہ ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور آم کے بیج سے آم ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان کو نیک خیالات پیدا کرنے کے لئے نیک اور عمدہ کارن کی تلاش درکار ہے ارہنت دیو کی پرتما دیکھ کر دل میں ویراگ بھاؤ[3] پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ مورتی اُس ویراگ بھاؤ اور نیک خیال کا کارن[4] ہوتی ہے۔ جیسا کہ پنڈت بھودھر داس جی نے سری پارس پران میں کہا ہے۔

(دوہرا)

(۱) جن پرنامن پُن بہو بندھے انتھا ناہیں
تن بھاون کو نمت ہے جن پرتما جگ ماہیں

(۲) ویت راگ مُندرا نرکھ شُدھ آوے بھگوان
وہی بھاو کارن مہا پُن بندھ کو جان

---

[1] بہرنگ کارن جیسے دوست کی دی ہوئی انگوٹھی کو دیکھ کر دوست کا خیال آنا۔ [2] انترنگ کارن اُس خیال کی وجہ سے دوست کی صفات وغیرہ کا یاد آنا اور اُس کا نقشہ دل پر بیٹھ جانا۔ [3] ویراگ بھاؤ۔ خیال ترک الفت از تعلقات دنیا۔ [4] کارن۔ علت یا سبب۔

کس طرح دھیان اوستھاؔ[1] کو ظاہر کرتی ہے۔ اور مانند دیگر اہل ہنود کی مورتیوں کے سنساری جیووں کی سی اور گرہستیوں جیسی نہیں ہے۔ یعنے نہ اُس کے پاس استری (عورت) کھڑی ہے۔ نہ کوئی ہتھیار ہے۔ اور نہ کوئی پوشاک وتاج وغیرہ سامان عیش ہے بلکہ وہ اُس حالت کی مورت ہے۔ کہ جس میں وے مہاں پُرش جن کی وہ مُورتی ہے۔ عیش وآرام۔ دھن ودولت۔ استری و پُتر وغیرہ تعلقات کو سنسار بھرمن کا کارن جان تارک الدنیا ہو کر خود شناسی میں مصروف اور مستغرق تھے۔ دُنیا دار لوگ اِس سنسار میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور اس میں جو دُکھ اور تکالیف ہیں اُن کو محسوس کرتے ہیں اور دُکھوں کو محسوس کرتے ہوئے اُن کو اُن مہاں پُرشوں کا خیال آتا ہے۔ جنہوں نے اِس سنسار کو چھوڑ دیا ہے۔ اِس لئے وہ سنسار اوستھا کی مجسم تصویر کو اپنے سامنے سے ہٹا کر ویراگ اوستھا[2] کی مورت کو دیکھتے اور اِس طرح اپنے دل مضطر کو ایک وقت کے لئے تسکین دیتے ہیں۔ انسان کے نیک و بد ہونے کا دارومدار اُس کے خیالات پر ہے۔ کیونکہ سب سے پہلے خیال پیدا ہوتا ہے۔ خیال کے بعد وہ خیال کردہ بات ارادہ میں آتی ہے۔ ارادہ میں آنے کے بعد پھر اُس پر عمل کیا جاتا ہے۔ مثلاً "سیر کرنا لیجئے" پہلے دل میں سیر کرنے کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر اُس ارادہ پر عمل کر کے باغیچہ وغیرہ میں جانا ہوتا ہے۔ اور قاعدہ کلیہ ہے۔ کہ کوئی معلول اپنی علت بغیر یعنے کوئی کارج اپنے کارن بدون نہیں ہوتا۔ چنانچہ خیال بھی بغیر کسی کارن کے

[1] دھیان اوستھا = حالت استغراقی و مراقبہ ۔ [2] ویراگ اوستھا = حالت ترک الفت از تعلقات دنیا ۔

باب سوم

مُورتی پوجن

مُورتی پوجن یا بُت پرستی سے مراد ہے مُورتی بنا کر اور اُس کو خدا یا پرماتما سمجھ کر اُس کی پرستش اور پوجا کرنا۔ جین لوگوں کا فرقہ ڈھونڈیا[1] تو کوئی مورتی نہیں بناتا اور نہ اُس کی پرستش کرتا ہے۔ رہے دگمبر[2] اور دوسرے سویتامبر[3] (کیونکہ ڈھونڈئے بھی سویتامبروں میں شامل ہیں)۔ وہ بیشک اپنے معبود کی مورتی اپنے مندروں میں رکھتے ہیں۔ اُن کے نزدیک وہ مُورتی شاکشات (وجود آ) معبود نہیں ہے۔ بلکہ معبود کی تصویر ہے۔ یا یوں سمجھیئے۔ کہ ارہنت دیو کی دھیان کے وقت کی نقل ہے۔ مورتی کے دیکھتے ہی آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ وہ

[1] ڈھونڈیا۔ ڈھونڈنے والا۔ متلاشی حق جن کا مقولہ ہے (دوہرا) ڈھونڈن نکلا برہم کو ڈھونڈ پھرا سب ڈھونڈ جو تو چاہے ڈھونڈنا اسی ڈھونڈ میں ڈھونڈ یعنی اگر پرماتما کو تلاش کرنا ہے۔ تو اپنے ہی میں تلاش کر۔ مورتیوں کے آگے سر رگڑنے اور تیرتھوں کی جاترا (زیارت) میں مارا مارا پھرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہے۔ [2] دگمبر (दिगम्बर) دگ یعنے سمت ہی ہیں انبر یعنے کپڑے جن کے۔ یہ جین کا وہ فرقہ ہے جن کے رشی عریان رہتے ہیں۔ اور اس لئے اُنکی مورتیاں بھی ننگی ہوتی ہیں۔ یہ لوگ عموماً اگروال و پلی وال وغیرہ ہوتے ہیں اور سراوگی کے نام سے معروف ہیں [3] سویتامبر (श्वेताम्बर) سویت یعنے سفید کپڑے رکھنے والا۔ یہ جین کا دوسرا فرقہ ہے جن کے رشی سفید کپڑے پہنتے ہیں اور اس ہی سے اُنکی مورتیاں کشٹ وغیرہ لگائے ہوتے ہیں یہ لوگ اوسوال یا بھابڑوں کے نام سے مشہور ہیں

عیسوی میں ٹوڈرمل جی وسدا شکھ جی وامر سنگھ جی وغیرہ ۔ جین پنڈتوں نے جوتش ۔ ویاکرن ۔ نیائے ۔ ویدک وغیرہ کے ہزاروں گرنتھ بنائے ۔ اور ارتھپرکاش و موکش مارگ پرکاش وغیرہ شاستر بھاشا میں لکھے ۔ مگر افسوس ہے ۔ کہ اس زمانہ میں بہت سے آدمی بھاشا بھی نہیں سمجھ سکتے ۔ اس لئے آج کل کی مروجہ زبان اردو میں جین مذہب کے عقاید کا کچھ تھوڑا سا حال لکھا جانا نہایت ضروری ہے جس کو پڑھ کر لوگوں کو زیادہ اور مشرح حال معلوم کرنے کے لئے جین مت کے متعدد گرنتھوں کے جو بزبان سنسکرت و پراکرت ونیز بھاشا موجود ہیں دیکھنے کا شوق ہو

اس طرح جین مت کا آغاز[1] چوتھے کال (جس کو دیگر مذاہب والوں نے پیدایش آفرینش لکھا ہے) کے شروع میں ہو کر یہ مت آج تک جاری ہے اور قدیمی مذہب ہے انگریزی مورخین وغیرہ نے جیسا اس کو جدید خیال کیا ہے ویسا نہیں ہے +

جین مت کی قدامت پر بحث کر کے آگے مورتی پوجن کا ذکر کیا جاتا ہے ۔ جس سے ناظرین کو معلوم ہو گا ۔ کہ جین لوگ کس طرح کے بت پرست ہیں +

[1] چونکہ زمانہ کا دور انادی (ازلی) ہے اور پہلے کال سے تیسرے تک انسان حالت تمدن میں نہیں ہوتے ۔ اور نہ اُن کا کوئی مذہب ہوتا ہے ۔ اس لئے ہر چوتھے کال کے شروع میں جین مذہب جاری ہوتا ہے ۔ اس طرح یہ مذہب قدیمی ہے +

(۱) نند (۲) سین (۳) دیو (۴) سنگھ چار سمپردایہ[1] ہوئی۔ نند سمپردایہ میں سری کند کند۔ اوماسوامی۔ نیم چند[2]۔ پوج پاد۔ بدیانند۔ پربھانند وغیرہ آچاریہ ہوئے۔ جنہوں نے تتوارتھ سوتر۔ پنچ استی کائے۔ پرنچن سار۔ سمے سار۔ نیم سار۔ مولاچار۔ گومٹ سار۔ ترنی لوک سار۔ لبدھی سار اشٹ پاہڑ۔ پرمان پریکشا۔ پرمان نرنے۔ پرمان میمانسا۔ نیائے ویپکا وغیرہ شاستر بنائے۔ سین سمپردایہ میں بھوت بلی۔ پشپ ونت۔ برکھب سین سمنت بھدر۔ جن سین وغیرہ آچاریہ ہوئے۔ جن کی کھٹ کھنڈ سوتر دھول۔ جے دھول۔ مہا دھول۔ آدپران۔ پدم پران وغیرہ گرنتھ ہیں۔ دیو سمپردایہ میں اکلنک دیو سوم دیو وغیرہ ہوئے جنہوں نے پرمان پرکرن وشیش تلک کا بیہ تصنیف کی۔ سنگھ سمپردایہ میں بادسنگ وغیرہ منی ہوئے۔ اُن کے بعد جین آچاریوں کے چار سنگھ ہوئے۔ (۱) کاشٹاسنگھ (۲) مول سنگھ (۳) ماتھر سنگھ (۴) گوشھ سنگھ۔ اِن آچاریوں اور منیوں نے سب گرنتھ سنسکرت اور پراکرت زبان میں لکھے۔ اس کے بعد جب سنسکرت اور پراکرت کا رواج کم ہوا۔ تب سترھویں صدی

---

[1] و [2] سمپردایوں اور سنگھوں کے نام بموجب جین اتہاس مصنفہ پنڈت پربھودیال تفصیلوار درج کئے ہیں [3] یہ مہان گرنتھ دس ادھیائے تتوارتھ سوتر جین مذہب کا وید اوماسوامی آچاریہ کی تصنیف ہے۔ اِس پر پوج پاد جی نے سرب ارتھ سدھی اکلنک دیو نے راج وارتک بدیانند نے شلوک وارتک سمنت بھدر نے گندھ ہستی نام مہا بھاشیہ (شرح) لکھے ہیں۔ گندھ ہستی مہا بھاشیہ کے منگلاچرن (دیباچہ) پر اکلنک دیو نے آگم اشٹ ستی اور اُس پر بدیانند نے آپت میمانسا یا اشٹ سہسری اور آپت کی پریکشا اور مانک نند نے پریکشا مکھ بنائی۔ اس پریکشا مکھ پر پربھاچندر نے پرمے کمل مارتنڈ بڑی ٹیکا اور اننت ویرج نے پرمے چندر کا اور اکلنک دیو نے لگھو ترے چھوٹی ٹیکا لکھی۔ لگھو ترے پر پربھانند نے نیائے کمد چندر اودے تصنیف کی ہے۔ ارتھ پرکاش بھی

اسوسین کے پتر سن عیسوی سے ۷۷۷ برس پیشتر بنارس میں پیدا ہوئے
چونکہ بنارس قدیم سے ہندوؤں کا علم سنسکرت کا دارالعلوم ہے۔ اس لئے
اُن کا دوسری پارس ناتھ جی کا، نام ہندوؤں میں بہت مشہور ہے۔
پارس ناتھ کے موکش جانے سے اڑھائی سو برس بعد ہری بنس خاندان
میں کنڈل پور کے راجہ سدھارتھ کے ہاں سری مہابیر جی چوبیسویں اور
آخری تیرتھنکر راجہ بکرم سے ۴۷۰ اور سن عیسوی سے ۵۱۰ برس پیشتر
ہوئے۔ اُن کے وقت میں پارس ناتھ جی کے شاگرد موگلاین رشی نے
مہابیر سوامی سے مخالفت کر کے راجہ سدھودن والئی کپل وستو کے بیٹے
ساکھی سنگھ گوتم کو بدھ دیو ٹھہرا کر بدھ مذہب جاری کیا۔ اس موگلاین
رشی کا ذکر بدھ مذہب کی کتابوں میں بہت آتا ہے اور اُس کو گوتم بدھ کا
معاون و مددگار لکھا ہے۔ مہابیر سوامی کے موکش جانے کے بعد گوتم
سوامی سدہرم آچاریہ جمبو سوامی تین کیولی ۶۲ سال کے عرصہ میں ہوئے
بعد ازاں وشنو نندی منترا پرآجت گوبردھن بھدر باہو۔ پانچ سترکیولی
ایک سو برس کے عرصہ میں ہوئے۔ پھر بسناکھا چاریہ۔ پروشٹلا چاریہ۔
چھتریہ۔ جے سین۔ ناگ سین۔ سدھارتھ۔ دھرت کھین سنجے۔ بدھمان
گنگ دیو۔ دھرم سین۔ گیارہ منی دس پورب کے جاننے والے ۱۸۳ سال
کے اندر ہوئے۔ پھر نچھتر۔ جے پال۔ پانڈو ناما۔ دھروسین۔ کنس آچاریہ
پانچ آچاریہ گیارہ بدیا کے ماہر ۲۲۰ برس کے عرصہ میں ہوئے بعد ازاں
سو بھدر۔ یسو بھدر۔ بھدر باہو ثانی۔ مہایش۔ لوہاچاریہ پانچ آچاریہ
پہلے انگ کے عالم ۱۱۸ سال کے عرصہ میں ہوئے۔ اس طرح مہابیر سوامی
کے موکش جانے کے بعد ۶۸۳ برس یعنی سنہ ۱۱۶ء تک جین مت سینہ
بسینہ چلا آیا اور کوئی شاستر یا گرنتھ نہیں لکھا گیا۔ بعد ازاں انسانی طاقت
وذہانت روز بروز کم ہونی شروع ہوئی۔ اس وقت میں جین آچاریوں کی

نے چارواک مت کی بنیاد ڈالی۔ وغیرہ وغیرہ غرضیکہ مختلف قسم کے ۳۶۳ مذہب اور اعتقاد ایجاد کئے۔ رِشب دیو جی کے بیٹے بھرت نے بڑے بڑے ملک فتح کر کے اپنی سلطنت کو بڑی بھاری ترقی دی۔ اور چکرورتی راجہ کہلایا۔ اُس ہی کے نام سے آج تک یہ ملک بھارت ورش و بھرت کھنڈ و بھرت چھتر کہلاتا ہے۔ راجہ بھرت ہی نے اُن لوگوں کا نام جو پاک باطن تھے۔ اور دوسروں کی آتما (روح) کو اپنی آتما جیسی جانتے تھے۔ اور ہمیشہ دھرم کے کاموں میں لگے رہتے تھے۔ برہمن (آتما شناس) قرار دیکر چوتھا ورن قایم کیا۔ راجہ بھرت کے بڑے بیٹے ارک کیرتی سے سورج بنس اور باہو بلی کے بیٹے سوم سے سوم یعنی چندر بنس چلا۔ رشب دیو جی کے موکش جانے کے بعد ۴۲ ہزار کم ایک کوڑا کوڑی ساگر کے عرصہ میں جینیوں کے ۲۳ تیرتھنکر اور ہوئے جن کے نام یہ ہیں اجت ناتھ جی شنبھو ناتھ جی ابھی نندن ناتھ جی۔ سمت ناتھ جی۔ پدم پربھو جی۔ سپارس ناتھ جی۔ چندر پربھو جی۔ پشپ دنت جی سیتل ناتھ جی۔ شری یانس ناتھ جی۔ واسُ پوج جی۔ بمل ناتھ جی۔ اننت ناتھ جی۔ دھرم ناتھ جی۔ شانت ناتھ جی کُنتھ ناتھ جی۔ ارہ ناتھ جی۔ ملّ ناتھ جی۔ مُن سُبرت ناتھ جی۔ نمی ناتھ جی نیم ناتھ جی۔ پارس ناتھ جی۔ مہابیر یا بردھمان جی۔ یہ سب چھتری تھے غالباً ان میں اکثر اکشواکو وغیرہ میں پیدا ہوئے۔ بیسویں تیرتھنکر منی سبرت ناتھ جی راجہ رامچندر جی سے کچھ عرصہ پہلے ہوئے بائیسویں تیرتھنکر نیم ناتھ جی سری کرشن جی کے تایا سمدر بجے جی کے پتر تھے۔ تیئیسویں تیرتھنکر سری پارس ناتھ جی راجہ

له مصنف کے خیال میں چاروں وید اور جملہ اُپنشد و براہمن وغیرہ بھی ان ہی رشیوں اور ان کی اولاد یا شاگردوں کی تصنیف ہیں۔ کیونکہ ان کتب مقدسہ کے منڈل وادھیائے وغیرہ مختلف رشیوں وشوامتر۔ وششٹ۔ وام دیو۔ بھاردواج۔ بھرگو۔ انگرا۔ گرت سمد۔ اتری وغیرہ سے منسوب ہیں۔ ٹہ ارک بمعنی سورج ٹہ سوم بمعنی چاند۔

کے اس میں انسان جھوٹ۔ چوری۔ فریب۔ دغابازی وغیرہ گن وکم کرتے تھے۔ اس لئے اس کا نام ست یگ (زمانہ راستی) بھی ہے۔ رشب دیوجی کی شادی راجہ کچھ سکچھ کی سونندا و نندا دو لڑکیوں کے ساتھ ہوئی۔ پہلی کے بطن سے بھرت وغیرہ ایک سو لڑکے اور براہمی نام ایک لڑکی اور دوسری سے باہوبلی نام ایک لڑکا اور سُندری نام ایک لڑکی پیدا ہوئی جس وقت رشب دیوجی نے خواہشات نفسانی و لذات محسوسات سے دل ہٹا کر اور جاہ و حشمت۔ دولت و سلطنت کو ترک کر کے جنگل میں جا کر عریاں ہو کر تپسیا (ریاضت) کرنی شروع کی تو اُنکی دیکھا دیکھی چار ہزار راجہ جو اکشواکو۔ بھوج۔ ناتھ اور اوگر چار مشہور خاندانوں کے تھے تارک الدنیا ہو گئے۔ مگر اُن سے بھوک و پیاس کی برداشت نہ ہو سکی اور وہ سردی و گرمی کو گوارا نہ کر سکے۔ انہوں نے جین مذہب کے کٹھن مگر سچے راستہ کو ترک کر کے درختوں کے پھل پھول کھانے شروع کر دیئے اور رنگ برنگ کے کپڑے بھگویں وغیرہ پہننے اختیار کر لئے۔ اور مختلف قسم کے اعتقاد جس میں ہر ایک کو بموجب اُس کی خواہش کے آسانی معلوم ہوئی ٹھیرا لئے۔ مہاپکھشے نے جو رشب دیوجی کا سالا تھا کند و مول کھانا ہی دھرم بتا کر سنیاسی دھرم چلایا۔ اور ان کے پوتے یعنی راجہ بھرت کے بیٹے ماریچ نے سانکھ مت قائم کر کے اپنے شاگرد کپل وغیرہ کو اُپدیش دیا۔ شکر اور برہشپتی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۸) میں پرسیدی کہ پیش از آدم کہ بود میگفتم آدم۔" اس سے آدم کا ۵۰۰۷ سال کے عرصے سے زمانہ دراز پہلے ہونا ثابت ہے۔ عیسائی و محمدی آدم کا بہشت سے اور جین لوگ ادہم بھگوان آدیرش کا سورگ سے آکر زمین پر پیدا ہونا بیان کرتے ہیں اس لحاظ سے بھی آدم اور آدیرش کا ایک ہونا پایا جاتا ہے۔ (از صفحہ ۲۸ نمبر ۱) پیدایش دنیا کے ماننے والوں نے اس زمانہ کو پیدائش آفرینش اور برہم دن وغیرہ کے نام سے موسوم کیا ہے اور تیسرے کال تک کے زمانہ کو جبتک کے کاروبار دنیا باقاعدہ نہیں ہوتے تھے اور لوگ حالت تمدن میں نہ تھے برہم راتری وغیرہ قرار دیا ہے +

کو ہندو مت کے سری مد بھاگوت پران میں پرمیشر کا اوتار بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ رشب دیو جی نے اپنی رعیت کو مکانات کا بنانا۔ شہروں کا آباد کرنا۔ ہل جوتنا۔ زراعت کرنا۔ اسلحہ بنانا اور اُن کا کام میں لانا۔ لکھنا پڑھنا۔ تجارت و مویشیوں کی حفاظت کرنا وغیرہ وغیرہ کام سکھلائے۔ جن لوگوں کا کام رعیت کی حفاظت کرنا مقرر کیا اُن کا نام چھتری اور جنکا پیشہ بنج و بیوپار وغیرہ قرار دیا۔ اُن کا نام ویش اور جن کے ذمہ خدمت کا کام سپرد کیا۔ اُن کا نام شودر رکھا اور ان ہر سہ ورن (فرقہ یا قوم) میں ہر ایک انسان کو بموجب اُس کی قابلیت و لیاقت کے منقسم کیا۔ چونکہ اس وقت میں کاروبار دنیا باقاعدہ ہونے لگے۔ اس لئے یہ زمانہ کرت یگ (زمانہ کاروبار) کہلایا اور چونکہ بمقابلہ زمانہ موجودہ کل یگ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷) اہل اسلام و عیسائیوں کے حضرت آدم بھی یہی ہیں کیونکہ اُنکے اعتقاد میں آدم پہلا انسان ہے جین مت میں رشب دیو جی کا نام ہو جکا روبار دنیا کے سکھلانے والے اور انسانوں کو حالت تمدن میں لانے والے ہونے کے آدیپرش ہے جس کا ترجمہ پہلا انسان ہے دیگر الفاظ آدم و آدم تلفظ میں بھی قریب قریب ہیں اس لئے غالباً لفظ آدم آدیم کا بگڑا ہوا ہے یا یہ لفظ آدم - आदिम سے مشتق ہے جس کے معنے سنسکرت میں "شروع میں پیدا ہوا ہوا" ہیں اور اس طرح آدیپرش کا مترادف ہے۔ اہل اسلام کی مستند کتابوں معارج النبوت وغیرہ سے آدم کا ہندوستان میں ہونا ثابت ہے۔ اب رہی یہ بات کہ عیسائی و محمدی حضرت آدم اور حوا کو پیدا ہوئے ہوئے صرف ۷۰۰۰ برس بتلاتے ہیں یہ اُن کی غلطی ہے۔ دانایان علم ارض پروفیسر ہکسلی صاحب وغیرہ نے بعد تحقیقات یہ ثابت کر دیا ہے کہ دنیا میں نباتات کے پیدا ہونے کا زمانہ ایک ارب سال سے زیادہ ہے (دیکھو ورلڈ لائف) نیز تاریخ فرشتہ جلد اول میں مرقوم ہے کہ "در یکے از کتب معتبرہ بنظر در آمدہ کہ شخصے از صاحب سلونی ما دون العرش و فوق العرش پرسید کہ یا امیر المومنین پیش از آدم بست ہزار سال کہ بود آنحضرت جواب دادند کہ آدم چوں ایں معنی سہ مرتبہ مکرر ازاں شخص ساکت شدہ سر در پیش افگند شاہ ولایت پناہ بر زبان مبارک آوردند کہ اگر سی ہزار بار

(بقیہ صفحہ آئندہ)

چونکہ دھرم بھی مذکورہ بالا گناہوں سے بچنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس لئے
اُن کی عدم موجودگی میں کوئی کسی قسم کا برت اور سنجم وغیرہ دھرم بھی نہیں کرتا
اس وقت میں زراعت بھی نہیں ہوتی ۔ سب انسان اپنی ہر قسم کی
مطلب برآری کلپ[1] برکشوں سے کرتے ہیں۔ چونکہ زر۔ زمین۔ زن کے
جھگڑے اُس زمانہ میں نہیں ہوتے۔ اور نہ کوئی قصبہ و شہر آباد ہوتا تھا
اس لئے اُن میں راجہ اور رعیت کی بھی تمیز نہیں ہوتی سب یکساں
ہوتے ہیں۔ چوتھے کال کی شروع سے کچھ عرصہ پہلے انسان تمدنی حالت
اختیار کرتے ہیں۔ جس میں وہ چھٹے کال تک رہتے ہیں۔ چنانچہ ایسا
ہی گذشتہ تیسرے کال کے ختم ہونے سے کچھ عرصہ پہلے تک ہوتا رہا۔
بعد ازاں انسانی ضروریات رفتہ رفتہ بڑھنے لگیں۔ اور کلپ برکشوں
کی حد بندی و تقسیم وغیرہ کی بابت آپس میں جھگڑے پیدا ہونے لگے۔
جن کو اُن کے مکھیاؤں نے فیصلہ کیا۔ یہ مکھیا کل کر یا منو کے نام سے
معروف ہوئے۔ اور یکے بعد دیگرے تعداد میں چودہ ہوئے جن کے
نام یہ ہیں (۱) پرتی سرت (۲) سن متی (۳) چھیے مانکر (۴) چھیے ماندھر
(۵) سی مانکر (۶) سیمان دھر (۷) بیل باہن (۸) چکشو کھمان (۹) یشسوی
(۱۰) ابھے چندر (۱۱) چندر ابھ (۱۲) مرودیو (۱۳) پرسین جیت (۱۴) رنابھ
نابھ۔ اِن کل کروں اور عام لوگوں میں راجہ اور رعیت جیسا تعلق رہا۔
اخیری کل کر راجہ نابھ شہر اجودھیا میں ہوا۔ جس کے ہاں اُس کی رانی
مرودیوی کے بطن سے سری رشب دیوجی پیدا ہوئے۔ جو جینیوں کے پہلے
تیرتھنکر اور چوتھے کال کے شروع کے قریب جین مت کے بانی ہوئے
اور آدناتھ[2]۔ آدپرش اور ارہم کے نام سے معروف ہوئے۔ ان رشب دیوجی

---

[1] کلپ برکش:۔ مراد کا پورا کرنے والا درخت یا حاجت و ضرورت کو پورا کرنے والا پیڑ۔

[2] آدناتھ:۔ پہلا ناتھ۔ آدپرش۔ پہلا انسان۔ ارہم۔ قابل پرستش۔ مصنف کے خیال میں

سے۔ ملکی فسادسے۔ بموجب رفتار زمانہ تہذیب کے اُٹھ جانے اور حالت تمدن کے جاتا رہنے سے شہر کے شہر اور ملک کے ملک بھی غارت ہو جاتے ہیں اور تہذیب کے پھیلنے و آبادی کے زیادہ ہو جانے وغیرہ سے نئی نئی ملک آباد ہوتے رہتے ہیں۔ مگر دنیا کی ہیئت مجموعی میں کبھی فرق نہیں آتا۔ جس طرح ایک مہینہ میں دو پکش بدی و سُدی اور سال میں چھ موسم بسنت۔ گریکھم۔ برشا۔ ششر۔ سرد اور ہیم ہوتی ہیں۔ اسی طرح ایک کلپ میں دو دَور اوسرپنی (अवसर्पिणी) اور اُتسرپنی (उत्सर्पिणी) اور ایک دَور میں چھ کال (زمانہ) سُکھما سُکھما۔ سکھما۔ سکھما دکھما۔ دکھما سکھما دکھما۔ دکھما دکھما ہوتے ہیں۔ اوسرپنی دور میں انسان کی طاقت اور عمر وغیرہ درجہ بدرجہ کم اور اُتسرپنی میں زیادہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ پہلا کال سکھما سکھما چار کوڑا کوڑی ساگر[1] کا دوسرا سکھما تین کا اور تیسرا سکھما دکھما دو کا ہوتا ہے۔ چوتھا کال دکھما سکھما ۴۲ ہزار برس کم ایک کوڑا کوڑی ساگر کا ہوتا ہے۔ پانچواں دکھما اور چھٹا دکھما دکھما ہر ایک اکیس اکیس ہزار برس کا ہوتا ہے۔ اس طرح ایک دور دس کوڑا کوڑی ساگر کا اور ایک کلپ بیس کوڑا کوڑی ساگر کا ہوتا ہے۔ یہ اوسرپنی و اُتسرپنی دور یکے بعد دیگرے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ تیسرے کال کے ختم ہونے سے کچھ عرصہ پہلے تک جو انسان ہوتے ہیں۔ وہ نہ جھوٹ بولتے ہیں۔ نہ چوری کرتے ہیں۔ نہ اُن میں کوئی زانی ہوتا ہے اور نہ فریبی وغیرہ وغیرہ

[1] ساگر جس کا دوسرا نام سمندر اور آبدھی ہے اُس درجہ شمار اعداد کا نام ہے۔ جو ایک کے ہندسہ پر چودہ صفر دینے سے حاصل ہوتا ہے اور کوڑا کوڑی کے معنے ہیں کروڑ ضرب کھایا ہوا کروڑ میں۔ لیکن کروڑ کو کروڑ میں ضرب دینے سے بھی ایک کے ہندسہ پر چودہ صفر آجاتے ہیں۔ اس لئے مصنف کی رائے میں لفظ کوڑا کوڑی۔ ساگر کی تشریح ہیں۔ یعنے کوڑا کوڑی ساگر کے معنے ایسا ساگر ہے۔ جو کروڑ کو کروڑ میں ضرب دینے سے حاصل ہوتا ہے

اس منتر سے ویدک زمانہ میں مگدھ دیش میں ایسی قوم کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ جو وید کو نہیں مانتے تھے۔ اور یگ وغیرہ نہیں کرتے تھے۔ لیکن یگ کو بوجہ بیرحمی اور ہنسا کا کام ہونے کے بُرا سمجھنے والی اور وید کو بسبب ایسی یگ کے کرنے کی ہدایت دینے والی پستک ہونے کے نہ ماننے والی مگدھ دیش میں دو ہی بڑی قومیں بُدھ اور جین ہوئی ہیں۔ بُدھ مذہب کو جاری ہوئے تو صرف دو ہزار پانچسو ہی برس ہوئے ہیں۔ مگر رگوید کی تصنیف کو جس میں مذکورہ بالا اشلوک ہے بموجب محققان یورپ تقریباً تین ہزار نوسو برس اور بموجب ہندومت و آریہ سماج ایک ارب ستانویں کروڑ اُنتیس لاکھ اُنچاس ہزار چار سال گذرے ہیں۔ اس لئے وید کا اشارہ غالباً جین مذہب والوں کی طرف ہے جس کا ہونا بموجب بھاگوت پران (جیسے کہ ہم نے پیچھے بیان کیا ہے) سوامبھو منو کے زمانہ میں جس کو ہندو لوگ پیدائش آفرینش کا وقت خیال کرتے ہیں۔ ثابت ہے +

اب ہم جین مت کی قدامت اور اس کے آغاز کا جملہ دیگر مذاہب سے پیشتر ہونا بموجب جین شاستروں شری پدم پران جی و ہری بنس پران جی و دھرم پریکشا جی وغیرہ بیان کرتے ہیں +

بموجب اعتقاد جین تیرتھنکروں اور رشیوں کی یہ دنیا ازلی و ابدی ہے۔ نہ اس کو کسی نے کسی خاص وقت میں بنایا ہے۔ اور نہ کبھی کوئی اس کو بگاڑتا ہے۔ اس کے اجزاء میں قدرتی اور ملکی اسباب سے تغیر و تبدل البتہ ہوتا رہتا ہے۔ مثلاً کبھی کوئی نیا جزیرہ بن جاتا ہے۔ اور کوئی پُرانا غرقاب ہو جاتا ہے۔ کبھی ایک دریا کہیں کو چلتا ہے۔ کبھی اپنا رُخ دوسری طرف تبدیل کر لیتا ہے۔ کبھی کہیں کوئی نیا شہر آباد ہو جاتا ہے۔ کبھی کوئی پُرانا کہیں سے اُجڑ جاتا ہے۔ کبھی کسی طوفان عظیم کے آنے سے۔ کوہ آتش فشاں کے پھٹنے سے۔ وبا و طاعون وغیرہ کے پھیلنے سے۔ غیر ملک والوں کے حملہ

رگ وید منڈل ۳-اشٹک ۳-ادھیائے ۴-ورگ ۱۱ کے چودھویں منتر میں ایسا درج ہے +

किंते कृण्वन्ति कीकटेषु गावो नाशिरं दुह्रे न तपन्ति घर्मं ।

आनोभर प्रमगन्दस्य वेदो नैचाशाखं मघवन्रन्धया नः ॥

(ترجمہ) کیکٹ (مگدھ) دیش کے رہنے والے کیا کرتے ہیں۔ وید کی شرتیوں (آئینوں) کے احکام پر عمل نہیں کرتے (یا اُن کے قدیم کلام کو نہیں سمجھتے) اور یگ و ہوم نہیں کرتے۔ اے اندر! تو ہم کو جو بالکل بے مقدور اور کم طاقت ہیں۔ گیان کی دولت سے پُر کر اور ہماری حفاظت کر +

(بقیہ صفحہ ۲۳) تامس (۵) ریوت (۶) چاکھس (۷) ویوسوت (۸) ساورنیہ (۹) دکش ساورنیہ (۱۰) برہم ساورنیہ (۱۱) دھرم ساورنیہ (۱۲) رُدر پتر (۱۳) راجیشی (۱۴) بھوتک + چودہ منتروں کے سال چار ارب انتیس کروڑ چالیس لاکھ اسّی ہزار ہوئے۔ ہر ایک منونتر کے شروع اور اخیر میں ایک سندھی (وقفہ درمیانی) سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار سال کی ہوتی ہے۔ سندھیاں ایسی پندرہ ہوتی ہیں۔ جن کے سالوں کی تعداد دو کروڑ انسٹھ لاکھ بیس ہزار ہوتی ہے اس طرح دنیا کی کل عمر (۴۲۹۴۰۸۰۰۰ + ۲۵۹۲۰۰۰۰) چار ارب بتیس کروڑ سال ہوتی ہے۔ جس میں سے چھ منونتر گذر چکے ہیں۔ ساتویں منونتر کی اٹھائیسویں چترجگی میں سے آج تک کل یگ کے پانچ ہزار چار سال گذرے ہیں۔ اس حساب سے پیدائش دنیا موجودہ کو بہ تفصیل ذیل ایک ارب ستانویں کروڑ انتیس لاکھ اُنچاس ہزار سال ہوئے ہیں

چھ منونتر = ۳۰۶۷۲۰۰۰ × ۶ = ۱۸۴۰۳۲۰۰۰

ساتویں کی ۲۷ چترجگی = ۴۳۲۰۰۰۰ × ۲۷ = ۱۱۶۶۴۰۰۰۰

آٹھویں کی تین یگ = ۱۷۲۸۰۰۰ + ۱۲۹۶۰۰۰ + ۸۶۴۰۰۰ = ۳۸۸۸۰۰۰

کل یگ کا سمت ۱۹۰۳ء تک = ۵۰۰۴

سات درمیانی سندھیاں جو گذر چکیں = ۱۷۲۸۰۰۰ × ۷ = ۱۲۰۹۶۰۰۰

میزان کل = ۱۹۷۲۹۴۹۰۰۴

نے رشبھ دیوجی کے چلن کو دیکھ کر اشنان کرنا اور وید پڑھنا چھوڑ دیا۔ اُس وقت سے اوس دال اور سراوگی کا مت جو لوگ وید اور شاستر کو نہیں مانتے دنیا میں پھیل گیا ''

ہندوؤں کے عام خیال میں بھاگوت پران دیشم پاین ویاس کی تصنیف ہے۔ جو راجہ یدھشٹر کے وقت میں ہوئے ہیں۔ مگر اس پران میں لکھا ہے۔ کہ دیاس کے بیٹے شکدیوجی نے یہ پران راجہ پریکشت کو سنایا۔ بہر حال یہ پران یدھشٹر کے وقت کا ہے جو سمت بکرم سے ۲۳۸۰ برس پیشتر ہوا ہے۔ اور اس طرح اس کی تصنیف کو اب تک ۲۳۸۰+۱۹۶۰=۴۳۴۰ سال گذرے ہیں۔ بھاگوت پران کی مذکورہ بالا شہادت سے جینیوں کے پہلے تیرتھنکر[1] اور جین مت کا سوایمبھو منو کے زمانہ میں ہونا بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ سوایمبھو منو بموجب منوسمرتی وغیرہ کتب مقدسہ اہل ہنود موجودہ دنیا کے آغاز میں ہوئے ہیں جس کو آج تک (سنہ ۱۹۰۳ء) ایک ارب[2] ستانویں کروڑ انتیس لاکھ اُنچاس ہزار چار سال گزرے ہیں +

(بقیہ صفحہ ۲۲) سیما (۳) دھرم شاستر کا مطالعہ (۴) تسنیخ (۵) ورت (۶) خیرات یا دان +

[1] تیرتھنکر بمعنی فلاسفر + [2] واضح ہو۔ کہ ہندو مت میں دنیا کی عمر چار ارب بتیس کروڑ سال بتائی ہے جو ایک کلپ یا ایک ہزار مہایگ یا ایک برہم دن کے نام سے موسوم ہے۔ اسی قدر عرصہ کا تام جبکہ پرلے ہو کر تمام ارواح و مادہ برہم (پرماتما) میں شامل ہو جاتا ہے۔ برہم راتری ہے - یگ (زمانہ) چار ہیں۔ پہلا ست یگ یا کرت یگ جو سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار سال کا ہوتا ہے دوسرا ترینا جو بارہ لاکھ چھیانویں ہزار برس کا ہوتا ہے۔ تیسرا دواپر جس کی تعداد آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار برس اور چوتھا کل یگ جس کی چار لاکھ بتیس ہزار برس ہوتی ہے۔ ان چاروں یگوں کے مجموعہ یعنے تینتالیس لاکھ بیس ہزار برس کے عرصہ کو ایک چترجگی یا مہایگ کہتے ہیں اکہتر چترجگی کا ایک منونتر ہوتا ہے۔ جس کے سالوں کی تعداد تیس کروڑ سترسٹھ لاکھ بیس ہزار ہے۔ منونتر یا منو چودہ ہیں جن کے نام یہ ہیں (۱) سوایمبھو (۲) سوارو چس (۳) اُدتم (۴)

اُس رتھ پر بیٹھ کر اُس نے پرتھوی (زمین) کے گرد سات بار پرکما (طواف) کی اور ایک چھتر راج کیا۔ رتھ کے پیہ کے سات بار پھرنے سے سات دیپ (اقالیم) جمبو وغیرہ اور سات سمندر لونودھی (بحرِ ہند) وغیرہ بن گئے پریہ ورت کے تارک الدنیا ہونے کے بعد اُس کا بیٹا اگنی دہر راج کا مالک ہوا۔ اُس نے پورب چتی اپسرا سے بیاہ کیا۔ جس سے نابھ وغیرہ نو بیٹے پیدا ہوئے۔ اگنی دہر نے جمبودیپ کے نوکھنڈ (حصہ) کر کے نابھ کو بھرت کھنڈ کا راج دیا (تیسرا ادھیائے) نابھ راجہ نے اپنی زوجہ مرودیوی سمیت اولاد کی خاطر جنگل میں جاکر تپشیا اور یگ کی۔ نارائن نے خوش ہوکر درشن دئے۔ اور کہا کہ مانگ کیا مانگتا ہے۔ نابھ راجہ نے عرض کی کہ مہاراج! تمہارے جیسا بیٹا میرے ہاں پیدا ہو۔ نارائن نے جواب دیا کہ ہم خود تمہارے ہاں اُتار لینگے۔ چنانچہ مرودیوی رانی کو حمل رہ گیا۔ برہا وغیرہ نے آکر نابھ راجہ کو مبارکباد دی اور کہا کہ اے راجہ تیرا بھاگ اُودے ہوا جو آدپرش بھگوان تیرے ہاں پتر (فرزند) ہوکر اوتار لینگے۔ چنانچہ رشبھ دیوجی نے اوتار لیا۔ دیوتاؤں نے بمان (ہیلوں) میں بیٹھ کر خوشی سے پھول برسائے (چوتھا ادھیائے) اندر نے اپنی لڑکی جینتی سے (जयन्ती) رشبھ دیو جی سے شادی کر دی۔ اُس سے بھرت وغیرہ ایک سو لڑکے پیدا ہوئے جن میں سے نو برکت (تارک الدنیا) ہوکر نو جوگیشوروں کے نام سے مشہور ہوئے۔ ایک دفعہ رشبھ دیوجی نے یگ کی۔ اور سب پرجا کو اپنے سامنے بٹھلا کر دنیا کی بے ثباتی پر اُپدیش دیا (پانچواں ادھیائے) اور آخر بھرت کو راج دے پہاڑ پر بھجن کرنے چلے گئے۔ اور جڑ بھرت کا روپ بنا لیا۔ (چھٹا ادھیائے) جڑ بھرت روپ رہنے میں شاستروں کے موافق دھرم رکھنے اور کھٹ[1] کرم کرنے کا کچھ کام نہیں رہتا۔ اس لئے بہت سے آدمیوں

[1] کھٹ کرم = چھ ضروری فرض جو انسان کو ہر روز کرنے لازم ہیں یعنے (۱) وید پڑھنا (۲) گرو کی (صفحہ ۴۳)

کتاب کے مندرجہ بالا اشلوک میں راجہ چندر جی چندر دیو کی طرح خواہش سے بری ہونا مانگتے ہیں۔ جس سے جین مت کا راجہ رام چندر جی سے پہلے ہونا ثابت ہے ✤

سری مد بھاگوت پران اُردو مترجمہ لکھن لال مطبوعہ نولکشور پریس لکھنؤ میں رکھب اوتار کا جو جینیوں کے پہلے تیرتھنکر ہیں ذکر ہے۔ جس کو ہم مختصراً ہدیہ ناظرین کرتے ہیں :-

(اسکندھ ۳ - ادھیائے ۹ لغایت ۱۱) مہاپرلے[۱] کے بعد جب چاروں طرف جل مئی[۲] ہوکر کچھ نہ دیکھ پڑتا تھا۔ اُس وقت وہ آدپرش[۳] شیش ناگ کی چھاتی پر سین[۴] کرتے تھے۔ اُن کی نابھ (ناف) سے ایک کنول کا پھول نکلا۔ اُس پھول کی نال سے برہما جی پرگھٹ ہوکر اُس پھول پر آبیٹھے۔ برہما جی نے اپنے داہنے انگ[۵] سے سوایمبھو منو نام ایک پرش[۶] اور بائیں انگ[۷] سے ست روپا نام استری[۸] پیدا کی اور اُن دونو کا بیاہ کر دیا اور کہا۔ کہ آدمی پیدا کرو۔ سوایمبھو منو نے جواب دیا۔ کہ آدمی پیدا ہو کر کہاں رہینگے۔ اب تک جو کچھ آپ نے پیدا کئے وہ سب کنول کے پھول پر بیٹھے ہیں۔ تب برہما جی نے آدپرش کا دھیان کیا اور وہ پتال سے پرتھوی کو لے آئے۔ سوایمبھو منو کے ہاں پریہ ورت بیٹا ہوا۔ (اسکندھ ۵ - ادھیائے اول ۲) پریہ ورت نے شانتی اور برکھ منی سے شادی کی۔ پہلی سے اُتم وتامس وریوت تین لڑکے پیدا ہوئے۔ جو چودہ منومنتروں میں شمار ہوئے۔ دوسری سے اگنی دہر وغیرہ ہوئے۔ پریہ ورت نے۔ اس غرض سے کہ رات کی وجہ سے پوجا دنرپن وغیرہ کام بند نہ ہو آگریں ایک پہیہ کا ایک رتھ سورج کی طرح روشن بنوایا۔

---

[۱] مہاپرلے = قیامت [۲] جل مئی یعنی چاروں طرف پانی ہی پانی تھا اور کچھ نہ تھا [۳] آدپرش = بھگوان پرماتما [۴] سین کرتے تھے یعنی سوتے تھے [۵] داہنا انگ = دایاں حصہ جسم [۶] پرش = مرد [۷] بائیں انگ = بایاں حصہ جسم [۸] استری = عورت ✤

ہے۔ کہ اس ناٹک کی تحریر اور طرز بیان مہا بیر چرتر۔ رام چرتر اور پر بودھ چندرا ودے ناٹک سے ملتی جلتی ہے۔ اور غالباً بکرماجیت کے وقت کی تصنیف ہے۔ عام ہندوؤں کے اعتقاد میں یہ کتاب ہنومان جی کی بنائی ہوئی ہے۔ جو رامچندر کے زمانہ میں ہوئے ہیں +

یوگ بشسٹ کے ویراگ پرکرن میں جہاں اہنکار (خودی) کی مذمت کی ہے۔ ایسا لکھا ہے :-

रामउवाच ॥ नाहं रामो नमेवाञ्छा भावेषु नचमेमनः ।

शान्त आसितुं इच्छामि स्वात्मनीव जिनोयथा ॥

सर्ग: १० श्लोक ८

اس کا ترجمہ یوگ بشسٹ ویراگ و موکش پرکرن کے صفحہ ۰۳ پر جو مطبوعہ ۱۸۸۸ء اور شریف صالح محمد کا چھپوایا ہوا اور جاوجی داداجی کا چھاپا ہوا ہے۔ ایسا کیا ہے +

(ترجمہ) یہ جو میں رام ہوں سو نہیں اور اچھا (خواہش) بھی کچھ نہیں۔ کا ہے تے جو میں نہیں تو اچھا کس کو ہووے۔ اور اچھا ہوئی تو یہی ہوئی جو اہنکار کے رہت پد کی پراپت ہووے۔ جیسے جنندر کو اہنکار کا اتیاگ (उत्थान) نہیں ہوا تیسا میں ہوؤں۔ ایسی مجھ کو اچھا ہے۔" یعنی رامچندر جی کہتے ہیں کہ میں رام نہیں ہوں اور نہ مجھ کو کچھ خواہش ہے اگر ہے تو صرف یہی ہے کہ جیسی جنندر دیو نے خودی کو ترک کیا ہے۔ ایسا میں بھی کروں +

اِس پستک کا ٹیکا (شرح) کرنے والا بیان کرتا ہے۔ کہ یہ پستک ویدانت مت کی بہت پرانی کتاب اور رشی بالمیک کی تصنیف ہے۔ بالمیک جی راجہ رامچندر جی کے زمانہ میں ہوئے ہیں۔ جن کو بموجب تاریخ دنیا مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر ۱۸۹۰ء تک ۸۶۸۹۹۳ برس ہوئے ہیں۔ اس

(ترجمہ) راگی پرشوں میں بڑی پیاری (گوری) کے آدھے دیہ کو دھارنے والا (جس کا بایاں رنگ گوری ہے ایسا) ایک ہی شو شوبھتا ہے۔ بیت راگیوں میں چھوڑا ہے۔ استریوں (عورتوں) کا سنگ جس نے ایسا جن دیو سے بڑھکر دوسرا نہیں ہے۔ ان دونو کے سوائے جو دکھ دینے والے کام دیو (شہوت) کے بان روپی سانپوں کے زہر کے چڑھاؤ سے پاگل ہوئے کام (شہوت) سے ٹھگے ہیں۔ وہ وشیوں (لذات محسوسات) کو نہ تو چھوڑنے کو اور نہ بھوگنے کو سمرتھ ہو سکتے ہیں ✦

بھرتری ہری جی جن کا یہ اشلوک ہے۔ راجہ بکرماجیت کے (جس کا سمت ۵۷ سال قبل حضرت عیسے جاری ہے) بھائی ہیں۔ اُنہوں نے اس اشلوک میں تارک الدنیاؤں میں جن دیو کا سب سے بڑھ کر ہونا بیان کیا ہے ✦

ہنومان ناٹک مطبوعہ چھیمن وینکٹیشور پریس بمبئی سمت ۱۹۵۵ صفحہ ۲ پر پہلے انگ کا تیسرا اشلوک یہ ہے:۔

यं शैवाः समुपासते शिव इति ब्रह्मेति वेदान्तिनो ।
बौद्धा बुद्ध इति प्रमाणपटवः कर्तेति नैयायिकाः ।
अर्हन्नित्यथ जैनशासनरताः कर्मेति मीमांसकाः ।
सोऽयं वो विदधातु वाञ्छितफलं त्रैलोक्यनाथो हरिः ॥ ३ ॥

(ترجمہ) جسے شیو لوگ شو مان کر اپاستے ہیں۔ اور ویدانتی برہم جان دھیاتے ہیں۔ اور بودھ لوگ بدھ دیو مان پوجتے ہیں۔ یکتی (دلیل) میں چتر نیایک لوگ جسے کرتا کہتے ہیں۔ اور جین مت کے پریم والے جس کو ارہنت کر کر پکارتے ہیں۔ اور میمانسک جسے کرم روپ برنن کرتے ہیں۔ وہ ترلوک کا سوامی پربھو تم لوگوں کے بانچھت پھل کو پورا کرے ✦

یہ ناٹک ہنومنت رشی کا تصنیف اور مشر دامودر کا تالیف کیا ہوا ہے۔ اس کا ٹیکا موہن داس نے کیا ہے۔ جو دیباچہ میں ایسا بیان کرتا

میں رہ گئے تھے۔ اُنہوں نے جامہ سفید اختیار کر لیا۔ اور جو کرناٹک چلے گئے تھے۔ انہوں نے بدستور سابق اپنا جسم عریان رکھا۔ جنہوں نے جامہ سفید اختیار کیا اور اُن کا نام سویتامبر ہوگیا۔ اور جو عریان رہے۔ وہ دگمبر کہلائے شاستر جو مگدھ والوں نے بنا لئے تھے۔ وہ دگمبریوں نے قبول نہ کئے۔ اور اس واسطے دگمبریوں کے ہاں کوئی انگ نہیں ہے۔ اخیری تفرقہ ان ہر دو فرقوں میں ۷۹ء یا ۸۲ء میں پڑا +

مندرجہ بالا تحریر سے سری سوامی مہابیر کا جو جینیوں کے چوبیسویں اور آخیری تیرتھنکر ہوئے ہیں۔ راجہ چندر گپت سے تقریباً دو سو سال پیشتر ہونا ثابت ہے۔ راجہ چندر گپت سن عیسوی سے ۳۱۲ سال پیشتر ہؤا ہے۔ اس طرح جینیوں کا اخیری تیرتھنکر حضرت عیسیٰ سے تقریباً پانچ سو سال پیشتر گذرا ہے۔ اس لئے جین مذہب کا آغاز چھٹی صدی عیسوی میں بتلانا بالکل غلط اور ناواقفیت کا باعث ہے +

اب ہم ہندو مت کے شاستروں اور ویدوں کے حوالے جن سے جین مذہب کی قدامت ثابت ہوتی ہے، پیش کرتے ہیں۔ بھرتری ہری جی سنگار شتک[1] میں فرماتے ہیں +

एकोरागिषु राजते प्रियतमादेहार्ध धारी हरो ।
नीरागेषु जिनोविमुक्त ललना संगो नयस्मात्पर: ॥
दुर्वार स्मरबाण पन्नगविषज्वाला वलीढोजन:
शेष: काम विडम्बितोहि विषयान भोक्तु न मोक्तु क्षम: ॥

---

[1] اس اشلوک کو ہم نے بحوالہ سری موکش مارگ پرکاش درج کیا ہے سنگار شتک جو آج کل طبع ہوتے ہیں۔ ان میں یہ اشلوک پایا نہیں جاتا۔ مگر ہم نے بڑی کوشش سے اس کو گجراتی پریس کے چھپے ہوئے سنگار شتک میں تلاش کیا ہے۔ جس میں یہ ٹھیک وہی اشلوک ہے۔

ہوتی ہے :-

वीरमोक्षात् चतचातुते वर्षेषु गते ।

सप्ततौ विक्रमादित्य उज्जयिन्याम भूपतिः ॥

(ترجمہ) "مہابیر سوامی کے موکش جانے کے ۴۷۰ برس بعد اُجین میں راجہ بکرماجیت ہوا" مسٹر آر سی دت اپنی تواریخ ہند میں فرماتے ہیں :-

In the second century after Mohabir's death there was a famine in Magadh The renowned Chandragupta was then the sovereign of Magadh Bhadrabahu (a Jain monk who was then head of the Nirgranths) under pressure of the famine with a portion of his Jain followers left Magadh and went to Karnat During his absence the Jains of Magadh settled their scriptures consisting of the 11 *angas* and the 14 *Purvas* which latter are sometimes called the 12th *anga* On the return of peace and plenty, the exiled Jains returned to Magadh, but within those years a difference in custom had arisen between those who had stayed in Magadh and those who had gone to Karnat The former had assumed a white dress and the latter adhered to the old rule of absolute nakedness The former were thus called Swetambaras, the latter were called Digambaras The scriptures which had been settled by the former were not accepted by the latter and for the Digambaras therefore there are no *Angas* The final division between the two sects is said to have taken place in 79 or 82 A D

(ترجمہ) مہابیر سوامی کے موکش جانے کے بعد دوسری صدی میں مگدھ میں قحط پڑا۔ مشہور چندر گپت اُس وقت مگدھ کا راجہ تھا۔ بھدر باہو جی (جو اُس وقت نرگرنتھوں کے گرو تھے) بوجہ شدت قحط معہ اپنے تھوڑے سے چیلوں کے مگدھ سے کرناٹک چلے گئے۔ اُن کی غیر حاضری میں مگدھ کے جینیوں نے (جو سوامی بھدر باہو کی ہمراہ نہیں گئے تھے) اپنے گرنتھ بنائے جو گیارہ انگ اور چودہ پورب میں منقسم ہیں۔ چودہ پوربوں کو بارھواں انگ بھی کہتے ہیں جس وقت قحط جاتا رہا۔ جین جو کرناٹک چلے گئے تھے۔ واپس آئے۔ مگر اس عرصہ میں اُن جین لوگوں کے جو کرناٹک چلے گئے تھے اور اُن کے جو مگدھ میں ٹھیرے رہے تھے۔ رسم و رواج میں بڑا بھاری تفرقہ پڑ گیا۔ جو مگدھ

Civilisation in Ancient India by Mr. R C Dutt. ؎

وہ سالباہن اور بکرماجیت کے سمت کا ہے یعنے سویتامبریوں نے مہابیر سوامی کا نربان سالباہن سے اور دگمبریوں نے بکرماجیت سے ۴۷۰ برس پیشتر شمار کیا ہے۔ چونکہ سن عیسوی بکرماجیت سے ۵۷ سال بعد جاری ہؤا ہے۔ اس لئے ۴۷۰ میں ۵۷ جمع کرنے سے بموجب دگمبریوں کے مہابیر سوامی کا نربان سن عیسوی سے ۵۲۷ برس پیشتر ہؤا ہے۔ اس طرح بدھ اور مہابیر جی کے نربان میں صرف سولہ (۵۴۳-۵۲۷=۱۶) برس کا فرق ہے۔ اس لئے وہ ہمعصر ہوئے ہیں۔ مہابیر سوامی کا نربان جو سمت سے ۴۷۰ برس پیشتر بتلایا ہے۔ وہ میرتنگ آچاریہ کی تصنیف وچارشرینی کے مطابق ہے۔ جس میں حسب ذیل اشلوک درج ہیں:-

जंरयणि कालगओ अरिहा तित्थकरो महावीरोत ।
रयणि अवंति वई अहिसित्तो पालगोराया ॥ १ ॥
सट्ठी पालग रएणो पणवण्ण सयंतु होइनं ।
दाण अट्ठसयंमुरियाणं तीसंचिअपूसमित्तस्स ॥ २ ॥
बलमित्तभानुमित्ता सट्ठी वरिसाणि चत्तनहवहणे ।
तहगद्दभिल्लरज्ज तेरस वरिसा सगस्सचौ ॥ ३ ॥

(مطلب) اونتی کا راجہ پالک اُس رات کو تخت نشین ہؤا جس رات کو ارہنت تیرتھنکر مہابیر کا نربان ہؤا۔ ۶۰ برس راجہ پالک نے ۱۵۵ برس خاندان نندا نے ۱۰۸ خاندان موریا نے ۳۰ پشپ متر نے ۶۰ بل متر اور بھانو متر نے ۴۰ برس نموباہن نے ۱۳ برس گردبھل نے راج کیا۔ جبکہ سمت چار ہے مذکورہ بالا حساب سے ۶۰+۱۵۵+۱۰۸+۳۰+۶۰+۴۰+۱۳+۴=۴۷۰ سال ہوتے ہیں۔" اس امر کی تصدیق کہ مہابیر سوامی کا نربان راجہ بکرماجیت سے ۴۷۰ سال پیشتر ہؤا ہے۔ نہ کہ سالباہن سے گورجردیش بھوپاولی (تواریخ گجرات) مصنفہ جیتی رنگ جیئ کے مندرجہ ذیل شلوک سے بھی

(नमोवर्धत महावीर देवादेवाय) اس سے ظاہر ہے - کہ یہاں مہابیر جی سے بردھمان مراد ہے۔ بدھ نہیں ہے۔ اور اُس مورت پر سمت ۹۸ کھدا ہوا ہے۔ اور اُس ہی جگہ سے نکلے ہوئے دیگر پتھروں پر ہوئی شاک اور کنی شاک کا نام ہونے سے ثابت ہے۔ کہ وہ بکرماجیت کا ہی سمت ہے۔ جو حضرت عیسے سے ۵۷ برس پیشتر سے جاری ہے۔ علاوہ ازیں بدھ مذہب کے شاستروں میں جین مت کے چلانے والے یا اُسکے درست کرنے والے کا نام نگنٹھ ناتھ (निगंठनाथ) لکھا ہے۔ نگنٹھ ناتھ کے معنے نگنٹھوں کا گرو ہے۔ اور نگنٹھ (نرگرنتھ) جین کے سادھوؤں کا نام ہے ہی - نیپال میں جو بُدھ مذہب کی کتابیں ہیں۔ اُن میں نگنٹھ ناتھ کو گیانی کا پتر لکھا ہے۔ اور جین لوگ مہابیر جی کو گیاتی پتر کہتے ہیں۔ ہیم چندر کے پرششٹ پرب (परिशिष्टपर्व) میں یہ اشلوک درج ہے +

कल्याणपादप परमं स्तुतगंगा हिमाचल ।

विश्वाम्बुजरवि देवं वन्देश्रीज्ञात नन्दनं ॥

(ترجمہ) کلیان کرنے والے ہیں قدم جن کے اور شاستر جن کے مکھ سے نکلے ہیں جیسے گنگا ہمالیہ سے اور جو سنسار روپی کنول کے لئے سورج کے مانند ہیں ایسے جو گیات پتر سری مہابیر سوامی ہیں - میں اُن کو نمسکار کرتا ہوں +

مہابیر جی کو گیات پتر اس واسطے لکھا ہے۔ کہ کلپ سوتر میں اُن کے باپ کو گیات چھتری لکھا ہے۔ علاوہ ازیں اس امر کی شہادت کہ بدھ اور مہابیر ہر دو علیحدہ علیحدہ تھے۔ مگر ایک ہی وقت میں تھے۔ جین کی تواریخوں سے بخوبی ملتی ہے۔ بدھ کی وفات بموجب لنکا والوں کے سن عیسوی سے ۵۴۳ برس پیشتر ہوئی ہے۔ اور مہابیر سوامی کا نربان بموجب سویتامبری جینیوں کے سالباہن کے سمت سے ۴۷۰ برس پہلے اور بموجب دگمبریوں کے ۶۰۵ برس پہلے ہوا ہے۔ اِن ہر دو فرقوں کے بیان میں جو ۱۳۵ برس کا فرق ہے

ہے۔ یہ ظاہراً وہی شخص ہے جس کو پالی سوتر میں مکھلی گوسال لکھا ہے۔ جو گوتم بدھ کے چھ مخالف آچاریوں میں سے ایک تھا۔ ولسن صاحب جینیوں کو بودھوں کی ایک شاخ سمجھتا ہے۔ ولسن صاحب یہ دلیل پیش کرتا ہے کہ ساکھ سنگھ اور بردھمان کے لقب اور نام (بدھ۔ جن اور مہابیر) دو نو فرقہ درج کرتے ہیں۔ اور دو نو کی زوجہ کا نام بھی یشودھا ہے۔ لیکن اس کے سوائے اور کوئی بات جو بدھ کے لئے لکھی گئی ہے۔ وہ بردھمان کے موافق نہیں پڑتی۔ مثلاً دونو کے رشتہ داروں کے نام۔ جائے پیدائش چیلے۔ عمر۔ واقعات اور مذہب بالکل مختلف ہیں۔ غرضیکہ مہابیر جی اور بدھ جی دو شخص ہوئے ہیں۔ چونکہ وہ ایک ہی وقت میں اور دونو برہمنوں کے برخلاف تھے۔ اس لئے ان کو ایک سمجھ لیا ہے۔ جین شاستروں سے ثابت ہے۔ کہ مہابیر جی راجہ بمب سار اور اجات شترو کے زمانہ میں تھے سوتروں میں جین کے سادھوؤں کو نرگرنتھ[1] (निग्रंथ) لکھا ہے۔ براہمہ اور ہیم چندر[2] نے بھی نرگرنتھ لکھا ہے۔ ششکر اور آنندگری وغیرہ نرگرنتھ کا مترادف لفظ بی بس (विवसन) اور مکتامر (मुक्तांबर) استعمال کرتے ہیں اشوک کے کتبوں میں بدھ شرمنوں (श्रमण) سے علیحدہ سادھوؤں کو نگنتھ[3] (निगगठ) لکھا ہے۔ کہ جس کو ڈاکٹر بھولر صاحب جینیوں کے نرگرنتھ سے مراد لیتا ہے۔ بودھوں کی کتب مقدسہ میں اکثر نگنٹھوں کو بدھ اور بودھوں کا مخالف لکھا ہے۔ غرض ان سب امور سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جین اور بودھ برابر کے مت والے تھے۔ اور شروع ہی سے اس برابری کا ثبوت اُن کے پرانے انفاسوں (تواریخ) سے ملتا ہے۔ متھرا میں کنکلی ٹیلے سے جنرل کننگھم نے ایک ننگی کھڑی مورت نکالی ہے۔ جس پر لکھا ہے "نمو ارہنت مہابیر دیوا نے

[1-2-3] یہ شخص علم سنسکرت کے بڑے فاضل لغت بنانیوالے فلاسفر اور شارح ہوئے ہیں [3] "نگنٹھ" لفظ پراکرت کا ہے اور "نرگرنتھ" کا بگڑا ہوا ہے جس کے معنے ہیں ایسا شخص جس کے دل میں کسی مسلم ذریعہ یا کاری الفت و نفرت نہیں یا جو بیرونی تعلقات سے متنفر ہے

کا (جو تیئیسویں تیرتھنکر ہوئے ہیں) جو حضرت عیسےٰ سے دو سو سال پیشتر ہونا بتلایا۔ اُس کے برخلاف لفٹنٹ کرنیل جیمس ٹوڈ صاحب اپنی کتاب راجستھان[۵۱] کے صفحہ ۹۷ میں اُن کا حضرت عیسےٰ سے چھ سو پچاس برس پیشتر ہونا بیان کرتے ہیں۔ دراصل شری پارس ناتھ جی اخیری تیرتھنکر مہابیر جی سے دو سو پچاس برس اور سن عیسوی سے ۷۷۷ (۲۵۰+۵۲۷) سال پیشتر ہوئے ہیں +

جین مذہب کو جدید ماننے میں بعض مورخین نے بدین وجہ غلطی کھائی ہے کہ اُنھوں نے اُس کو بودھ مذہب کی شاخ اور اس سے نکلا ہؤا سمجھا ہے۔ اس بارہ میں مسٹر ہرمن جیکوبی نے اپنے ترجمہ کلپ سوتر مصنفہ بھدر باہو سوامی کے دیباچہ میں بدلائل معقول ثابت کیا ہے۔ کہ جین اور بدھ مذہب بالکل علیحدہ علیحدہ ہیں۔ ایک دوسرے کی شاخ نہیں ہیں اُنھوں نے جو کچھ لکھا ہے۔ اس کو یہاں خلاصۃً بزبان اردو درج کیا جاتا ہے + (دیکھو جین اور بودھ کا بھید)

" اکثر دانایانِ فرنگ جین اور بودھ دونو کو شروع ہی سے علیحدہ علیحدہ نہ سمجھ کر ایک کو دوسرے سے نکلا ہؤا بتلاتے ہیں۔ کول بروک صاحب نے گوتم بُدھ کو بردھمان مہابیر کا چیلا سمجھا کیونکہ مہابیر جی کا ایک چیلا اندربھوتی تھا جو گوتم سوامی کے نام سے معروف ہے۔ پرنسپ اور ٹامس صاحب کی بھی یہی رائے ہے۔ لیکن ویبر صاحب کہتا ہے۔ ایسا نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اندربھوتی برہمن تھا اور گوتم بدھ چھتری۔ اُس کا گوتر گوتم ہونے سے وہ بُدھ نہیں ہوسکتا۔ اگر اندربھوتی مہابیر جی کا مت چھوڑ کر دوسرا مت اختیار کرتا۔ تو جین شاستروں میں اُس کی مذمت کی جاتی۔ کیونکہ جین سوتروں میں صاف لکھا ہے کہ مہابیر جی کے بھانجے جمالی نے پہلے پہل مذہب میں تفرقہ ڈالا اور مہابیر جی کے دوسرے چیلے گوسالے پسر مکھلی کا بھی مضحکہ کیا

[۵۱] Annals and Antiquities of Rajasthan by Lieutenant Colonel James Tod, vol I page 97. 1st Edition printed by Benimadho Lal Dass, Calcutta.

(ترجمہ) تیسری قسم کے حکماء کے جو تیر تھنکر کہلاتے تھے دیگر مذہب والوں سے بھی زیادہ پیرو تھے۔ اُن کا مذہب کسی قدر ساکی منی گوتم کے مذہب سے ملتا تھا۔ وہ سرب بیاپک پر ماتما کی ہستی سے انکار کرتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ سچی دیو وہی ہیں جنھوں نے ہمارے مانند ہر ایک قسم کی خواہشات کو قابو میں کر لیا ہے۔ وہ چوبی سایہ کے نیچے بیٹھتے تھے۔ اور اپنے شاگردوں کے سامنے بحالت عریانی آجاتے تھے۔ کیونکہ وہ اپنے خیال خام میں یہ سمجھتے تھے۔ کہ ہم کو شرم کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ ان اپنے مذہب کے دلدادوں کی لوگ رشی اور منی سمجھ کر تعظیم و تکریم کرتے تھے۔ اور بعض بعض کو ناواقف اور جاہل آدمی دیوتا سمجھ کر پوجتے تھے ٭

یہ تیر تھنکر دراصل جین رشی تھے۔ کیونکہ لفظ تیر تھنکر صرف جین ہی لوگوں کی اصطلاح ہے۔ پھر اُسی کتاب کے صفحہ ۱۹۱ میں ایسا بیان کیا ہے

The Jains were originally a sect of Buddhists Their chief saint Paras Nath flourished B C 200 They have 24 saints The Buddhists have only seven Buddhas in the present universe. The Jains have caste, the Buddhists none

(ترجمہ) "ابتدا میں جین لوگ بُدھ مذہب والوں کا ایک فرقہ تھے۔ اُن کا بڑا تیر تھنکر سوامی پارس ناتھ حضرت عیسٰے سے دو سو برس پیشتر ہوا ہے۔ یہ چوبیس تیر تھنکر مانتے ہیں۔ مگر بودھ لوگ اس دنیا میں صرف سات ہی بُدھ مانتے ہیں۔ جین لوگوں میں ذات کی تمیز ہے بودھوں میں نہیں ہے" پہلے بیان سے تیر تھنکروں یعنے جین رشیوں کا بدھ کے وقت (۵۵۷ لغایت ۷۷ سم قبل حضرت عیسٰے) میں بلکہ اُس سے پہلے ایک علیحدہ فرقہ ہونا ثابت ہے۔ پھر معلوم نہیں مورخ صاحب نے دوسرے بیان میں یہ کس طرح کہ دیا۔ کہ جین ابتدا میں بودھ کی ایک شاخ تھے۔ سوامی پارس ناتھ جی

مندرجہ ذیل تحریرات سے ہوسکتی ہے + مسٹر میڈو ٹیلر صاحب اپنے خلاصہ تاریخ ہند[1] کے صفحہ ۷۴ میں لکھتے ہیں :-

From the Christian era up to the 7th century the Jain faith was the prevailing religion (in Carnatic); and in Gujerat and other localities where it existed its richly decorated temples remain as proof, not only of the highest architectural skill of the period, but of a refinement in taste, which is perhaps traceable to Greek influence. On the mission of Shankar Acharya in the 8th century, most of the people forsook the Jain faith and returned to the Brahminical tenets preached by him, which enjoined the worship of Shiva.

(ترجمہ) سن عیسوی کے شروع سے ساتویں صدی تک کرناٹک میں زیادہ تر لوگوں کا مذہب جین تھا۔ اور گجرات اور دیگر مقامات میں جہاں یہ مذہب تھا۔ اس کے مندر اب تک موجود ہیں جن میں اعلیٰ درجہ کی مینا کاری کا کام ہوا ہے۔ جو اس زمانہ کے فن تعمیر کے کمال اور شائستگی مذاق کے (جو شاید یونان والوں سے لیا ہوا ہے) ثبوت ہیں۔ شنکر آچاریہ نے جب آٹھویں صدی میں شومت کا اُپدیش دینا شروع کیا۔ اُس وقت بہت سے آدمیوں نے جین مذہب کو ترک کر کے برہمن مذہب کے عقاید کو اختیار کیا

اس تحریر سے جین مذہب کے آغاز کا کچھ پتہ نہیں لگتا۔ مگر اس کا سن عیسوی کے آغاز میں کرناٹک وغیرہ مقامات میں موجود ہونا پایا جاتا ہے۔ جس سے لیتھبرج صاحب کے بیان کی کہ جین مذہب چھ سو عیسوی سے جاری ہوا۔ بخوبی تردید ہوتی ہے +

ٹالبوئی ویلر صاحب اپنی تواریخ ہندوستان کی جلد سوم کے صفحہ ۱۲۵ میں جہاں وہ کہتے ہیں۔ کہ جب گوتم بدھ نے اپنا مذہب پھیلانا شروع کیا :-

A third set of teachers, known as Tirthankaras, appear to have had a still larger following

To some extent their teaching was not unlike that of Sakya Muni. They denied the existence of a supreme spirit, and asserted that the only true deities are those men who like themselves had overcome every desire They sat under wooden sheds and exhibited themselves to their disciples in a state of nudity, under the morbid sentiment that they are superior to all sense of shame All these fanatics were more or less reverenced as saints or holy men, and some were even worshipped as Gods by the ignorant and superstitious masses.

(حاشیہ) ٹالبوئی ویلر کی تصنیف تواریخ ہندوستان جلد ۳ مطبوعہ ۱۸۷۴ء

[1] A Student's Manual of the History of India, by Meadows Taylor, Edition 5th, page 74.

کی غلط فہمی اُن کی جین مذہب سے ناواقفیت کی وجہ سے ہے +

سر روپر لیتھبرج صاحب (Sir Roper Lethbridge) اپنی تواریخ ہندوستان میں لکھتے ہیں :-

(i) Though Buddhism existed in India until the twelfth Century A. D , i e , for more than 1300 years longer—and was often the religion of powerful kings and great states, yet on the whole it declined from this time, i e , about 200 B C

(ii) During the decline of Buddhism another religion called Jainism was very powerful in India It originated about 600 A D and declined after 1200 A D though many Jains are still to be found in various parts of India

(ترجمہ) (۱) اگرچہ بودھ مذہب ہندوستان میں بارھویں صدی عیسوی یعنی تیرہ سو سال تک اور رہا۔ اور اکثر دفعہ بڑے بڑے راجہ اور بڑی بڑی ریاستیں اس مذہب کی پیرو رہیں۔ لیکن دراصل حضرت عیسےٰ سے دو سو برس پہلے اس کا زوال شروع ہؤا +

(۲) جب بودھ مذہب کو زوال ہو رہا تھا۔ اسوقت ہندوستان میں ایک دوسرا مذہب جو "جین مت" کے نام سے معروف ہے۔ بڑے زور شور پر تھا۔ یہ مذہب چھ سو عیسوی کے قریب جاری ہؤا۔ اور بارہ سو عیسوی میں اسمیں زوال آیا۔ اگرچہ بہت سے آدمی اس مذہب کے پیرو ہندوستان کے مختلف حصوں میں اب بھی پائے جاتے ہیں +

پہلے فقرہ میں مورخ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ بودھ مذہب کا زوال حضرت عیسےٰ سے دو سو برس پہلے شروع ہؤا۔ اور دوسرے فقرہ میں فرماتے ہیں۔ کہ بودھ مذہب کے زوال کے زمانہ میں جین مت بڑے زور شور پر تھا۔ ان ہر دو بیانات سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے۔ کہ جین مذہب حضرت عیسےٰ سے دو سو برس پہلے کے قریب بڑے زور شور پر تھا۔ آغاز کا کچھ پتہ نہیں کہ کب ہؤا۔ پھر معلوم نہیں مورخ صاحب نے یہ کہاں سے لکھ دیا۔ کہ جین مذہب چھ سو عیسوی سے شروع ہؤا۔ اس کی بطالت دیگر انگریزی مورخین کے

کو ہم جن کہتے ہیں اُن کا بتلایا ہؤا اور آزمایا ہؤا جو رستہ ہے وہی جین مذہب ہے۔ اس لئے جین مت کا خاص منشاء اور اُسکی علت غائی یہی ہے۔ کہ جیو جو سنسار میں بھرم رہا ہے۔ کسی طرح اِس جھگڑے سے چھوٹے۔ سنساری دکھوں اور سلسلۂ تناسخ سے چھوٹنے کا اُپاؤ بتلانا ہی اس مت کا اصول ہے

باب دوم

جین مت کی قدامت

اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ آیا جین مت کوئی جدید مذہب ہے یا زمانہ قدیم کے رشیوں کا مذہب ہے۔ اگرچہ اُس شخص کے لئے جو راہ نجات کا متلاشی اور حق کا خواستگار ہے یہ دریافت کرنا چنداں ضروری نہیں ہے۔ جیساکہ شیخ سعدی نے گلستاں میں کہا ہے ؎ مرد باید کہ گیرد اندر گوش + گر نوشت است پند بر دیوار + جس کا مطلب یہ ہے کہ نصیحت خواہ دیوار پر لکھی ہوئی ہو اُس کا ماننا اور اُس پر عمل کرنا فائدہ مند ہے۔ ایسا ہی مذہب یعنی روحانی راستہ خواہ زمانہ قدیم کے کسی رشی کا بتلایا ہؤا ہو خواہ جدید کسی ہر حالت میں سُود مند ہے۔ مگر پھر بھی ایک غلط فہمی کا دور کر دینا اور ہر ایک معاملہ کی راستی و ناراستی پر غور کرنا عقلمندوں کا کام ہے۔ اس لئے ہم پہلے یہ ثابت کرتے ہیں کہ جین مذہب کوئی نیا مذہب نہیں ہے بلکہ قدیم زمانہ سے ایسا ہی چلا آرہا ہے۔ اس بات کی ضرورت ہم کو اس لئے ہوئی ہے۔ کہ آج کل سرکاری مدرسوں میں جو تواریخیں پڑھائی جاتی ہیں اُن میں یہ لکھا ہے۔ کہ جین مذہب کا آغاز چھٹی صدی عیسوی سے ہؤا ہے۔ اس کے پڑھنے سے نوجوانوں کے دلوں پر اس کا جدید ہونا منقش ہو جاتا ہے۔ اس ہی کے دور کرنے کے لئے ہم کو یہ ثابت کرنا ضروری ہے۔ کہ یہ بعض انگریزی مورخوں

باب اوّل

جین مت کے معنی و منشا

"جین مت" دو الفاظ جین اور مت سے مرکب ہے۔ لفظ جین کے معنے ہیں جن کا ماننے والا۔ اور مت کے معنی ہیں رائے اور عقیدہ۔ لفظ جن جت (جیت) دھاتو (مصدر) سے بنتا ہے۔ اور اس کے لفظی معنی ہیں جیتنے والا۔ مگر اصطلاحی معنی جن لفظ کے کرموں (اعمال) کا جیتنے والا ہیں۔ اس لئے "جین مت" کے معنی ہوئے ایسے اشخاص کا مذہب۔ جو جن[1] دیو کو ماننے والے ہیں۔ اور وہ جن دیو کیسا ہے۔ جس نے اپنے کرموں پر فتح اور دور تناسخ سے رہائی پا کر مکت پد (درجہ نجات ابدی) حاصل کر لیا ہے۔ اس سنسار میں جتنے جیو (روح) ہیں خواہ وہ دوزخ میں ہیں۔ خواہ بہشت[2] میں خواہ جسم انسانی میں یا جامۂ حیوانی میں۔ کرموں کے بس میں پڑے ہوئے دکھ بھوگ رہے ہیں۔ مہاں پرشوں نے بڑے بڑے تپ (ریاضت) کر کے کرموں سے نجات حاصل کی ہے ایسے مہاں پرشوں

[1] جن دیو وہ معبود جس کا نام جن ہے۔ جیسا کہ بیان کیا اور جو پرمیشر کا ایک نام ہے۔ اس کا مطلب یہ نہ سمجھ لینا کہ جین لوگ جن اور دیو یعنے بھوت و پریت کو مانتے ہیں بلکہ اور پرمیشر کے معنی میں جن اور دیو عربی الفاظ ہیں اور یہاں یہ الفاظ سنسکرت زبان کے استعمال ہوئے ہیں۔ ایک ہی لفظ کے معنی مختلف زبانوں میں کچھ کے کچھ ہو جاتے ہیں جیسے لفظ رنج عربی میں بمعنی غم و فکر مستعمل ہے مگر سنسکرت میں اس کے معنی خوشی و خرمی کے ہیں۔ لفظ شو کے معنی عربی میں بُرے کے اور سنسکرت میں اچھے کے ہیں جو ایک دوسرے کے بالکل متضاد ہیں + [2] بہشت سورگ کا ترجمہ ہے موکش کا نہیں ہے +

کی رنگینی کی ضرورت ہے۔ اور نہ میں کوئی ناول نویس ہوں۔ جو کچھ میں نے ٹوٹی پھوٹی زبان میں لکھا ہے۔ وہ مرم بھاؤ سے لکھا ہے ❊ ع گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ اور اگر میں نے جین مت کے کسی مسئلہ کو نہیں سمجھا ہے۔ کیونکہ ؎ دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار۔ کہ پیدا نشد تختۂ بر کنار ❊ اور بوجہ اپنی کم لیاقتی کے کسی اور طور پر بیان کر دیا ہے تو میں اپنے دہرمگیہ جینی بھائیوں۔ ودوان پنڈتوں اور شاستروں کے رموز دانوں سے نہایت ہی ادب کے ساتھ ملتمس ہوں۔ کہ وہ کرپا کر کے مجھ کو میری غلطی سے فوراً آگاہ کریں۔ تاکہ دوسرے اڈیشن (دفعہ) میں اُس کو درست کر کے اُن کرم فرما اصحاب کا شکریہ ادا کیا جاوے ❊

؎ برگ سبز است تحفۂ درویش
اور میری بضاعت ہی کیا ہے

خادم قوم
سمیر چند جین کلارک دفتر بارگماسٹری
کوہ شملہ
۱۰- دسمبر ۱۹۰۳ء

دیگر ممالک کے بڑے بڑے رشیوں۔مہاتماؤں اور عالموں نے اپنے اپنے
طرز میں حل کیا ہے۔ لیکن سروگیہ[1]۔ویت[2] راگ ارہنت دیو نے جس کو جین
لوگ سکل[3] پرماتما مانتے ہیں۔ اور جس کو بوجہ اننت درشن و اننت گیان ہونے
کے تین[4] لوک اور تین کال[5] کی جملہ اشیاء مدرکہ و غیر مدرکہ ہست[6] ریکھا کے مانند
دکھلائی دیتی ہیں۔ جو تسلی بخش تشریح کی ہے وہ شاید کسی اور نے نہیں
کی۔ یہ تشریح دربیہ چہ چار [illegible]) یا جین فیلوسوفی کے
نام سے موسوم ہے۔ جین فیلوسوفی (فلسفہ) جملہ علوم کا خزینہ ہے۔ اور
جملہ فنون کا دفینہ۔ اس کے سمجھنے میں بڑے بڑے رشیوں اور منیوں کی عقل
دنگ ہے۔ اور بڑے بڑے علماء و فضلاء کا قافیہ تنگ۔ ایسی صورت میں
میرے جیسے کند ذہن اور کم فہم کی کیا مجال تھی۔ کہ اس میدان میں قدم
اٹھاتا۔ اور اس کی بابت کچھ معرض تحریر میں لاتا۔ لیکن میرا دل مجھ کو مجبور
کرتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ جس شاہراہ پر امیر و وزیر گذرتا ہے۔ کیا اس پر
سے پیر و فقیر نہیں جاتا؟ دل کی اس تحریک سے متحرک ہو کر میں نے یہ چند
اوراق شری دس ادھیائے سوتر کی سداسکھ جی کرت ٹیکا موسومہ یہ ارتھ
پرکاش و پنڈت ٹوڈرمل جی کرت موکش مارگ پرکاش و پنڈت دولت رام
جی کرت چھ ڈھالا وغیرہ وغیرہ شاستروں سے مدد لیکر تحریر کئے ہیں۔
اور جین پرکاش اُن کا نام رکھا ہے۔ چونکہ یہ میری پہلی تصنیف ہے۔ اور
میں نے اس کو نہایت ہی عدیم الفرصتی میں لکھا ہے۔ اور مضمون بھی
آسان نہیں ہے۔ اس لئے اگر کہیں عبارت میں نقص ہو۔ تو ناظرین
یہ سمجھ کر مجھ کو معاف کریں۔ کہ نہ تو یہ کتاب کوئی ناول ہے۔ جس میں عبارت

---

[1] سروگیہ۔ عالم کل ✦ [2] ویت راگ۔ کسی سے الفت و نفرت نہ رکھنے والا ✦ [3] سکل پرماتما۔
ساکار پرماتما یا جیون مکت بھگوان ✦ [4] تین لوک۔ طبقات سفلی و ارضی و سماوی ✦ [5]
تین کال۔ زمانہ ماضی و حال و مستقبل ✦ [6] ہست ریکھا۔ کف دست کی لکیر ✦

اپدیش سے فرق آیا۔ اُنہوں نے اِس کو مختلف قسم کی برائیوں سے (جن میں سے چند کا اوپر بیان کیا گیا ہے) منسوب ٹھیرایا۔ جن صاحبان کو جین دھرم کی مستند کتب مقدسہ کے جو سنسکرت و پراکرت و ناگری بھاشا میں ہیں دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ وہ بخوبی جانتے ہیں۔ کہ جین مذہب کی نسبت جو غلط فہمیان پھیلی ہوئی ہیں۔ اُن کی کچھ بنیاد نہیں ہے۔ مگر ناواقف لوگوں کے لئے آج کل کی مروجہ زبان اردو میں ایسی کتابوں کا لکھا جانا ضروری ہے۔ جن سے اس مذہب کے مسایل کا کچھ حال معلوم ہو سکے۔ ایسی کتابوں کے نہ ہونے کی ہی وجہ ہے۔ کہ بہت سے اردو و انگریزی خوان جینی بھائی سنسکرت و بھاشا نہ جاننے کے سبب سری سرو گیہ دیو کے بتلائے ہوئے سچی راہ نجات سے محروم رہ کر دن بدن نئی نئی سوسائٹیوں اور سماجوں میں داخل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اس زمانہ میں جبکہ چھاپے وغیرہ کی ہر ایک قسم کی سہولیت ہے اور برٹش گورنمنٹ کے راج میں شیر و بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔ جین مذہب کی تعلیم پھیلانا اور اس کی نسبت غلط فہمیوں کا دور کرنا ہر ایک جینی کا فرض ہونا واجب و لازم ہے۔ اس ہی فرض کے ادا کرنے کے لئے میں نے یہ کتاب تصنیف کی ہے۔ دوسرے مذاہب کے عقاید کی بابت جو میں نے اس کتاب میں ذکر کیا ہے۔ اس سے میرا مطلب کسی کی برائی کرنے سے نہیں ہے۔ کیونکہ میرے مذہب میں کسی کی برائی کرنا پاپ ہے۔ اور کسی کا دل دکھانا گناہ۔ جیسا کہ ایک شاعر کا مقولہ ہے۔ ؎ گر کعبہ گر پڑے تو کیا جاے غم ہے شیخ ✦ یہ قصر دل نہیں کہ بنایا نہ جائیگا۔ میں نے تو مختلف عقاید کا مقابلہ کرکے دکھلایا ہے۔ تاکہ ناظرین ایک ہی امر کے مختلف پہلوؤں پر غور کرکے جو اُن کو درست معلوم ہو تسلیم کریں ✦

اگرچہ دنیا اور مافیہا۔ جیوآتما اور پرماتما کے مسئے کو بھارت ورش اور

میں آتا ہے کر دیتا ہے۔ مگر جین لوگ اُتم کشما[1] جن کا پرم دھرم[2] ہے کچھ برا نہیں مانتے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں ع ہر آنکس کہ بر ماہ تف افگند ٭ ہمانا کہ آن تف بروئیش فتند ٭ (آسمان کا تھوکا منہ پر پڑتا ہے) ٭

ان غلط فہمیوں کا باعث جین مذہب سے ناواقفیت اور مخالفت ہے ورنہ یہ وہ مذہب ہے کہ جو سنسار (الفت و نفرت دونو کو ترک کر کے میانہ روی اختیار کرو) جس کا طریقۂ سلام سیلف ہیلپ (اپنے اوپر بھروسہ رکھنا) جس کا موٹو اہنسا۔ پرمو دھرمہ (کسی جاندار کو کسی طرح سے بھی ایذا نہ پہنچانا اعلےٰ مذہب ہے) جس کا مُول منتر۔ اور آنچہ بر خود نہ پسندی بدیگران مپسند۔ (جو بات اپنے لئے گوارا نہیں۔ وہ دوسرے کے لئے بھی گوارا نہ رکھنا) جس کا اعلےٰ اصول ہے۔ یہ وہ مذہب ہے کہ جس نے بھارت ورش (ہندوستان) میں خود غرضوں کی بنائی ہوئی بدرسومات یگ وغیرہ کو کہ جن میں بے زبان جانوروں کو قربانی میں دیا جاتا تھا۔ اپنے اہنسا مئے دھرم کے اُپدیش کے ذریعہ سے بند کرایا اور دیوتاؤں کے آگے بجائے جانوروں کے سر اور مانس کے ناریل اور حلوا چڑھوایا۔ لاکھوں آدمیوں کو ہنسا (ایذا رسانی) سے متنفر بنایا۔ اور گناہ سے بچایا۔ جن لوگوں کے دام تزویر میں اس کے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۳) تو بھی رنڈی کے مکان میں بغرض پناہ لینے کے جاوے۔ مگر عام طور پر اس کا ترجمہ "جین مندر" ہی کیا جاتا ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو بھی کچھ تعجب نہیں ہے۔ کیونکہ اسمیں فارسی کا پڑھنا بھی منع کیا ہے۔ درحقیقت فارسی کے پڑھنے اور جین مندر میں جا کر سچے دھرم کا اُپدیش سننے سے توہمات اور جھوٹے دھرم کا اعتقاد جاتا رہتا ہے اس لئے شاید جین مت کے دشمنوں نے اپنے بچاؤ کے لئے یہ ممانعت کی ہو ٭ [1] اُتم کشما۔ ترک غصہ خواہ اشتعالک کی وجہ بھی ہو ٭ [2] پرم دھرم۔ اصول اعلےٰ۔ [3] جہار [illegible] اجہار کا مخفف ہے جس کے معنی ہیں "دونو کو ترک کرو" دونو سے مراد راگ و دویش یعنی الفت و نفرت ہے۔ یہ پہلا لفظ ہے جو جین لوگ دوسرے سے بوقت ملاقات بجائے سلام کے کہتے ہیں جس سے ان کے مذہب کی تعلیم کا حال بخوبی معلوم ہو سکتا ہے

جس میں جین مت کے عقاید و اصول و فلسفہ کا ذکر ہو اور جس کے مطالعہ سے اردو خوان جینی بھائی و دیگر پبلک جن کو جین مت کے حالات دیکھنے کا شوق ہو اور بوجہ سنسکرت و بھاشا نہ جاننے کے جین گرنتھوں اور شاستروں کو نہ پڑھ سکتے ہوں فایدہ اُٹھاویں۔ مگر بوجہ ملازمت و کاروبار سرکار فرصت نہیں ملتی تھی اور اسی وجہ سے میں اس کو ملتوی کرتا چلا جاتا تھا۔ آخر سوچا کر " کار دنیا کسے تمام نہ کرد " ایسا موقع تو ملنا بہت ہی مشکل ہے کہ جب میں صرف اِس ہی کام پر تمام وقت صرف کرنے کے قابل ہونگا۔ اِس لئے صبح و شام جو تھوڑا سا وقت ملا گو اس میں بھی کاروبار خانگی پیچھا نہ چھوڑتے تھے۔ میں نے اِس کتاب کے بنانے میں لگایا اور پرم آتما کا شکر ہے۔ کہ آج میں اپنے ارادہ میں کامیاب ہوا +

جین مذہب کی بابت عام لوگوں میں مختلف قسم کی غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ کوئی اس کو ناستک (منکر) کہتا ہے۔ کوئی اس کا آغاز سنہ عیسوی سے قرار دیتا ہے۔ کوئی اِس کو بُدھ مذہب کی شاخ بتلاتا ہے کوئی سوامی پارس ناتھ جی کو اس کا بانی ٹھیراتا ہے۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ جین لوگ بُت پرست ہیں۔ پتھر کو پرمیشر مانتے اور اس ہی کو حاظر و ناظر جانتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ ان کی مورتی کو دیکھنا پاپ ہے۔ اور ان کے مندر میں جانے سے ہاتھی کے آگے پڑکر مرنا بہتر ہے جیسا کسی نے کہا ہے

मनवेत यामिनी भावा माथ कंठिगतेरपि ।

हस्तिना पीडय मानोपि न गच्छेत जिन मन्दिरम् ॥

ترجمہ:- خواہ دم نکل جاویں مگر فارسی نہ پڑھے۔ خواہ ہاتھی کے آگے پڑکر مرنا پڑے۔ مگر جین مندر[1] میں نہ جاوے۔ غرضیکہ جو جس کے دل

[1] اس اشلوک میں جو لفظ "جن مندر" آیا ہے۔ اس کے معنی "رنڈی کے مکان" کے بھی ہیں۔ اور شاید مصنف کا منشا یہی ہو۔ کہ اگر سامنے سے مست ہاتھی آتا ہو اور مرنے کا خطرہ ہو

(د) [illegible]

کہو رام چاہے رحیم تجھ کو
مطلب تو سبھی کا ایک سا ہے
یعنی کہ بحث صفات پہ ہے
درشن[۳] تو انت تجھ میں ہی ہے
سکھوں[۵] کا خزینہ تو ہی تو ہے
یہ چار تیری بڑی صفت ہیں
نہ بھوک نہ پیاس دوہ تجھ کو
چنتا نہ جرا نہ مرتیو نہ کھید ۷
نندرا نہیں روگ شوک[۸] تجھ میں
سر تجھ کو سمیر ہے جھکاتا
تیرا ہی فقط شرن لیا ہے

کہو گوڈ[۱] چاہے کو بم تجھ کو
پر بدھی[۲] کا پھیر نیک سا ہے
تکرار نہ کوئی ذات پہ ہے
اور گیان[۴] بے انت تجھ میں ہی ہے
ویرج[۶] کا دفینہ تو ہی تو ہے
اوصاف اگرچہ بے گنت ہیں
نہ خوف نہ راگ موہ تجھ کو
مد لیپے رتی نہ جنم نہ سوید
دوشوں کا نہیں یہ ٹھوک تجھ میں
بنتی ہے کرے وگن ہے گاتا
نتیجہ نہیں اور پہ کیا ہے

بعد حمد و ثنا پرماتما پرم پاون چدانند - سروگیہ - ویت راگ - انتریامی کے یہ بندہ ہیچمدان سمیر چند ولد لالہ جمنا داس جین دگمبری - اگروال - سنگل - متوطن قصبہ بوڑیہ ضلع انبالہ (پنجاب) حال کلارک پروِنشل ڈویژن پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ شملہ ناظرین والا تمکین کی خدمت میں عرض رسان ہے کہ میرا ارادہ عرصے سے تھا کہ ایک کتاب بزبان اردو تالیف و تصنیف کروں

[۱] گوڈ (God) عیسائیوں کا خدا [۲] بدھی - عقل [۳] نمبر ۳ لغایت ۶ - ارہنت دیو کے ۴۶ گنوں میں سے چار بڑے گن انت درشن - انت گیان - انت سکھ - انت ویرج (ہمہ بینی ہمہ دانی - سرور کل - طاقت کل) ہیں جو انت چتشٹے (अनंत चतुष्टय) کے نام سے معروف ہیں +

[۷] ارہنت دیو میں یہ اٹھارہ دوش نہیں ہیں - بھوک - پیاس - نفرت - خوف - الفت محبت - فکر - پیری - موت - تکلیف - غرور - تعجب - خواہش - پسینہ - نیند - بیماری غم + [۸] شوک - رنج +

اوم

جین پرکاش

دیباچہ

پرماتما کی تعریف

در بحر خفیف

ارہنت[1] و سدھ[2] نام تیرا
ادّھار جگت سے کام تیرا

سدھ[3] سے جگت کے پایا تیں بار
تیرے ہی کو حمد ہے سزاوار

جن تجھ کو کہا ہے جین مت نے
کرتا ہے لکھا نیائے[4] رت نے

ہے درشن کپل نے تجھ کو گایا
بودھوں نے تجھے ہی بدھ بتایا

شیو نام ہے تیرا شیو رکھتا
ویدانتی برہم کہکے رٹتا

میمانسا میں کرم کہا ہے
اسلامیوں کا تو ہی خدا ہے

ہے جود[5] تو ہی تو ہی یزدان[6]
ہیں سنت تیرے ہی پیچھے حیران

شنکر بھی تو ہے مہیش تو ہے
برہما بھی تو ہے جنیش تو ہے

[1] و [2] بموجب اعتقاد جین مت پرماتما کے نام بلحاظ اس کے ساکار و نراکار - جیون مکت و بدیہ مکت ہونے کے ارہنت کے معنی قابل پرستش و سدھ کے معنی مکمل و غیر فانی ہیں +
[3] سدھ سے سندر + [4] نیائے رت - نیائے درشن کا ماننے والا + [5] جود - (یہودی) زبان میں پرماتما کا نام + [6] یزدان - پارسیوں کا خدا +

BY KIND PERMISSION

THIS BOOK IS HUMBLY AND RESPECTFULLY
DEDICATED

TO

MAJOR H. F. CHESNEY, R. E.,

Executive Engineer,

SIMLA PROVINCIAL DIVISION,

AS AN HUMBLE TOKEN OF REGARD AND DEEP
RESPECT ENTERTAINED
FOR HIM

BY

THE AUTHOR.

اوم

جین پرکاش

جس میں جین مت کی قدامت و اُس کے عقائد
ومسائل پر ایک آزادانہ بحث کی گئی ہے

جس کو

لالہ سمیر چند جین بوڑیوی کلارک محکمہ پبلک ورکس پنجاب

نے

برائے افادہ اردو خوان جینی بھائیوں و دیگر شائقین جین مذہب
کے بہت سی تواریخ انگریزی وکتب سنسکرت و بھاشا و
مستند جین گرنتھوں سے مدد لیکر تالیف وتصنیف کیا۔ اور

سمت ۲۴۳۰ نربان مہابیر سوامی

مطابق سنہ ۱۹۰۴ء میں

مفید عام پریس لاہور میں طبع کروایا

باراول　　تعداد جلد ۵۰۰　　قیمت ۱۰ علاوہ محصول ڈاک